المیزان



تصنیفِ لطیف

مولانا مُصطفیٰ حُسین انصاری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

اَللّٰذِیۡ اَنۡزَلَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَق وَا لمِیۡزَانَ وَمَا یُدۡرِیۡکَ
لَعَلَ السَّاعَۃَ وَ قَرِیۡبَ

پارہ ۲۵ سورہ شوریٰ آیت ۱۷

''اللہ وہ ہے جس نے حق کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کیا، تم کیا جانو شاید قیامت قریب ہو''

المیزان

تالیف

مُصطفیٰ حسین انصاری

سرینگر کشمیر

انتساب

حضرت ولی عصرؑ عجل اللہ فرجہ

کی

بارگاہِ لُطف وکرم کے نام

رُباعی

عصیاں سے کبھی ہم نے کنارا نہ کیا
پرتو نے دل آزردہ ہمارا نہ کیا
ہم نے تو جہنم کی بہت کی تدبیر
لیکن تری رحمت نے گوارا نہ کیا

تعشقؔ لکھنوی

مؤلف وناشر .... مصطفیٰ حسین انصاری

کتاب کا نام .... المیزان

سنہ طباعت .... بار دویم ۲۰۱۲ء

مطبع ....

تعداد ۱۰۰۰

کمپیوٹر کمپوزنگ .... محمد یوسف میر (ولی دارالکتابت ٹینگن۔ پانپور)

عرضِ ناشر

پوری تاریخ بشریت میں مصلحین اور خیر خواہوں کی ہمیشہ یہ تلاش وکوشش رہی ہے کہ ایک ایسے معاشرے کی داغ بیل ڈالی جائے جس میں الٰہی و انسانی قدریں حاکم ہوں اور معاشرہ ہر قسم کی برائیوں اور بدیوں سے پاک ہو۔ اس مقصد تک پہنچنے اور ایسے سماج کی تشکیل کے لئے کچھ قوانین وضوابط کی اشد ضرورت ہے تا کہ سماج کے افراد اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں قدرتی وسائل سے استفادہ کرنے اور اپنے ہم نوع سے روابط برقرار رکھنے کے سلسلے میں صحیح راستہ پر چل سکیں۔

دین اسلام جو کہ بشری سعادتوں کی تضمین کا آخری مکتب ہے، ایسے معاشرے کی تشکیل اور انسان کے فکر و اندیشہ کو صحیح رخ دینے کے سلسلے میں کچھ ایسے خاص اصول وقواعد پر اعتقاد رکھتا ہے جو انسان کو پست افکار و بے ہودہ حالات سے نجات دلاتے ہوئے با مقصد اور پر سعادت زندگی کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ البتہ اسلام صرف صحیح اعتقاد کو ہی مفید اور کارآمد نہیں سمجھتا بلکہ لوگوں سے اس امر کا بھی متقاضی ہے کہ کردار وعمل کے میدان میں بھی صحیح اور غلط راستوں کو پہچان کر اچھائیوں کو اپنائیں اور برائیوں سے پرہیز کریں جسے شریعت کی اصطلاح میں ''فقہ'' یا ''احکام'' کہتے ہیں جس کا سرچشمہ وحی الٰہی ہے اور حضرات معصومین علیہم السلام نے تفسیر وتبیین کی ہے۔ اس کے علاوہ انسانی روح کی تطہیر اور باطن کی طہارت کی کارآمد اخلاقی تعلیمات بھی قرب الٰہی کے سفر میں انسان کے لئے بہترین زادراہ ہیں جو عبادات وادعیہ اوراذکار واعمال پر مشتمل ہیں۔

علمائے اسلام نے ان عظیم تعلیمات واحکامات کے تحفظ، ترویج وابلاغ اور لوگوں کی

دینی، اخلاقی اور اعتقادی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کتنی ہی کتابیں تالیف کی ہیں لیکن ان میں سے بعض فقط شرعی احکامات پر مشتمل ہیں، بعض میں ایسی اصطلاحیں ہیں جو صرف اہل فن سے مربوط ہیں اور بعض میں پیچیدہ، مشکل اور غیر مانوس عبارتیں پائی جاتی ہیں جو معاشرے کے عام افراد کے لئے نا قابل فہم ہیں۔

زیر مطالعہ کتاب ''المیز ان'' جو وادی کشمیر کے مایہ ناز قلمکار عالم دین مولانا مصطفیٰ حسین انصاریؒ نے آج سے تقریباً ۲۵ سال قبل تحریر کی ہے، دین اسلام کے عقائد، احکام اور اخلاق کے علاوہ ادعیہ و اذکار کو نہایت ہی سلیس اور سادہ انداز میں اور عبارتوں اور اصطلاحات کو عام فہم بنا کر پیش کرتی ہے۔ مولانا مرحوم کی دوسری مقبول عام کتابوں کے درمیان المیز ان کو ایک خاص امتیاز حاصل ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ کتاب متدین انسانی زندگی کے تمام ضروریات پر حاوی ہے اور ایک دیندار اور عبادت گذار انسان کے سلوک الی اللہ کے لئے نہایت ہی کارآمد و مفید ہے۔ کتاب کی ان ہی خصوصیات کی وجہ سے ہی اس کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک گیا۔ بعض مشکلات کی وجہ سے کتاب کا دوسرا ایڈیشن شائع نہ ہوسکا۔ مولانا کی رحلت کے بعد ان کی بعض کتابوں کو ایک بار پھر زیور طباعت سے آراستہ کرنے کا ارادہ کیا گیا لیکن عوام الناس کی سردمہری نے ہمیں اس بات پر مجبور کیا کہ طباعت کے اس کام کو فلحال موخر کریں۔ لوگوں کے درمیان کتاب المیز ان کے شہرہ اور مومنین میں اس کے اشتیاق کو دیکھتے ہوئے ادارہ نے اس منفرد کتاب کی بعض ترمیمات اور اضافات کے ساتھ از سر نو طباعت کا کام ہاتھ میں لیا اور اب یہ قارئین کے زیر مطالعہ ہے۔ امید ہے کہ اس بہترین کار خیر کے ذریعے مومنین قرب الی اللہ کے روحانی و معنوی سفر میں راہ توشہ حاصل کر کے مرحوم مؤلف کو اپنی دعاؤں میں بھی ہمیشہ یاد رکھیں گے۔

۔۔مصطفیٰ انصاری فاونڈیشن، سرینگر۔کشمیر

سدا ہے فکر ترقی بلند بینوں کو
ہم آسمان سے لائے ہیں ان زمینوں کو

عرضداشت

چند احباب شدت سے بار بار مجھے اس بات پر آمادہ کر رہے تھے کہ کوئی ایسی کتاب تالیف کی جائے جس میں دین اسلام کی جملہ ضرورتیں عامۃ المسلمین تک آسکیں لیکن ہر بار فقدانِ وقت کا بہانہ بنا کر میں اپنی کوتاہ علمی کا پردہ چاک کرنا نہیں چاہتا تھا۔ کیونکہ اس اہم موضوع پر قلم اُٹھانا مجھ جیسے بے بضاعت کے لئے جوئے شیر لانے کے مترادف تھا حالانکہ بذاتِ خود تڑپ اور چاہت تھی کہ واقعاً ہمارے خطّۂ کشمیر میں اِس موضوع پر اگر تفصیلاً نہ سہی اجمالاً ہی کوئی کتاب ہوتی تو کماحقّہ، ایک ہوک سی اُٹھتی تھی۔ فرقہ پرستی کی جہالت نے اب تنگ نظری کی اتنی انتہا کردی کہ رات دن لگاتار محنت کر کے اگر ایسی کتاب کی تالیف بھی کی جائے تو استقبال وقبول کون کرے؟ کیا کتاب چھاپ کر الماریوں میں بند کردی جائے اور مُنتظرِ فردا رہا جائے۔ مُتعدِّد کتابیں مطبوعہ صورت میں اب بھی الماریوں سے جھانک جھانک کر میرا منھ چڑا رہی ہیں اور مجھے میری بے بسی کا احساس دلا رہی ہیں۔ بات احساس کی آئی تو یہ کہنا ضروری ہے کہ علم وفکر کے متلاشی افراد کے ذہن عقل ہی جب فرقہ پرستی کی ہوا وہَوس کی آگ میں جلنے لگیں تو اِن کتابوں کی قدر و قیمت کا اندازہ کون کرے۔ بذاتِ خود جب میں ان کتابوں کو لے کر قوم کے دروازے پر ''جبہ سائی'' کرنے گیا تو مجھے دھتکارا گیا۔ پھر ''چند کرم فرما، مخلص اور ہمدرد افراد'' نے یہاں کے بک سیلروں اور اخبار فروشوں کی دوکانوں پر کتاب رکھنے کو کہا، میں اُن سے عرض پیرا ہوا کہ مسلک کی ترجمان کتاب ان ایجنسیوں پر موردِ عتاب ٹھہرے گی تو جواب یہ ملا کہ ''اُن کا بھی کچھ لکھا کرو''...... میری ہر کتاب کا پہلا ایڈیشن صرف پانچ سو رہا ہے اور اگر پوری قوم میں پانچ سو افراد کا فقدان نہ ہوتا تو کیا آج بند الماریوں میں میری تحریر کردہ کتابیں میرا اور میری قوم کا مذاق اُڑا سکتی تھیں؟ **لـقـوم**

یتفکرون۔

یہ کتاب جو پیش کرنے جارہا ہوں میرے مچلتے ہوئے ارمانوں کا جنازہ ہے۔اِس میں صحرائے دِل کے سوزِ وعطش سے تپ کر اُبلنے والے خون کی گرم گرم بوندیں ہیں۔اس میں خرمنِ آرام وسکون پر گرنے والی بجلیوں کے کرب ناک مُرقّعے ہیں،صفحاتِ دِل پر چلنے والے تخلیقی قلم کے تیز وتُند نشتر ہیں۔اِس میں وہ آہ ونالہ بھی ہے جس نے خاموش تنہائیوں کا قلب وجگر کاٹ کر رکھدیا ہے۔اِس میں بیاضِ سحر کا نوحہ بھی ہے اور سوادِ شام کا مرثیہ بھی......اِس میں دن کی تمازت وحرارت سے لپٹا ہوا حوصلوں کا سوز بھی ہے اور شب کی بُرودت سموئے ہوئے میرے جذباتی انفاس کا گداز بھی ہے۔اور ہاں شاید چند مرجھائے ہوئے پھول جیسے چہروں کا معصومانہ عکس بھی......موضوع محدود بھی ہے اور لامحدود بھی۔ازل سے ابد تک،ابتدا سے انتہا تک نئے انداز کا تسلسل ہے۔قرآن کریم ہے اور قرآنِ کریم کی متضاد تفسیریں ہیں،احادیث ہیں اور احادیث کا ترسیلی حُسن وقُبح ہے تاریخ اور تاریخ کی ستم ظریفیاں ہیں۔پیچیدہ مسائل کے سوالیہ موڑ اور مشکل قضایا کے پُر پیچ راستے ہیں۔

چاہا تو یہ ہے کہ عقل وخرد شاہراہِ صداقت کا تعیُّن کرلے۔منزل منزل وہ چراغ جلتے رہیں جن کی روشنی دور دور تک راہنمائی کرسکے۔بہت کوشش کی ہے کہ وہ بے آب وگیاہ صحرا نہ آجائے جہاں فکریں اسیرِ سراب ہوکے رہ جائیں۔آج اور کل کے فاصلے بھی سمیٹے ہیں تاکہ آج صرف آج رہے کل پر سے بھروسا اُٹھ جائے اور فیصلہ کرنے میں چیتے کا جگر اور شاہین کا تجسّس آجائے۔لہٰذا ہر ہر سطر میں بے پناہ آہ وکراہ بھردی ہیں تاکہ ان سلگتے بھڑکتے اور بل کھاتے شعلوں سے بچا جاسکے جو پسِ فردا کے فیصلوں پر زندگی گزارنے والوں کو اپنی تپش سے پگھلا کے رکھ دیں گے۔

نہ دل شکنی ہے نہ خیالِ دل شکنی......بس صرف ذرا سا حجابِ حقیقت سرکانے کی جسارت کی ہے،وقت کے فیصلوں کی آواز پر لبیک کہنے کی گستاخانہ جرأت کی ہے،جانتا ہوں کہ محافظینِ عقائد کے لئے بے چینیاں لے کر آیا ہوں،اَسلاف کے پنداروں پر زندگی بسر کرنے والوں کے لئے حیرانیوں کا سامان بہم کررہا ہوں۔لیکن یقین ہے کہ ہٰذا اساطیر الاوّلین کہنے کی جرأت کرنے

والے ابدی اور سرمدی سکون سے نا آشنا نہیں رہیں گے۔

اِس کتاب کی تکمیل و تألیف کے بعد جب دِقّتِ نظر سے اوراق اُلٹ پلٹ کر دیکھے تو گلستانِ تألیف میں رنگا رنگ کی کلیاں ملیں، گلچیں کا دل دھڑک کر اُٹھا کہ کہیں کوئی کلی رہ تو نہیں گئی کہیں آبیاری میں کمی تو نہیں ہوئی۔ گلچیں کو کون سمجھائے کہ تو بشر ہے، محدود ہے سہو و خطا تجھ سے نہ ہونا احمقانہ خیال ہے۔ ممکن ہے کہ کلیوں کو چُن چُن کر تو اُن کانٹوں کو بھول گیا ہو جو دامن تھام لیتے ہیں۔ دامن چھڑا کے تو نے اپنی زخمی اُنگلیوں کے خون کی چند بوندیں دیتے ہوئے وفاداری کا ثبوت تو دیا ہے لیکن تو نے کانٹوں کے درد کو سمجھا اور نہ ٹپکے ہوئے خون کی تڑپ اور کرب کو جانا۔ یہ سہو اور خطا تیری سرشت میں ہے تو اس سے بری الذِّمہ نہیں ہے۔ ابد تک تیری عقل ٹھوکروں کی زد پر ہے لیکن جبکہ تو نوکِ قلم لے کر گلستانِ علم کی کلیاں چننے کے لئے اُٹھا ہے تو یقین ہے کہ شاخِ طوبیٰ تجھ پر سایہ کرے گی، سدرۃ المنتہیٰ کی روح پرور چھاؤں میں تجھے قرار آجائے گا اور ربِّ اصول وفروع کی رحمتِ بے پایاں تیری مددگار ہوگی۔

اس جیسی متعدد کتابیں چھپ کر بازار میں آچکی ہیں اور ہمارے گھروں میں بھی موجود ہیں۔ سوال یہ ہے کہ پھر میری کوشش کس لئے؟ ....کس کے لئے ....؟ جواب یہ ہے کہ میری اور اُن جیسی کتابوں میں ایک نمایاں فرق یہ ہے کہ میں نے اصول وفروع کو ایک تو علمائے اسلام کی مُستند کتابوں سے موازنہ کر کے پیش کیا ہے اس کے ساتھ ہی ہر معرضِ بحث گفتگو کو قرآن واحادیث کی روشنی میں عامۃ المسلمین تک پہونچانے کی سعی کی ہے۔ جہاں ضرورت سمجھی گئی وہاں حوالے بھی فراہم کر دئے ہیں۔ فروعِ دین میں چند ایسی باتوں کا تفصیلاً ذکر کیا ہے جو بین المسلمین حل طلب ہیں۔ اس کے علاوہ ان احادیث کا اپنے اپنے ابواب میں اندراج کر دیا ہے جن کی روشنی میں ان ابواب کی قدر واہمیت کا اندازہ کرنا آسان بن گیا ہے۔ مزید برآں آپ اس کتاب میں چند ایسے ضروری اور اہم موضوعات بھی دیکھیں گے جو اس موضوع پر لکھی گئی کتابوں کے اعتبار سے بیش بہا اضافہ قرار دئے جاسکتے ہیں۔

بڑی ناانصافی ہوگی کہ میں برادرم سیّد شبیب رضوی صاحب کے اُن قیمتی لحات کو نظر انداز

کردوں کہ جو سمٹ کر کتابت کرنے میں صرف ہوئے۔ اُن کی عرق ریزی اور دِقّتِ نظر نے میری مشکلیں اتنی آسان کردیں کہ میں یہ تألیف آپ کی خدمت میں پیش کرسکا۔ اُنہوں نے جابجا اپنے عالمانہ انداز کو بروئے کار لاکر میری ہمہ وقت حوصلہ افزائی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں سے اُن کو نوازے۔

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ
مُصطفیٰ حسین انصاری
عفی عنہ

دارالانصار کھٹی وَن نَروره سرینگر
١٧ربیع الاول ١٤٠٦ھ ہجری

ترتیب

☆

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

تعارف

اسلام ہمارا دین ہے ۔ جناب محمد مصطفیٰؐ ہمارے پیغمبر ہیں۔قرآن کریم ہماری کتاب ہے اور کعبہ ہمارا قبلہ ہے۔ بعدِ رسالت مآبؐ بہت سے مسلک بنتے گئے اور بگڑتے گئے ۔ کہیں اسکی بنیادی باتوں میں اختلافات رونما ہوئے اور کہیں نئی تاویلات سے انگنت عقاید سے ان بنیادی باتوں کو سامنا کرنا پڑا۔لیکن ان تمام تر حشرسامانیوں کے باوجود اسلام کے تمام اوامر ونواہی نکھرتے چلے گئے ۔قدم قدم پرحق وصداقت جلوہ فگن ہوتی رہی ۔نہ مسالک کی تُند وتیز آندھیاں شمع اسلام کو بُجھا سکیں ، اور نہ عقائد کے داوو پیچ سے یہ شمع نمٹا سکی۔ حالانکہ پندرہ صدیاں کچھ کم مدّت نہیں ہیں۔ زبردست سے زبردست آئین بھی داستان پارینہ یا دیو مالائی ڈرامہ بن سکتا ہے۔لیکن اسلامی منشور کئی سیلابوں سے گذرا، کئی طوفانوں سے سامنا کر بیٹھا، اور کئی صبر آزما امتحانوں سے دوچار ہوا پھر بھی اسلام کے دامنِ منشور کو شِکن نہ آئی۔ انگنت امیرالمومنین اس کی شقیں بدلاتے گئے، زمانوں کے تقاضوں نے لاتعداد افراد کے ہاتھوں اس کی صورتیں بدلائیں ۔ کبھی قیاس کے پیمانوں سے اس کو تولا گیا اور کبھی اجماع کے سراب میں اس کو وحشت زدہ کیا گیا............لیکن چند مُٹھی بھر قید و بند میں طوق و رسن سے بندھے ہوئے اپنی آہِ سحر گہی میں اس کو اصلی رنگ وروپ میں یاد کرتے رہے۔تسبیح کے دانوں میں اس کئے آئین کی شقوں کو تولتے رہے ۔سجدوں میں اس کی ہمنوائی کرتے رہے۔ زیرِ خنجر سر رکھ کر اس کا سر بلند کرتے رہے۔ زہر کا پیالہ پی کر خود تو جان دیتے رہے لیکن اس کو سرمدی حیات سے آشنا کرتے رہے۔شہر بشہر دیار بہ دیار ننگے سر و پیر۔کسمپرسی کی حالت اور بے چارگی کے ماحول کے مضراب سے اسکے ساز حیات کے تاروں کو چھیڑتے رہے ....اور آج اسلام کی ہر دھڑکن ان کی رہین منت بن کر رگوں میں دوڑنے والے خون سے لکھ رہی ہے کہ ''المیزان'' میری صحیح عکاس ہے جو درج ذیل ہے۔

توحید	نبوّت	معاد	یہ اصولِ اسلام ہیں۔
امامت	عدل		یہ اصولِ دین ہیں۔

احکام اسلام

ان کی تعداد پانچ ہے:

۱۔واجب۔ ۲۔حرام۔ ۳۔مُستحب۔ ۴۔مکروہ۔

۵۔مباح

۱۔واجب:- اس کو کہتے ہیں کہ جس کا بجالانا ضروری ہو، اوراس کا ترک کرنا عذاب الٰہی کا مستحق ہو۔مثلاً نماز، روزہ وغیرہ۔

۲۔ حرام:- اس کو کہتے ہیں جس کا بجالانا حرام ہومثلاً شراب پینا، جُوا کھیلنا وغیرہ۔

۳۔ مُستحب :-اس کو کہتے ہیں کہ جس کا بجالانا ثواب ہواور بجا نہ لانا گناہ بھی نہ ہو۔مثلاً کھانا کھانے کے بعد ہاتھ صاف کرنا۔

۴۔ مکروہ:-اس کو کہتے ہیں کہ جس کا بجالانا گناہ نہیں ہے البتہ ترک کرنا بہتر ہے۔مثلاً جنابت کی حالت میں کھانا۔

۵۔مباح:- اس کو کہتے ہیں کہ جس کا بجالانا یا نہ لانا برابر ہو، مثلاً اُٹھنا بیٹھنا وغیرہ۔

واجب کی بھی چند قسمیں ہیں

۱۔واجب عینی:-نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ

۲۔ واجب کفائی:-یہ ہر مکلّف پر انفرادی حیثیت سے واجب ہے۔لیکن اگر ایک بجالائے تو باقیوں پر ساقط ہوجاتا ہے۔مثلاً نمازِ جنازہ وغیرہ۔

۳۔ واجب تخیری:-اس کو کہتے ہیں کہ جس کے بجالانے میں چیزیں معیّن ہوں مثلاً ماہِ رمضان کے روزہ کے عوض میں ساٹھ روزہ رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

اعمال:-اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔صحیح ۲۔باطل۔

اعمال بجالانے کے لیے تقلید کرنا واجب ہے۔لہٰذا تقلید کسی ایسے شخص کی کی جائے کہ جو مجتہد ہو۔مجتہد اس کو کہتے ہیں کہ جس نے اِسلام کے جُملہ احکام قرآن اور احادیث کی روشن میں اس حد تک حاصل کئے ہوں کہ وہ اب کہہ سکتا ہو کہ کوئی عمل مطابق شرع ہے۔حضرت حجتؑ فرماتے ہیں **واما من کان من الفقھا ء صائنا لدینه مخالفاً لھواہ مطیعاً لامرہ مولاہ فللعوام اَن یقلّدوہ فانّھُم حُجّتی عَلیکُمُ وَنا حُجّة اللّٰه علیھم الرّد علیه کالرّاد علینا والرّاد عَلینا کالرّاد علی اللّٰه۔**

جوفقیہہ (یعنی مجتہد جامع الشرائط) ہوں گے۔ وہ دین کے پاسبان ہونگے۔نفس کے مخالف ہونگے اور اپنے آقا ومولا (یعنی حضرت حُجّتؑ) کی اطاعت کرنے والے ہونگے۔ پس عوام کو چاہیئے کہ وہ ان کی تقلید کریں کیونکہ یہ میری طرف سے تُم لوگوں پر حُجّت ہیں۔ اور میں خداوند کریم کی طرف سے ان پر حُجّت ہوں۔جس نے ان کے فرمان کو رد کردیا اس نے ہمیں رد کردیا۔اور جس نے ہمیں رد کیا۔(یعنی ہمارے حکم کو) اس نے اللہ کو رد کیا۔

ہمارے تمام اعمال کا دار و مدار صرف تین صورتوں پر قائم ہے۔

۱۔مجتہد کی تقلید۔ ۲۔احتیاط پر۔ ۳۔مُقلّد بن کر۔

پہلی دوصورتیں ہر ایک کے لئے ناممکن ہیں۔لہٰذا تیسری صورت کہ ہم مُقلّد بنیں (یعنی کسی کے فتویٰ پر عمل کریں) بہترین صورت ہے۔

مجتہد کی پہچان کے تین طریقے ہیں:

۱۔ ذاتی طور پر جانتا ہو کہ یہ مجتہد دوسروں سے زیادہ علم رکھتا ہے لیکن یہ تبھی ممکن ہے جہ جب انسان بذاتِ خود عالم ہو۔

۲۔ دو عالم اور دو عادل شخص جن میں مجتہد اعلم کو پہچاننے کی صلاحیّت ہو کسی کے مجتہد یا اعلم ہونے کی تصدیق کریں۔

۳۔ یہ کہ متعدد علماء جو مجتہد یا اعلم کو پہچانتے ہوں وہ شہادت دیں۔

فتویٰ حاصل کرنے کے بھی چار طریقے ہیں:

۱۔خود مجتہد سے سُنے ۔۲۔ دو عادل شخصوں سے سُننا جو مجتہد کا فتویٰ بیان کرتے ہیں۔
۳۔ایسے شخص سے سننا کہ جس کی بات پر اطمینان ہو۔۴۔مجتہد کی کتاب سے مسائل خود دیکھنا۔

ان احکام کے تحت فروعِ دین پر اگلے اوراق پر آپ سے گفتگو ہوگی۔ پہلے ہم اصولِ دین درج کیئے دیتے ہیں۔تا کہ وہ آپ کی فکر وعقل کے لئے مشعلِ راہ بن سکیں۔

☆

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

نَحۡمَدُ وَنُصلّی علٰی رسولہِ الکریم

اصول اثنا عشریہ

فَصلِ اوّل-توحید

حضرات مؤمنین! یہ پہلی فصل اُصولِ اَثنا عشریہ سے کی جارہی ہے اصول اصل کی جمع ہے۔ ''اثنا عشریہ'' مذہب شیعہ کا دوسرا نام ہے، اور یہ نام اِس وجہ سے لیا جارہا ہے کہ مذہب شیعہ بارہ ائمہ علیہم السلام پر ایمان رکھتے ہیں۔

یہ فصل مذہب اثنا عشریہ کے اصول سے شروع کی جارہی ہے، اور وہ اصو پانچ ہیں:-

توحید عدل نبوّت قیامت امامت

ان اصولوں کا الگ الگ اجمالی جائزہ

تــــوحیــــد:-١۔حضرتِ علیؑ فرماتے یہں میں گواہی دیتا ہوں کہ اُس اللہ کے علاوہ کوئی معبودنہیں جو یکتا ولا شریک ہے، وہ اول ہے اس طرح کہ اس سے پہلے کوئی چیزنہیں وہ آخر ہے یوں کہ اس کی کوئی انتہانہیں اس کی کسی صِفت سے وہم وگماں باخبرنہیں ہوسکتے ۔ نہ اس کی کسی کیفیت پر دلوں کا عقیدہ جم سکتا ہے ۔ نہ اس کے اجزاء ہیں کہ ان کا تجزیہ کیا جائے اور نہ قلب و چشم اس کا احاطہ کرسکتے ہیں۔

ایضاًہر چیز اس کے سامنے عاجز وسرنگوں، اور ہر شئے اس کے سہارے قائم ہے وہ ہر فقیر کا سرمایہ، ہر ذلیل کی آبرو، ہر کمزور کی توانائی اور ہر مظلوم کی پناہ گاہ ہے جو کہے اس کی بات بھی وہ سُنتا ہے اور جو چُپ رہے اس کے بھید سے بھی وہ آگاہ ہے۔ جو زندہ ہے اس کے رزق کا ذمّہ اس پر ہے ۔اور جو مرجائے اس کا پلٹنا اسی کی طرف ہے۔ اے اللہ آنکھوں نے تجھے دیکھا نہیں کہ تیری خبر دے سکیں بلکہ تُو تُو اس وصف کرنے والی مخلوق سے پہلے موجود تھا۔تونے وحشتوں

سے اُکتا کر مخلوق کو پیدا نہیں کیا، اور نہ اپنے کسی فائدے کے پیشِ نظر ان سے اعمال کرائے جسے تو گرفت میں لانا چاہے وہ تجھ سے آگے بڑھ کر جا نہیں سکتا، اور جسے تو نے اپنی گرفت میں لیا پھر وہ نکل نہیں سکتا، جو تیری مخالفت کرتا ہے ایسا نہیں کہ وہ تیری فرمانروائی کو نقصان پہنچائے اور جو تیری اِطاعت کرتا ہے وہ ملک کی وسعتوں کو بڑھا نہیں دیتا، جو تیری قضا و قدر بگڑ اُٹھے وہ تیرے امر کو رد نہیں کرسکتا، اور جو تیرے حکم سے منہ موڑ لے وہ تجھ سے بے نیاز نہیں ہوسکتا۔ ہر چھپی ہوئی چیز تیرے لئے ظاہر اور ہر غیب تیرے سامنے بے نقاب ہے۔ تو ابدی ہے جس کی کوئی حد نہیں، اور تو ہی سب کی منزل و منتہا ہے کہ جس سے گریز کی راہ نہیں اور تو ہی وعدہ گاہ ہے کہ تجھ سے چھٹکارا پانے کی کوئی جگہ نہیں۔ مگر تیری ہی ذات۔ ہر راہ چلنے والا تیرے قبضہ میں ہے اور ذی روح کی بازگشت تیری طرف ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ جسم و جسمانیت سے منزہ و پاک ہے۔ وہ ہے اور اس کو کوئی زوال نہیں۔ نہ اس کو جوہر سے تشبیہ دی جاسکتی ہے۔ اور نا ہی کسی ممکنہ شئے سے۔ وہ دیکھتا ہے دیکھا نہیں جاسکتا۔ اللہ تعالیٰ ظالم نہیں ہے۔ مکان و مکانیت کا محتاج نہیں۔ زمانہ اور زمانیات سے مُبرّا اور منزّہ۔ اسے نہ عرض ہے، نہ طول ہے، نہ صورت نہ خط۔ نہ سطح نہ سقل۔ نہ خفت نہ حرکت، نہ سکون، وہ لامکان ہے۔ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ ہر صفتِ واہمہ سے مُبرّا ہے۔ کسی توہمی صفت سے اس کو متصّف نہیں کیا جاسکتا۔ حضرت علی علیہ السلام صفت و موصوف کی اصلی حقیقت کو اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

دین کی اِبتدا اللہ کی معرفت ہے۔ کمال معرفت اس کی تصدیق ہے۔ کمال تصدیق توحید ہے۔ کمال توحید تنزیہ و اخلاص ہے اور کمال تنزیہ و اخلاص یہ ہے کہ اس سے صفتوں کی نفی کی جائے۔ کیونکہ ہر صفت شاہد ہے کہ وہ اپنے موصوف کی غیر ہے اور موصوف شاہد ہے کہ وہ صفت کے علاوہ کوئی چیز ہے۔ لہٰذا جس نے ذاتِ الٰہی کے علاوہ صفات مانے اس نے ذات کا ایک دوسرا ساتھی مان لیا اور جس نے اس کی ذات کا کوئی اور ساتھی مانا اس نے دوئی پیدا کی۔ جس نے دوئی پیدا کی اس نے اس کے لئے جز بنا ڈالا۔ اور جو اس کے لئے اجزاء کا قائل ہوا وہ اس سے بے خبر

رہا اس نے اس قابلِ اشارہ سمجھا اور جس نے اُسے قابل اشارہ سمجھا اس نے اس کی حد بندی کردی اور جو اسے محدود سمجھا وہ اسے دوسری چیزوں ہی کی قطار میں لے آیا۔ جس نے یہ کہا کہ وہ کس چیز میں ہے اس نے اسے کسی شئ کے ضمن میں فرض کرلیا اور جس نے یہ کہا کہ وہ کس چیز پر ہے اس نے اور جگہیں اس سے خالی سمجھ لیں۔

۳۔تــوحیــد:-ائمہ اثنا عشریہ کے احکام کے مُطابق مؤمنین کرام کو خُداوند کریم کے صفات ثبوتیہ اور صفاتِ سلبیہ پر ایمان رکھنا واجب ہے۔ اور جو اِن صفات میں سے کسی ایک کا انکار کرے وہ دائرہ مذہب شیعت سے خارج ہوجاتا ہے یہ صفات مندرجہّ ذیل ہیں۔

صفات ثبوتیہ :-ا۔اللہ تعالیٰ ''قدیم'' ہے یعنی ہمیشہ سے تھا اور ہمیشہ رہے گا۔ نہ اس سے پہلے کوئی تھا اور نا ہی اس کے بعد کوئی ہوگا۔ دفعتاً ہوا، نہیں اللہ تعالیٰ میں یہ امکان نہیں ہے۔ یہ صفت بذات ہے۔

۲۔عالم:-اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا علم بذات ہے۔ کسی سیکھا ہوا نہیں ہے۔ یہ صفت اللہ تعالیٰ کی بذات ہے۔

۳۔حــیّ:-اللہ تعالیٰ زِندہ ہے۔ اس طرح نہیں کہ پہلے نہیں تھا۔ پھر ہوا۔ عدم سے آیا، حادثے سے آیا۔ ان امکانات سے اللہ تعالیٰ بری ہے۔ یہ صفت بھی بذات ہے۔

۴۔مدرك:-ہر شئ چاہے وہ کتنی ہی باریک یا کتنی ہی جسیم کیوں نہ ہو اس کا ادراک کرنے والا ہے۔ حالانکہ آنکھ، کان اور جسم وجسمانیات سے منّزہ ہے یہ صفت بھی بذات ہے۔

۵۔قــادر:-قدرت رکھنے والا۔ اللہ تعالیٰ کی دسترس ہر شی اور ہر ناممکنہ شی پر ہے بے بس اور لاچار نہیں ہوسکتا۔ یہ صفت بھی بذات ہے۔

٦۔ متـکـلّم :-بولنے والا۔ جو چاہے بول سکتا ہے۔ زبان کا محتاج نہیں۔ بولنے میں کبھی بھی عاجز نہیں ہوسکتا۔ یہ صِفت بھی بذات ہے۔

۷۔مُــرید:-صاحبِ اِرادہ۔ ہر واقع ہوجانے والی چیز اور ہر واقع ہونے والی بات اسی کے ارادے سے ہوتی ہے۔ یہ صِفت بھی بذات ہے۔

۸۔ صادق :-سچّا، جو کہا وہ کرے گا۔ جو نہیں ہونا ہے دُنیا کی کوئی طاقت اس کو کر کے نہیں دکھا سکتی ۔ یہ صفت بھی بذات ہے۔

یہ آٹھ صفات مذہب اثنا عشریہ میں صفاتِ ثبوتیہ کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں حضرتِ علیؑ اِرشادفرماتے ہیں۔ ''اللہ تعالیٰ فاعل ہے۔لیکن حرکات وآلات کامحتاج نہیں وہ اس وقت بھی دیکھنے والا تھا جبکہ مخلوقات میں کوئی چیز دکھائی دینے والی نہ تھی۔ وہ یگانہ ہے اس لئے کہ اس کا کوئی ساتھی ہی نہیں ہے کہ جس سے وہ مانوس ہواور اسے کھوکر پریشان ہوجائے۔اس نے پہلے پہل خلق کو ایجا د کیا۔ بغیر کسی فکر کی جولانی کے اور بغیر کسی تجربہ کے کہ جس سے فائدہ اُٹھانے کی اُسے ضرورت پڑی ہو، اور بغیر کسی حرکت کے جسے اس نے پیدا کیا ہو، اور بغیر کسی ولولہ اور جوش کے جس سے وہ بے تاب ہوا ہو۔ ہر چیز کو اس کے وقت کے حوالے کیا۔ بے جوڑ چیزوں میں توازن وہم آہنگی پیدا کی ۔ ہر چیز کو جُدا گانہ طبیعت و مزاج کا حامل بنادیا ، اور ان طبیعتوں کے لئے مناسب صورتیں ضروری قرار دیں۔ وہ ان چیزوں کو ان کے وجود میں آنے سے پہلے جانتا تھا ۔ ان کی حدونہایت پر احاطہ کئے ہوئے تھا۔ان کے نفوس واعضا کو پہچانتا تھا۔

۴۔وہ اوصاف کہ جن کو رد کرنا ہر شیعہ مسلمان پر واجب ہے آٹھ ہیں۔ان کو صفات سلبیہ کہتے ہیں۔

۱۔ مُرکّب :-اللہ تعالیٰ عرض و جوہر اور مادہ وروح سے نہیں بنا ہے یعنی جس طرح ہمارا وجود ہے اس طرح اللہ تعالیٰ کا وجود نہیں ہے۔

۲۔ لاشریك :-اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہے۔ نہ کسی سے پیدا ہوا ہے اور نا ہی کسی اور کے پیدا کرنے سے وجود میں آیا ہے۔

۳۔مرئی :-اللہ تعالیٰ دیکھا نہیں جا سکتا ہے۔ کیونکہ کوئی شئ اللہ کے مثل نہیں ہے نہ اللہ تعالیٰ کو دُنیا میں دیکھا جاسکتا ہے اور نا ہی آخرت میں۔

۴۔ متحیّز :-اللہ تعالیٰ کا کوئی خاص مقام اور محل نہیں ہے۔ وہ ہر جگہ موجود ہے۔

۵۔ محلل :-اللہ تعالیٰ کی ذات پر حلول نہیں ہے یعنی اوتار۔ پیغمبر۔ نبی ۔جن یا بھوت

یا کسی اور شکل میں اللہ تعالیٰ آنہیں سکتا۔

۶۔ محدث:-اللہ تعالیٰ محلِ حوادث نہیں۔یعنی اس کی مختلف شکلیں نہیں ہوسکتیں۔مثلاً بچّہ سے جوان اور جوان سے بوڑھا۔ یا سوتا ہے۔ جاگتا ہے یعنی ایک حال سے دوسرے حال میں آسکتا ہے۔

۷۔ محتاج:-اللہ تعالیٰ کا وجود کسی اور وجود کے ہونے پر موقوف نہیں ہے امکانی وجود سے مُستغنی ہے۔

۸۔معانی:-اللہ تعالیٰ کی ہر صفت عین ذات ہے۔ازلی ہے۔ابدی ہے خلقت سے پہلے بھی خالق تھا اور خلقت کی فنائے کلی کے وقت بھی خالق رہیگا۔

مسلکِ سوادِ اعظم

۱۔ مسلمانوں کو روز قیامت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ایک نئی صورت میں آئے گا۔ لوگ پہچان نہ سکیں گے، پھر اللہ تعالیٰ اپنی اصلی صورت میں ان کے پاس آئے گا۔ وہ پہچان لیں گے۔
(مترجم بخاری۔ کتاب الاذان پ۳ ص ۱۰۷)

۲۔ اللہ تعالیٰ جنّت کے ایک باغ میں اپنا دیدار کرائے گا۔مسلمانوں کے ساتھ روبرو گفتگو کرے گا۔اور اپنے مُنّہ سے پردہ اُٹھا کر مسلمانوں سے مجلس کرے گا۔ (مشکوٰۃ باب صفۃ الجنان جلد۴ ص ۱۸۹)

۳۔ اللہ تعالیٰ اپنے چہرے سے پردہ اُٹھائے گا۔لوگ چہرہ دیکھیں گے۔ (مترجم ابن ماجہ جلد اول ص ۸۹)

۴۔ قیامت کے روز مؤمن کے پہلو پر اپنا پہلو رکھے گا۔ (مترجم صحیح بخاری کتاب التفسیر پ ۱۹۔ص ۲۴)

۵۔ اللہ قیامت کے روز اپنی پنڈلی کھولے گا۔تو لوگ سجدہ میں کریں گے۔(صحیح مسلم مترجم جلد اول ص ۳۵۲)

۶۔ اللہ تعالیٰ ہر رات کو اخیر تیسرے حصّہ میں پہلے آسمان پر اُترتا ہے۔(جامع الترمذی جلد اول ص ۱۴۵)

۷۔ اللہ تعالیٰ اپنا قدم دوزخ میں رکھے گا، اور دوزخ کہے گی ، بس بس میں بھر گئی ہے
(مترجم صحیح مُسلم ص ۲۷۲۶)

۸۔ پروردگار مسلمانوں کے ساتھ ہنستا ہوا قیامت کو چلے گا، اور سب لوگ اسکے پیچھے ہوں گے۔
(مترجم صحیح مسلم ص ۳۶۷)

۹۔ ابوبکر بن سمان روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے اللہ تعالیٰ کو گیارہ مرتبہ دیکھا۔(غنیۃ الطالبین ص ۱۶۳)

درج ذیل صدر مُشتے نمونہ از خروارے ۔ ہدیہ ناظرین کیا گیا۔خداوندِ کریم کی شان کو ملاحظہ فرمائے کہ کیا خُدا ہے۔اب آپ اسی خدا کا قرآن سُنئے :-

لاتدرکه الابصار وهو یُدْرِکُ الابصار وهو اللطیف الخبیر ۔(سورہ انعام)

آنکھیں اس کونہیں دیکھ سکتیں۔اور وہ آنکھوں کو دیکھتا ہے، وہ باریک دیکھنے والاخبردار ہے۔

حضرتِ موسیٰ عرض کرتے ہیں **ربّ اَرِنی** اے میرے پروردگار میں تمہیں دیکھنا چاہتاہوں۔ جواب مِلا **لَن ترانی** اے موسیٰ تُم ہرگز مجھے نہیں دیکھ سکتے۔اس میں لفظ ''لن'' خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔''لن'' عربی گرائمر میں نفی ابدی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، اور یہ فن زمان و مکان کی قید سے اتنا آزاد ہے کہ جس کا تصوّر بھی نہیں کیا جاسکتا۔خود آنحضورؐ کی ایک مُسلّمہ حدیث ہے کہ **عَن ابی ذر قال سالت رسول اللّٰہؐ ھَل رَایت ربّک قال نُورانیٰ اراہ** ۔حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسالتؐ مآبؐ سے پوچھا کیا آپ نے خُدا کو دیکھا، آپ نے فرمایا کہ خُدائے تعالیٰ نور ہے، اور نور کس طرح دیکھ سکتا ہوں۔ (مشکوٰۃ شریف جلد۴)

حضرت مسروق نے جناب عائشہؓ سے پوچھ کیا آنحضورؐ نے اپنے پروردگار کو دیکھا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ تونے ایسی بات کہی جس سے میرے رونگھٹے کھڑے ہوگئے ۔ پھر مسروق نے یہ آیت پڑھی **لقد ارای مِن اٰیات ربہ الکبریٰ** آنحضورؐ نے اللہ تعالیٰ کی بڑی نشانیاں دیکھیں ۔ جناب عائیشہ نے فرماا کہ یہ آیات تجھ کو کہاں لے جاتی ہیں وہ بڑی نشانیاں حضرت جبرئیل ہیں جو کوئی تجھ کو خبر دے کہ جناب محمد رسول اللہؐ نے اپنے پروردگار کو دیکھا یا قرآن شریف سے کچھ چُھپایا، یا آنحضرتؐ کو پانچ چیزوں کا علم تھا،علم قیامت ، بارش کا آنا وغیرہ تو اُس نے بہتان باندھا۔ (مشکوٰۃ رویۃ اللہ جلد۴ص ۱۹۷)

توحید حقیقی کی مزید وضاحت کے لئے شیعہ مذہب کے ائمہ معصومینؑ کی چند روایات ملاحظہ فرمایئے۔

۱۔ جناب امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں۔اللہ تعالیٰ وہ ذاتِ اقدس ہے جو نجات دینے پر قادر ہے جب کہ کوئی صورت نجات کی نہ ہو، اور فریاد رسی کی قدرت رکھتا ہے جب کہ کوئی فریاد رَس نہ ہو۔ (تفسیر امام حسن عسکری مترجم ص ۱۷)

۲۔ جناب امام رضاؑ فرماتے ہیں کہ جن اوصاف سے اللہ تعالیٰ نے اپنی توصیف بیان فرمائی ہے۔انہی سے تم بھی ان کی توصیف کرو، تُم اس کو دیکھ نہیں سکتے اس کی کوئی بھی شکل و

صورت نہیں۔ لوگوں پر اس کو قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ حواس خمسہ سے اس کا ادراک ممکن نہیں ہے۔ وہ اپنی نشانیوں سے پہچانا جاتا ہے۔ وہ دور ہے مگر اس صفت میں کوئی اس کے مشابہ نہیں۔ دور ہون کے باوجود وہ نزدیک ہے لیکن اس دوری میں بھی کوئی اس کا مثل نہیں، اس کا ہمیشہ ہونا وہم وگمان میں نہیں آسکتا۔ مخلوقات میں سے وہ کسی کی شبیہہ نہیں ہے۔ وہ اتنا قریب ہے کہ مخلوقات سے چپکا ہوا نہیں ہے۔ وہ اتنا دور ہے کہ تصوّر بھی نہیں کیا جاسکتا لیکن اس کی یہ دوری نقصان دہ نہیں ہے۔ وہ بزرگ و برتر ہے۔ (تفسیر امام حسنؑ عسکری صفحہ ۴۸)

عدل

مذہب شیعہ کا دوسرا اصول

اللہ تعالیٰ ظالم نہیں ہے، منصف ہے۔ جو چیز جہاں رکھنے کے قابل تھی وہاں رکھی۔ کائنات کا پورا نظام عدل پر قائم ہے۔ خلق شدہ شئ کو مقدور کے مطابق رزق مِلتا رہتا ہے۔ سرکشی و گمراہی سے بچانے کے لئے انبیاء بھیجنا بھی عدل ہے۔ نیک سلاطین کو مقرر کرنا بھی عدل ہے۔ اللہ تعالیٰ چونکہ عادل مطلق ہے لہٰذا زرہ برابر بھی اس سے صدور ظلم نہیں ہوسکتا۔ اللہ کا قانون انصاف ہر چھوٹے بڑے کے لئے یکساں نوعیت کا حامل ہے۔ اب انسان نیکی کرے تو اس کے لئے فائدہ ہے بد کرے تو اس کے لئے بدی ہے۔ کیونکہ انسان فاعل مختار ہے۔۔ اس کا جو بھی بُرا یا اچھا فعل ہوگا اس کی اپنی ذات کے لئے ہوگا۔ یہ بھی قابل غور بات ہے کہ عدل کا ضد ظلم ہے اور ظلم جس سے سرزد ہوگا وہ ظالم ہوگا۔ اب جو بھی ظالم ہوگا، اس سے ظلم سرزد نہ ہونا بعید از قیاس ہے۔ لہٰذا اللہ کے طرف ظلم کی نسبت دینا گناہِ کبیرہ ہے۔

ذیل میں وہ آیات مندرج کردی جاتی ہیں جن میں ایک تو اللہ کے عدل وانصاف کا واضح ذِکر ہے اور اس کے ساتھ ساتھ انسان کے فاعل مختار ہونے کی بیّن نشان دِہی بھی موجود ہے۔ ملاحظہ فرمایئے:-

۱۔ **اِنّ اللّٰہ لیس بظلّام لِلعبید** (آل عمران) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

۲۔**اِنّ اللّٰــہ لا یـظـلـم مثقـال ذرّۃٍ** (سورۃ النسأ) اللہ تعالیٰ کسی پر زرّہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا۔

۳۔**اِنّ اللّٰـہ لا یظلم النّاس شیئًا الخ** (سورۂ یطٰنس) اللہ تعالیٰ ہرگز لوگوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا۔

۴۔**وَلا یظلم ربّک احدا**(سورۂ کہف) تیرا ربّ تو کسی پر ظلم نہیں کرتا۔

اِن چند آیات میں اللہ تعالیٰ کی طرف صدورِ ظلم کی نسبت دینے کی قلعی کھول کے رکھ دی گئی ہے۔۔ چونکہ ظم ضِد عدل ہے لہٰذا ایک عادل باور کرا رہا ہے کہ مُجھ سے ظلم کا صدور مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن امر بھی ہے۔ اب اِن آیاتِ کریمہ کوملاحظہ فرمایئے کہ جن میں عدالتِ الٰہیہ کی وضاحت ہے۔

۱۔ **شھـد اللّٰـہُ اِنّـہٗ لا الٰـہ اِلّا ھو و الملٰٓئِکۃ و اولوالعلم قائماً بالقسط** الخ خدا، فرشتوں اورعلم والوں نے گواہی دی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود قابل عبادت نہیں ہے۔اور وہ خدا عدل و انصاف کے ساتھ کارخانۂ عالم کوسنبھالنے والا ہے۔

۱۔آل عمر آیت ۱۸۔ ۲۔آل عمران آیت ۱۸۲۔ ۳۔النسأ آیت ۴۰۔ ۴۔انعام آیت ۱۱۵۔ ۵۔انعام آیت ۱۳۱۔ ۶۔اعراف آیت ۲۹۔ ۷۔یونس آیت ۴۴۔ ۸۔ہود آیت ۱۰۱۔ ۹۔ ہود آیت ۱۱۵۔ ۱۰۔رعد آیت ۱۱۔ ۱۱۔نحل آیت ۹۰۔ ۱۲۔انبیاء آیت ۴۷۔ ۱۳۔حج آیت ۱۰۔ ۱۴۔مؤمن آیت ۳۱۔ ۱۵۔حٰم سجدہ آیت ۴۵۔ ۱۶۔ق آیت ۲۹۔

اِن مندرجہ صدر آیات میں اللہ تعالیٰ نے وضاحتاً اپنی بے پایاں عدالت کا ذکر فرمایا ہے اور عدل کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جو بذاتِ خود عادل ہو۔ وہ دوسروں کو بھی عدل کرنے کی تلقین کرے۔ چنانچہ درج ذیل آیات میں اس کی تفصیل اس طرح بیان کی گئی ہے۔

۱۔ **واِذا حـکـمتـم بیـن النّـاس ان تحکمو ا بالعدل** ۔سورۂ نسأ آیت ۵۸۔ جب لوگوں کے باہمی جھگڑے کا فیصلہ کروتو عدل سے کرو۔

۲۔سورۂ انعام آیت ۱۵۲۔ ۳۔سورہ النسأ آیت ۲۸۔ ۴۔الانعام آیت ۱۵۲۔ ۵۔سورۂ

نحل آیت ۹۰۔ ۶۔ سورہ نحل آیت ۶۔ ۷ سورۂ حجرات آیت ۹۔

ان درج صدر آیات میں افرادِ عامہ کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ عدل سے ہر کام کو اختتام تک پہنچائیں۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ جب اللہ ظالم نہیں ہے اور نہ اس سے ظلم کا صدور ہوسکتا ہے تو اس کے بندے کیوں ضد عدل کریں، اور کیوں ان سے صدور ظلم ہو جائے۔ اب اگر کوئی انسان ظلم کرتا ہے تو اس کا مطلب قطعی یہ نہیں ہے کہ چونکہ ظلم کا سرزد ہونا ہی مشیت الٰہی ہے لہٰذا مجبوری کے سبب سے اس نے ظلم کیا۔ اس دلیل کے بطلان کے لئے درج صدر آیات کو بغور دیکھا جائے۔ مذہب شیعہ اللہ تعالیٰ کو عادل مطلق سمجھتا ہے۔ اور اسی پر شیعوں کا ایمان ہے۔ اور مابقیہ فرقے عدل سے منکر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انسان کے ہر فعل کو یہ لوگ تقدیر کی زنجیروں میں باندھ کر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں۔ اس کا ذکر بعد میں آجائے گا۔

نبوّت و رِسالت

مذہب شیعہ کا تیسرا اُصولِ دین

ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر برحق ہیں۔ ان کے سردار فخر موجودات سردار انبیاء جناب ختمی مرتبت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ یہ تمام کے تمام پیغمبر اللہ تعالیٰ کی جانب سے آئے ہیں۔ ان کے والدین پکے موحد تھے۔ ان پیغمبروں کا کام یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ابنائے آدمؑ کا تزکیہ نفس کریں۔ ان کو کفر وضلالت سے نکال کر رشد و ہدایت کے راستوں پر گامزن کریں۔

مسلکِ سوادِ اعظم:

وَقَد کانت منھُم زلات خطیَات: انبیاء سے لغزشیں بھی ہوتی تھیں اور غلطیاں بھی۔ شرح فقہ اکبر ۶۹

جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ بھلا انبیاء سے احکام خدا میں کیونکر خطا ہوسکتی ہے تو تم اُس کی بات نہ سنو۔ کیونکہ یہ قول شیاطین اہلِ بدعت کا ہے۔ جیسے روافض وغیرہ ہم۔ کیا تُم نہیں دیکھتے کہ اہل سُنّت والجماعت کا وہ گروہ اہلِ حق جو بدعت کا مٹانے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی تعداد زیادہ کرتا رہے تمام انبیائے سے خطا ہونے کو جائز سمجھتا ہے۔ (شرح مسلم الثبوت ص ۳۵۹)

اکثر مسلمانوں کا مذہب یہ ہے کہ انبیاء سے گناہوں کا سرزد ہونا خواہ گناہان کبیرہ ہوں یا صغیرہ یا کُفر عقلاً محال نہیں ہے۔ برخلاف شیعوں کے وہ لوگ ان حضرات پر کسی قسم کا گناہ جائز نہیں سمجھتے چاہے وہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ۔ (شرح مسلم الثبوت ص ۳۸۷)

ہمارا ایمان ہے کہ انبیائے کرامؑ کے آباء و اجداد اور امہات کفر و شرک کی آلودگیوں سے پاک و صاف تھے۔ انہوں نے بھولے سے بھی کبھی ایک لحظہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کی۔ چنانچہ حضرتِ علیؑ فرماتے ہیں۔

اس (اللہ) نے ان (انبیاء) کو بہترین سونپے جانے کی جگہوں میں رکھا اور بہترین ٹھکانوں میں ٹھہرایا وہ بلند مرتبہ صلبوں سے پاکیزہ شکموں کی طرف منتقل ہوتے رہے جب ان میں سے کوئی گذر جانے والا گذر گیا۔ دوسرا دین خدا کو لے کر کھڑا ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ نے کلام مجید میں جن انبیاء کا ذکر فرمایا ہے وہ درج ذیل ہیں:۔

۱۔حضرت آدمؑ۔ ۲۔حضرت ادریسؑ۔ ۳۔حضرت نوحؑ۔ ۴۔حضرتِ ہودؑ
۵۔حضرت صالحؑ ۶۔حضرتِ ابراہیمؑ ۷۔حضرت لوطؑ ۸۔حضرت اسماعیلؑ
۹۔حضرت اسحاقؑ ۱۰۔حضرت یعقوبؑ ۱۱۔حضرت یوسفؑ ۱۲۔حضرت شعیبؑ
۱۳۔حضرت ایوبؑ ۱۴۔حضرتِ موسیٰؑ ۱۵۔حضرت ہارونؑ ۱۶۔حضرت خضرؑ
۱۷۔حضرت یوشعؑ ۱۸۔حضرت کالبؑ ۱۹۔حضرت الیاس ۲۰۔حضرت الیسعؑ
۲۱۔حضرتِ ذوالکفلؑ ۔۲۲۔حضرت شموئیل۔ ۲۳۔حضرت عُزیرؑ ۲۴۔حضرت داؤدؑ
۲۵۔حضرتِ سلیمانؑ ۔۲۶حضرت لقمانؑ ۲۷۔حضرت یونسؑ ۲۸۔حضرت ذکریاؑ
۲۹۔حضرت یحییٰؑ ۳۰۔حضرت عیسیٰؑ۔ ۳۱۔حضرت شمعونؑ ۳۲۔حضرت حزقیلؑ
۳۳۔جناب محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ان درج صدر انبیاء پر اور اُن انبیاء پر ایمان لانا واجب ہے کہ جن کا تذکرہ کلام مجید میں اگر وضاحتاً نہیں اِشارۃً ہی کر دیا گیا اور جن کی تائید احادیث سے ہو جاتی ہے ہمارا ایمان اس پر بھی ہونا واجب ہے کہ انبیاءؑ کا تقرر فقط اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو سکتا ہے ہمارے معاشرے کا کوئی نیک ترین یا عظیم ترین فرد بھی ہمارے کہنے سے درجۂ نبوّت پر فائز نہیں ہو سکتا۔ نبوّت کا تقرر فقط ذات واجب الوجود ہی کر سکتی ہے، اور یہ عظیم المرتبت عہدہ اللہ ہی کی طرف سے تفویض ہو سکتا ہے۔ کلام مجید میں اس بات پر خاص طور سے توجہ دی گئی ہے۔ ملاحظہ ہو:۔

۱۔سورۂ بقرہ آیت۳۰۔ ۲۔سورۂ بقرہ آیت۵۳۔ ۳۔سورۂ بقرہ آیت۱۵۳
۴۔آل عمران آیت۳۳۔ ۵۔آلِ عمران آیت۸۱۔ ۶۔سورۂ نساء آیت۵۴
۷۔سورۂ نسآء آیت۱۵۲۔ ۸۔سورۂ نسآء آیت۱۶۲۔ ۹۔سورۂ مائدہ آیت۴۶
۱۰۔سورۂ انعام آیت۱۹۔ ۱۱۔سورۂ یوسف آیت۲۲۔ ۱۲۔سورۂ نحل آیت۲۱
۱۳۔سورۂ بنی اسرائیل آیت ۷۷۔۱۴۔سورۂ مریم آیات۱۲،۳۰،۳۲،۴۶،۵۰،۵۸۔
۱۵۔سورۂ انبیاء آیات ۸۵،۷۹،۷۴،۷۳۔ ۱۶۔سورۂ حج آیت ۷۵
۱۷۔سورۂ قصص آیت۱۴ ۱۸۔سورۂ عنکبوت آیت ۲۷۔ ۱۹سورۂ روم آیت۴
۲۰۔سورۂ احزاب ۷۔ ۲۱ سورۂ سبا آیت۱۰۔ ۲۲۔سورۂ صف آیات۷۳،۱۷۱
۲۳۔سورۂ ص آیت ۲۶۔ ۲۴۔سورۂ مؤمن آیت۱۵۔ ۲۵سورۂ زخرت آیت ۶
۲۶۔سورۂ جاثیہ آیت۱۶۔ ۲۷۔سورۂ حدید آیت ۲۶۔

ان دی گئی آیات میں وضاحتاً ذکر ہے کہ نبوّت منجانب اللہ ہے۔ ہمارا اعتقاد و ایمان ہے کہ جو بھی اِن آیات میں سے کسی ایک آیت کی تاویل من مانی کر کے یہ کہدے کہ نبی سے بڑھ کر اگر کوئی ایسے کام کرے کہ جو نبی سے ناممکن ہوں اور کام کر کے اس کا رتبہ نبی سے بڑھائے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے۔ کیونکہ لوگوں کا دیا ہوا منصب اور یہ اور خدا کا دیا ہوا منصب کچھ اور خاک نور سے کیا مقابلہ کر سکے گی۔

۱۔ نبی کی خلقت نور سے ہوتی ہے۔ ۲۔ نبی معلّم کائنات کا عظیم منصب بھی پالیتا ہے۔ ۳۔ نبی کفر و شرک سے مُبرا ہوتا ہے۔۴۔ نبی پر شیطان مُسلّط نہیں ہوسکتا۔۵۔ نبی غلطی کا ارتکاب نہ سہواً کرسکتا ہے اور نا ہی عمداً۔ ۶۔اگر کسی اادمی کو خدا نے نبّوت کے اعزاز سے سرفراز فرمایا ہو تو بطن مادر سے ہی نبی ہوتا ہے۔ ۷۔ نبی خود بھی معصوم ہوتا ہے اور اس کے آباء و اجداد اور اُمہات بھی معصوم ہوتے ہیں۔ ۸۔کوئی بھی قوم جو اس خطّہ ارض پر تھی یا ہے ہر قوم کے لئے نبی بھیجا گیا ہے۔۹۔ نبی کبھی عاجز نہیں ہوتا ہے۔۱۰۔ نبی کا قول وفعل تابع وحی اِلٰہی ہوتا ہے۔۱۱۔ نبی کے قول وفعل میں تضّاد کا امکان نہیں ہے۔

اِمامَت

مذہب شیعہ کا چوتھا اصول دین

ہمارا ایمان ہے کہ نبوّت اور رسالت جناب ختم المرسلین ، سیّد الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آ کرختم ہوئی۔ آپؐ کے بعد نہ کوئی نبی ہے نہ ہوگا نہ آپؐ کے بعد کوئی رسول تھا، نہ ہے اور نہ تا قیامت کوئی ہوگا۔ جو نبوّت حضرت آدمؑ سے پہلے اَن گنت صدیوں سے جناب محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شروع ہوئی تھی وہ اخیر میں آ کر آپؐ پر ہی ختم بھی ہوتی۔ آپؐ کی شریعت ادیان ماسبق کی شریعت کی ناسخ ہے۔ آپؐ کی لائی ہوئی کتاب کلام اللہ سابقہ صحیفوں اور کتابوں کی جامع ہے آپؐ چونکہ ہدایت کائنات کے لئے مبعوث برسالت ہوئے تھے۔ لہٰذا آپؐ کی ظاہری وفات کے بعد آپ کی ہدایت ائمہ اثناعشریہ سے جاری وساری ہے۔

امام کے لئے مندرجہ ذیل امور کا ہونا اشد ضروری ہے۔

۱۔ پاک۔تقدیس سے بھرا ہوا۔گناہ عمدہ وسہو سے مبرا، بھول چوک اورنسیان سے محفوظ ہو۔

۲۔ بعداز نبی علم کلی پر دسترس رکھتا ہوعلوم اِلٰہیہ کا وارث اورعلوم نبوّت کا معدن ہو۔

۳۔ قریشی الہاشمی ہو۔ زریت ابراہیمؑ سے ہو۔ اس کا حسب ونسب اعلیٰ وافضل ہو۔

۴۔ شجاع اور بہادر ہو۔ اعدائے دین کے سامنے حق بات کہنے کی جُرأت رکھتا ہو جنگ وقتال میں مرد ہو۔ بھاگ جانے کی لعنت سے اتنا دور ہو کہ انسانی تصوّر بھی بے بس ہو کر رہ جائے۔

۵۔ صفات حسنہ کا جامع ہو۔یعنی سخاوت ،شجاعت ، مروّت ، پاکیزگی ، زہد وتقویٰ ، حُسن خلق ، صبر ورضا،عبادت وطہارت میں اُمّت سے افضل ہو۔

۶۔ مُحبّ خدا وروسولؐ ہو۔اور خدا اور رسولؐ اور بھی اس کو محبّ رکھتے ہوں۔

۷۔ اس کی نافرمانی کوئی کرے تو وہ مثل اس کے بن جائے کہ جس نے اللہ اور رسولؐ کی اطاعت سے انحراف کیا ہو۔لہٰذا اطاعت نہ کرنے کی وجہ سے اس کا جُرم یکسان نوعیت کا بن جائے۔

۸۔ اس نے کبھی بُت پرستی نہ کی ہو۔ اگر جہالت کا زمانہ دیکھا ہو تو وہ افعال بھی اس سے سرزد نہ ہوں کہ جو جہالت سے مشابہہ ہوں۔ اب اگر بُت پرستی کی ہو تو ایسا شخص امام کہلانے یا امامت پر فائز ہونے کا مستحق نہیں ہے۔

۹۔ اس سے کرامات اور اعجاز ظاہر ہوتے ہوں۔لوگ جس چیز سے عاجز ہوں وہ اس کے ہاتھ سے ہو سکے۔

۱۰۔ ہر زبان پر قادر ہو۔ ہر آن پر قدرت رکھتا ہو۔ ہر واقع ہونے والے کی خبر رکھتا ہو۔ ہر زمانہ اس کی نگاہوں کے سامنے ہو۔ مسافت اس کو نہ ستائے۔ وساوس اس کو پریشان نہ کرے۔ ذہن کسی بھی معاملے میں اُلجھ نہ جائے۔ جو کہے وہ کر کے دِکھائے۔

۱۱۔ اس پر الہام ہوتا ہو۔ اس کی خواہش اللہ کی خواہش ہو۔ بڑھے تو اللہ کے لئے بڑھے تصنّع سے بے نیاز ہو۔

۱۲۔ لالچی، لفنگا، اجڈ، گنوار، جاہل، ناواقف، عاجز، کم ظرف، ناطاقتی، اُلجھے ہوئے خیالات، پریشان فکریں اور من ہمی جیسے رزائل سے قطعی پاک ہو۔

۱۳۔ کلام مجید کے رموز و اسرار آنحضورؐ کے قول و فعل کی باریک بینیوں سے واقف ہو۔

۱۴۔ مجسمۂ اخلاق، مجسمۂ مروّت، مجسمۂ سخاوت،، مجسمۂ طاقت جیسے اوصاف کا حامل ہو۔

۱۵۔ اللہ کی طرف سے اس کو ایسی قوّتِ مباحثہ مِلی ہو کہ جس سے فلسفیوں نکتہ سنجیوں معقولیوں کی موشگافیوں اور دہریوں کی باریک بینیوں کا مدلل اور مکمل جواب دے سکتا ہو۔

۱۶۔ اِمام انبیاء کی جملہ وراثت کا وارث ہوتا ہے۔ یعنی جو معاجز انبیاء کر سکتے تھے۔ یہ بھی کر سکتا ہے۔

۱۷۔ امام کا تقرر جناب محمّد رسولؐ اللہ ہی کر سکتے ہیں۔

یہ معدودے چند شرائط جو دئے گئے۔ یہ بحرِ ناپید کنار میں سے چند قطرے ہیں۔ اب چند آبدار موتی جو امام کے لئے اشد ضروری ہیں۔

۱۔ امام پاکیزہ، ناف بُریدہ اور ختنہ شدہ پیدا ہوتا ہے۔

۲۔ بطن مادر سے نکلتے ہی امام اپنے ہاتھ زمین پر رکھ دیتا ہے۔ اور بآواز بلند پڑھتا ہے۔ **اَشھد**

ان لا الٰہ اِلا اللّٰہ واشھد اَنّ محمّداً عبدُہٗ وَرسولہٗ۔

۳۔ امام محتلم نہیں ہوتا ہے۔ جنابت کے خبائث اس کو لاحق نہیں ہوتے اور شیطان اس پر تسلّط نہیں کرسکتا ہے۔

۴۔ امام کی آنکھ سوتی ہے، دل نہیں۔یعنی آنکھ سے جو دیکھتا ہے دل سے دیکھتا ہے۔

۵۔ امام پر سُستی طاری نہیں ہوتی۔انگڑائی یا جماتی نہیں لیتا۔

۶۔ امام جس طرح آگے دیکھتا ہے اُسی طرح پیچھے بھی دیکھتا ہے۔

۷۔ امام کے جسم پر مکھی یا اس جیسی گندھ پھیلانے والی کوئی جاندار شیٔ بیٹھ نہیں سکتی۔

۸۔ امام کے فضلہ سے بد بو نہیں پھوٹتی۔

۹۔ امام کے بول و براز کو زمین اپنے اندر جذب کرلیتی ہے۔تا کہ کوئی اسے دیکھ نہ سکے شیعہ مسلک کے مطابق بارہ[۱۲] امامؑ ہیں، اوران کے ساتھ جب حضرتِ محمّدؐ اور حضرت فاطمہ زہراؑ شامل کئے جاتے ہیں تو یہ چہاردہ معصومینؑ پاک کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔جن کی اجمالی سوانح حیات بذیل ہے:-

۱۔ **حضرت مُحمّدؐ** :-آپ کے والد کا نام حضرت عبداللہؑ بن عبدالمطلب ابن ہاشم۔ ماں کا نام حضرت آمنہؑ بنت وہب تھا۔آپ کی کنیت ابو القاسم تھی۔ ۱۷ ربیع الاوّل آپ کی ولادت ہوئی۔ ۲۵ سال کی عُمر میں آپ کا عقد ملیکۃ العرب حضرت خدیجہ بنت خویلد سے ہوا، چالیس سال کی عُمر میں ۲۷ رجب المرجّب ۱۳ ؁ قبل ہجرت آپ مبعوث بہ رسالت ہوئے۔ بارہ سال مکۃ المکرّمہ میں دعوتِ اسلام دیتے رہے۔پہلی ربیع الاول کو مکہ سے مدینہ تشریف لائے ۱۰ سال مدینہ میں قیام فرمایا۔ اِبتدائے رسالت سے لے کر آخری رسالت تک لوگوں کے سامنے اپنے جانشین کا وضاحتاً اعلان فرمایا۔دوشنبہ ۲۸ ویں صفر کو ۶۳ سال کی عُمر شریف میں ظاہری وفات فرمائی۔آپ کا مرقد مُقدّس مدینہ طیّبہ میں ہے۔آپ کی وفات کے بعد آپ کی صرف ایک بیٹی رہی کہ جن کا نام حضرتِ فاطمہؑ زہراؑ تھا۔

۲۔**حضرتِ فاطمہؑ**:-آپ کی والدہ جناب خدیجۃ الکبریٰؓ تھیں۔۲۰ جمادی الثانی

بعثت کے پانچ سال بعد مکہ معظّمہ میں آپ کی ولادت ہوئی۔ ہجرت کے دوسرے سال مدینہ منوّرہ میں آپ کی شادی حضرتِ امیر المومنین سے ہوئی۔ وقت نکاح آپ کی عمر شریف نو سال کی تھی۔ ۱۳، ۱۴ یا ۱۵ ماہ جمادی الاول ۱۱ھ ہجری مدینہ منوّرہ میں آپ نے وفات پائی۔ وقتِ وفات آپ کی عمر شریف صرف اٹھارہ سال تھی۔ اور جنّت البقیع میں دفن ہوئیں۔ آپ کی اولاد پانچ تھیں۔ حضرت حسنؑ، حضرت حسینؑ، حضرت محسنؑ، حضرت زینبؑ اور حضرتِ اُم کلثومؑ۔

۳۔**حضرت علیؑ**:۔آپ کے والد ماجد کا نام ابوطالب بن عبدالمطلب بن ہاشم اور والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد بن ہاشم تھا۔ آپ کی ولادت خانۂ کعبہ کے اندر ۱۳ رجب المرجب ۳۰ عام الفیل کو ہوئی۔ آپ کی وصایت کا اعلان گو کہ بار بار کیا گیا لیکن پھر بھی غدیرخم میں ۱۸ ماہ ذی الحجہ ۱۰ ہجری کے دن ایک لاکھ بیس ہزار افراد کے سامنے انحضورصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اتمام حُجت کی غرض سے علی الاعلان آپ کی خلافت کا اعلان فرمایا۔ اس دن آپ کو امیر المومنین کا لقب عطا ہوا۔ ۳۲ ہجری میں ظاہری تخت خلافت پر متمکن ہوئے۔ آپ نے چار سال نو ماہ تک خلافت ظاہر یہ انجام دی۔ ۲۱ ماہ رمضان المبارک سنہ ۴۰ ہجری کو آپ نے عبدالرحمٰن بن ملجم کی تلوار کے شدید ضرب سے جام شہادت نوش فرمایا۔ وقت شہادت آپ کی عمر شرف تریسٹھ ۶۳ سال کی تھی۔ آپ نجف اشرف میں مدفون ہیں۔ آپ کی اولاد متعدد روایت کی رو سے ۳۸ تھیں۔

۴۔**امام حسن مجتبیٰؑ**:۔آپ کے والد گرامی حضرتِ علیؑ اور مادر گرامی جناب فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھیں۔ آپ کی ولادت ۱۵ ماہ رمضان المبارک ۳ھ مدینہ منوّرہ میں ہوئی۔ حسنؑ نام آپ کو بہ نفسِ نفیس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکھا۔ باپ کی شہادت کے بعد آپ نے امامت کے فرائض انجام دئے۔ ۲۸ ویں صفر ۵۰ھ میں آپ نے مدینہ طیّبہ میں شہادت پائی۔ سبب وفات یہ ہے کہ معاویہ نے آپ کی زوجہ جعدہ کے ہاتھ آپ کو زہر دِلوادیا۔ آپ کا مرقد منوّر جنّت البقیع میں ہے۔

۵۔**امام حسینؑ**:۔آپ کے والد حضرت علیؑ اور ماں جناب فاطمہ زہراؑ تھیں۔ تیسری ماہِ شعبان ۴ھ آپ کی ولادت مدینہ منوّرہ میں ہوئی۔ ۵۰ھ کے بعد آپ کا دورِ امامت شروع

ہوا۔ امام حسنؑ کے بعد آپ کی مُدّت امامت ۱۰ سال ہے۔ ۶۱ھ میں یزید بن معاویہ نے آپ کو کربلا کے بے آب و گیاہ میدان میں شہید کروادیا۔ آپ اس وقت کربلائے معلیٰ میں مدفون ہیں۔ وقت شہادت آپ کی عمر شریف ۵۶ سال ایک ماہ اور ۲۷ دن تھی۔

۶۔ **امام زین العابدینؑ**:-آپ کے والد ماجد امام حسین علیہ السلام ہیں۔ اور ماں شہر بانوؑ بنت یزدجرد شہنشاہ ایران تھی۔ آپ کا نام علی ہے۔ آپ کی ولادت جمعرات یا جمعہ پندرہ جمادی الاول ۳۸ھ ہے۔ اپنے والد کے بعد ۳۴ سال تک امامت فرمائی۔ ولید بن عبدالملک بن مروان نے آپ کو زہر دلوایا۔ جس کی وجہ سے آپ ۲۵ ماہ محرم الحرام ۹۵ھ مدینہ منّورہ میں شہادت پاتے ہیں۔ اور آپ جنّت البقیع میں مدفون ہیں۔ وقت شہادت آپ کی عُمر شرف ۵۶ سال آٹھ ماہ اور دس دن تھی۔

۷۔ **امام محمّد باقرؑ**:-آپ کے والد امام زین العابدینؑ اور والدہ فاطمہؑ بنت امام حسن مجتبیٰؑ تھیں۔ روز پنج شنبہ غرّہ رجب ۵۷ھ مدینہ منّور میں آپ کی ولادت ہوئی۔ اپنے والد ماجد کے بعد ۱۹ سال تک آپ امامت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ آپ کو ابراہیم بن ولید نے زہر دلوایا۔ کہ جس کے نتیجے میں آپ نے دوشنبہ ساتویں ذی الحجہ ۱۱۴ھ مدینہ منّور میں شہادت پائی۔ جنت البقیع میں آپ کا بقعہ مُبارکہ ہے۔ وقت شہادت آپ کی عُمر شریف ۵۷ سال ۵ ماہ اور سات دن تھی۔

۸۔ **امام جعفر صادقؑ**:-آپ کے والدِ ماجد امام محمّد باقرؑ اور والدۂ ماجدہ فاطمہ جو اُم فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر کے نام سے مشہور تھیں۔ طلوع فجر جمعہ ۱۷ ربیع الاول ۸۳ھ مدینہ منّورہ میں آپ کی ولادت ہوئی۔ ۳۴ سال اپنے والد کے بعد منصب امامت پر رہے۔ منصور دوانقی نے آپ کو زہر دلوایا۔ آپ کی عمر وقتِ شہادت ۶۵ سال سات ماہ اور آٹھ دن کی تھی۔ روزِ شہادت ۵ ماہ رجب ۱۴۸ھ اور جائے شہادت مدینہ منّورہ ہے۔ اور بعد میں آپ جنّت البقیع میں مدفون ہوئے۔

۹۔ **امام موسیٰ کاظمؑ**:-آپ کے والد بزرگوار امام جعفر الصادقؑ تھے، اور ماں

حمیدہ (ام ولد) بربریہ تھیں، اور بعضی اندلسی لکھتے ہیں۔ آپ کی ولادت مقام ابوا (مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک منزل کا نام) روز یکشنبہ ساتویں ماہ صفر ۱۲۸ھ ہوئی۔ اپنے والد بزرگوار کے بعد ۵۳ سال تک امام کے فرائض انجام دے۔ چار سال ہارون رشید کی قید میں رہے۔ سندی ابن شاہک کے ذریعے آپ کو زہر دلوایا گیا۔ ۲۵ رجب ۱۸۳ھ کو آپ کی شہادت ہوئی۔ وقتِ وفات آپ کی عمر ۵۵ سال پانچ ماہ اور ۱۸ دن تھی اور عراق کی ایک جگہ کہ جو کاظمین کے نام سے مشہور ہوئی، وہاں مدفون ہوئے۔

۱۰۔ **امام رضاؑ**:۔ آپ کے والد بزرگوار حضرتِ موسیٰ کاظمؑ تھے۔ اور والدۂ ماجدہ نجمہ تھیں۔ ۲۰۰ ہجری ماموں رشید نے آپ کو حالات سے مجبور ہو کر وزارتِ عظمیٰ کا عہدہ پیش کیا بیس سال تک عہدۂ امامت پر سرفراز رہے۔ سہ شنبہ ۱۷ ماہ صفر ۲۰۳ھ مامون رشید نے انگور میں زہر بھروا کر آپ کو شہید کر دیا۔ وقت شہادت آپ کی عمر ۵۴ سال ۳ ماہ اور ۱۹ روز کی تھی۔ اور مشہد مُقدّس میں دفن کر دئے گئے۔

۱۱۔ **امام محمّد التقیؑ** :۔ آپ کے والد حضرت امام رضاؑ تھے اور والدۂ ماجدہ خیزران تھیں جن کی کنیت سیدہ ام الحسن تھی۔ آپ کی ولادت روزِ جمعہ دہم ماہِ رجب ۱۹۵ھ مدینہ منوّرہ میں ہوئی۔ ۹ سال کی عمر میں آپ منصب امامت پر فائز ہوئے ۱۶ سال آپ نے امامت کے فرائض انجام دئے۔ مامون رشید کی لڑکی ام الفضل سے آپ کا نکاح ہوا معتصم باللہ نے آپ کو بغداد آنے کی دعوت دی ، اور ام الفضل کے ذریعے زہر دلوایا۔ روز شنبہ آخرِ ماہِ ذی قعدہ ۲۲۰ھ بغداد میں آپ نے شہادت پائی ۔ کاظمین میں آپ کو دفن کر دیا گیا ۔ بوقتِ وفات آپ کی عُمر شریف ۲۵ سال دو ماہ اور گیارہ روز کی تھی۔

۱۲۔ **امام علی نقیؑ** :۔ آپ کے والد کا نام حضرت امام محمّد تقی تھا، اور والدہ کا نام ام الفضل تھا۔ ۵ رجب ۲۱۴ھ چہارشنبہ مدینہ منوّرہ میں آپ کی ولادت ہوئی، اپنے والد کے بعد ۳۳ سال آپ نے امامت فرمائی۔ متوکل خلیفہ عباسی نے آپ کو مدینہ سے سامرا بلایا اور معتز متوکل کے بیٹے نے آپ کو زہر دلوایا۔ عراق کے ایک صوبے کہ جس کا نام سامراء ہے وہاں مدفون ہوئے۔ یہ واقعہ

۳ رجب ۲۵۴ھ میں رونما ہوا، وقت شہادت آپ کی عمر چالیس سال چھ ماہ اوراٹھارہ روز کی تھی۔

۱۳۔**امام حسن عسکریؑ**:-آپ کے والد کا نام حضرت اما علی النقیؑ تھا اور والدہ کا نام سوسن تھا۔آپ کی ولادت ۱۰ ربیع الثانی ۲۳۲ھ جمعرات کے دن مدینہ منّورہ میں ہوئی۔۲۳ سال باپ کے ساتھ رہے۔باپ کے بعد چھ سال امامت کے فرائض انجام دئے۔متوکل کے بیٹے المعتمد باللہ نے آپ کو زہردلوایا۔آٹھویں ربیع الاوّل ۲۶۰ھ میں آپ نے وفات فرمائی۔وقتِ شہادت آپ کی عُمر ۲۸ سال ۱۱ماہ کی تھی۔سامراء میں دفن کئے گئے۔

۱۴۔**امام محمّد مھدیؑ**:-آپ کے والد کا نام حضرت امام حسن عسکریؑ تھااور والدہ کا نام نرجس بنت یشوعا ابن قیصر بادشاہِ روم تھا۔۵ ا شعبان المعظم ۲۵۵ھ سامراء میں آپ نے تولدّ فرمایا۔ابھی ااپ پانچ سال ہی کے تھے کہ آپ کے والدنے شہادت پائی۔آپ نے ان کا جنازہ کیا۔اس کے ساتھی ہی آپ بحکم خدا غیبت میں چلے گئے۔یہ غیبت ۷۰سال تک رہی اور اس دوران آپ کے چار خاص نائب تھے کہ جو آپ کے احکام لوگوں تک پہنچاتے رہے۔ان کے نام یہ تھے:۱۔عثمان بن سعید۔۲۔اس کے مرنے کے بعداس کا بیٹا محمد بن عثمان۔۳۔اس کے بعد شیخ ابوالقاسم حسین بن روح نوبختی۔۴۔اس کے بعدعلی بن محمد سمری۔

دوسری غیبت ۳۲۹ھ سے شروع ہوئی اس کوغیبت کبریٰ کہتے ہیں

صلوات اللّٰہ تعالیٰ علیھم اجمعین

قیامت

مذہب شیعہ کا پانچواں ستون

شیعہ مسلک کے اعتقاد کے مُطابق یہ کائنات جس میں عرش وفرش،لوح وقلم کے علاوہ جو جملہ موجودات ہیں بھی فنا ہوجائیں گے،جو ہمارے تصوّر سے بہت دور ہیں۔

آثار قیامت :-بھونچال کا آجانا۔شمس وقمر کا ختم ہوجانا۔سیاروں اورستاروں کا بکھر

جان ۔صورِاسرافیل کا پھونکا جانا ۔تمام کائنات کے کروں کا تہ و بالا ہو جانا ۔ہستی کا نیستی میں تبدیل ہو جانا ۔نبض کائنات کا ڈوب جانا ۔ ہر موجود چیز کی دھول اُڑنا ۔ ہر ذی روح کا وحشت زدہ ہو کر فنا کی ابدی آغوش میں سو جانا شیعہ مسلک کا اعتقاد ہے اور ان ہی کی طرف قرآنِ مجید نے تقریباً دو سو چھبیس آیات میں ذکر کیا ہے ۔ اِن آیات کے جُملہ مفاہیم پر ایمان و اعتقاد رکھنا شیعہ مسلک میں واجب ہے ۔

فصل - دوم

فروعِ دین

شیعہ مسلک کا اعمال وعبادات کے لئے فروعِ دین پر ایمان لانا واجب ہے ۔ یہ تعداد میں دس ہیں :-ا ۔نماز ۔۲ ۔ روزہ ۔۳ ۔ زکوٰۃ ۔۴ ۔خمس ۔ ۵ ۔ حج ۔ ۶ ۔ جہاد ۔ ۷ ۔ امر بالمعروف ۔ ۸ ۔نہی عن المنکر ۔۹ ۔تولا ۔۱۰ ۔تبّرا ۔

نماز :-اصول دین پر صدق دِلی سے ایمان لانے کے بعد اب نماز پر گفتگو ہوگی ۔

جناب ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشہور ومعروف حدیث ہے :

اَلصَّلوٰۃُ عِمادُ الدِّین -نماز دین کا ستون ہے ۔یعنی دین کا قیام نماز پر منحصر ہے ۔نماز نہ ہو تو دین نہیں ۔ کیونکہ اصولِ دین اور فروعِ دین لازم وملزوم ہیں ۔لہٰذا لازم ہو اور ملزوم نہ ہونا ممکن ہے، جس طرح آفتاب کے ساتھ حرارت اور برف کے ساتھ برودت لازمی ہے اسی طرح اصلِ دین کے ساتھ فرعِ دین کا ہونا بہت ہی ضروری ہے قرآن مجید میں تقریباً اِکتالیس آیات میں نماز کا حکم دیا گیا ہے جن سے انسان تغافل نہیں کر سکتا ہے ۔

چند احادیثِ رسولؐ ملاحظہ کریں، آپ نے فرمایا :- **اَلصّلوٰۃ مرضاۃ اللّٰہ تعالیٰ وحب الملٰئِکۃ و سُنّۃ الانبیاء ونور المعرفۃ و اصل الایمان وا جابۃ الدّعآءِ وقبول الاعمال و برکت فی الرّزق وراحۃ البدن و سلاح علی الاعداء و کراھۃ الشیطان**

وشفیع بین صاحبھا ملک الموت و سراج فی القبر و فراش تحت جنبیه و جواب منکرو نکیرو مونس فی السراء و الضراء وصایر معه فی قبر ہ الٰی یوم القیامة .

(جامع الاخبار ص۲۲)

ترجمہ:-نماز اللہ تعالیٰ کی رضا۔ملائکوں کی محبت۔انبیاءؑ کی سنّت۔معرفت کا نور۔ایمان کی اصل،اجابت دُعا کا ذریعہ۔قبول اعمال کا راستہ۔رزق کی برکت۔بدن کی راحت۔دُشمنوں کے مقابلے کا سلاح۔شیطان کے مقابلے کی رکاوٹ،وقتِ مرگ شفیع۔قبر کا چراغ۔قبر کا بچھونا۔نکیر ومنکر کا جواب۔سختیوں اور مشکلوں کی مونس اور قبر میں سونے والے کی تا قیامت رفیق۔

آپؐ نے فرمایا:-**ان لکل شیءٍ زینة و زینة الاسلام الصّلٰوة** ۔ہر شے کی زینب ہے اِسلام کی زینت نماز ہے۔

〃 **وِلِکُل شیٔ سراج و سراج قلب المؤمن الصّلٰوة** ۔ہر چیز کا چراغ ہے۔قلب مؤمن کا چراغ نماز ہے۔

〃 **وَلِکُلِ شیٔ ثمن و ثمن الجنة الصّلوٰة الخمس** ۔ہر چیز کی قیمت ہے۔جنّت کی قیمت نماز پنجگانہ ہے۔

〃 **وَلِکُلّ شیٔ برأت و براء ة المؤمن من النّار الصّلوٰة** ۔ہر چیز کے لئے برأت ہے آگ سے بچنے کی برأت نماز ہے۔

〃 **علم الایمان الصَّلوٰة**۔ایمان کی پہچان نماز ہے۔

〃 **او ل ما یحاسب علیه العبد الصَّلوٰة**۔قیامت میں پہلا محاسبہ نماز کے لئے ہوگا۔

آنحضورؐ نے فرمایا:**من استخف بِالصَّلوٰة فَلَیس مِنا** ۔جس نے نماز کو سبک جانا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

ترکِ الصَّلوٰة :-قَال سُبحانہٗ : وَمن اعرض عن ذِکری فانّ لَهٗ معیشةً ضنکاو نحشرهٗ یوم القیامة اعمٰی قال ربّ لم حشرتنی اعمی وقد کنت بصیراً قال کذالک اتتک و اٰیاتنا فنسیتھا و کذالک الیوم تنسی۔

آنحضورؐ نے فرمایا ہے:-**اَلصَّلوٰۃ عِماد الدّین فمن ترک صلاتہ متعمدًا فقد ھدم دینہ و من ترک اوقاتھا یدخل الویل،الویل واد فی جھنّم**۔نمازِ دین کا ستون ہے جو عمداً نماز کو ترک کرے، اس نے دین کو منہدم کیا۔جس نے وقات نماز ترک کر لئے وہ ویل میں داخل کر دیا جائیگا اور ویل جہنّم کی ایک وادی ہے۔

〃 جس نے نماز کو بغیر عذر کے اس وقت تک ترک کیا کہ جب تک اس کی قضا ہوگئی اس کی عملیں ضائع کردی جائیں گی۔

〃 نماز کو ضائع مت کرو، جس نے نماز کو ضائع کیا قیامت کے دن اس کو قارون، فرعون اور ہامان کے ساتھ محشور کیا جائے گا۔

〃 **من ترک الصّلوٰۃ ثلاثۃ ایام فاذا مات لا یغسل ولا یکفن ولا یدفن فی قبور المسلمین**۔جس نے تین دن نماز ترک کی۔ جب وہ مرجائے نہ اس کو غسل دیدو، نہ کفن پہناؤ اور نا ہی مسلمانوں کے قبرستان میں اس کو دفن کرو۔

〃 **یقول الکلب الحمد اللّٰہ الّذِی خلقنی کلباً وَلم یخلقنی خنزیراً ویقولِ الخنزیر الحمداللّٰہ الذّی خلقنی خنزیراً وَلم یخلقنی کافراً ویقول الکافر الحمد اللہ الذی خلقنی کافراً ولم یجعلنی منافقاً و یقول المنافق الحمد اللہ الذّی خلقنی منا فقاً ولم یخلقنی تارک الصّلوٰۃ**۔کتّا حمد کرے گا کہ اللہ نے اُسے کتا بنادیا لیکن سور نہیں بنایا۔سور حمد کریگا کہ اللہ نے اسے سور بنایا لیکن کافر نہیں بنایا۔کافر حمد کرے گا کہ اللہ نے اُسے کافر بنادیا لیکن منافق نہیں بنایا۔منافق حمد کرے گا کہ اللہ نے اُسے منافق بنایا لیکن تارک الصّلوٰۃ نہیں بنایا۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں فاحشات کی طرف وہی راغب ہوگا کہ جو ترکِ نماز کرتا ہو۔

امام جعفر الصادقؑ فرماتے ہیں:- **انّ شفاعتنا لا تنال مستخفا بالصّلوٰۃ** ۔ جونماز کو

سُبک جانے اس کو ہماری شفاعت سے محروم ہونا ہے۔ (محاسن برقی جلد اول ص ۸۰)

یہ چند آبدار موتی ہیں ۔ اہمیّت نماز عین ایمان ہے ،اور اس پر ہمارا اعتقاد ہے اور یہی شیعہ مسلک کی اصل اساس ہے۔

نجاسات

چونکہ احکام نماز وغیرہ کے بیان سے پیشتر یہ جاننا ضروری ہے کہ نجاسات کیا ہیں اور ان کے ازالہ کے لئے کون کونسے مطہرات ہیں۔ لہٰذا پہلے نجاسات ومطہرات اوران کے احکام وشرائط بیان کئے جاتے ہیں۔

نجس چیزیں تعداد میں دس ہیں:-۱۔ پیشاب۔ ۲۔ پاخانہ۔ ۳۔منی ۔ ۴۔ مردار۔ ۵۔خون۔ ۶۔کتا۔ ۷۔سور۔ ۸۔کافر۔ ۹۔شراب۔ ۱۰۔جَو کا شراب۔

پیشاب اور پاخانہ :-ہر اس انسان اورحیوان کا جس کا گوشت کھانا حرا ہو، اور ذبح کرنے کے وقت اس کی شہہ رگ سے خون اچھل کر نکلے اس کا پیشاب اور پاخانہ نجس ہے۔اسی طرح نجاست خور حیوان کا بھی نجس ہے۔ وہ پرندے جن کا گوشت کھانا حرام ہے ان کا پیشاب و پاخانہ پاک ہے لیکن بہتر ہے اس سے بچا رہے۔

منی:-انسان کی اور ہر اُس جانور کی منی نجس ہے،جس کا خون ذبح کے وقت اس کی شہہ رگ سے اُچھل کر نکلے۔

مُردار:-انسان اور ہر اُس حیوان کا مردہ گوشت نجس ہےجس کا خون ذبح کے وقت اس کی شہ رگ سے اُچھل کر نکلے۔

خون:-متذکرہ حیوان کا خون نجس ہے۔ مُرغی کے انڈے میں ذرّہ برابر بھی خون نجس ہے البتہ اگر زردی اور سفیدی کے درمیان کا پردہ نہ پھٹا ہو اور خون زردی میں ہوتو سفیدی نجس نہیں ہے۔اسی طرح گائے کے دوھتے وقت جوخون دکھائی دے وہ دودھ سمیت نجس ہے۔

کتا اور سور:-خشکی میں رہنے والے کتّے اور سور نجس ہیں۔

کا فر:-اس کا تمام جسم بال ، ناخن اور تری بھی نجس ہے ۔کافر سے مُراد خُدا کا مُنکر ، رسولؐ کا مُنکر ، یا کسی کو خدا کا شریک بنانے والا یا امام کو خدا کہنے والا یا ائمہ اطہارؑ سے بغض رکھنے والا یہود ونصاریٰ یا ضروریات دین کا مُنکر۔

شراب:-شراب بھی نجس ہے۔

جو کی شراب:-جو کی شراب بھی نجس ہے البتہ طبیب لوگ جو خاص طریقے سے حاصل کرتے ہیں اوراس کو ماءالشعیر کہتے ہیں پاک ہے۔

۱۔کسی چیز کی نجاست تینی طریقوں سے ثابت ہوتی ہے ۔خود انسان کوعلم و یقین ہوجائے کہ فلاں چیز نجس ہے۔صرف گُمان یا شک کی بنا نجاست کا حکم نہیں لگایا جاسکتا۔

۲۔جس کے اختیار میں یہ چیز ہو وہ خود کہے کہ یہ نجس ہے، دو عادِل گواہی دیں کہ فلاں چیز نجس ہے۔اگر چہ قابل اعتماد ہی کہےتو اجتناب کرنا واجب ہے۔

پاک چیز کس طرح نجس ہوتی ہے۔دی گئی نجاسات میں سے اگر کوئی چھو جائے، ان میں سے ایک یا دونوں اس طرح تر ہوں کہ اس کی تری دوسرے کو لگ جائے تو وہ پاک چیز ہوجائے گی۔وہ دو چیزیں جن کے متعلق علم نہیں ہے کہ ان میں سے کون پاک ہے اور کون نجس ، اگر ان دو میں سے ایک کو پاک تر چیز لگ جائے تو وہ نجس نہیں ہوگی۔گھی یا شیرہ یا اس قسم کی چیز اگر اس طرح ہو کہ اس کا کچھ حصّہ اُٹھالیا جائے تو اتنی جگہ خالی نہ رہے تو جیسے ہی اس میں ذرّہ برابر بھی نجاست گرجائے پورا نجس ہوجائیگا اب اگر کچھ حِصّہ اُٹھانے سے جگہ خالی رہے گی بعد میں بھر جائے تو پھر وہی حِصّہ نجس ہوجائے گا۔ جہاں نجاست گری ہو مثلاً چوہے کی مینگنی وہی حِصّہ نجس ہے جہاں یہ گری ہے۔

احکامِ نجاسات:-قرآن کی تحریر اوراق کو نجس کرنا حرام ہے ۔اگر نجس ہوجائے تو فوراً پاک کرنا واجب ہے۔حتّی کہ جلد بھی اگر نجس ہوجائے تو اس کا پاک کرنا ضروری ہے ۔قرآن کا عین نجاست پر مثلاً خون یا مردے پر رکھنا ، اگر یہ خشک بھی ہو چکے ہوں، حرام ہے۔قرآن کو نجس روشنائی سے لکھنا حرام ہے۔قرآن کا فر کو دینا حرام ہے۔قرآن یا ہر وہ چیز کہ جس کا احترام شرعاً واجب ہے مثلاً وہ کاغذ پر خُدا ، انبیأء اور ائمہ اطہارؑ کے اسماء لکھے ہوں جب پاخانے میں گر جائے

تو اس کا نکالنا واجب اور پاک کرنا ضروری ہے مَسلک شیعہ میں قرآنِ مجید کی تعظیم وتکریم کرنا، اس کی اتباع کرنا، اس پرعمل کرنا، اور اس کا احترام کران واجب ہے۔ قرآن کو دیکھنا عبادت ہے۔ اس کو چھونا اور اس کو پڑھنا عبادت ہے اس کو ہدیہ میں دینا، اس کو آپس میں تقسیم کرنا۔ اس کی تعلیم دینا۔ اس کو سر پر رکھنا اور اس کو بوسہ دینا عبادت ہے۔ نجس ہاتھ لگانا، نجس جگہ رکھنا۔ مشرکوں سے لکھوانا یا اُٹھوانا حرام اور گناہ عظیم ہے۔ اس کے اوراق کو جلانا، بے حُرمتی کرنا۔ اس کے حروف یا حرکت یا نقط کو تھوک سے مِٹانا حرام ہے۔ حروف قرآن یا بین السطور یا حاشیہ قرآن کو بے وضو چھونا نہیں چاہیئے۔ حتیٰ کہ قرآن کی جلد بھی بے وضو نہ چھوئی جائے۔

یہی حُکم خاکِ شفا کا بھی ہے۔ جو چیز نجس ہوگئی ہے اسے کھانا پینا حرام ہے۔ اسی طرح کھلانا اور پلانا بھی حرام ہے۔ جب کوئی شخص دیکھ رہا ہو کہ کوئی نجس چیز کھا رہا ہے یا نجس لباس میں نماز پڑھ رہا ہے تو بتا دینا ضروری نہیں ہے۔ اگر گھر کا فرش نجس ہو اور صاحب خانہ کو معلوم ہو کہ یہاں پر آنے والے کا لباس نجس ہوگیا ہے، اور صورتِ حال ایسی ہے کہ یہ نجاست اس کے کھانے تک پہنچ جائے گی تو بتا دینا ضروری ہے۔ اگر میزبان کو کھانے کے دوران علم ہوجائے کہ غذا نجس ہے تو مہمانوں کو بتا دینا ضروری ہے۔ البتہ مہمان کے لئے یہ حکم نہیں ہے۔

مطہرات

وہ چیزیں جن سے نجاست دور ہوجاتی ہے۔ بارہ کی تعداد میں ہیں:

۱۔ پانی۔ ۲۔ زمین۔ ۳۔ سورج۔ ۴۔ استحالہ۔ ۵۔ انقلاب۔ ۶۔ انتقال۔
۷۔ اسلام۔ ۸۔ تبعیت۔ ۹۔ عین نجاست کا زائل ہوجانا۔ ۱۰۔ نجاست خور حیوان کا استبرا۔
۱۱۔ مسلمان کا غائب ہونا۔ ۱۲۔ ذبیحہ کے جسم سے معمول کے مُطابق خون نکل جانا۔

ثبوتِ نجاسات اور ان کا ازالہ: -پانی- چار شرطوں کے ساتھ پانی نجس چیز کو پاک کرتا ہے۔ ۱۔ پانی مطلق ہو، یعنی مضاف نہ ہو۔ ۲۔ پانی خود پاک ہو۔ ۳۔ جب پانی سے نجس چیز دھوئی جارہی ہو تو وہ پانی بذات خود مضاف نہ ہوجائے۔ ۴۔ نجس چیز کو پانی سے پاک کرنے کے

بعد اس میں عینی نجاست نہ رہے۔

پانی کی پانچ قسمیں ہیں:-۱۔آب رواں۔۲۔آب باراں۔۳۔آبِ چاہ۔۴۔آب کر۔ ۵۔آب قلیل۔

۱۔آبِ رواں:-یعنی جاری پانی جیسے دریا۔چشمہ۔نہریں۔ یہ پانی نجاست اس کا رنگ، بُو یا ذائقہ بدل نہ جائے۔نجس چیز کو اگر اس میں ایک دفعہ اس طرح ڈال دیں کہ تمام پانی نجس حصّے پر پہنچ جائے تو وہ چیز پاک ہوجائے گی۔لیکن لباس، فرش وغیرہ پاک کرنے میں اسے ملنا اور نچوڑنا ضروری ہے، اور جب لباس وغیرہ پیشاب سے نجس ہوا ہو تو دو فعہ دھونا لازم ہے۔

۲۔آب باراں:-ہر وہ نجس چیز کہ جس کی اصلی نجاست دور ہوگئی ہو ایک مرتبہ بارش میں بھیگنے سے پاک ہوجائے گی۔بارش کے بعد فرش، لباس وغیرہ کو نچوڑنا ضروری نہیں۔نجس مٹی جب بارش کے پانی سے کیچڑ بن جائے تو وہ پاک ہوگی۔جب بارش کا پانی ایک جگہ جمع ہوجائے۔ چاہے وہ کم سے کم ہی کیوں نہ ہو، اگر دوران بارش میں اس جمع شُدہ پانی میں کوئی نجس چیز دھولیں تو وہ پاک ہوجائے گی۔

۳۔آبِ چاہ:-وہ کنواں جس کا پانی زمین سے اُبلتا ہو۔اگر چہ کر بھر سے کم ہو نجاست پڑنے سے نجس نہیں ہوگا۔جب تک کہ رنگ، بو، ذائقہ کنویں کا نہ بدل جائے۔اب اگر نجاست گرنے سے ان تینوں میں کوئی ایک ہوجائے اور بعد میں یہ تغیّر خود بخود دور ہوجائے تو کنویں کا پانی پاک ہوگا۔

آبِ چاہ کے متعلق اَحکام

نمبر شمار	وہ چیزیں جن کے کنویں میں گر جانے پر کنویں سے پانی نکالنا ضروری ہے	پانی کی مقدار
۱	دودھ پیتے بچے کا پیشاب، چڑیا یا اس کے مانند کسی پرندے کا گرنا	ایک ڈول
۲	سانپ، بچھو کا مرجانا، چوہے کا گر کر مرجانا بشرطیکہ وہ پھُولا اور پھٹ نہ گیا ہو	تین ڈول

۳	مُرغ یا گھر کے پلے ہوئے جانوروں کی بیٹ کا گرنا۔ چاہے وہ فضلہ کھاتا ہو یا نہ کھاتا ہو۔	پانچ ڈول
۴	کوئی پرندہ، کبوتر یا اس جیسا کوئی جانور گر کر مر جانا۔ چوہے کا گر کر مرنا پھولنا اور پھٹنا غِذا خور لڑکے کا پیشاب گرنا۔ کتّے کا گر کر زندہ نکل آنا چھپکلی کا گر کر پھول جانا۔ بدن پر کسی نجاست کے جنب کا داخِل ہونا۔	سات ڈول
۵	تھوڑے سے خون کا گرنا۔ جیسے مُرغ کے ذبح کا خون خشک فضلہ کا گرنا مگر پھٹ کر پھیل نہ گیا ہو۔	دس ڈول
۶	بارش کا وہ پانی گرنا جس میں آدمی یا کتّے کا پیشاب یا فضلہ ملا ہو۔ دماغ یا ناک سے خون گرنا۔	تیس ڈول
۷	کتاب، بلی، گیڈر، لومڑی، خرگوش یا ان کے مثل جانور کا گر کر مر جانا۔ مرد کا پیشاب گرنا۔	چالیس ڈول
۸	مسلمان آدمی کا گرنا اور مرجانا۔ بالغ ہو یا نابالغ، مرد ہو یا عورت	ستر ڈول
۹	گھوڑا، خچر، گدھا۔ گائے کا گر کر مر جانا	ایک کر
۱۰	شراب، ہر سیال نشہ دار چیز کا گرنا، منی، ہر اُس حیوان کے پیشاب کا گرنا جس کا گوشت کھانا حرام ہے۔ خون حیض ونفاس یا استحاضہ۔ نجس العین کا پیشاب۔ پاخانہ یا خون گرنا، انسان کا خون گرنا۔ حرام سے جنب کا پسینہ گرنا، نجاست خور حیوان کا پسینہ گرنا۔ بیل یا اونٹ کا گرنا۔	تمام پانی

آبِ کُر:- یہ اتنا پانی ہے، جو ایسے ظرف میں جس کی لمبائی اور چوڑائی اور گہرائی تین تین بالشت کی ہو، اور اس کا وزن ۳۷۷ کلوگرم ہو۔ جب تک اس کا رنگ یا بو یا ذائقہ کوئی نجس چیز ڈالنے سے تبدیل نہ ہو جائے نجس نہیں ہوگا۔ اگر خود بھی رنگ بدل جائے تو نجس نہیں ہوگا۔ اگر کسی نجس چیز کو اس نل یا پمپ کے نیچے دھوئیں جو کُر بھر پاک پانی سے ملا ہے اور اس کا آب غسالہ کر بھر پانی سے متصل ہو، اور اس میں نجاست کی بو، رنگ یا ذائقہ نہ پیدا ہوا تو آب غسالہ پاک ہے۔

بشرطیکہ اس میں عینی نجاست موجود نہ ہو۔

آبِ قلیل:-اس سے مُراد وہ پانی ہے، جو نہ زمین سے اُبلے اور نا ہی کُر بھر ہو۔ یہ تھوڑی سی نجاست پڑنے سے نجس ہوجاتا ہے ۔ استنجا کا غسالہ پانچ شرطوں سے پاک ہے۔ ا۔پانی کا رنگ، بو یا ذائقہ نجاست کی وجہ سے نہ بدلا ہو۔۲۔ باہر سے کوئی نجاست اس تک نہ پہنچی ہو۔۳۔کوئی اور نجاست مثلاً خون، پیشاب یا پاخانے کے ساتھ خارج نہ ہوئی ہو۔۴۔ پاخانے کے ذرّے پانی میں نہ دکھائی دیتے ہوں۔ ۵۔ پیشاب یا پاخانہ اپنے مقام کے اطراف میں معمولی سے زیادہ نہ پھیلا ہو۔

احکاماتِ وجوبی:

اگر برتن کا منہ چھوٹا ہوتو اس میں مٹی اور تھوڑا سا پانی ڈال دیں ۔ برتن کو زور سے ہلائیں پھر قلیل پانی میں تین دفعہ اور جاری یا کر بھر میں صرف ایک مرتبہ دھونا واجب ہے۔ اگر کتے کے مُنہ کا پانی برتن میں گر گیا ہوتو مٹی استعمال کرنا ضروری نہیں۔ اگر برتن کا دہانہ کُھلا ہوتو مانجنا ضروری ہے۔نجس برتن کو قلیل پانی سے دو طریقے سے پاک کیا جاتا ہے۔ ا۔ برتن کو تین مرتبہ الگ الگ پانی ڈال کر اُلٹ دیا جائے ۔۲۔ برتن میں تھوڑا پانی ڈال کر اس طرح حرکت دی جائے کہ پانی تمام نجس جگہوں تک پہنچ جاے۔ یہ عمل بھی تین مرتبہ کریں۔ البتہ بڑے برتن میں جب یہ عمل کریں گے تو جس برتن سے بڑے برتن کا پانی نکالا جاتا ہو، دوسری اور تیسری مرتبہ پاک کرنا واجب ہے۔ اگر کوئی چیز پیشاب سے نجس ہوجائے تو اس پر اس طرح پانی ڈالا جائے کہ پانی بہہ جائے ۔ تا کہ اس چیز میں پیشاب نہ رہے۔ پھر دوسری مرتبہ پانی ڈالیں تو پاک ہوجائے گی ۔لیکن اگر لباس ہوتو اس کو نچوڑنا ضروری ہے۔ البتہ اگر دودھ پینے والے لڑکے کا پیشاب کپڑے میں ہوگا تو پانی ایک ہی دفعہ اس طرح ڈال دیں کہ تمام نجس جگہوں تک پہنچ جائے ۔ نچوڑنا ضروری نہیں ہے لیکن لڑکی کا دو دفعہ۔ اگر چاول، گندم یا صابن کا اُوپری حِصّہ نجس ہوجائے تو کر بھر یا آب جاری میں ایک ہی دفعہ ڈالے سے پاک ہوجائے گا۔ اب اگراندرونی حِصہ نجس ہوجائے تو پانی اتنا ڈالیں کہ ہر نجس جگہ تک پہنچ جائے یا کر بھر یا آب جاری میں اِس وقت تک رکھیں جب تک نہ پانی

ہر نجس جگہ تک پہنچ جائے اس کو پہلے خشک کریں۔اسی طرح گوشت اور چاول کا ظاہری اور چاول کا ظاہری حصّہ جب نجس ہوجائے تو اس کو کسی برتن میں رکھ کر تین دفعہ پانی ڈال کر پھینک دیں۔یہی حکم چربی کا بھی ہے۔

زمین:۔زمین درج ذیل شرائط کے تحت تلوے اور جوتیوں کو پاک کرتی ہے۔

۱۔زمین پاک ہو۔۲۔زمین خشک ہو۔۳۔عینی نجاست زائل ہوجائے۔سبزے بوریے اور فرش پر چلنے سے تلوے یا جوتی پاک نہیں ہوتی ۔کم سے کم پندرہ ہاتھ چلنا ضروری ہے۔خشک تلوے اور خشک جوتی میں لگی ہوئی خشک نجاست بھی پاک ہوسکتی ہے۔

سورج:۔مکان ۔زمین۔دروازے ۔کھڑکیاں۔دیواریں ۔ظاہری کیلیں ۔درخت اور گھاس درج ذیل شرائط کے تحت پاک کرسکتا ہے۔

۱۔نجس چیز تر ہو۔۲۔عینی نجاست دور کی گئی ہو۔۳۔سورج کی روشنی میں کوئی چیز حائل نہ۔ ۴۔تنہا سورج ہی نجس چیز کو پاک کرے۔۵۔ایک ہی دفعہ سورج اسے پاک کردے۔

استحالہ:۔اگر نجس چیز کی جنس بدل جائے اور وہ پاک چیز کی صورت اختیار کرے تو پاک ہے۔لہٰذا جو برتن نجس مٹی سے بنا ہو وہ نجس ہے۔اسی طرح نجس لکڑی کا کوئلہ نجس ہے۔اینٹیں وغیرہ آب جاری میں اس وقت پاک ہوسکتی ہیں جب ان میں پانی پورا نفوذ کرے۔

انقلاب:۔اگر شراب خود بخود یا کسی چیز کے ملانے سے سرکہ یا نمک ہوجائے تو وہ پاک ہے۔

انتقال:۔اگر اِنسان کا خون یا ایسے حیوان کا جسے ذبح کرنے میں خون اس کی شہ رگ سے اچھل کر نکلتا ہے ۔کسی ایسے حیوان کے جسم میں چلا جائے جس کی شہ رگ سے خون اچھل کر نہیں نکلتا ۔اب وہ اسی حیوان کا خون شمار ہونے لگے (انتقال کہلاتا ہے) تو وہ خون پاک ہے۔ لہٰذا جونک کا خون نجس نہیں ہے۔

جب مچھر یا کھٹمل کو انسان مار دے اور پھر شک ہو کہ یہ خون جو اس کے جسم پر لگا ہے آیا مچھر کا ہے یا کھٹمل کا یا یہ وہ خون ہے کہ جو انہوں نے ابھی مجھ سے پیا ہے تو وہ پاک ہے۔اسی طرح اگر اسے معلوم ہو کہ یہ خون وہی ہے جو مچھر یا کھٹمل نے ابھی پیا وہ مچھرّ یا کھٹمل کا جزو ہو چُکا

ہے۔لیکن جب کہ مچھر یا کھٹمل کے خون پینے اور اس کے مارنے کے درمیان اتنا کم فاصلہ ہوا بھی اسے انسان کا کہیں یا معلوم نہ ہو کہ اسے مچھر یا کھٹمل کا خون کہیں گے یا انسان کا تو وہ نجس ہے۔

اسلام: -اگر کافر کلمہ شہاتین **اشهد ان لا الٰه الّا اللّٰه و اشهد ان محمّد رسُول اللّٰه** پڑھ لے تو اس کا جسم اس کی تھوک ناک کا پانی اور پسینہ پاک ہے۔

تبعیت: -وہ تختہ جس پر مُردے کو غسل دیا جاتا ہے یا وہ کپڑا جس سے مردے کے اعضائے مخصوصہ کو چھپایا جاتا ہے اور اس شخص کا ہاتھ جو میت کو غسل دیتا ہے۔غسل تمام ہونے کے ساتھ یہ سب چیزیں پاک ہوجاتی ہیں۔

عینی نجاست کا دور ہونا: -نجس خاک یا غبار اگر کسی کپڑے پر بیٹھے تو اس کو اس طرح جھاڑے کہ غبار اور خاک دور ہوجائے۔اس کے بعد اب اگر کوئی تری کپڑوں کو لگے تو وہ کپڑے نجس نہیں ہوں گے۔

نجاست خور حیوان کا اِستبرا: -جو حیوان انسان کا پاخانہ کھانے کا عادی ہو اس کا پیشاب و پاخانہ نجس ہے۔اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کو اتنی مدّت بند رکھا جائے کہ پھر اسے نجاست خور نہ کہا جائے۔واجب ہے کہ اونٹ کو چالیس دِن، گائے کو بیس دِن۔بکری وغیرہ کو دس دن۔مرغابی کو سات دِن۔مُرغی کو تین دن۔

مُسلمان کا غائب ہونا: -جب کسی مسلمان کا لباس، برتن یا فرش یا وہ چیز کہ جو اس کے قبضے میں ہوں نجس ہوجائیں اور وہ مسلمان غائب ہوجائے، تو درج ذیل شرائط کے تحت پاک قرار دی جائیں۔

۱۔وہ مسلمان اس چیز کو نجس جانتا ہو۔اگر کسی کا لباس کافر کا گیلا ہاتھ لگنے سے نجس ہوگیا وہ، اور وہ اس کو نجس نہ سمجھتا ہو۔پھر اس کے غائب ہونے کے بعد اس کا لباس پاک نہیں ہے۔۲۔اس کو علم ہو کہ اس کے بدن یا لباس کو نجاست لگ گئی ہو۔۳۔اس شخص کو وہ لباس یا برتن ایسی چیزوں میں استعمال کرتے ہوئے دیکھا جائے کہ جن میں پاک چیزیں استعمال کرنا ضروری ہیں۔مثلاً اسے اس لباس میں نماز پڑھتے دیکھا جائے۔۴۔اس بات کا احتمال ہو کہ وہ مسلمان جو کام انجام

دے رہا ہے۔ اس کے لئے یہ جاننا ہے کہ اس میں لباس پاک ہونا ضروری ہے۔ پس اگر اسے علم نہ ہو کہ نماز پاک لباس میں پڑھنی ضروری ہے تو پھر اس لباس میں جو نجس ہوا تھا۔ اس کے نماز پڑھنے سے پاک خیال نہیں کیا جائے گا۔ ۵۔ اس شخص کے متعلق یہ احتمال ہو کہ اس نے نجس چیز کو پاک کیا ہوگا۔ پس اگر یقین ہو کہ اس نے پاک نہیں کیا ہوگا۔ تو وہ چیز پاک نہیں ہے۔ ۶۔ وہ مسلمان بالغ ہو، نجس اور پاک میں تمیز کرسکتا ہو۔

معمول کے مُطابق ذبیح کے جسم سے خون نکلنا:۔ ذبح شُدہ جانور کی گردن سے معمول کے مطابق خون نکل جانے کے بعد جو خون شرعی اصول کے مُطابق رہ جائے وہ پاک ہے۔ بشرطیکہ باہر نکلنے والا خون سانس کھینچنے کی وجہ سے یا ذبح کے وقت اس کا سر اونچائی کی طرف ہونے کی وجہ سے جسم میں نہ پلٹ گیا ہو، اگر ایسا ہو تو نجس ہے۔

احکام بیت الخلاء

ہر مکلّف پر واجب ہے کہ درجِ ذیل امور کا خاص خیال رکھے۔

ا۔ پیشاب کرنے یا پاخانہ کرنے کے وقت اپنی شرمگاہ کو ہر مکلّف شخص سے چھپائے ماں، بہن اور تمام محرمات سے چھُپانا واجب ہے۔ دیوانوں اور اچھے بُرے کی تمیز کرنے والے بچوں سے بھی چھپائے۔ البتہ زن وشوہر اِس پابندی سے مستثنیٰ ہیں۔ ۲۔ قبلہ کی طرف پیٹھ یا مُنہ کرنا حرام ہے۔ ۳۔ واجب ہے کہ بچے کو بھی رو بہ قبلہ نہ بٹھایا جائے البتہ اگر بچہ خود بیٹھ جائے تو روکنا واجب نہیں۔ ۴۔ چار جگہوں پر پیشاب یا پاخانہ کرنا حرام ہے۔ ا۔ بند گلیوں اور کوچوں میں۔ ۲۔ کسی شخص کی ملکیتی زمین پر۔ ۳۔ مخصوص جگہ جو وقف ہو۔ ۴۔ مومنین کی قبر پر یا ان جگہوں پر جہاں دین یا مذہب کی توہین ہوتی ہو۔

تین صورتوں میں پاخانے کا مقام صرف پانی سے پاک کیا جاسکتا ہے۔ ا۔ پاخانے کے ساتھ کوئی اور نجاست مثل خون وغیرہ باہر آیا ہو۔ ۲۔ باہر سے کوئی نجاست پاخانے کے مقام پر لگ جائے۔ ۳۔ پاخانے کے مقام پر نجاست معمول سے زیادہ پھیل گئی ہو۔

پیشاب کے مقام کو کسی بھی طرح پانی کے بغیر پاک نہیں کیا جاسکتا کر بھر یا آب جاری میں

میں عینی نجاست دور ہونے کے بعد ایک دفعہ دھونا بہتر ہے ۔لیکن آبِ قلیل سے احتیاطِ واجب کے طور پر دو مرتبہ دھوئے بلکہ تین مرتبہ دھونا بہتر ہے۔ پاخانے کے مقام کو پانی سے اس طرح دھوئے کہ نجاست کا کوئی ذرّہ باقی نہ رہے لیکن رنگ یا بو اگر رہ جائے تو کوئی حرج نہیں۔ اگر پہلی دفعہ دھونے سے کوئی ذرہ باقی نہ رہے تو دوبارہ دھونا لازم نہیں احتیاط واجب ہے کہ پتھر یا کپڑا جس سے پاخانے کو صاف کیا جائے تین عدد ہوں۔ اگر ان سے صاف نہ ہو تو اتنی مقدار زیادہ کرے کہ جس سے مقام پاخانہ صاف ہوجائے۔ ہڈی یا گوبر سے پاخانہ پاک نہیں ہوتا۔

آداب بیت الخلاء

پاخانہ میں داخل ہونے کے وقت پہلے بائیں پاؤں کو رکھے اور یہ پڑھ لے۔

بسمِ اللّٰہ وبِاللّٰہ اَعُوْذُ بِاللّٰہ مِن الرّجس النجس الخبیث المخبث الشیطٰنِ الرَّجِیْم۔ جب کپڑا اُٹھائے تو بسم اللہ پڑھے مستحب ہے کہ فارغ ہونے کے بعد یہ دُعا پڑھے۔ **اللّٰھُمَّ اطعِمنی طیباً فی عَافِیَةٍ وَاَخرَجه مِنّی خَبِیْثًا فِی عَافِیةٍ**۔ جب پاخانے پر نظر پڑے تو کہے **اللّٰھُمَّ ارزقنِی الحلال وجَنّبنی الحرام**. نکلنے کے وقت داہنا پاؤں باہر نکالے جسم کا بوجھ بائیں پاؤں پر ڈالے ۔ سر کو ڈھانپ کر بیٹھے ۔ سورج اور چاند کے سامنے بیٹھنا مکروہ ہے ہوا کے رُخ پر، میوہ دار درخت کے نیچے، دروازے کے سامنے سڑکوں اور گلیوں میں بیٹھنا مکروہ ہے۔ کوئی چیز کھانا، باتیں کرنا اور سیدھے ہاتھ سے طہارت کرنا مکروہ ہے البتہ ذکر خدا کرسکتا ہے۔ سخت زمین پر کھڑے ہوکر حیوانات کے سوراخوں میں، ٹھہرے ہوئے پانی میں مکروہ ہے۔ مستحب ہے کہ سونے سے پہلے ۔نماز سے پہلے، صحبت کرنے سے پہلے اور منی نکلنے کے بعد پیشاب کرے۔

استبراء:۔ یہ عمل مستحب ہے، اس کا طریقہ اس طرح سے ہے کہ پہلے پاخانے کے مقام کو پانی سے پاک کرے ۔ اس کے بعد بائیں ہاتھ کے بیچ کی انگلی سے پاخانے کے مقام سے لے کر پیشاب کے مقام کی جڑ تک ۔ تین دفعہ کھینچے اس کے بعد انگوٹھے کو پیشاب کے مقام کے اوپر اور پلی انگلی کو نیچے رکھ کر تین مرتبہ ختنہ کی جگہ تک کھینچے اس کے بعد تین دفعہ سپارے کو زور جھٹک دے اگر کسی کو شک ہو کہ میں نے استبرا کرکے وضو کیا ہو، اور کوئی تری نکلے لیکن یہ معلوم ہو کہ یا تو یہ

پیشاب ہے یا منی تو اس پر واجب ہے کہ احتیاطاً غسل کرے۔

آداب:- اِستبراء کرنے کے وقت جب پانی پر نظر پڑے تو کہے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَآءِ طَھُوراً وَلَمْ یَجْعَلْہُ نَجْسًا۔**

استنجا کے وقت یہ دُعا پڑھے **اَللّٰھُمَّ حصّن فَرجی وَاَعفِہٗ وَاسْتُرعَوْرَتِی وَحَرّمنی علی النّار۔**

جب کھڑا ہو جائے تو اپنے دائیں ہاتھ سے پیٹ کو مل کر کہے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَمَاطَ عَنِّی الاذی وھنّانی طَعَامی وَشرابی وعافانی من البلوی ۔**

جب پاخانے سے باہر نکلے تو پڑھے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی عَرفنی لذتہٗ وابقی فی جَسدی قُوَّتہٗ وَاخرج عنی اَذَاہٗ یالھا نعمۃ یا لھانعمۃ یا لھا نعمۃ لا یقدِرُ القادِرون قدْرَھا۔**

وضو:- **یَااَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْ اِذاقُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلی الْمَرافِقِ وَامْسَحُوْابِرؤ سِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنُ** ط (سورہ مائدہ آیت ۶) اے ایمان والو! جب تم نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ تو اپنے چہروں اور کہنیوں تک اپنے ہاتھوں کو دھولو۔ اور مسح کرو اپنے سر اور اپنے پیروں کو ٹخنوں تک۔

وضو میں واجب ہے کہ مُنہ اور دونوں ہاتھ دھوئے اور سر کے اگلے حصّے اور پاؤں کے ظاہر کا مسح کرے۔ مُنہ کے دھونے میں مُنہ کو طول میں اور سر کے بالوں کے اُگنے کی جگہ سے لے کر ٹھُڈی تک اور عرض میں درمیانہ انگشت اور انگوٹھا کی مقدار میں جتنی جگہ آجائے دھویا جائے۔ اگر دی گئی مقدار میں سے کچھ رائی کے برابر بھی چھوٹ جائے تو وضو باطل ہے۔

مُنہ اور ہاتھ کو اُوپر کی طرف سے دھوئے۔ مُنہ دھونے کے بعد پہلے داہنا ہاتھ کہنیوں تک دھوئے اور اسکے بعد بایاں ہاتھ اسی طرح دھوئے۔ یہ تمام دھونا صرف ایک دفعہ واجب ہے، دوسری دفعہ مستحب اور تیسری دفعہ حرام ہے۔

وہ چیزیں جن کے لئے وضو کیا جاتا ہے۔

چھ چیزوں کے لئے وضو کرنا واجب ہے۔ ۱۔ تمام واجب نمازوں کے لئے سوائے نماز

میت اور مستحب نمازوں کے لئے ۔۲۔ ان سجدوں اور تشہد کے لئے جو بھول گیا ہے ۔ یہ تب واجب ہوگا کہ جب نماز اور ان سجدوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوا ہو کہ اس سے کوئی حدث صادر ہوا ہو۔سجدۂ سہو کے لئے وضو کرنا واجب نہیں ہے ۔۳۔ خانہ کعبہ کے واجب طواف کے لئے ۔۴۔ نذر، قسم اور عہد کا تب واجب ہوگا جب کہ اس نے وضو کا قصد کیا ہو ۔۵۔ اگر نذر کی ہو کہ جسم کا کوئی حصہ قرآن کے الفاظ کے ساتھ مس کروں گا۔ ۶۔اس قرآن کو مس کرنے کے لئے جو نجس ہوگیا۔ یا اس کو کسی نجس مقام سے نکالنے کے لئے۔قرآن کے الفاظ کو بغیر وضو چھُونا حرام ہے۔ بغیر وضو کے اللہ کے کا نام ، پیغمبر ، ائمہ اور جناب فاطمہ زہراؑ کے اسماء کو چھونا حرام ہے۔

جہاں وضو مستحب ہے۔

۱۔نماز میت ۔۲۔ زیارت قبور۔۳۔ داخلۂ مسجد ۔۴۔ ائمہ علیہم السلام کے حرموں میں داخل ہونے کے لئے ۔۵۔قرآن پڑھنے یا لکھنے یا اپنے ساتھ رکھنے کے لئے ۔ ۶۔ حاشیہ قرآن کو مس کرنے کے لئے۔۷۔سوتے وقت ۔

وضو کے شرائط:۔ ان کی تعداد تقریباً تیرہ ہے:

۱۔ وضو کا پانی پاک ہو۔۲۔ پانی مطلق ہو مضاف نہیں۔۳۔ وضو کا پانی اور وہ فضا جس میں وضو کر رہا ہو مُنہ ہاتھ دھونے اور مسح کرنے کے وقت مباح ہو۔حتیٰ کہ وضو کا پانی بھی غصبی زمین پر جا نہ گرے ۔۴۔ جس برتن سے وضو کر رہا ہو وہ مباح ہو۔۵۔ سونے یا چاندی کا برتن نہ ہو۔ ۶۔ وضو کے اعضا دھونے اور مسح کرتے کے وقت پاک ہوں۔۷۔نماز کا وقت اتنا ہو کہ وضو کر سکے۔ ۸۔وضو میں نیت قصدِ قربت کرے۔ ۹۔ پہلے مُنہ اس کے بعد دایاں ہاتھ بعد میں بایاں ہاتھ دھوئے، اس کے بعد سر کا مسح کرے ورنہ وضو باطل ہوگا۔۱۰۔افعال وضو کو پے در پے بجالائے ۔ ۱۱۔ اعضاء وضو دھونے اور مسح کرنے کا کام خود کرے۔۱۲۔ پانی کے استعمال میں کوئی عذر شرعی نہ ہو۔۱۳۔اعضا ۴ے وضو تک پانی پہنچنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔

وضو کے اقسام:۔ وضو کے اقسام دو ہیں۔ ۱۔وضو ارتماسی ۔۲۔وضو ترتیبی ۔ ارتماسی کا مطلب یہ ہے کہ انسان مُنہ اور ہاتھوں کو وضو کی نیت سے پانی کے اندر غوطہ دیدے۔اور ترتیبی کا

مطلب یہ ہے کہ لوٹے یا نل سے وضو کرے۔

مُستحبات وضو:-ان کی تعداد لگ بھگ پندرہ ہے۔ وضو کے پانی کو اگر طشت ہو تو داہنی طرف رکھیں۔ اور اگر لوٹا ہو تو بائیں طرف رکھیں، وضو سے پہلے مسواک کرنا۔ قبلہ رُخ بیٹھنا، پہلے ہاتھ دھونا۔ پیشاب یا سونے کی وجہ سے وضو کے لئے مرتبہ دھوئے، اور پاخانہ پھرنے کے سبب سے اگر وضو کیا جائے تو دو مرتبہ دھوئے۔ بسم اللہ کہنا۔ پانی جب سامنے آئے تو یہ دُعا پڑھے:-

بِسم اللّٰہ و بَاِللّٰہ والحمد لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ المآء طُھوراً وَلَمْ یَجْعلہُ نجساً۔

مُنہ جب دھوئے تو پڑھے۔ **اللّٰھُمَّ بیض وجھی یَوْمَ تُسَوِّد فیہ الوجوہُ**

داہنی کہنی پر پانی ڈالنے کے وقت یہ پڑھے ہے:-**اَلـلّٰھُـمَّ اعـطـنـی کِتـابـی بیمینی والخلد نی الجنان بیساری وحاسبنی حِسابایسیرا** باہنی کہنی پر پانی ڈالنے کے وقت یہ پڑھے۔

الـلّٰھُـمَّ لا تـعطِنی کتابی بشمالی ولا من وراء ظھری وَلا تجْعَلھا مغلُولۃ اِلٰی عنقی واعُوذبک من مُقطعاتِ النیران۔

سر کے مسح کے وقت پڑھے:-**اللّٰھُمَّ غَشِّنِی بِرَحمتک وبرکاتک وعفوک ۔**

پاؤں کے مسح کے وقت پڑھے:-**اَلـلّٰھُمَّ ثَبِتنِیْ قَدمی عَلَی الصِّراط یوم تَزِلُّ فیہ الا قدام واجعل سعی فی مایُرضیک عنی یا ذوالجلال والاکرام.**

یہ تمام احکام ائمہ اہلبیتؑ سے مروی ہیں اور یہی شیعہ مسلک ہے۔

مسح:-وضو کی فراغت کے بعد سر کے اگلے حِصّے کا ہاتھ سے مسح کرے اور اس کی مقدار سر کا چوتھائی حِصّہ اگلی طرف سے ہے۔ اس کے بعد پاؤں کا مسح کرے اور پاؤں کا مسح پاؤں کی کسی بھی انگلی سے شروع کر کے ٹخنوں تک ہاتھ کھینچ کر کرلے داھنے پیر کا داھنے ہاتھ س اور بائیں پیر کا بائیں ہاتھ سے مسح کرے۔ اور مسح میں اوّلین شرط یہ ہے کہ اُس تری سے کیا جائے جو وضو کرنے کے بعد ہاتھ پر موجود رہی ہو۔

وضو کے بعد پیر دھونا مسلک شیعہ میں دُرست نہیں ہے کیونکہ شیعہ مَسلک کے ائمہ اطہارؑ پیروں پر وضو کے بعد مسح ہی فرمایا کرتے تھے۔ سالم و غالب بن ہذیل سے روایت ہے کہ میں

نے حضرتِ محمد امام محمد باقرؑ پاؤں کے مسح کے سلسلے میں عرض کیا، آپ نے فرمایا مسح وہی ہے کہ جو ہم بعد وضو کرتے ہیں ۔ اور یہ وہ مسح ہے کہ جس کو جبرئیلؑ لے کر اُترا ہے اور محمد بن سہیل سے مروی ہے کہ فرمایا صادق آل محمدؑ نے کہ آدمی پر ساٹھ یا ستر سال کا عرصہ گذر جاتا ہے اور نماز اس کی قبول نہیں ہوتی ۔ یہ سن کر میں نے عرض کی آخر کس طرح آپ نے فرمایا۔ اِس لئے کہ وہ اس کو دھوتا ہے کہ جس اللہ تعالیٰ نے مسح کرنے کا حکم دیا ہے۔

(فروع کافی جلد اول ص ۱۷ فلک النجاۃ جلد دوم ص ۵۹)

علاّمہ فخر الدّین رازی فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت کی رو سے وضو میں پیروں پر مسح کرنا ہی صحیح ہے، لیکن یہ بھی صحیح ہے کہ کچھ حدیثیں مسح کے بدلے پاؤں دھونے ہی کی طرف اِشارہ کرتی ہیں ،لیکن یہ حدیثیں بہت کم ہیں اور قرآنِ مجید کو خبر واحِد کے ذریعے سے منسوخ کرنا جایز نہیں ہے ۔ اس کے بعد علامہ فرماتے ہیں فغال نے بھی اپنی تفسیر میں ابن عباس و انس بن مالک و عکرمہ و شعبی اور حضرت امام محمّد باقرؑ سے نقل کیا ہے کہ وضو میں پاؤں پر مسح ہی کرنا چاہئے کیونکہ یہی طریقہ صحیح ہے۔ (تفسیر کبیر جلد ۳ ۵۴۵ و ۵۴۶)

علاّمہ وحید الزمان خان صاحب حیدر آبادی فرماتے ہیں کہ گوابی لیلی کا یہ کہنا ہے کہ چونکہ اکثر صحابہ نے وضو میں پیروں کے دھونے پر اِتفاق کیا ہے، اس لئے ہمیں بھی ان کی تاسی میں پیروں کو دھونا ہی چاہئے ۔ لیکن میں (علاّمہ بذاتِ خود) کہتا ہوں کہ وضو میں پیروں کے دھونے پر اکابر صحابہ کا اتفاق ثابت نہیں ہے ۔ اس لئے کہ یہ بات پایہ تحقیق کو پہنچی ہوئی ہے کہ صحابہ میں جناب ابن عباس وہ بُزرگ ہیں جو وضو میں پیروں پر مسح کیا کرتے تھے ۔ اور عکرمہ بھی برابر یہی کیا کرتے تھے ۔ کہ قرآن میں تو مسح ہی کرنے کا حکم ہے ۔ اس لئے میں (یعنی علامہ وحید الزمان) مسح ہی کرتا ہوں اور شعبی اور قتادہ بھی اسی کے قائل تھے کہ وضو میں پاؤں پر مسح ہی کرنا چاہئے ۔

(تفسیر وحیدی ص ۴۳۸)

چند روایات ملاحظہ فرمائیں

حضرتِ عثمانؓ نے وضو میں سر اور دونوں قدموں کی پشت کا مسح کیا اور کہا کہ آنحضورؐ نے

اسی طرح اس جگہ وضو کیا۔ پھر اُنہوں نے ان صحابہ سے جو ان کے پاس تھے پوچھا کہ کیا فرماتے ہیں اُنہوں نے کہا ہاں یہی طریقہ ہے۔ (مسند احمد حنبل جلد اول ص ۵۸)

آنحضورؐ نے فرمایا کہ کسی کی نماز پوری نہیں ہوتی یہاں تک کہ صحیح وضو کو پورا نہ کرے جیسا کہ خُدا نے اسے حکم دیا۔ پس اپنا مُنہ اور اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے اور اپنے سر کے کچھ حصّے اور پاؤں کا ٹخنوں تک مسح کرے۔ (سنن دار قطنی ص ۲۵)

راوی نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ حضورؐ نے وضو کیا اور مسح کیا پانی سے اپنی داڑھی اور دونوں قدموں کا۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ (نیل الاوطار ص ۱۶۴ کنزل الاعمال جلد ۵ ص ۱۰۳)

شعبی نے کہا کہ جبرئیل پاؤں پر مسح کرنے کا حکم لے کر نازل ہوئے۔

(کنز العمال جلد ۵ صفہ ۱۰۴)

ابن عباس و انس بن مالک۔عکرمہ۔شعبی اور حضرتِ امام محمّد باقرؑ سے منقول ہے کہ وضو میں پاؤں کا مسح واجب ہے۔ (تفسیر کبیر جلد ۳ ص ۳۷۰۔تفسیر درمنثور جلد ۳ ۲۶۲)

امام احمد حنبل۔اوزاعی۔ثوری اور ابن جریر نے پاؤں پر مسح کرنے کو جائیز قرار دیا۔

(نیران الشعرانی ۱۱۲۔۱۱۱)

حضرتِ علیؑ نے پاؤں پر مسح کو جائیز قرار دیا ہے۔ (فتح الباری شرح صحیح بخاری ص ۱۳۳)

فرمایا آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔تُم میں سے کسی کی نماز نہیں ہوسکتی جب تک کہ اس طرح پورا وضو نہ کرے جس طرح کہ خُدا نے حکم دیا کہ اپنا چہرہ اور کہنیوں تک دونوں ہاتھ دھوئے اور سر پر اور کعبین تک پیروں پر مسح کرے۔

(کنز العمال طبع حیدر آباد دکن جلد ۵ ص ۹۳)

عباد ابن تمیم نے اپنے باپ سے روایت کی ہے اس نے کہا میں نے رسول اللہ کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا، اور دونوں پاؤں پر مسح کیا۔

(کنز العمال طبع حیدر آباد دکن جلد ۵ ص ۱۲)

حضرتِ عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ وضو میں دو غسل اور دو مسح ہیں۔
(کنز العمال طبع حیدر آباد دکن جلد۵ص۱۰۳)

حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ خدا وند عالم نے وضو میں دو غسل اور دو مسح واجب کئے ہیں۔ کیا نہیں دیکھتے کہ اس نے تیمّم کا ذکر کرکے غسل کے مقام پر مسح کو واجب کی اور مسح کے مقام کو چھوڑ دیا۔ (کنز العمال طبع حیدر آباد جلد ۵ صفہ ۱۰۳)

قرآن مجید کے واجب سجدے:-

چار سورتوں میں قرآن مجید میں واجب سجدے آئے ہیں۔ ۱۔ سورۂ نجم ۔۲۔ سورۂ اِقراء۔ ۳۔ سورۂ الم تنزیل۔۴۔ سورۂ حٰم سجدہ۔ یہ سجدوں کی آیات چاہے خود پڑھے یا سُنے سجدہ ہی واجب ہوجاتا ہے۔ اگر کوئی شخص سجدہ کی آیت سُنے اور خود بھی اسکے ساتھ دہرائے تو دو سجدے واجب ہونگے ۔ البتہ گراما فون یا کسی ایسے لڑکے سے جو اچھّے اور بُرے میں تمیز نہ کرسکتا ہو سجدہ کی آیت سُنے تو سجدہ واجب نہیں ہوگا۔ ہاں اگر ریڈیو سے وہ آیات پڑھی جارہی ہوں کہ جن میں سجدہ واجب ہے، تو سجدہ واجب ہوجائیگا۔ ان سجدوں کے ادا کرنے میں وہ شرطیں ضروری نہیں ہیں کہ جو نماز گذار کے لباس وغیرہ کے سلسلے میں ضروری ہیں۔ البتہ سجدہ ادا کرنے کے لئے سجدہ اُسی چیز پر کرے کہ جس پر واجب نمازوں میں کیا جاتا ہے۔ صرف زمین پر سر رکھنا ہی سجدہ کو ادا کرتا ہے چاہے ذکر پڑھے یا نہ پڑھے۔ لیکن مستحب ہے کہ ذکر پڑھے اور بہتر ہے کہ یہ ذکر پڑھے۔ **لَا اِلٰـہَ اِلَّا حَقًّـا حَـقًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِيْمَانًا وَّ تَصْدِيْقًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَبُوْدِيَةٍ وَّرِقًّا سَجَدْتُ لَکَ يَـارَبِّ تَـعُبُّـدًا وَّرِقًّـا لَامُستَـنْـكِـفًـا وَّلَا مُسْتَكْبِرًا بَل اَنَـا عَبْداً ذَلِيْلٌ ضَعِيْفٌ خَـائِفٌ مُسْتَجِيْرٌ۔**

تیمم

آیۂ کریمہ میں ارشاد ہو رہا ہے۔ **فَلَـمْ تَـجِـدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّباً فَامْسَحُوْا بِـوُجُـوْهِـكُـمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِنْـهُ** ۔ پانی نہ مل سکے تو پاک خاک سے تیمّم کرلو۔ اس سے اپنے مُنہ اور اپنے ہاتھوں کا مسح کرلو۔ (سورۃ المائدہ آیت ٦)

سات صورتوں سے تیمم واجب ہو جاتا ہے:

ا۔ جہاں پانی موجود نہ ہو یا موجود ہو مگر کسی مجبوری، خوف جان، یا تلف مال یا تلف آبرو کی وجہ سے پانی تک نہ پہونچ سکتا ہو۔ ۲۔ بیماری، زخم یا آنکھوں کی تکلیف کی وجہ سے پانی مضر ہو۔ ۳۔ جو پانی موجود ہو اور اس کے استعمال کرنے سے اپنے یا اہل وعیال یا کسی محترم انسان یا حیوان کے تلف ہونے کا اندیشہ ہو ۔۴۔ اگر کسی سے قیمت پر یا بلا قیمت پانی مانگے اور دونوں صورتیں اس کے لئے ناقابلِ برداشت ہوں۔ ۵۔ وقتِ نماز اتنا تنگ ہو کہ پانی حاصل نہ کر سکے۔ ۶۔ اگر بڑھاپے کی وجہ سے یا چور اور کسی جانور وغیرہ کے خوف سے یا کنویں سے پانی نکالنے کا کوئی ذریعہ نہ ہو۔ ۷۔ پانی صرف اتنا ہو کہ اس سے صرف نجاست دور کی جاسکتی ہو۔

وہ چیزیں جن پر تیمّم صحیح ہے:

مٹی، ریت، ڈھیلے اور پتھر۔ چونے کے پتھر پر جس دو قسمیں گچ اور آہک ہوتی ہیں، تیمم صحیح ہے۔ اگر یہ چیزیں نہ ملیں تو پھر اُس گرد وغُبار پر کرے جو فرش لباس پر ہوتا ہے۔ اگر گرد وغبار بھی نہ ملے تو پھر تر مٹی پر تیّمم کرے۔ اگر لباس یا فرش کو جھاڑ گرد وغُبار جمع کرنا ممکن نہ ہو تو پھر گرد و غبار پر تیّمم کرنا صحیح نہیں ہے۔ اسی طرح اگر تر مٹّی کو خشک کرنا ممکن نہ ہو تو پھر تیمّم نہ کرے۔ اگر مٹّی میں خس وخاشاک ملے ہوں تو پھر تیمّم درست نہیں۔ مٹی کی دیوار تیمّم صحیح ہے۔ دوسرے کی زمین پر جا کر تیمّم درست نہیں ہے چاہے تیمّم کرنے والا اپنی زمین پر ہی کیوں نہ بیٹھا ہو۔ جس چیز پر تیمّم کر رہا ہو اُس پر اتنی مٹی موجود ہو کہ ہاتھ کو لگ سکے۔

چند مقامات جهاں نماز دوباره پڑهنا بهترهے

ا۔ وہ شخص جس کو پانی استعمال کرنے سے خوف تھا اس کے باوجود اس نے اپنے آپ کو جنب کرلیا او تیمّم کر کے نمازیں پڑھیں۔

۲۔ وہ شخص جو جانتا تھا یا گمان تھا کہ پانی نہ ملے اس کے باوجود اپنے آپ کو جنب کرلیا اور تیمّم سے نمازیں پڑھ لیں۔

۳۔ وہ شخص جس نے آخری وقت تک پانی تلاش نہ کیا اور تیمّم کر کے نمازیں پڑھ لیں اس

کے بعد معلوم ہوا کہ اگر پانی کی تلاش کر لیتا تو پانی مِل جاتا۔

۴۔ جان بوجھ کر نماز میں دیر کی اور آخر وقت میں تیمّم سے نماز پڑھ لی۔

۵۔ جسے علم تھا کہ پانی نہیں ملے گا اس کے باوجود پانی جو اُس کے پاس تھا بہادیا۔

چند احکام

اگر تیمّم میں پیشانی یا ہاتھوں کی پُشت کا ذرا سا بھی حِصّہ رہ جائے تو تیمّم باطل ہے۔☆ ہاتھوں کی تمام پُشت کے مسح کا یقین کر لینے کے لئے تھوڑا سا جوڑوں کے اوپر سے شروع کرے۔ ☆ نیت کے وقت یہ بھی واضح کرے کہ تیمّم وضو کے بدلے کیا ہے یا غسل کے بدلے۔ اور بدل غسل ہو تو غسل کا تعین کرنا ضروری ہے۔☆ تیمّم کرتے وقت اعضائے تیمّم کی ہر رکاوٹ دور کرے۔☆ البتہ اگر زخم ہو اور اس پر پٹی ہو تو جبیرہ کا حکم ہے۔☆ نماز کے وقت آنے سے پہلے تیمّم نہ کرے۔☆ اگر واجب یا مستحب کام کے لئے تیمّم کیا ہے اور یہ تیمّم دوسری نمازوں تک باقی ہو تو اسی تیمّم پر نماز پڑھ سکتا ہے۔☆ جو احتیاطاً غسل جبیرہ اور تیمّم کرے مثلاً اس شخص کی پُشت پر زخم ہو اگر وہ اس غسل اور تیمّم کے بعد نماز پڑھے اور پھر نماز کے بعد پیشاب وغیرہ سے اس کی طہارت ٹوٹ جائے تو اُسے آئندہ نمازوں کے لئے احتیاطاً غسل کے بدلے تیمّم کرنا چاہئے اور وضو بھی کرے۔☆ تیمّم اس وقت تک باقی رہے گا جب تک کہ اس کا عذر دور ہو جائے۔☆ جو شخص غسل نہیں کرسکتا جب اس پر کئی غسل واجب ہو جائیں تو سب کے عوض ایک تیمّم کرے۔ مستحب ہے کہ ہر غسل کے عوض ایک تیمّم کرے۔☆ جب غسل جناب کے لئے تیمّم کرلیا تو وضو واجب نہیں ہے۔☆ اگر غسل جنابت کے بدلے تیمّم کرلیا۔ پھر غسل ٹوٹ گیا تو بعد کی نمازوں کے لئے عذر دور نہ ہونے کے صورت میں تیمّم بدل غسل کرے۔ مستحب ہے کہ وضو بھی کرے۔

طریقہ تیمم :-اس میں چار چیزیں واجب ہیں۔ ۱۔ نیت۔ ۲۔ جس پر تیمّم کر رہا ہو اُس پر ایک ساتھ ہاتھ مارنا۔ ۳۔ دونوں ہاتھ تمام پیشانی پر اور اُس کے دونوں طرف کے بال اُگنے کی جگہ سے بھوؤں تک اور ناک پر پھیرنا اور احتیاطاً بھوؤں پر دونوں ہاتھ پھیرنا۔ ۴۔ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو داہنے ہاتھ کی تمام پشت پر اور دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی تمام پشت پر۔ اور یہ

مستحب ہے کہ ان واجب امور کے بعد ایک دفعہ دونوں ہتھیلیاں ایک ساتھ زمین پر مارے اور دونوں ہاتھوں کی پشت پر پھیرے۔

رفع یدین:-شیعہ مَسلک میں نماز ہاتھ کھول کر پڑھی جاتی ہے، اور یہی شیعہ مَسلک کے ائمہ اطہارؑ کا فعل تھا۔شیعوں کی کتابوں میں بہ تفصیل لکھا ہے کہ ہاتھ باندھنے سے نماز باطل ہوجاتی ہے۔کیونکہ ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنا مجوسیوں کا فعل ہے۔حماد جو امام جعفر صادقؑ کے صحابی تھے، نے ایک دِن امام سے عرض کیا کہ میں آپ پر قربان ہوجاؤں۔آپ مُجھے نماز کی تعلیم دیں۔ یہ عرض سُن کر امام کھڑے ہوئے اور اپنے دونوں ہاتھ کھول کر رانوں سے ملادئے۔اور اپنی اُنگلیوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا کے رکھ دیا۔ملاحظہ ہو۔

(شرائع الاسلام ص ۳۸۔من لایحضر الفقیہ جلد اول ص ۹۹)

تہذیب الاحکام جلد اول ص ۱۵۸۔فروع کافی جلد اول ص ۱۹۸۔تفسیر البرہان جلد ۱۲۲۲۱

رِوایاتِ عامہ:-محمّد معین لاہوری نے اپنی کتاب میں لکھا ہے۔اہل مدینہ سب کے سب کے ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے تھے اور اہل مدینہ کا اجماع حجت ہے اور امام مالک کی دلیل یہی اجماع ہے۔ (دراسات اللبیب ص ۳۴۰)

○ مالکی فرقہ بھی ہاتھ کھول کر نماز پڑھتا ہے۔

(میزان الکبریٰ امام شعرانی باب صنعۃ الصلوٰۃ ص ۱۳۸)

○ امام شافعی نے اپنی کتاب الام میں ہاتھ کھول کر نماز پڑھنے کو جائز قرار دیا ہے۔

(میزان الکبریٰ جلد اول ۱۳۸)

○ عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ عبداللہ بن زبیر ہاتھ کھول کر نماز پڑھا کرتے تھے عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ اگر تم آنحضورؐ کی نماز کو دیکھنا چاہتے ہو تو عبداللہ بن زبیر کی نماز کو دیکھو۔

(تیسر الوصول جلد اول ۲۹۹)

○ ہر شخص ہاتھ کھول کر نماز پڑھے یہ امام مالک اور امامِ شافعی فرماتے ہیں۔

(شرح کنز الدقائق ص ۳۱)

○ ابن ابی شیبہ نے حسنِ بصری، ابراہیم، ابن مسیّب، ابن سیرین اور سعید بن جبیر سے اِرسال یدین ہی سے نقل کیا ہے۔ اور ابن قاسم نے مُطلقا اِرسال یدین کیا ہے۔ اور مالکیہ کا اسی پرعمل ہے۔ (سنن ابن ماجہ مترجم جلد اول ص ۲۸۶)

نیل الاوطار جلد دوص ۷۶۔نودی شرح مسلم جلد اول ۷۳)

تنویر العنین ص ۳۰۔ میزان الکبریٰ ۱۳۰)

علاّمہ برجندی لکھتے ہیں، علما نے کہا کہ چونکہ روافض شروع سے ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے ہیں۔ اس لئے اُن کی مخالفت کی غرض سے ہم لوگ ہاتھ باندھ کر نمازہ پڑھتے ہیں ملاحظہ ہو۔

(شرح وقایہ جلد اوّل ص ۱۳۰ سطر ۱۴ نول کشور۔)

اِن رسول اللّٰہ اِذا کان فی الصّلوٰۃ رفع یدیه قبال اذنیه فاذا اکبر ارسلهما

طبرانی نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہے کہ جب آنحضورؐ نماز میں ہوتے تھے تو دونوں ہاتھ اپنے کانوں کے سامنے لے جاتے پھر جب تکبیر کہتے تو ہاتھ کھلے چھوڑ دیتے تھے۔

(مجموعہ فتاویٰ عبدالحی جلد اول ص ۱۸۵)

ابن زبیر جب نماز پڑھتے تھے تو دونوں ہاتھ کُھلے چھوڑ دیتے تھے۔

(کتاب الام جلد اول ص ۲۰۹)

ابن ابی خیبہ نے روایت کی ہے کہ حسن، ابراہیم، ابن مسیّب، ابن سیرین اور سعید بن جبیر جیسے پہلی صدی کے تابعین ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے تھے۔ (الروضۃ الندیہ ص ۶۵)

ابن منذر نے ابن زبیر۔ حسن بصری اور نخعی سے روایت کی ہے **انّه یرسلهما ان یضع الیمنیٰ علی الیسری** کہ وہ نماز میں دونوں ہاتھ کھولا کرتے تھے اور دائیں کو بائیں پر رکھ کر نہ باندھتے تھے۔ (نیل الاوطار جلد ۳۔ص ۷۶)

واجب نمازیں:- یہ تعداد میں چھ ہیں:

۱۔ روزانہ کی پانچ نمازیں۔ ۲۔ نماز آیات۔ ۳۔ نماز میت۔ ۴۔ خانہ کعبہ کے واجب طواف کی نماز۔ ۵۔ باپ کی قضا نمازیں جو بڑے بیٹے پر واجب ہیں۔ ۶۔ وہ نمازیں جو نذر۔ قسم۔ عہد

سے واجب ہوتی ہیں۔ یا کسی مردے کی نمازیں جن کی اُجرت وصول کی ہو۔

مُستحب نمازیں:- یہ تعداد میں چودہ ہیں:

۱۔ **نوافل یومیہ**:- یہ تعداد میں چونتیس ہیں۔ صُبح کی دو، ظہر کی آٹھ، عصر کی آٹھ، مغرب کی چار، عشا کی دو اور رات کا نافلہ یعنی تہجد گیارہ رکعت ہیں۔

حضرتِ امام حسن عسکریؑ فرماتے ہیں کہ مؤمن کی پانچ علامتیں ہیں۔ اکیاون رکعات فریضہ و نافلہ دِن رات پڑھنا۔۲۔ زیارت اربعین پڑھنا۔۳۔ سجدہ شکر میں پیشانی خاک پر رکھنا۔ ۴۔ داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننا۔۵۔ بسم اللہ الرّحمان الرّحیم کو بلند آواز سے پڑھنا۔

اوقاتِ نماز:- مشرق میں جو سُرخی غروب آفتاب کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ جب تک وہ انسان کے سر کے مقابل مغرب کی طرف نہ ڈھل جائے مغرب کی نماز نہ پڑھے مغرب اور عشا کا وقت نصف رات تک ہے۔

مشرق سے ایک سپیدی اذان صُبح کے قریب اوپر کی طرف اُٹھتی ہے۔ اسے صُبح اول کہتے ہیں۔ جب یہ سپیدی پھیلنے لگے تو اسے صُبح دوم کہتے ہیں۔ یہی نماز صبح کا پہلا وقت ہے۔ اور سورج نکلنے تک آخر وقت ہے۔

نماز ظہر اور عصر کا وقت زوالِ آفتاب سے لے کر اس وقت تک ہے کہ شاخص کا سایہ دو قدم تک پہنچ جائے۔ شاخص اس لکڑی کو کہتے ہیں جس کو سایہ دیکھنے کے لئے دھوپ میں کھڑا کرتے ہیں۔ اور اس کے ساتویں حصّے کو قدم کہتے ہیں۔

اَوقاتِ نوافل:- ظہر کا نافلہ ظہر سے پہلے۔ عصر کا نافلہ عصر سے پہلے۔ مغرب کا نافلہ بعد از اتمام مغرب۔ عِشاء کا نافلہ بعد از اتمام نماز عشاء، اور صُبح کا نافلہ قبل نماز صُبح۔ نافلہ شب یعنی تہجد کا وقت آدھی رات سے لے کر اذان فجر تک ہے۔

واضح رہے کہ نوافل مغرب وعشا سنّت مؤکدہ ہیں۔ ائمہ معصومینؑ نے اِن نوافل کے بارے میں بہت زبردست تاکید فرمائی ہے۔ نماز مغرب اور نافلہ مغرب کے درمیان بولنا مکروہ ہے۔ اگر انسان سفر میں ہو تو ظہر وعصر کے نافلے ساقط ہو جاتے ہیں لیکن مغربین اور صُبح کے نوافل

ترک نہ کرے۔

فضیلت نمازِ تہجد :-جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم فرماتے ہیں کہ نماز شب کا پڑھنے والا بے شُمار اجرا وثواب کا مستحق ہوگا۔ جناب امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز شب پڑھے تو خدائے بزرگ و برتر اس کو وہ اشیاء عطا فرمائے گا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی اور نہ کسی کان نے سُنی ہوں، جب یہ شخص قبر سے نکلے گا، تو فرشتے اس کو بہشت کی خوش خبری دیں گے۔ جناب صادق آلِ محمدؑ فرماتے ہیں۔ بندۂ مومن کا شرف نماز شب کے بجا لانے میں اور اس کی عزّت خلق سے بے نیازی میں ہے۔

طریقہ نماز شب:-جب نماز شب کا وقت داخل ہوجائے تو ضروریات سے فارغ ہوکر وضو کرے، اور عطر لگائے۔ حدیث میں آیا ہے۔ عطر لگا کر دو رکعت نماز پڑھنا ان ستر رکعتوں سے بہتر ہے جو بے عطر کے پڑھی جائیں۔

نیت:-نماز شب پڑھتا ہے۔ سُنَّتُ **قُربةً اِلی اللّٰه** اور سات تکبیریں مع دعاؤں کے نماز شروع کرے۔ تکبیر تو ایک ہی ہے لیکن باقی چھ تکبیریں سنّت ہیں۔ لیکن پڑھنے والے کو فیصلہ کرنا ہے کہ کونسی تکبیر تکبیر اول قرار دیتا ہوں۔ اور یہ ہر واجب نماز میں بھی پڑھ سکتا ہے۔ مجتہدین فرماتے ہیں کہ آخری تکبیر کو تکبیر اول قرار دینا احوط ہے۔ سنّت ہے کہ تکبیر کہتے وقت دونوں ہاتھ کانوں تک لے جائے۔ انگلیاں ملی ہوئی ہوں، اور ہتھیلیوں کا رُخ قبلہ کی طرف ہو۔ ساتویں تکبیریں بغیر دعاؤں کے بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔ مگر اگر طالب ثواب ہو تو بہتر اور افضل یہ ہے کہ پہلی تین تکبیریں بہ قصد سنّت کہے پھر یہ دعا پڑھے:-

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ الْحقُ الْمُبِينُ لَا اِلٰهَ اِلّا اَنْتَ سُبحَانَكَ وَبَحَمْدِكَ عَمِلْتَ سُوٓءً و ظَلَمتُ نَفْسِی فَاغْفِرْلِی ذَنْبِیْ اِنّهُ لا يَغْفِرُ الذّنوبَ اِلّا اَنْتَ. پھر دو تکبیریں اور بہ قصد سُنّت کہہ کر یہ دُعا پڑھے۔ پھر دو تکبریں اور بہ قصد سُنت کہہ کر یہ دُعا پڑھے: **لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ والْخَيْرُ فی يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ و. المهدِیُّ مَنْ هَدَيْتَ عَبْدَكَ وَابْنُ عَبْدَيك ذليلٌ بَيْنَ يَدَيْكَ مِنكَ وبِكَ وَلَكَ وَاِلَيْكَ لا**

مَلْجَاء وَلَا منجی وَلَا مَفَرَّ وَلَا مَهْرَبَ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ سُبْحَانَکَ وَحَنَانَیْکَ تَبَارَکْتَ وَتعَالَیْتَ سُبْحَانَکَ رَبّنا وَرَبَّ الْبَیْتِ الحرام پھراورایک تکبیر کہے۔اس کے بعدنیّتِ نمازآخری یعنی ساتویں تکبیر بطور تکبیرۃ الاحرام کہہ کر یہ دُعا پڑھے۔**اِنِّیْ وَجَهْتُ وَجهی لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰواتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الغَیْب حنیفاً مُسْلِماً وما انا المشرکین اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِیْن لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذَالِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِن الْمُسْلِمِیْنَ۔**

اگر چہ نماز شب کی آٹھ رکعتوں کو اس طرح بھی پڑھ سکتا ہے کہ ہر رکعت میں سورۂ حمد کے بعد ایک مرتبہ سورۂ توحید یا جوسورہ چاہے پڑھے اور صُبح کی نماز کی طرح اِن آٹھ رکعتوں کو پڑھ کے فارغ ہوجائے۔لیکن بہتر اور افضل یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ کے بعد تین مرتبہ سورۂ توحید اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد قُل **یا ایّها الکافرون** پڑھے اور باقی چھ رکعتوں میں بڑی بڑی سورتیں مثلاً سورۂ انعام، سورۂ کہف، سورۂ یٰسین وغیرہ۔لیکن یہ تب ہی ممکن ہوگا کہ جب وقت وسیع ہو۔ یہ بھی احادیث میں آیا ہے کہ اگر یہ سورتیں یاد نہ ہوں تو قرآن ہاتھ میں لے کر پڑھے۔آٹھ رکعت ختم کرنے کے بعد سُنت ہے کہ تسبیح حضرت سیّدہ علیہا السّلام پڑھے۔اس کے بعد دُعا مانگے اور سجدہ شکر بجالائے، اور یہ دُعا پڑھے۔**اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَارْحَمْنِی وَثَبِّتْنِیْ عَلٰی دِیْنِکَ وَ دِیْنَ نَبِیِّکَ وَلَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنِیْ وَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً اِنَّکَ اَنْتَ الوَهَّاب۔**

اس دُعا کے بعد دو رکعت نماز شفع اور ایک رکعت وتر بجالائے ۔اگر چہ ان کی فضیلت کا وقت صبح اوّل سے لے کر صُبح دوم تک ہے۔لیکن اب یہ نماز شب پڑھنے والے پر مُنحصر ہے کہ اس نے نماز شب کب شروع کی ہے۔ لہٰذا بعد از اختتام نماز شب یہ رکعات پڑھے۔جس وقت نماز شفع شروع کرے تو دونوں رکعتوں میں صرف سورۂ حمد پر بھی اکتفا کرسکتا ہے اگر بہتر یہ ہے کہ بعد از سورۂ حمد سورۂ توحید یا اگر مرضی ہوتو سورۂ حمد کے بعد سورۂ ''**والنّاس**'' پڑھے۔ اِس نماز میں دُعائے قنوت نہیں ہے۔باقی نماز نماز صُبح کی طرح پڑھے، اور فارغ ہوکر یہ دُعا پڑھے۔**اِلٰهی**

تَعَرّضَ لَکَ فِیْ ھٰذَا لّیلَ المُعتَرِضُوْنَ وقَصدَکَ فِیْہ القَاصِدوُنَ وَامَّل فضلَکَ ومعروفک الطَّالِبُوْنَ وَلَکَ فی ھٰذاالَّلیْل نفحاتِ وَ جَوائز وعطا یا ومواھِبُ تَمُنُّ بِھَا علی مَا تَشَاءُ مِنْ عِبَادِکَ وَتَمْنَعُھا مَن لَمْ تَسْبِقْ لَہٗ الْعِنا یَۃُ مِنْکَ وَھَا اَنَا ذا عَبْدُکَ الفَقِیْرُ اِلَیکَ المؤ تِلُ فضْلَکَ وَمَعْرُوفَکَ فَاِن کُنْتَ یا مَولَایِ تفضَّلتَ فِیْ ھٰذِہِ الّیْلۃِ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ خلْقِکَ وَعُدْت عَلَیْہِ بِعَآئِدَۃٍ مِنْ عَطْفِکَ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِہِ الطّیبینَ الطّاھرِیْنَ الخیْرِمِنْ الفاضلین وَجُد عَلَیَّ بِطَوْلِکَ وَمَعْرُوْفِکَ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ خاتم النّبِیّنَ واٰلِہِ الطّاھِرِیْنَ الَّذِیْنَ اَذْ ھَبَ اللّٰہ عَنْھُمُ الرِّجْسَ وَطَھَّرْھُمْ تَطْھِیْراً اِنَّ اللّٰہَ حَمِیْدٌ مَّجِیْد اللّٰھُمَّ اِنِیْ اَدْعُوْکَ کَمَا اَمَرْتَ فَاسْتَجِبْ لِیْ کَمَا وَعَدْتَ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیعَادَ ۔

اسکے بعد ایک رکعت نماز وتر پڑھے، اس کو بھی صرف سورۂ حمد اور رکوع تشہد اور سلام بجالا کر پڑھے ۔لیکن بہتر یہ ہے کہ جب یہ نماز شروع کرے تو ساتوں تکبیریں مع دعاؤں کے بجالائے (ان میں ایک تکبیرۃ الاحرام ہے) اور الحمد پڑھ کر تین مرتبہ سورۂ توحید، تین مرتبہ سورۂ الفلق اور تین مرتبہ سورۂ الناس پڑھے اور مستحب ہے کہ ہاتھوں کو اُٹھا کر گریہ و زاری کے ساتھ قنوت پڑھے اور پہلے دعائے کشایش پڑھے، اور وہ دُعا یہ ہے:

لَا اِلٰــہَ اِلَّا اللّٰہُ الحَلِیْمُ الْکَرِیْم لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ العَلِّیُ الْعَظِیْم سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰواتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرْضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا فِیْھِنَّ وَمَا بَیْنَھُنَّ وَرِبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمَ وَسَلَامٌ عَلی الْمُرْسَلِیْنَ والْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

اسکے بعد زندہ یا مُردہ چالیس مؤمنین کے لئے اس طرح طلب مغفرت کرے ۔اَللّٰھُمَّ اغْفِر (لِفَلَاو فُلان) فلان کی جگہ مومن کا نام لے اس کے بعد ستر مرتبہ کہے ۔اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ۔پھر سات مرتبہ کہے اَسْتَغْفِرِ اللّٰہ الذِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَالْحَیُّ القَیُّوْم ذُوالجلال وَالْاِکْرَامِ الجَمِمْعِ ظُلْمِیْ وَجُرْمِی وَاِسْرافِیْ عَلٰی نَفسِیْ وَاَتُوب اِلَیْہِ ۔اسکے بعد سات مرتبہ کہے ۔ھٰذا مَقامُ العَائذِبکَ مِن النَّار. اسکے بعد کہے رَبَّ جَزَآءً بِمَا کَسَبَتْ وَھٰذہٖ

رَقْبَتِیْ خـاضِعَةٌ لِمَا اَتَیْتُ فها اَنَا ذابَیْنَ یَدَیْکَ فَخُذْ لِنفَسِکَ من نَفْسِیْ الرِّضَا حَتّٰی تَـرضٰـی لَکَ الـعُتبیٰ لَا عُوْدُ پھر تین سو مرتبہ کہے۔**اَلْـعَـفْـوَ اَلـعَفْوَ** ۔اسکے بعد کہے۔**رَبِّ اغْفِرْوَارْحَمْنِیْ وَتُب عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْم۔**

اس قنوت کے بعد رکوع ، سجود اور تشہد بجالا کر نماز تمام کرے اور اس کے بعد تسبیح حضرت زہرا علیہا السلام پڑھے ۔ اللہ تعالیٰ اِس نماز کی برکت سے اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف فرمادے گا۔

نمازِ آیات:-نماز آیات: یہ نماز واجب ہے ،اور اس کی دو رکعتیں ہیں۔ ہر رکعت میں پانچ رکوع ہوتے ہیں۔اس کے دو طریقے اس طرح سے ہیں۔

ا۔ کہ نیت کے بعد تکبیر کہے۔ پھر سورۂ حمد پڑھے ۔ اس کے بعد ایک سورہ پورا پڑھے ۔ اس کے بعد رکوع کرے ۔ رکوع سے کھڑا ہونے کے بعد دوبارہ سورۂ حمد اور ایک پورا سورہ پڑھے پھر رکوع کرے ۔ اسی طرح پانچ دفعہ رکوع بجالائے ۔ پھر سجدے بجالا کر اسی طرح دوسری رکعت بھی پڑھے ۔ پھر سجدوں کے بعد تشہد وسلام پڑھے ۔

۲۔نیت کے بعد تکبیر کہے پھر پورا سورۂ حمد پڑھے ، اس کے بعد سورہ توحید کو اس طرح پانچ حصوں میں پڑھے۔ **بِسْـمِ الـلّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** اس کے بعد رکوع **قُـلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد** اس کے بعد رکوع **اَللّٰهُ الصَّمَدْ** اس کے بعد رکوع **لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَد** اس کے بعد رکوع **وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُـفُـوًا اَحَد** اس کے بعد رکوع۔اس کے بعد سجدوں کو ادا کرے ۔ اور دوسری رکعت بھی اسی طرح بجالائے ۔ جو چیزیں نماز پنجگانہ میں مُستحب ہیں واجب ہیں وہی سب نماز آیات میں مستحب اور واجب ہیں۔لیکن اگر نماز آیات جماعت سے پڑھی جائے تو مستحب ہے۔ اذان اور اقامت کے بجائے تین دفعہ الصلوٰۃ کہا جائے اور اگر جماعت نہ ہو تو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ واضح رہے کہ نماز آیات کا ہر رکوع ایک رکن ہے اگر عمداً یا سہواً کم یا زیادہ ہوجائے۔تو نماز باطل ہے۔

نماز آیات چار چیزوں سے واجب ہوجاتی ہے: ا۔سورج گرہن کے وقت ۔۲۔ چاند گرہن پر۔۳۔ زلزلے کے موقع پر۔۴۔بجلی کی کڑک گرج۔ سرخ و سیاہ آندھی یا اس قسم کی آسمانی مُصیبت جس سے عام لوگ ڈر جائیں۔لیکن زمین کے حادثات میں مثلاً طوفان یا پہاڑ کا گر پڑنا۔

جس سے عام خوف و ہراس پھیل جائے۔ بنا بر احتیاط واجب نماز آیات ترک نہیں کرسکتا ہے۔

جن چیزوں سے نماز آیات واجب ہوتی ہے۔ اگر ایک ہی دن میں سب ہوجائیں ،تو ہر ایک کے لئے الگ الگ نماز آیات پڑھنی ہوگی ۔اور جس وقت یہ آفات ہورہے ہوں مثلاً سورج گرہن۔اسی وقت پڑھنی چاہئے اتنی دیر نہ کرنی چاہئے کہ گرہن ٹل جائے۔

نمازِ اوّلِ ماہ:– ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کو دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے ۔پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد تیس مرتبہ **قُل ھو اللّٰہُ اَحَد** اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد تیس مرتبہ **انا انزلنا** پڑھے اور پھر کسی فقیر کو کچھ صدقہ دے۔

نمازِ رسُول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:-اِس نماز کو پڑھنے میں بہت ثواب ہے روایت میں آیا ہے جو شخص اس نماز کو پڑھے اس کے گناہ بخش دئے جاتے ہیں، اور جو بھی حاجت طلب کرے وہ روا ہوجاتی ہے ۔ یہ نماز دو رکعت ہے ۔ ہر رکعت میں سورۂ حمد ایک مرتبہ اور سورۂ قدر پندرہ مرتبہ رکوع میں سورۂ قدر پندرہ مرتبہ رکوع سے سر اُٹھانے کے بعد پندرہ مرتبہ، پھر سجدہ میں پندرہ مرتبہ، سجدہ سے سر اُٹھانے کے بعد پندرہ مرتبہ، سجدۂ دوم میں پندرہ مرتبہ سر اُٹھانے کے بعد پندرہ مرتبہ۔ دوسری رکعت میں بھی سورۂ قدر اسی طرح اور اسی تعداد میں پڑھے ۔تشہد وسلام پڑھ کر بعد از نماز یہ دُعا پڑھے۔

لَاالٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّنَا وَرَبُّ اٰبائِنَا الاوّلِیْنَ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِلٰہً وَاحِداً وَّنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَانَعْبُدُ اِلَّا اِیَّا ہُ مُخلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَو کَرِہَ المُشْرِکُوْنَ لَاالٰہِ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَحْدَہٗ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعدَہٗ وَنَصرَ عَبْدَہٗ وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَاب وَحْدَہٗ فَلَہُ الْمُلْکَ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیْر. اَللّٰھُمَّ اَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْض وَمِنْ فیھِن فَلکَ الْحَمْد وَاَنْتَ قَیامُ السَّمٰواتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیھِن فَلَکَ الْحَمدَ وَاَنْتَ الحقُ وَوَعَدکَ الحقِ وَقَوْلکَ الحق وَانجازِکَ حَقٌّ والْجَنَّۃُ الْحقُ وَالنَّارُحقٌ. اللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَلْتُ وَرَبِّکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ یارَبِّ یارَبِّ اِغْفِرْلِیْ مَا قَدَّ مْتُ وَاَخَّرتُ وَاِسقرَرْتُ واَعْلَنْتُ اَنْتُ

اَنْتَ الٰھِی لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ.

اس دُعا کے بعد مَعبود اور عبد کے درمیان ایسا کوئی عبد کا گناہ نہیں کہ جو محو نہیں ہوتا۔

نمازِ حضرتِ علی علیہ السلام:۔ جناب شیخ صدوق اور جناب سیّدؒ نے جناب صادق آلِ مُحمّدؑ سے روایت کی ہے کہ جو چار رکعت نماز امیرالمومنینؑ بجالائے وہ گناہوں سے اسی طرح پاک ہوتا ہے جس طرح کہ اپنی ماں کے پیٹ سے نکل کر گناہوں سے پاک ہوتا ہے اس کی جُملہ حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔

یہ نماز چار رکعت ہیں۔ دو دو کرکے پڑھتی جاتی ہیں۔ ہر رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ توحید پچاس مرتبہ پڑھا جاتا ہے اور بعد فراغتِ نماز یہ دُعا پڑھے کہ جو حضرتِ علیؑ کی تسبیح تھی۔

سُبْحَانَ مَن لَاتَبِیدُ مَعَالِمہُ .سُبْحَانَ مَن لَّا تَنْقُصُ خزَائِنہُ . سُبْحَانَ مَن لَا اَضمِحلال لِفَخرہ سُبْحَانَ مَنْ لَا یَنْفد مَا عِنْدَہٗ سُبْحَانَ مَنْ لَّاانقطَاعَ لَمدَّتِہٖ سُبْحَانَ مَنْ لَایُشَارکَ اُحَداً فِی اَمْرِہٖ سُبْحَانَ مَن لَا اِلٰہَ غیرہٗ.

یہ نماز شب جُمعہ یا روزِ جُمعہ پڑھنی چاہئے۔ کیونکہ ان ساعتوں میں اس کے پڑھنے کی کافی فضیلت وارد ہوئی ہے نماز کے بعد یہ دُعا پڑھے: **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْعَرَبِی** ۔ اس جُملہ کے پڑھنے سے اس کے تمام گناہ بخش دئے جائیں گے اور وہ ایسا قرار پائے گا جیسے اس نے ختم قرآن کریم کیا ہو۔ اور اِس سے قیامت میں بھوک اور پیاس دور کردی جائے گی۔

نمازِ جناب سیّدہ علیہا السلام:۔ روایت میں آیا ہے کہ یہ نماز جنابِ جبریل امینؑ نے جناب سیّدہؑ کو تعلیم کی ہے پھر تو جناب سیّدہؑ کا معمول ہی یہ نماز پڑھنے کا بن گیا تھا۔ یہ نماز دو رکعت ہے، اور اس کی ترتیب یوں ہے: پہلی رکعت میں بعد از سورۂ حمد سو مرتبہ **انا انزلنا ہٗ** دوسری رکعت میں بعد از حمد سو مرتبہ **قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدْ**۔ بعد از نماز جناب سیّدہؑ درج ذیل دُعا پڑھتی تھیں:

سُبْحَانَ ذِی الْعِزّالشامخ المُنیف سُبْحَانَ ذِی الجَلال الباذخ الْعظِیم سُبْحَانَ ذِیْ الْمُلِکِ الفَاخِرِ القَدِیْم سُبْحَانَ من لَبِسَ البَھْجَۃَ وَالجَمَالِ سُبْحانَ مَنْ تَرَدّیٰ

بِـالـنُّـورِ وَالْـوِقَارِ سُبْحَانَ مَن يَّرىٰ اَثَرَ النَّملِ فِىْ الصَّفا سُبْحَانَ مَن يَرىٰ وَقَعَ الطيرفِىْ الهَوَآءَ سُبْحانَ مَنْ هُو هٰكَذا اِلَّا هٰكذا غَيْرهٗ۔

اس دُعا کے بعد سو دفعہ صلوٰت پڑھتی تھیں۔ اور جو بھی شخص اس نماز کو پڑھے اس کو چاہیئے کہ تسبیح سے فارغ ہونے کے بعد اپنے زانو اور کہنیوں کو ننگا کر کے اور باقی اعضاءِ سجدہ کو زمین سے چمٹا کر اپنی حاجت طلب کرے اور جو چاہے دعا کرے۔

اس نماز کے علاوہ اور ایک نماز سیّدہ کو جناب رسول اللہؐ نے تعلیم فرمائی تھی وہ چار رکعت ہیں۔ دو دو کر کے نمازِ صُبح کی طرح پڑھی جاتی ہے۔ لیکن اس میں پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد پچاس مرتبہ سورۂ توحید، دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد پچاس مرتبہ سورۂ والعادیات، تیسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ **اِذا زلزلت الارض** پچاس بار اور چوتھی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد پچاس مرتبہ سورۂ **اِذاجَآء نصر اللّٰہ** پڑھا جاتا ہے۔

نماز سیّدہؑ کے متعلق ایک حنفی بُزرگ کی تاکید:- ہر کرا مُشکلے افتد۔ از خواندن این نماز آسان و رواں گردد ایں است۔ درمیانِ شام و خفتن دو رکعت نماز بگذارد بعد فاتحہ سورۂ اخلاص بست مرتبہ و **اِذا جَــآءَ** ہفت مرتبہ بخواند بہ سجدہ بایں طریق کہ رخسارۂ راست خود بر زمین نہد و صد بار بگوید یا فاطمہ بنت نبی علیہا السلام پیغام بہ پیغامبرؐ برساں بدیں حاجت کہ دارم بعدہٗ رخسار چپ بر زمین نہد صدر بار بگوید یا مُحمّدؐ پیغام من بر جبرئیل برساں ایں حاجت دارم بعدہٗ پیشانی برزمین نہد و بگوید صد بار یا جبرئیل پیغام من بحضرت عزّت برساں بدین حاجت کہ دارم بعد سر بردارد و ہر دو کنارہ مصلی بگیرد بر خیزد و بگوید نگذارم دامن محمّدؐ مُصطفیٰ و آل مصطفیٰؑ تا حاجت من روانہ شود بفضل الٰہی مُشکل آسان گردد۔ منقول از قلمی بیاض طبیہّ موسومہ بحرا لمنافع نوشتہ حکیم محمد شریف ولد غلام محی الدین ابن ابراہیم بیگ چودھری قوم مغل متوطن قصبہ جنید تتمۂ فصل سیزدہم حاشیہ ص ۲۰۶۔

ترجمہ:- جس کو کوئی مُشکل مصیبت پڑے اسے چاہیئے کہ یہ نماز پڑھے۔ اس سے وہ مشکل آسان ہو جائے گی۔ نماز اس طرح پڑھی جائے۔ مغرب اور عشاء کے درمیان دو رکعت نماز

کی نیت کرے اور بعد سورۂ فاتحہ بیس دفعہ سورۂ اخلاص اور سات مرتبہ سورۂ **اِذاجآءَ** پڑھے۔ اس کے بعد سجدہ میں جائے اس طرح کہ اپنا دایاں رخسار زمین پر رکھے اور سو بار الفاظ پڑھے یا فاطمہ بنت نبی میرا پیغام آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچا دیجئے کہ میں فلاں مُصیبت میں مُبتلا ہوں یا فلاں حاجت رکھتا ہوں اس کے بعد بایاں رخسار زمین پر رکھے اور سو دفعہ کہے یا مُحمّد میرا پیغام جبرئیل کو پہنچا دیجئے کہ میں فلاں حاجت رکھتا ہوں، اور فلاں مُشکل میں گرفتار ہوں۔ اس کے بعد اپنی پیشانی زمین پر رکھے اور سو دفعہ کہے۔ اسے جبرئیل میرا پیغام اللہ تک پہنچا دے کہ میں فلاں حاجت رکھتا ہوں۔ اس کے بعد سجدہ سے اُٹھائے اور مصلّٰی کے دونوں کنارے پکڑ کر کھڑا ہو جائے، اور یہ الفاظ ادا کرے میں مُصطفیٰؐ اور آلِ مُصطفیٰؐ کا دامن اُس وقت تک نہیں چھوڑوں گا۔ جب تک میری مُصیبت دور نہ ہو جائے گی۔ اس نماز کی بدولت اللہ تعالیٰ اس کی مُصیبت کو رفع فرمائے گا۔

نمازِ حسنین علیہم السلام:- چہار رکعت ہے۔ ہر رکعت میں سورۂ حمد ۴۰ بار اور **قُل ھو اللّٰہُ** ۵۰ بار پڑھے اور رکوع وسجود میں سورہ حمد اور **قل ھو اللّٰہ** بار اور رکوع سے اُٹھنے کے بعد ہر ایک دس بار، پہلے سجدے میں اور اس سے سر اُٹھانے کے وقت ہر ایک ۱۰ مرتبہ، دوسرے سجدے میں ہر ایک ۱۰ مرتبہ۔ اور جب نماز سے فارغ ہو جائے تو دعا پڑھے۔ (دعا مفاتیح الجنان میں دیکھیں)۔

نمازِ امامِ زین العابدینؑ:- چار رکعت ہے۔ ہر رکعت میں سورۂ حمد کے بعد ۱۰۰ بار سورۂ توحید پڑھے سلام پھیرنے کے بعد یہ دُعا پڑھے۔ **یَامَنْ اَظْھَرَ الْجَمِیلَ وَستَرالقبیح یا مَنْ لَمْ یُوَاخذُ بِالْجریْرَةِ وَلَمْ یھتک الستر یا عظِیمَ العَفوِ یاحسن التجاوز یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَّةِ یَا بَاسِطَ الْیَدَیْنِ بِالرَّحْمَةِ یَا صَاحب کُلِّ نَجْویٰ یَا مُنْتَھٰی کُلِّ شکویٰ یَا کَرِیْمَ الصَّفح یَاعَظِیْمَ الرَّجَآءِ یَا مُبْتَدِءً بِالنِّعَمِ قَبْل اِسْتِحقَاقِھَا یا رَبَّنَا وَسَیِّدنَا وَمَوْلَانَایَا غَایَةَ رَغْبَتِنَا اَسْئَلُکَ اَللّٰھُمَّ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ.**

نمازِ امام محمّد باقرؑ:- یہ نماز کُل دو رکعت ہے۔ ہر رکعت میں بعد از سورۂ حمد **سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمدُ اللّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلا اللّٰہُ واللّٰہُ اَکْبَر** سو مرتبہ پڑھے **اللّٰھُمَّ اِنِیْ اَسْئَلُکَ یَا حَلِیْم ذُواناةٍ غفور و دُودٌ اَن تَتجاوز عن سیئاتی وَمَا عِنْدِیْ بحسن مَا عِنْدَکَ وَاَنْ تُعْطِیْنی**

مِن عَطَآئِکَ مَا یَسَعُنی وتُلْهِمَنِیْ فیما اعطیتنی العمل فیه بطاعَتکَ وَطَاعة رَسُولِکَ وَاَنْ تعطِیْنی من عفو ما استوجب بهٖ کرامَتک اَللّٰهُمَّ اعطنی ما انت اَهْلُه وَلَا تفعل بی ما انا اهلُهٗ فَاِنّمَا اِنا بِکَ وَلَمْ اُحِبْ خَیرًا قطُّ اِلّا مِنْکَ یا اَبْصَر الابصَرِیْنَ وَیَا مُجِیْبَ دَعوة المضطَرّیْنَ صلّ عَلٰی مُحمَّدٍ وآل مُحَمَّدٍ۔

نمازِ امام جعفر الصّادقؑ:-یہ نماز دو رکعت کی ہے ہر رکعت میں سورۂ حمد کے بعد شهِدَاللّٰه اِنَّهٗ لَااِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِکَتهُ وَاُوْلوا لِعِلمُ قَآئِمًا بِالقِسط لَا اِلٰهَ اِلَّا هو العزیز الحکیم ۔سو مرتبہ پڑھے۔اس کے بعد یہ دُعا پڑھے یَا صَانِعَ کُلِّ مَصنُوْعٍ یَاجابِرَ کل کسیراً یسیرٍا ویَا حاضِر کل مدآءٍ وَیَا شَاهِدَ کُلِ نَجوىٰ ویَا عَالم کل خفیةٍ وَیَا شَاهِدَ غَیرَ غایبٍ وغالب غیر مغلوب و یا قریبٌ غیر بعیدٍا وَایَا مُونَس کل وَحیدٍ ویَاحَیُّ مُحیَ الموتیٰ وممیت الاحیآء القآئم علٰی کُل نفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ وَیَا حَیًّا حِیْنِ لَا حیَّ لا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ صُلِّ عَلٰی مُحمَدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

نمازِ امام موسیٰ کاظمؑ:-یہ نماز دو رکعت ہے۔ہر رکعت میں سورۂ حمد کے بعد بارہ مرتبہ سورۂ توحید پڑھے اور پھر یہ دُعا پڑھے اِلٰهی خشعَتِ الاصَواَتُ لَکَ وَضلَّتِ الاحلَام فیکَ وَوَجِلَ کُلُّ شیّءٍ مِنْکَ وَهَرَبَ کلَّ شَیءٍ اِلَیْکَ وَضَاقَتِ الاشیاء دُونک وَمَلَا ءِ کُل شیءٍ نُورُک َمانتَ الرفیع فی جَلَالِکَ وَانْتَ الْبَهِیُّ فی جَمَالَکَ واَنْتَ الْعَظِیْم فی قُدْرِکَ وَاَنْتَ الَّذِیْ لَا یَؤُ رکَ شیٌ یَامُنزل نِعْمَتِیْ یَا مُفَرّج کُربَتِیْ وَیَا قَاضِیَ حَاجَتِیْ اعطِنِیْ مَسئَلَتِیْ بِلَا اِلٰهَ اِلَّااَنْتَ اٰمَنْتُ بِکَ مخلصًا لَکَ دینی اصْبَحتُ عَلٰی عَهْدِکَ وَوعْدِکَ مَا استَطَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِالنِّعْمَةِ وَاسْتِغْفِرُکَ مِن الذُّنُوْبِ الَّتِیْ لَا یَغْفِرُهَا غَیْرُکَ یا مَن هُوَ فِی عَلُّوهٖ دانٍ وَفِیْ دُنُوّهٖ عالٍ وَفی اشراقِهٖ مُنیرٌ وَفی سُلْطَانِه قَوِیٌّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

نمازِ حضرت امام رضاؑ:-یہ چھ رکعت ہے ہر رکعت میں سورۂ حمد کے بعد دس مرتبہ سورہ ہل اَتٰی الخ پڑھے اس کے بعد یہ دُعا پڑھے۔یَا صَاحبِیْ فِیْ شِدَّتِیْ وَیَا وَلِّی فِیْ نِعْمَتِیْ وَیَا

اِلٰهِیُ وَاٰلِهٖ اِبْرَاهِیْمَ وَاِسْمَاعِیْلَ وَاِسْحَاقَ وَیَعْقُوْبَ وَیَارَبِّ کٓهٰیٰعٓصٓ وَیٰسٓ وَالْقُراٰنِ الْحَکِیْمِ اَسْئَلُکَ یَا اَحْسَنَ مَنْ سُئِلَ وَیَا خَیْرَ مَنْ دُعِیَ وَیَا اَجْوَدَ مَنْ اَعْطیٰ وَیَا خَیْرَ مُرتجیٰ اَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّی عَلٰی مُحَمَّدٍ واٰلِ مُحمَّدٍ۔

نمازحضرت امام جوادؑ: -یہ نماز دو رکعت کی ہے۔ ہر رکعت میں سورۂ حمد کے بعد ستر ۷۰ مرتبہ سورۂ توحید پڑھے۔ اسکے بعد یہ دُعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْاَرْوَاحِ الفانیة والْاَجْسَاد البَالِیةِ اَسْئَلُکَ بِطَاعة الْاَرْوَاحِ الرَّاجِعة اِلٰی اَجْسَادِهَا وَبِطَاعَةِ الاَجْسَادِ الْمُلتَئِمَةِ بِعَرُوْقِهَا و بِکَلِمٰتِکَ النَّافذة بینهم واَخْذِکَ الحقُ مِنْهُمْ وَالخَلَائِقُ بین یَدَیْکَ یتنظرونَ فَصْلَ قَضَآئِکَ وَیَرْجُوْنَ رَحْمَتِکَ وَیخَافُوْنَ عَقَابَکَ فصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلِ النُّوْرَ فِیْ بَصَرِیْ وَالیَقِیْنَ فی قَلْبِیْ وَذِکرِکَ بِاللَّیْلِ وَالنَّهار عَلٰی لِسانی وعَمَلاً صَالِحًا فارْزُقنی ۔

نمازحضرت امام ہادی علیہ السلام: - یہ نماز دو رکعت کی ہے۔ پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ یٰسین ،دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ رحمٰن پڑھے،اور اس کے بعد یہ دُعا پڑھے یا بَارُّ یَاوَصُوْلُ یَا شَاهِدَ کُلِ غَآئِبٍ یَا قَرِیْبُ غَیْرَ بَعِیْدٍ وَیَا غَالبُ غَیْر مَغْلُوْبِ وَیَا مَنْ لَا یُعْلَمُ کَیْفَ هُوَ اِلَّا هُوَ یَامَنْ لَا تَبْلَغُ قُدْرَتَهُ اَسْئَلُکَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِکَ الْمَکْنُوْنِ الْمُخْزُونِ الْمَکتُو عَمَّن شِئتَ الطَّاهِرِ الْمُطَهرَّ الْمُقدَّسِ النُّوْرِ التَّامِّ الحیِّ الْقَیُوْمِ العَظِیْم نُورالسَّمٰواتِ وَنُوْر الاَرْضِیْنَ عَالِمِ الغَیْبِ وَالشَّهادَة الْکَبِیْرُ الْمُتَعَال العَظِیْم صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآل مُحَمَّدٍ۔

نماز اِمام حسن عسکری علیہ السلام: -یہ نماز چار رکعت کی ہے۔ پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد پندرہ مرتبہ سورۂ اِذا زُلْزِلَتِ دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد پندرہ مرتبہ سورۂ توحید اسی طرح دوسری دو رکعتوں میں بھی یہی سورے پڑھے۔ اس کے بعد یہ دُعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْد لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْبَدِیُّ قَبْلَ کُلِ شَیْءٍ وَاَنْتَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُذَلِّکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ کُلَّ یَوْمٍ فی شَانٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَالِقُ

مَایُرَیٰ وَمَا لا یُریٰ الْعَالِمُ بِکُلِّ شَیْءٍ بِغَیْرِ تَعْلِیْمٍ اَسْئَلُکَ بِآلائِکَ وَنعُمَآئِکَ بِاَنَّکَ اللّٰـهُ الـرَّبُّ الَواحِدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیم وَاَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ اَنْت اللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْوِتـرُا لْفَـرْدُ الاحَـدُ الـصَّـمَدُ الَّذِیْ لَم یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهُ کفواً اَحَدْ وَاَسْـئَـلُکَ بِـاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اللّطِیْف الْخَبِیْرُ القایم عَلٰی کُلِّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَـتُ الـرَّقِیْـبُ الـحَفِیْظُ وَاَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ اللّٰهُ الْاَوَّلُ قَبْلَ کُلِّ شَیْءٍ وَالْاٰخِرُ بَعْد کُـلِّ شَـیْ ءٍ وَالْبَـاطِـنُ دُوْنَ کُل شیْ ءٍ الضَّارُ النَّافِعُ الْحَکِیْمُ الْعَلِیْم وَاَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ اَنْـتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ البَاعِثُ الْوَارِثُ الْحنَّانَ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ ذُوْالْـجَلَالِ وَالْاِکـرَامَ وَ ذُوْالـطَّـوْلُ وَ ذُوالعِزَّةِ وَذو السُلْطَانَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ احَطْتَ بِکُلِّ شَی ءٍ عِلْمًا وَّ اَحْصَیْتَ کُلَّ شَیءٍ عَدداً صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحمَّدٍ۔

نماز حضرت حُجتؑ علیہ السلام:۔ یہ دو رکعت ہے ۔ ہر رکعت میں سورۂ حمد پڑھنے کے وقت جب **اِیَّـاکَ نَـعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنَ** پر پہنچے تو یہ آیت سومرتبہ پڑھے اوراس کے بعد سورہ تمام کرکے سورۂ توحید ایک مرتبہ پڑھے۔لیکن ذِکر رکوع اور ذکر سجدہ **سُبْـحَانَ رَبِّـیَ الـعَـظِیْـم وَبِـحَمْدِہٖ** (ذکر رکوع)اور **سُبْـحَانَ رَبِّـیَ الاعـلٰی وَبِحَمْدِہٖ** (ذکر سجدہ) سات سات مرتبہ پڑھے ۔ جب نماز سے فارغ ہوجائے تو یہ دُعا پڑھے۔

اِلٰهِیْ عَظُمَ الْبَلَآءُ وَبَرِحَ الْخِفَآءُ وَانْکَشَفَ الْغِطَآءُ وَانْقَطَعَ الرَّجَآءُ وَضَاقَتِ الْاَرْضُ وَمُـنِعَتِ السَّمَآءُ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَاِلَیْکَ الْمُشْتَکٰی وَعَلَیْکَ الْمُعَوَّلُ فِی الشِّدَّةِ وَالرَّخَآءِ اَلـلّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍاُوْلِی الْاَمْرِ الَّذِیْنَ فَرَضْتَ عَلَیْنَا طَاعَتَهُمْ وَعَرَّفْتَنَا بِـذَالِکَ مَـنْـزِلَتَهُـمْ فَـفَـرِّجْ عَـنَّا بِحَقِّهِمْ فَرَجًا عَاجِلًا قَرِیْبًا کَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْهُوَاَقْرَبُ یٰامُحَمَّدُیَاعَلِیُّ یَاعَلِیُّ یَا مُحَمَّدُ اِکْفِیَانِیْ فَاِنَّکُمَا کَافِیَانِ وَانْصُرَانِیْ فَاِنَّکُمَا نَاصِرَانِ یَا مَـوْلَانَـا یَـا صَـاحِـبَ الزَّمَانِ اَلْغَوْثَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ اَدْرِکْنِیْ اَدْرِکْنِیْ اَدْرِکْنِیْ اَلسَّاعَةَ اَلسَّاعَةَ اَلسَّاعَةَاَلْعَجَلَ اَلْعَجَلَ اَلْعَجَلَ یَا اَرْحَمَ الرَّحِمِیْنَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍوَاٰلِهِ الطَّاهِرِیْنَ۔

نماز کُن فیکون:۔مجمع الدعوات میں مذکور ہے ،جب کسی کو کوئی مُشکل یا سختی در پیش ہو

اوراس کا علاج اس کے سامنے ناممکن ہوتو وہ یہ نماز پڑھے اس کا طریقہ اسی طرح ہے کہ انسان تنہا وہاں چلا جائے جہاں اس کو کوئی نہ دیکھے۔ دو رکعت نماز حاجت کی نیت کر کے نماز شروع کرے۔ ہر رکعت میں بعد حمد آیۃ الکرسی **ھُم فیھا خالدون** تک پڑھے پھر تشہد وسلام کہنے کے بعد سیدھا کھڑا ہوجائے۔ سر برہنہ اور کوئی کپڑا گردن میں ڈال دے اور اپنے ہاتھوں کو قیدی کی طرح باندھے، اور آسمان کی طرف ہاتھوں کو بلند کرے اور سورہ یٰسین کی تلاوت کرے جب کُن فیکون تک پہنچے تو فوراً سجدہ میں چلا جائے۔اور کہے **سُبْحَان الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلکوتُ کُلِّ شیٴٍ وَّاِلَیْهِ تُرجَعُوْن**۔انشاء اللہ اس کی مُراد برآئے گی۔

نماز حضرت عباسؑ:-یہ نماز حاجت اور ہر مُہم امر کے لئے پڑھی جاتی ہے۔ دو رکعت نماز صُبح کی طرح ہے لیکن نماز سے ۱۰۰ مرتبہ صلوات پڑھ کر نماز شروع کرے۔ پہلی رکعت کے دو سجدے تمام کرنے بعد بیٹھنے کی حالت میں ۱۴۰۰ مرتبہ صلوات پڑھے اور پھر دوسری رکعت تمام کرے بعد سلام ۱۰۰ مرتبہ صلوات پڑھے اس کے بعد حاجات طلب کرے۔

نماز جعفر طیّارؑ:-یہ نماز چار رکعت ہے۔ دو دو کر کے پڑھی جائے۔پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ **اِذا زُلْزِلَتِ الْارضُ** دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ **والعادیات**۔تیسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ **اِذا جَآءَ** اور چوتھی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ **قُل ھو اللّٰہُ اَحَد** پڑھے لیکن ہر رکعت میں دونوں سورتوں کی قرأت کے بعد پندرہ مرتبہ **سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر** پڑھے پھر رکوع میں چلا جائے۔ ذِکر رکوع کے بعد رکوع میں ہی دس مرتبہ یہی ذِکر پڑھے۔ رکوع سے سر اُٹھانے کے بعد یہی ذِکر کھڑے ہو دس مرتبہ پڑھے۔ پھر سجدہ میں جا کر ذِکر سجدہ کے بعد دس مرتبہ یہی ذکر سجدہ میں بھی پڑھے۔سجدہ سر اُٹھانے کے بعد بیٹھ کر پھر یہی ذکر دس مرتبہ پڑھے۔ پھر دوسرے سجدہ میں جا کر ذکر کے بعد یہی ذکر دس مرتبہ پڑھے۔ اسی طرح دوسری رکعت میں بھی یہی تعداد اسی ترتیب سے پڑھے اور اس ذکر کی تعداد جملہ چار رکعات میں ۳۰۰ بن جاتی ہے۔

اس نماز کی فضیلت کے متعلق چند اقوال:-یہ نماز اکسیر اعظم ہے۔ یہ نماز کبریتِ احمر

ہے۔ یہ نماز جُملہ گناہوں کو بخش دیتی ہے۔ ہر مطلب کے لئے یہ پڑھی جائے ہر مشکل امر کے حل کے لئے اِس سے بہترین ذریعہ کوئی نہیں ہے۔ حاجات کی برآری کے لئے یہ نسخہ غیر منسوخ ہے۔

اس کی فضیلت کا وقت روز جمعہ کا ابتدائی حِصّہ ہے۔ شیخ کلینیؒ نے ابوسعید مدائنیؒ سے روایت کی ہے کہ امام جعفر الصادقؑ نے مجُھ سے فرمایا کہ آیا تجھے ایسی چیز تعلیم دوں کہ جسے نماز جعفر طیار میں انسان پڑھے۔ میں نے عرض کی ہاں میرے آقا و مولا۔ آپ نے فرمایا جب چار رکعت کے آخری سجدہ میں تسبیحات کے پڑھنے سے فارغ ہوجائے تو یہ دُعا پڑھے۔ **سُبْحَانَ مَن لَبِسَ العِزَّوَالْوِقَارِ ، سُبْحَانَ مَن تَعَطَّفَ بِالْمَجْدِ وَتَكِرَّمَ بِهِ سُبْحَانَ ذِی الْمَنِّ وَالنِّعُمِ سُبْحَانَ ذِی الْقُدْرَةِ وَالْكَرَمِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِمَعَاتِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِکَ وَمُنْتَهی الرَّحْمَةِ مَنْ کِتَابِکَ وَاسْمُکَ الْاَعْظَمَ وَ کَلِمٰاتِکَ التَّامَةَ الَّتِیْ تَمَّتْ صِدْقاً وَّعَدْلًا صَلِّ عَلٰی مُحمَّدٍ وَّ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَافْعَلْ بِیْ** ۔(اس کے بعد ربّ العزّت سے اپنی حاجتیں طلب کرے)

مفضل بن عُمر سے مروی ہے کہ ایک دِن اُنہوں نے امام جعفر الصادق علیہ السّلام کو نماز جعفر طیّار پڑھتے دیکھا۔ امام نے اسکے بعد اپنے ہاتھوں کو بلند کر کے ایک ہی سانس میں **یارِبّ یاربّ** ۔ اس کے بعد ایک ہی سانس میں ربِّ ربِّ ۔ اس کے بعد ایک ہی سانس میں **یَا اللّٰه یااللّٰه** ۔ اسکے بعد ایک ہی سانس میں **یَاحَیُّ یَاحَیّ** ُ۔ اس کے بعد ایک ہی سانس میں **یَارَحِیْم یَارَحِیْم** ۔ اسکے بعد ایک ہی سانس میں **یَارَحْمٰن یَارَحْمٰن** ۔ اسکے بعد سات دفعہ **یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْن** پڑھا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَفتَح القَول بحمدکَ وانطق بالثآء عليک وامحدک واتی زمن لم تکن ممد و حاً بفضلِکَ مَوصُوفًا بِمَجِدِکَ عوّاواً علی المذنبين لجلمکٍ تخلّف مکان ارضک من طاعتک فکنت عليهم عطوفاً بجودک جواداً بفضلِکَ عواداً بکرمک يا لا اِلٰه اِلَّا اَنْتَ المنّان ذوالجلال والاکرام.

صادق آلِ مُحمّدؑ نے مفضل بن عُمر و سے فرمایا کہ جب بھی تمہیں کوئی حاجت در پیش ہو تو نما زجعفر طیارؑ پڑھ کر مندرجہ صدر دُعا پڑھ۔ تمہاری حاجت ضرور روا ہوگی۔

نمازِ حضرت سلمانِ فارسیؓ:۔ یہ نماز تیس رکعات ہے۔ نماز صُبح کی طرح پڑھی جاتی

ہے۔لیکن ماہ رجب میں پڑھنی چاہئے ۔اس کا طریقہ اس طرح سے ہے۔دس رکعات ماہ رجب کی پہلی تاریخ میں دو دو کر کے پڑھے ہر رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ توحید اور سورۂ **قل یا ایھا الکافرون** تین تین مرتبہ پڑھے۔جب دو رکعت ختم کرے تو ہاتھوں کو بلند کر کے یہ دُعا پڑھے **لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وحدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وهُوَ حَیٌّ لَّا یَموت بِیَدِ هِ الْخَیْر وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شیءٍ قَدِیْر .اللّٰهُمَّ لا مانع لِمَا اَعطَیْتَ وَلا معطی لما منعت وَلا ینفع ذا لجدّ مِنْکَ الجدُّ**۔اس کے بعد ہاتھوں کو اپنے چہرے پر ملے۔

پندرہ ویں ماہِ رجب کو دس رکعت نماز اسی طرح بجالائے جس طرح ذکر کردیا گیا اور ہر دو رکعت کے بعد ہاتھوں کو بجانب آسمان بلند کر کے یہ دُعا پڑھے **لَا اِلٰـهَ اِلَّا وَحْدهٗ لَاشَرِیْکَ لَه لَـهُ الْملک والحمد یُحیی وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا یَموت بیدِهِ الخیر وُهو عَلٰی کُلِّ قَدِیْر اِلٰهًا وَاحداً احداًفرداً صمدًا لَم یَتخذ صاحِبةً وَّلَا وَلَدًا**۔اسکے بعد ہاتھوں کو چہرے پر ملے۔

ماہ رجب کی آخری تاریخ کو مابقیہ دس رکعت اسی طرح بجالائے ۔ بعد از نماز ہاتھوں کو بلند کر کے یہ دُعا پڑھے۔ **لَا اِلٰـهَ اِلَّا وَحْدهٗ لَاشَرِیْکَ لَه لَـهُ الْملک والحمد یُحیی وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا یَموت بیدِهِ الخیر وُهو عَلٰی کُلِّ قَدِیْر وَ صَلّی اللّٰهُ عَلٰی محمد وآله الطاهرین ولا حول ولا قوة اِلا باللّٰهِ العلی العظیم** پھر ہاتھوں کو اپنے چہرے پر ملے۔

ہر نماز کے بعد اپنی حاجات طلب کرے ۔ روایات میں آیا ہے کہ یہ نماز تیر بہدف ہے ہراُمید برآتی ہے۔

نماز اعرابی:- یہ دو رکعت ہے۔پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سات مرتبہ **قُل اعوذ برب الفلق** دوسری رکعت میں بعد از سورۂ حمد سات مرتبہ **قل اعوذ برب الناس** ۔اسکے بعد بعد از تشہد وسلام سات مرتبہ آیۃ الکرسی **هُم فیها خالدون** تک ۔اس کے بعد آٹھ رکعت نماز چار چار کر کے جب چار رکعت ادا کرے تو سلام پڑھ کے اسی طرح مابقیہ چار رکعتیں ادا کی جائیں۔لیکن ان کی ترکیب اس طرح سے ہے کہ ہر رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ **اِذا جَاءَ نصرا للّٰهِ** ایک مرتبہ اور سورۂ توحید پچیس مرتبہ اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔**یَا حَیُّ یا قَیُّوم یاذا الجلال**

والاکرام یا الھا الاولین والاٰخرین یا ارحم الرّحِمِینَ یا رَحمان الدُّنیا والاٰخرۃ ورَحیمھُما یا ربّ یاربّ یاربّ یاربّ یاربّ یَاربّ یَاربّ یَاربّ یَا اللّٰہ یا اللّٰہ یَا اللّٰہ یَا اللّٰہ یَا اللّٰہ یَا اللّٰہ یَااللّٰہ صلِّ عَلٰی مُحمّدٍ وّا لہ واغْفِرْلِیْ . اس دُعا کے بعد اپنی حاجات طلب کرے اور بعداز حاجات ستر مرتبہ **لاحول ولا قوۃ اِلا باللہ العلّی العظیم** اوراس کے بعد **سُبْحَان اللّٰہ رَبّ العرش الکریم** پڑھے۔

نمازِشُکر :-یہ دو رکعت نماز ہے ۔ اس میں پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ توحیداور دوسری رکعت میں بعداز حمد ایک مرتبہ **قُل یاایُّھا الکافرون** لیکن پہلی رکعت کے رکوع اور سجود میں **الحمد اللّٰہ شُکراً و حمدًا** اور دوسری رکعت کے رکوع اور سجدوں میں **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اِستجب دُعَآی واعطای مَسئَلتِی۔**

صادق آل محمدؑ فرماتے ہیں کہ جب انسان کو اللہ کی طرف سے کوئی نعمت ملے یا کوئی مصیبت اس سے دور ہوجائے تو یہ نماز پڑھی جائے۔

نمازمغفرت:-یہ نماز دورکعت ہے۔اس میں ہررکعت میں حمد کے بعد ساٹھ مرتبہ سورۂ توحید پڑھے۔امام جعفر الصادقؑ فرماتے ہیں جو یہ نماز بجالائے تو خُداوند کریم اس کے گناہوں کو بخش دیگا۔

نمازتوبہ:-یہ دورکعت نماز مثلِ نماز صُبح کے بجالائے ،لیکن نماز اول غسلِ توبہ کرے۔

۲۔ پھر سچّے دل سے صیغہ توبہ اس طرح پڑھے۔ **اِنّیْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْم وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ اُشْھِدُ اللّٰہَ وَجَمِیْع مَلٰٓئِکتِہٖ وَانبیائِہٖ وُرُسُلہٖ وَحَمَلَۃَ عَرشِہٖ وَجَمِیْع خَلْقِہٖ اِنّی نَادِمٌ عَلَی مَا سَلَف مِنَ الذُّنُوْب وَالمعاصِی و مُعْتَرِفٌ بِھَا وَانِیّ عَازِمٌ عَلٰی اَنْ لَا اَعُود اِلَیْھا وَقَدْ عٰاھَدْتُ اللّٰہ تَعالٰی عَلٰی ذالِکَ اَلْفَ عَھَدٍ فی عُنُقی یُطَالِبُنِیْ یَوْم القیامۃ وصلیَّ اللّٰہ عَلٰی مُحمَّدٍ وَّالہٖ ۔**

جناب امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں توبہ کی چھ شرطیں ہیں۔ا۔ سابقہ گناہوں سے پشیمان ہونا۔۲۔ جو واجبات ترک ہوگئے ہوں ان کو بجالانا ۔۳۔مظلوموں کا حق اپنی گردن سے اُتارنا۔۴۔جن لوگوں کا قصور کیا ہو یعنی کسی کا حق چھینا ہو یا کسی پرظلم کیا ہو، اُن سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لینا۔۵۔ دوبارہ گناہ نہ کرنے کا پختہ عہد کرنا۔ ٦۔ اپنے نفس کو خدا کی عبادت اور

اطاعت میں اس طرح گھلانا جس طرح اُسے گناہوں سے پالا ہے۔ اور اسے اطاعت کا اس طرح مزہ چکھانا جس طرح کہ اُسے شروع میں معصیّت کا ذائقہ چکھایا ہے۔

یہ چھ اہم باتیں زیرِ نظر رکھ کر اور اللہ تعالیٰ کی یہ آیت سامنے رکھ کر **یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوبُوا اِلَی اللّٰہِ توبۃً نَصُوحاً** ۔"اے ایمان لے آنے والو سچّے دِل سے خدا کی بارگاہ میں توبہ کرو"۔ اگر نمز توبہ پڑھے تو انسان رستگاہ ہوگا۔

نمازِ ردِ مظالم:- یہ نماز چار رکعت ہے۔ اس کی ترکیب یہ ہے، پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ توحید ۲۵ مرتبہ، دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ توحید پچاس مرتبہ پھر رکوع و سجود وسلام اس کے بعد تیسری رکعت میں بعد از حمد ۷۵ مرتبہ سورۂ توحید اور چوتھی رکعت میں بعد از سورۂ حمد ۱۰۰ مرتبہ سورۂ توحید، اس کے بعد نماز تمام کرے۔

مظالم کی تشریح:- یہ وہ حقوق ہیں جو کسی شخص کے ذمّہ واجب الادا یا بخشوانے کے قابل ہوں۔ خواہ یہ حقوق مالی ہوں یا غیر مالی۔ لوگوں کے حقوق کی تلافی وارث کا مال واپس کرنے یا اُس سے بخشوانے یا اگر یہ ممکن نہ ہو تو اس کی طرف تصدیق کرنے یا حاکم شرع کے پاس پہنچانے یا اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اُس کے حق میں دُعائے مغفرت کرنے سے ہوسکتی ہے۔ اگر اس طرح تلافی ممکن نہ ہو تو ردِ مظالم بجالائے جس کی وجہ سے خداوند کریم روز قیامت صاحبانِ حقوق کو اس گنہگار سے راضی اور اس کے مظالم کو رد فرمائے گا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص اِس نماز کو بجالائے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے بے پناہ فضل و کرم سے اسکے مطالبہ کرنے والوں کو بروزِ حشر راضی فرمائے گا۔ یہ نماز پڑھنے والا سب سے پہلی صف میں بہشت میں داخل ہوگا۔

نمازِ غفیلہ:- یہ نماز دو رکعت ہے۔ اور اس کا وقت مغرب کی سُرخی ذائل ہونے سے پہلے ہے۔ اس میں پہلی رکعت میں بعد از سورۂ حمد یہ آیتیں پڑھے **وَذَالنُّونِ اِذذَھبَ مُغَاضِبًا فظَنَّ اَنْ لَّنْ نَقْدِرُ عَلَیْہِ فَنَادیٰ فِی الظُّلمات اَنْ لَا اِلٰہ اِلّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ فستجبنَا لَہٗ وَنَجَّیْنَا ہُ مِنَ الغَمِّ وَکَذَالِکَ نُنْجِی الْمُؤمِنِیْنَ** اور دوسری رکعت

میں بعد از سورۂ حمد یہ پڑھے۔ **وَعِنْدَهُ مَفَاتِيْحُ الغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا وَلَا حَبَةٍ فِي الظُّلماتِ الارض وَلَا رَطبٍ وَلَا يَابِسٍ اِلَّا فِي كتٰبٍ مُّبِيْن** اور قنوت میں یہ دعا پڑھے۔ **اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمَفَاتِيحِ الْغَيْبِ اَلَّتِيْ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُصَلّی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّد اَنْ تَفْعَلُ بی** اسکے بعد اپنی حاجات بیان کر کے یہ دُعا پڑھے۔ **اللّٰهُمَّ اَنْتَ وَلِيّ نِعْمَتِيْ والْقَادِرُ عَلٰی طَلِبَتی تَعْلَمُ حاجَتِیْ فَاسْئَلُكَ بحقِ مُحَمَّدٍ وَّا لِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَمَا قَضَيْتُهالِيْ۔**

صادق آل محمدؑ فرماتے ہیں جو شخص نماز غفیلہ بجالائے اور اس کے بعد طلب حاجات کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام حاجات برلائے گا۔

نماز مغفرت والدین:- یہ دو رکعت نماز ہے، پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد دس مرتبہ **رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَاب** پڑھے، اور دوسری رکعت میں بعد از سورۂ حمد دس مرتبہ **رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِی مُؤمِنًا وَلِلْمُؤمِنِيْنَ وَالْمُؤمِنَات** پڑھے۔

یہ نماز والدین کی اطاعت اور فرمانبرداری، ان کی رضامندی اور خوشنودی اور ان کے اعمال خیر کے لئے ہر طاعت گذار اولاد پر لازم ہے۔ اس سے نہ صرف ان کی اطاعت اور شُکر گذاری ہی کا موقعہ مِلتا ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ انسان بذاتِ خود دینی اور دنیاوی خوشنودیوں کا حق دار بن سکتا ہے۔

نماز مضطر:- یہ نماز چار رکعت ہے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۲۵ مرتبہ **اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰه اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌم بِالْعِبَاد** دوسری رکعت میں بعد از حمد ۲۵ مرتبہ **لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الغَمّ وَكَذَالِكَ نُنْجِی الْمُؤمِنِيْنَ** تیسری رکعت میں بعد حمد ۲۵ مرتبہ **حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعمَ الوَكِيْل** اور چوتھی رکعت میں بعد حمد ۲۵ مرتبہ **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیُّ العَظِيْم** اس کے بعد سلام پڑھے اور ۲۵ مرتبہ درود پڑھے۔ یہ نماز ہر حاجت روا ہونے کے لئے اکسیر اعظم اور ہر بیماری کے دفع ہونے کے لئے دوا ہے۔

نماز برائے آسانی مشکلات:۔اگر کسی مشکل میں ہو اور نا اُمید ہو تو رات کے آخری حصّے میں خصوصًا شب جمعہ وضو مکمل طریقے سے انجام دے اور دو رکعت نماز پڑھے اور نماز کے بعد ستر مرتبہ یہ دُعا پڑھے۔**بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ يَا اَبْصَرَ النَّاظِرِيْنَ يَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِيْنَ يَا اَسْمَعَ السَّامِعِيْنَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا اَحْكَمَ الْحَاكِمِيْنَ** اس کے بعد ہاتھوں کو بلند کر کے قاضی الحاجات سے اپنی حاجت طلب کرے۔انشاء اللہ پوری ہوگی۔

تجزیہ:۔یہ نمازیں جو درجہ الصدر کردی گئی ہیں،نظرانداز کردینے کے قابل نہیں ہیں۔ ان تمام نمازوں میں مجملاً ذکر دیا گیا ہے کہ کونسی نماز کس وقت اور کس مقصد کے لئے ادا کی جائے۔انسان اس دُنیائے رنگ و بو میں آئے دن گونا گوں مسائل اور مُشکلات سے دو چار ہو رہا ہے۔مسلک شیعہ میں ان مسائل اور مُشکلات سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ان گنت طریقے بتادئے گئے ہیں۔اگر انسان ایک وقفہ کے لئے سوچ لے کہ میرا مقصد تخلیق کیا ہے۔میری ابتداء وانتہا کیا ہے۔میں بساطِ دُنیا میں اُلجھ کے جو پریشان ہوتا ہوں۔اس کے لئے مُجھے کونسے طریقے اپنانے ہیں کہ جن پر چل کر میں اُخروی و دنیاوی سعادتوں سے ہم کنار ہوجاؤں گا۔تو درج صدر نمازوں پر غور کرے یہی ایک ذریعہ ہے جس کو اپنا کر ہم رستگار ہوجائیں گے۔یہ ائمہ اطہارؑ کا احسان عظیم ہے کہ انہوں نے ہمارے لئے سب سامان مہیّا فرمائے ہیں۔اور یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم اس سامان کی ابدی لذّتوں سے مُنہ موڑ بیٹھے ہیں۔

نماز کس طرح پڑھی جائے:۔مذہب شیعہ چونکہ ائمہ اطہارؑ کے قول وفعل کا پابند ہے۔اس لئے اُن ہی کی تاسی میں یہ لوگ نماز بھی ادا کرتے ہیں۔عمرابن حصین نے کہا کہ اُنہوں نے حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ بصرے میں نماز پڑھی اور اُنہوں نے یعنی عمرابن حصین نے کہا کہ حضرت علی علیہ السلام نے ہمیں وہ نماز یاد دلادی جو ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔پھر کہا حضرت علی علیہ السلام سر اُٹھاتے اور جُھکاتے وقت تکبیر پڑھا کرتے تھے۔ (بُخاری کتاب الآذان باب اتمام تکبیر التکبیر فی الرکوع پارہ سوم ص ۱۸ احمدی پریس لاہور۔المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد اول ص ۵۳۷)۔

اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ عُمر ابن حصین جانتا تھا کہ اب اُس نماز کی شکل بگڑ چکی ہے، اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمل وفعل تھا۔ وہ موجود نہیں تھا لیکن حضرت علی علیہ السلام نے بعینہٖ اُسی نماز کا طریقہ دکھایا جو رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے عہد میں دکھایا تھا۔

مسلک شیعہ میں چار رکعت نماز میں بائیس تکبیرات **اَللّٰــہ اکبر** معہ تکبیر تحریمہ پڑھی جاتی ہیں۔لیکن مروان اور خلفائے بنو اُمیہ نے یہ تکبیرات پکار کر کہنی چھوڑ دیں۔

دُعا قبل نماز:۔حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جس وقت آنحضورؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوجاتے تھے تو **اَللّٰــہ اکبر** کے بعد یہ آیت پڑھتے تھے۔**اِنِّیْ وَجَهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فطَر السَمٰوات وَالْاَرْض حَنِیْفاً** الخ آیت (صحیح مسلم جلد اول ص ۲۶۳۔ فتح الباری جلد اول ص ۴۰۹۔ کنز العمال جلد ۴ ص ۲۰۲۔ مشکوٰۃ ربع اول ص ۲۴۲)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

یہ نماز میں بلند آواز سے پڑھا جائے ، اور یہی مسلک شیعہ ہے ۔ امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں کہ بنی اُمیہ نے عہد کیا تھا کہ وہ تمام آثار مِٹا دئے جائیں کہ جو حضرت علیؑ کے طرۂ امتیاز تھے۔لہٰذا ایک آثار ان کے خیال میں یہ بھی تھا کہ حضرت علی بلند آواز سے نماز میں **بِسْمِ اللّٰــهِ** پڑھتے ہیں ۔لہٰذا اُنہوں نے بلند آواز سے **بِسْــمِ اللّٰهِ** پڑھنے کو ترک کردیا اور کروادیا۔ حالانکہ نماز اور اس کے تمام لازم وملزوم جناب ختمی مرتبت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہیں۔ جب آنحضرتؐ نے **بسم اللّٰه الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم** کو بلند آواز سے پڑھا تو یہی روش حضرت علی علیہ السلام کی بھی رہی۔ اب یہ الگ بات ہے کہ بنی اُمیہ یا اُن کے بہی خواہ آہستہ بسم اللہ پڑھ کر کن کے آثار کو مٹادینے کے درپے تھے آنحضورؐ کے یا حضرت علیؑ کے......؟

یہ تاریخی حقیقت ہے کہ آنحضرتؐ جب بھی نماز پڑھا کرتے تھے تو بآواز بلند **بِسْــمِ اللّٰــهِ الرَّحْــمٰنِ الرَّحِیْم** پڑھتے تھے۔ ملاحظہ ہو درج ذیل کتب: نیل الاوطار جلد ۲ ص ۹۱۔ ترمذی جلد اول ص ۳۳۔ کنز العمال جلد ۴ ص ۳۱۰۔ تفسیر کبیر فخر الدین رازی جلد اوّل ص ۱۶۰۔ خصائص سیوطی

جلد۲ص۱۴۲۔نو دی شرح مسلم جلد اول ص۱۷۲۔

شیعہ مسلک کی کتابیں تو اس قول وفعل سے بھری پڑی ہیں۔ پھر بھی ایک روایت درج کردی جاتی ہے۔صفوان جمال سے مروی ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ابی عبداللہ یعنی امام جعفر صادق علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب وہ ایسی نماز پڑھتے تھے کہ جن میں قرأت کو زور سے نہیں پڑھا جاتا تو اس میں بھی **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ** کو بلند آواز سے پڑھتے تھے۔ ملاحظہ ہو فروع کافی جلد اول ص۱۸۴۔شرائع الاسلام ص۳۳۔استبصار جلد اول ۱۵۸۔

آمین :-مسلک شیعہ میں سورۂ حمد کے بعد آمین نہیں پڑھا جاتا۔ اگر ایسا کیا تو نماز باطل ہونے کا یقینی امر ہے۔ بلکہ بعد سورۂ حمد آہستہ سے **الحمد لِلّٰهِ رَبِّ العالمین** اس وقت پڑھے کہ جب امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو۔اور یہ وجوبی نہیں ہے بلکہ مستحب ہے۔اگر سورۂ حمد کا جُز سمجھ کر پڑھ لے تو نماز باطل ہوجائے گی۔حضرت امام جعفرالصداق علیہ السلام سے مروی کہ آپ نے فرمایا کہ جب انسان امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو بعدِ حمد ماموم **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رِبِّ العالمین** کہے آمین نہ کہے۔ (فروع کافی جلد اول صف۱۸۲۔تہذیب الاحکام جلد اول ص۱۴۵)۔

امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ بلند آواز سے پڑھی جانے والی نمازوں میں یعنی صُبح وشام میں امام آمین نہ کہے۔ ملاحظہ ہو نیل الامطار جلد۲ ص۱۱۵۔ص۱۱۶۔

قنوت:-شیعہ مَسلک میں دو رکعتوں کے اختتام پر رکوع میں جانے سے قبل دونوں ہاتھ اُٹھا کر قنوت پڑھتے ہیں۔محمّد بن مُسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمّد باقرؑ سے قنوت کے بارے میں پوچھا کہ دِن کی پانچوں نمازوں میں دُعائے قنوت پڑھوں۔آپ نے فرمایا۔ ہر دوسری رکعت میں چاہے فرض ہوں یا نافلہ رکوع سے پہلے دُعائے قنوت پڑھ لے اور جس نے قنوت کو عمداً چھوڑ دیا اس کی کوئی نماز ہی نہیں۔ (استبصار جلد اول صفحہ۱۷۲)

قرآنِ مجید میں سورۂ بقرہ آیت ۲۳۸ میں واضح آیا ہے کہ **حافظوا علی الصّلواۃ والصلواۃ الوسطیٰ وقوموا اللّٰہِ قٰنِتِیْن**۔اپنی نمازوں کی حفاظت کرو۔خصوصیت کے ساتھ درمیانی نماز کی اور نماز میں کھڑے ہوکر گڑ گڑا کر قنوت پڑھو۔اور اسی آیت پر عمل کر کے شیعہ حضرات نماز

میں میں دُعائے قنوت بعد از رکعتین پڑھتے ہیں۔

انس بن مالک اور براء ابن عازب سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نماز میں دُعائے قنوت پڑھتے تھے۔ (تفسیر درمنثور جلد اوّل ص ۳۷۰)

ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ جب بھی میں نے آنحضرتؐ کے ساتھ نماز پڑھی تو اُنہوں نے نماز ظہر وعشأ اور صبح کی دوسری رکعت میں دُعائے قنوت پڑھی۔ (بخاری جلد ا ص ۹۰)

ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ نماز میں برابر دُعائے قنوت پڑھتے تھے۔

(دُرمنثور جلد اوّل ص ۳۰۷)

اس کے علاوہ ان کتابوں میں بھی دُعائے قنوت کا تذکرہ ہے۔ (بخاری پارہ ۴ ابواب الوتر مطبع احمد لاہور ص ۵۹ و ۰۷۔ فتح الباری جلد اوّل ص ۵۴۱۔ سنن نسائی باب القنوت ص ۳۶۷)

سجدۂ شُکر:- امام جعفر الصادقؑ فرماتے ہیں کہ سجدۂ شکر ہر مومن پر واجب ہے لہٰذا ہر ایک مؤمن کو سجدۂ شکر پر نماز کو تمام کرنا چاہیئے۔ اسی سے اپنے ربّ کو راضی اور فرشتوں کو تعجّب میں ڈال دینا چاہیئے۔ (**من لا یحضر الفقیه** جلد اوّل ص ۱۱۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کسی کام میں فرحت ہوجاتی تھی تو آپ سجدہ شُکر بجالائے تھے۔ (مشکوٰۃ باب الشکر ص ۱۲۳)

نماز واقعاً ایک مؤمن کے لئے باعثِ فرحت ہے۔ لہٰذا فرحت حاصل ہوتے ہی سجدۂ شُکر بجا نہ لانا کُفر کے مُترادف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلک شیعہ میں بعد از نماز پہلے تسبیح حضرت زہرا علیہا السلام یعنی ۳۴ بار **اللّٰه اکبر** ۔۳۳۔ بار **الحمد لِلّٰہِ** اور ۳۳ بار **سُبحان اللّٰه** پڑھا جاتا ہے۔ اوراس کے بعد دُعا وغیرہ سے فارغ ہوکر سجدۂ شُکر بجالاتے ہیں۔

فصل سیوم

یہ واجبات کے سلسلے میں بیان کیا جائے گا اور اس میں دو باب مندرج کردئے جائیں گے۔

پہلا باب:- نماز پنجگانہ: ان کا اجمالی ذکر گذشتہ اَوراق میں کیا گیا۔ اور اب چند شرائط بیان

کئے جائیں گے۔

۱۔ **قبلہ**:-خانۂ کعبہ جو مکۂ معظمہ میں ہے، نماز اسی کی طرف پڑھی جائے۔ لہٰذا نماز شروع کرنے سے پہلے قبلہ دریافت کرنے کی کوشش کرنی ضروری ہے، تا کہ یقین ہو جائے کہ قبلہ کس طرف ہے۔ اب اگر دریافت کرنے پر بھی قبلہ کی سمت معلوم نہ ہو سکے تو کسی بھی طرف نماز پڑھ لے ۔ اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ چاروں طرف نماز پڑھے۔

۲۔ **جسم کو ڈھانپنا** :- ہر مرد پر نماز میں آگے پیچھے جسم کو ڈھانپنا ضروری ہے اگر چہ اس کو کوئی دیکھنے والا بھی نہ ہو۔ ناف سے زانو تک ہی چھپانا اس وقت بھی ضروری ہے کہ جب مجبوری ہو۔ لیکن عورت پر نماز کی حالت میں تمام جسم یہاں تک کہ سر اور سر کے بال بھی ڈھانپنا واجب ہیں۔ البتہ منہ کا اتنا حصہ جسے وضو میں دھونا واجب ہے اور ہاتھ کی کلائی کے جوڑوں تک اور پاؤں کا ظاہری اوپر والا حصہ گھٹنوں تک ڈھانپنا ضروری نہیں ہے۔

۳۔ **لباس** :-نماز گذار کے لباس میں چھ شرطیں ہیں:۱۔ پاک ہو۔۲۔ مباح ہو۔۳۔ مردار کے اجزا میں سے نہ ہو۔۴۔ حرام حیوان کے گوشت سے نہ بنا ہو۔ ۵،۶ نماز گذار اگر مرد ہے تو لباس خالص ریشم کا یا سونے کی زردوزی کا نہ ہو۔ البتہ عورت اِس لباس اور آرائش میں نماز پڑھ سکتی ہے۔

البتہ یہ چیزیں نماز گذار کے لباس میں مستحب ہیں۔ عمامہ۔ تحت الحنک ۔ عبا پہننا ۔ سفید لباس ۔ ایسے کپڑے جو سب سے زیادہ پاکیزہ ہوں۔ خوشبو لگانا۔ عقیق کی انگوٹھی پہننا۔

اور یہ چند چیزیں نماز گذار کے لئے مکروہ ہیں۔ میلا لباس ۔ تنگ لباس ۔ شرابی کا لباس پہننا ۔ ایسے شخص کا لباس پہننا جو نجاست سے پرہیز نہیں کرتا ہو۔ نقش و نگار والا لباس۔ بٹن کھلے رکھنا اور ایسی انگوٹھی پہننا جس پر تصویر کندہ ہو۔

۴۔ **مکان**:-جہاں نماز پڑھ رہا ہو، اس مکان کے لئے چھ شرطیں ہیں:

۱۔ جگہ مباح ہو یعنی غصبی نہ ہو۔۲۔ جگہ ہلتی جھلتی نہ ہو، لیکن مجبوری کی حالت میں نماز پڑھ سکتا ہے مثلاً سفر میں ہو، ریل، موٹر گاڑی یا جہاز کا مسافر ہو۔۳۔ ایسی جگہ پڑھے جہاں اطمینان

ہو کہ میں اس جگہ نماز کو تمام کرسکتا ہوں ۔۴۔ایسی چھت کے نیچے نماز پڑھے جہاں کھڑا ہوسکے۔ یا جگہ اتنی وسیع ہو کہ رکوع اور سجود بجالا سکے ۔۵۔ جہاں نماز پڑھ رہا ہو وہ جگہ نجس نہ ہو۔ اور اگر نجاست سُوکھ گئی ہو تو پڑھ سکتا ہے۔ پھر بھی سجدے میں خشک نجاست پر سجدہ کرنے سے نماز باطل ہوجائیگی ۔٦۔نماز میں مرد اور عورت کے درمیان کم از کم ایک بالشت کا فاصلہ ہو۔

۵۔**نماز پڑھنے کے مستحب مقامات** :-ا۔مسجد۔سب سے افضل ترین نماز وہ ہے جو مسجد الحرام میں پڑھی جائے۔اس کے بعد مسجد نبویؐ، اس کے بعد مسجد کوفہ۔اس کے بعد مسجد بیت المقدس۔ اس کے بعد شہر کی جامع مسجد، اس کے بعد محلے کی مسجد۔اس کے بعد بازار کی مسجد۔ یہ صرف مردوں کے لئے ہے اور عورت کے لئے افضل اور بہتر یہ ہے کہ وہ گھر میں خصوصیت کے ساتھ گھر کے عقبی کمرے میں نماز پڑھے۔

٦۔ **مکروہ مقامات** :-ا۔حمام ۔۲۔نمک والی زمین ۔۳۔انسان کے مقابل میں۔۴۔ کھلے دروازے کے سامنے۔ ۵۔ سڑک اور گلی میں جب کہ راہ گیروں کو زحمت نہ ہو، نہیں تو حرام ہے۔ ٦۔ آگ اور چراغ کے سامنے ۔۷۔ باورچی خانے میں ۔ ۸۔ کنویں یا اس نالی کی جگہ جہاں پیشاب کیا جاتا ہے۔۹۔ جاندار کی تصویر کے سامنے۔۱۰۔ایسے کمرے میں جہاں مجنب والا ہو۔۱۱۔ایسی جگہ جہاں تصویریں لٹکی ہوں۔۱۲۔اگر چہ وہ نماز پڑھنے والے کے سامنے بھی نہ ہوں۔۱۳۔قبر کے اُوپر۔۱۴۔دو قبروں کے درمیان۔۱۵۔قبرستان میں۔

اَذان :-**قَالَ اللّٰه فی سورة المائده وَاِذا نادَیتھُمْ اِلَی الصَّلٰوة اِتخذوھا ھُزواً وَّلَعِبًا ذَالِکَ بَاَنَّھُمْ قَوْمٌ لا یعقلون** (آیت ۵۸)

ترجمہ:- جب تم اذان دے کر نماز کے واسطے لوگوں کو بلاتے ہو، تو یہ لوگ نماز کو ہنسی کھیل بناتے ہیں۔ یہ اس وجہ سے کہ یہ لوگ بالکل بے عقل ہیں اور کچھ نہیں سمجھتے۔

وَقَالَ اللّٰه فی سورة حٰمٓ السجدة ومن اَحْسَنَ قَوْلًا مِمّنْ دَعآ اِلی اللّٰه وَعَمِلَ صَالحاً وَقَالَ انّنی مِن المُسلمین۔ آیت ۳۳

ترجمہ:- اس سے بہتر کس کی بات ہوسکتی ہے کہ جو لوگوں کو خدا کی طرف بلائے اور اچھّے اچھّے کام کرے

،اور کہے میں بھی یقیناً خُدا کے فرمان بردار بندوں میں ہوں۔

عَـن امیـر المؤمنین علیه السلام اِنَّهٗ سأل عنِ النَّبِی صلی اللّٰهِ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَمَ عَـنۡ تَـفۡسِیـرالاذان فَقالَ یا علی الاذان حجة علیٰ اُمَّتِی وتفسیره اِذقال المؤذّن اَللّٰهُ اکبَر اَللّٰهُ اَکۡبَرَ فاِنَّهٗ یقول انت الشَّاهد علی ما اَقول یا اُمَّة مُحَمَّد قَد حضرت الصَّلاة فتهیَّـو اودعـواعـنـکـم شـغـل الـدُّنیا واِذ قَال اشهد اَن لَّا اِلٰه اِلَّا اَللّٰهُ فاِنَّهٗ یقول یا اُمَّةِ مُـحـمَّد اَشهداللّٰه و اشهد ملائِکته اِنِّیۡ اَخۡبِرتکم بوقت الصَّلاة فتفرغوا لها واذ قال اشهـد انَّ مُـحَمَّدً رسول اللّٰه فَاِنَّه یقول یعلم اللّٰه ویَعلم مَلائِکتهٖ اِنّی اخبرتکم بوقت الـصَّـلاة فتفرغوا لها فاِنَّه خیرلکم واِذ قَالَ حیَّ علی الصَّلوٰة فَاِنَّهٗ یقول یا اُمَّة مُحَمَّد دیـن قـد اظهـره الـلّٰـه لـکـم و رسـولـه فـلا تـضـیـعوه ولکن تعاهد وه یغفراللّٰه لکم تـفـرغـوالـصَّـلاتـکـم فـانَّها عماد دیکنکم وَاِذا قال حی علیٰ خیر العمل فانّه یقول تـرحمو اعلیٰ انفُسکم واِذا قَال حیَّ علی الفلاح فانَّه یقول یا امة مُحَمَّدقد فتح اللّٰه عَـلَیۡـکُـمۡ ابواب الرَّحمة فقوموا وخذوا نصیبکم من الرَّحمة تربحواللّدُنیا والأخرة واِذا قـال اللّٰه اکبر اللّٰه اکبر فانَّهٗ یقول ترحموا علیٰ انفسکم فِانّه لا اعلم لکم عملاً افضل من هذه فتفرغوا لصلاتکُم قبل النّدامة وَاِذا قال لا الٰه اِلَّا اللّٰه فَاِنَّه یقول یااُمَّة مُـحَـمَّد اعلموا علیٰ قد جعلت امانّه سبع السَّمٰوات وسبع ارضین فی اعناقکم فان شئتم فاقبلوا وان شئتم فادبروا فمن اجابنی فقد ربح ومن لا یجبنی فلا یضرنی.

جناب امیرالمومنینؑ نے آنحضرتؐ سے اذان کی تفسیر کے سلسلے میں عرض کیا۔تو آنجنابؐ نے فرمایا۔ یاعلیؑ ۔اذان میری اُمّت پر حجت ہے اوراس کی تفسیر یہ ہے کہ جب مؤذن اذان میں اللہ اکبر اللہ اکبر پکارتا ہےتو وہ کہتا ہے اے اُمّت محمّدؐ مُجھ پرتم لوگ شاہد ہو کہ جو میں نے کہا کہ نماز کا وقت ہورہا ہے۔ تیار ہو جاؤ اور دُنیا کے مشاغل کو چھوڑ دو۔ جب مؤذن کہتا ہے **اَشۡهَدُاَنۡ لَّااِلٰهَ اِلَّا الـلّٰه**،تو مؤذن کہتا ہے کہ میں اللہ اور ملائکہ کو گواہ رکھتا ہوں کہ میں نے تم لوگوں کو باخبر کردیا کہ نماز کا وقت ہورہا ہے۔لہٰذا اس کی طرف آجانے میں اپنے آپ کو فارغ کرو۔ جب **اَشۡهَـــدُاَنَّ**

مُـحمّد رسول اللّٰہ کہتا ہے تو کہتا ہے کہ اللہ اوراس کے فرشتے جانتے ہیں کہ میں نے تم لوگوں کونماز کے وقت کی خبر دیدی لہٰذا اس کے لئے فارغ ہوجاؤ۔ کیونکہ اس میں آپ لوگوں کے لئے خیر ہے۔ جب کہتا ہے **حیَّ علی الصَّلوٰۃ** تو وہ کہتا ہے اے اُمّت محمّدؐ جو دین خدا اوراس کے رسولؐ نے آپ لوگوں پر ظاہر کیا۔ اس کو ضایع مت کرو۔ بلکہ اس کی پابندی کروتا کہ اللہ آپ پر رحم کرے فارغ ہوجاؤ نماز کے لئے کیونکہ نماز تمہارے دین کا ستون ہے۔ جب کہتا ہے **حـــیَّ علٰی خیر العمل** تو کہتا ہے۔اپنے نفسوں پر رحم کرو۔ جب **حی علی الفلاح** کہتا ہے۔تو کہتا ہے اے اُمت محمّدؐ اللہ نے تم لوگوں کے لئے رحمت کے دروازے کھول رکھے ہیں۔ کھڑے ہوجاؤ۔اور اپنے حصّے کی رحمت حاصل کرو۔اور آخرت کو دُنیا پر ترجیح دیدو اور جب کہتا ہے **اللّٰــہُ اکبر** تو کہتا ہے اپنے نفسوں پر رحم کرو نماز سے بہتر کوئی بھی عمل تم لوگوں کی نہیں ہے لہٰذا ندامت سے پہلے نماز کے لئے اپنے آپ کو فارغ کرو۔ جب **لا الٰـہ اِلا اللّٰـہ** کہتا ہے تو کہتا ہے، اے اُمّت محمّدؐ جان لو اللہ تعالیٰ نے سات آسمان اور سات زمینوں میں تم لوگوں کی گردنوں پر امانت رکھی ہے۔ اگر ادائے امانت کا خیال ہے تو لبیک کرو نہیں تو ہمارا کچھ بھی نہیں بگڑے گا۔

پھر آپؐ نے فرمایا : مؤذّن کی اذان پر لبیک کہنا گناہوں کا کفارہ ہے۔

پھر آپؐ نے فرمایا : جو مؤذن کی اذان پر لبیک نہ کہے۔اس سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مخاصمہ کرے گا۔

ایضاً : جو مؤذن کی اذان پر لبیک کہے وہ قیامت کے دن میرے پرچم تلے ہوگا۔

ایضاً : جو مؤذن کی اذان پر لبیک کہے۔ستر شہیدوں کا ثواب اسے ملیگا

ایضاً : جو مؤذن کیا اذان پر لبیک کہے اسکی شفاعت میرے ذمّہ ہے۔

ایضاً : جو اذان کے وقت کلام دُنیا میں مشغول ہویا ہوجائے تو اسکی ۴۰ سال کی عملیں ضائع ہوجائیں گی۔

یہ چند احادیث فضل اذان کے سلسلے میں درج کی گئیں۔اور یہ مذہب شیعہ کا اہم معاملہ

ہے کہ جب بھی اذان کی آواز کانوں میں آجائے تو فوراً لبیک کہہ کے مسجد کی طرف نماز کے لئے چلے۔تو اللہ تعالیٰ اس کے اعلانیہ گناہوں کے ساتھ ساتھ سری گناہ بھی بخش دیگا۔

دعا بعد از اذان

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ قَلْبِیْ بَارًّا وَّعَیْشِیْ قَارًّا وَّعَمَلِیْ سَارًّاوَّرِزْقِیْ دَارًّ وَّ اَوْلَادِیْ اَبْرَارًا وَّاجْعَلْ لِّیْ عِنْدَ قَبْرِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ مُسْتَقَرًّا وَّ قَرَارًا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

مسجد:-**اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِر وَاَقَامَ الصَّلٰوۃ وَاٰتی الزّکوٰۃ وَلَمْ یخش اِلّا اللّٰہ فَعَسیٰ اُولٰئِکَ اَن یکونُو امِنَ الْمُھتَدِیْنَ۔**

(سورہ توبہ آیت ۱۸)

ترجمہ:- خدا کی مسجدوں کو بَس وہی شخص جا کر آباد کرسکتا ہے، جو خدا اور روز آخرت پر ایمان لائے۔اور نماز پڑھا کرے۔اورزکوٰۃ دیتا رہے، اور خُدا اور روز آخرت پر ایمان لائے۔ اور نماز پڑھا کرے۔اور زکوٰۃ دیتا رہے، اور خدا کے سوا اور کسی سے نہ ڈرے تو عنقریب یہی لوگ ہدایت یافتہ لوگوں سے ہوجائیں گے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہونے کے وقت پہلے داہنا پیر داخل ہونے پر پڑھے **بِسمِ اللّٰہِ وعلی اللّٰہ توکلت ولا حول ولا قوۃ اِلا باللّٰہِ العلی العظیم** اور جب نکلے تو پہلے بایاں پیر نکالنے کے وقت اس طرح **بِسمِ اللّٰہ اعوذ باللّٰہ مِنَ الشَّیطَانَ الرَّجیم** پڑھے۔تو اللہ تعالیٰ ایک تو اس کی نماز قبول فرمائے گا۔اس کے ساتھ ساتھ ہر رکعت (کہ جو اس نے مسجد میں پڑھی) کے بدلے سو نمازوں کی فضیلت عطا کرے گا۔اور جب یہ نماز مسجد سے نکلے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرمائے گا اور ہر قدم کے عوض سو ثواب لکھے گا۔

آپؐ نے فرمایا۔جب مسجد میں داخل ہونے کے وقت بندۂ مؤمن **اَعُوذ بِاللّٰہِ من الشیطان الرجیم** پڑھتا ہے تو شیطان چلاّ اُٹھتا ہے ہائے میری کمر ٹوٹ گئی۔اللہ تعالیٰ اس کے عوض بندۂ مومن کو ایک سال عبادت لکھتا ہے اور جب مسجد سے باہر نکلنے کے وقت یہی

پڑھتا ہے۔تو اللہ تعالیٰ اس کے بدن کے ہر ہر مو کے بدلے سوثواب لکھتا ہے۔

آپؐ نے فرمایا کہ جب بندۂ مؤمن مسجد میں داہنا پیر داخل کرتا ہے تو ملائکہ اس کو کہتے ہیں کہ خُدا تجھے بخشے اور جب نکلتا ہے باہر پیر نکال کر تو ملائکہ کہتے ہیں خدا تجھے اپنی اماں میں رکھے اور تیرے حاجات پوری کرے اور تمہارے لئے جنّت لکھدے۔ حضرت ابی جعفرؑ فرماتے ہیں کہ قیامت میں تین چیزیں اللہ تعالیٰ سے شکایت کریں گی۔ اِن میں ایک وہ مسجد بھی ہے جو خراب ہو، اور اس میں نماز نہ پڑھی جاتی ہو۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جو مسجد میں چراغ جلائے ۔ ملائکہ اور حاملان عرش تب تک اس چراغ جلانے والے پر استغفار پڑھتے ہیں کہ جب تک یہ چراغ جلتا رہتا ہے ۔ امامؑ فرماتے ہیں کہ جو رات کے وقت مسجد میں چراغ جلائے۔ اللہ تعالیٰ چراغ جلانے والے کے ستر سالوں کے گناہ معاف کردیتا ہے۔ اور اس کے لئے ایک سال کی عبادت لکھتا ہے۔

اوقاتِ نماز، نماز میں جہر و اخفا، وقتِ فضیلت و آخرِ وقت

نام نماز	تعداد رکعات	تعداد رکعات حالت سفر میں	تعداد رکعات بلند آواز میں	تعداد رکعات آہستہ آواز	خاص وقت	فضیلت کا وقت	آخری وقت
صُبح	۲	۲	۲	×	صبح صادق	صبح صادق سے مشرق کی طرف سُرخی ظاہر ہونے تک	طلوع آفتاب تک جب صرف دو رکعت کا وقت ہو۔
ظہر	۴	۲	×	۴	سورج ڈھلنے کے بعد جتنی دیر میں ظہر پڑھ سکے	جب تک ہر چیز کا سایہ اس چیز کے برابر ہوجائے	آفتاب غروب ہونے میں صرف ظہر کی پوری رکعتوں اور عصر کی ایک رکعت کے پڑھنے کا وقت باقی رہ جائے
عصر	۴	۲	×	۴	آفتاب غروب ہونے میں صرف عصر کی نماز کا وقت باقی رہ جائے	ظہر کا وقت فضیلت کے بعد جب تک ہر چیز کا سایہ اس کے دوگنا ہوجائے	

مغرب	۳	۳	۲	۱	غروب آفتاب کے بعد تین رکعت پڑھنے تک آدھی رات ہونے میں جب اتنا وقت رہ جائے کہ صرف عشا پڑھ سکے	غروب آفتاب کے بعد مشرق میں جو سُرخی غروب ہونے بعد پیدا ہوتی ہے جب تک وہ انسان کے سر کے مقابل سے مغرب کی طرف نہ ڈھل جائے اول اور فضیلت کا وقت یہی ہے	
عشاء	۴	۲	۲	۲	آدھی رات ہونے میں جب اتنا وقت رہ جائے کہ صرف عشاء پڑھ سکے	پچھمؔ کی طرف کی سُرخی رفع ہونے کے وقت سے تہائی رات یعنی ایک ثلث رات گذر جانے تک	آدھی رات ہونے میں صرف ایک رکعت کا وقت باقی رہ جائے

مرد اور عورت کی نماز میں فرق

مَرد کی نماز	عورت کی نماز
۱۔صُبح ،مغرب اور عشاء کی پہلی اور دوسری رکعت مع دعا، رکوع وسجود وغیرہ بلند آواز سے پڑھے	۱۔ ہر نماز آہستہ پڑھے۔
۲۔کھڑے رہنے میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملاکر رانوں پر رکھے۔ رکوع میں ہاتھوں کو گھٹنے پر رکھے ۔ سجدہ میں دونوں رخساروں کے برابر ہاتھوں کو رکھے حالت سجدہ میں کُہنیاں زمیں سے نہ ملیں اور بدن کو قدرے کھینچ کر سجدہ اس طرح کرے صرف سات اعضا پیشانی اور ہتھیلیاں دو گھٹنے اور دو پاؤں کے انگوٹھے ہی زمین سے لگیں۔	۲ کھڑے رہنے میں دونوں ہاتھوں کو سینے پر رکھے ۔رکوع میں ہاتھوں کو گھٹنے سے اُوپر رکھیں ۔سجدہ میں ہاتھوں کو رخساروں کے برابر رکھے کہنیاں زمین سے ملی رہیں اور جب بیٹھے تو گھٹنے اوپر رہیں اورتلوے زمین سے لگے رہیں۔ ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھے۔

۳۔کھڑے رہنے کی حالت میں تین انگل سے کم اور ایک بالشت سے زیادہ فاصلہ دونوں پیروں کے درمیان نہ ہو۔	۳۔دونوں پاؤں ملا کر کھڑی ہو جائے۔
۴۔ بیٹھنے میں دونوں زانو دونوں پاؤں باہر نکال کر داہنے پاؤں کی پشت کو بائیں پاؤں کے تلوے سے ملا کر بیٹھے۔	۴۔ پہلے بیٹھ جائے تب سجدہ میں جائے۔
۵۔سجدہ میں جانے کے وقت پہلے ہاتھوں کو زمین پر رکھے۔	۵۔ درست ہو کر بیٹھے اور یکبار گھٹنوں پر سہارا دے کر کھڑی ہو جائے۔

واجبات نماز:-ان کی تعداد گیارہ[۱۱] ہے:

۱۔نیت ۔۲۔قیام ۔۳۔تکبیرۃ الاحرام ۔۴۔رکوع ۔۵۔سجود ۔۶۔قرأت ۔۷۔ذِکر۔

۸۔تشہد۔ ۹۔سلام۔۱۰۔ترتیب ۔۱۱۔موالات۔

۱۔نیت :-نماز قربت کی نیت سے بجالائے ۔یعنی اللہ تعالیٰ کا حکم بجالانے کے لئے اور یہ ضروری نہیں ہے کہ نیت دل میں گذاری جائے یا زبان سے یہ کہا جائے کہ میں فلاں نماز کی یہ رکعتیں پڑھتا ہوں۔اس کو نیّت کہتے ہیں

۲۔قیام:-تکبیرۃ الاحرام (جو اس کے بعد آجائے گا) کہنے کے وقت رکوع سے پہلے قیام جسے قیام متصل بہ رکوع کہتے ہیں ۔رُکن ہے لیکن الحمد اور سورہ کو قیام کی حالت میں پڑھنا اور اسی طرح رکوع ادا کرنے کے بعد قیام کرنا رُکن نہیں ہے،واجب ہے۔کہ تکبیرۃ الاحرام کہنے سے پہلے اور بعد میں اتنی دیر کھڑا رہے کہ یقین ہو جائے کہ تکبیر کھڑے ہونے کی حالت میں ادا کی ہے۔

۳۔تکبیرۃ الاحرام:-یعنی **اللّٰہُ اکبر** کہنا۔ہر نماز کی اِبتداء میں **اللّٰہُ اکبر** کہنا واجب ہے۔اور یہ تکبیر رکن ہے۔ یہ دونوں کلمے یعنی **اللّٰہُ** اور **اکبر** صحیح عربی میں ادا کرنے واجب ہیں۔

۴۔رکوع:-ہر رکعت میں قرأت تمام کرنے کے بعد اتنا جھکے کہ دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رہیں اور اگر رکوع میں دائیں یا بائیں جانب جُھک جائے تو رکوع صحیح نہیں ہوگا۔

۵۔سجود:-ہرنماز گذار پر واجب ہے کہ رکوع کے بعد سجدہ کرے اور سجدے سے مُراد یہ ہے کہ عجز و انکسار کی نیت سے پیشانی زمین پر رکھے۔ سجدے میں ہاتھوں کی ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کے انگوٹھوں کو زمین پر رکھے۔اور یہ دونوں سجدے نماز کا ایک رکن ہیں۔

۶۔قرأت:-روزانہ کی واجب نمازوں کی پہلی اور دوسری رکعت الحمد اور اسکے بعد ایک اور سورہ پڑھے۔صحیح عربی میں پڑھے۔کسی بھی صورت سے یاد کرلے مرد پر واجب ہے۔کہ صُبح و مغرب وعشا میں الحمد اور سورہ بلند آواز سے پڑھے۔ ہر مرد اور عورت پر واجب ہے کہ ظہر وعصر میں الحمد اور سورہ آہستہ پڑھیں ۔عورت صبح ،مغرب اور عشاء نماز اس وقت بلند پڑھنے پر مختار ہے کہ جب نامحرم موجود نہ ہو،نہیں تو آہستہ پڑھے۔البتہ آہستہ ہی پڑھنا بہتر ہے۔

۷۔ذکر:-رکوع ،سجود میں **سُبحان ربّی العظیم وبحمد** اور **سُبحان ربّی الاعلیٰ وبحمدہ** اور ذِکر پے درپے اور صحیح عربی میں ادا کرے۔

۸۔تشہد:-تمام واجب نمازوں کی دوسری رکعت میں ،مغرب کی تیسری اور عشاء ،ظہر و عصر کی چوتھی رکعت کے اختتام پر دوسجدے ادا کرنے کے بعد سکون سے بیٹھے اور یہ تشہد پڑھے۔ **اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ** ۔واجب ہے کہ تشہد کی یہی ترتیب ہمیشہ اختیار کرے۔اور ان کو بھی صحیح عربی میں پڑھنا چاہیئے۔

۹۔سلام:-آخری رکعت میں تشہد کے بعد جب سکون سے بیٹھا ہوتو **اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ** اور یہ سلام مستحب ہے اور اسکے بعد واجب ہے کہ کہے **اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ** اور اسکے بعد تیسری سلام مستحب جان کر اس طرح کہے **اَلسَّلَامُ عَلَيْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ**۔اگر سلام بھول جائے اور ابھی نماز کی صورت برقرار ہو اور یاد آجائے اور ایسا کام عمداً یا سہواً نہ کیا ہو کہ جس سے نماز باطل ہوجاتی ہے مثلاً قبلے کی طرف مُنہ پھیر لینا یا پشت بہ قبلہ ہونا تو فوراً سلام کہے تو نماز صحیح ہے۔

امام جعفر الصادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر تو پیش نماز ہو تو تجھے ایک

سلام دائیں جانب کافی ہے اب اگر تو ماموم ہے تو دو سلام پڑھ۔ اگر تو اکیلا پڑھ رہا ہے تو قبلہ کے سامنے ایک سلام پڑھ لے۔ (استبصار جلد اول صفحہ ۱۷۵)۔ تشہد کے دوران سلام پڑھنا جائز نہیں ہے۔

مسلک شیعہ میں تشہد پڑھنے کے بعد قبلہ کے سامنے دونوں آنکھوں کو ہلکا سا دائیں بائیں موڑ لیا جاتا ہے اور ایک سلام پڑھا جاتا ہے۔

(المعلم جلد۲ صفحہ ۲۶۸۔ ازالۃ الخلفاء جلد دوم ص ۹۴، میزان شعرانی جلد اول ص ۳۹)

صحابی ابو خالد نے سعید بن مرزبان سے روایت بیان کی کہ میں نے یعنی ابو خالد نے اس کے بعد اس ایک نماز کی سلام واحد کی توثیق کے لئے حضرت علی المرتضیٰؑ کے پیچھے بھی نماز پڑھی۔ انہوں نے بھی ایک ہی سلام پڑھا۔ (نیل الاوطار صفحہ ۱۹۸)

ابن ماجہ نے سہل بن سعد سے روایت نقل کی ہے کہ اُنہوں نے جناب پیغمبرؐ سے سُنا کہ وہ نماز میں ایک ہی سلام پڑھا کرتے تھے۔ (نصب الرایہ صفحہ ۹۰)

درود شریف:۔ شیعہ مسلک میں تشہد کے بعد محمدؐ و آل محمد پر درود پڑھنا واجب ہے۔ اور وہ درود اس طرح سے ہے: **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ** اور اس کا عمداً یا سہواً ترک کرنا نماز کو باطل کر دیتا ہے۔ امام جعفر الصادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ روزہ کا تمام کرنا زکوٰۃ فطرہ دینے سے اور نماز کی تکمیل درود شریف سے ہوتی ہے۔ جس نے درود کو ترک کیا تو اس کی نماز صحیح نہیں ہے۔ (استبصار جلد اول، ص ۱۶۴)

نماز میں درود محمّد و آل محمّد پر پڑھنا واجب ہے۔

(کنز العمال جلد۴، ص ۹۸، ۱۰۴۔ صواعق محرقہ، ص ۱۷۵۔
فتح الباری جلد۲، ص ۴۵۶۔ نووی شرح مسلم جلد اول، ص ۱۷۵۔
ہدایۃ السائل فی اولتہ السائل ۷۳)

بحول اللہ:۔ جب کبھی کسی رکعت کے دو سجدوں کے بعد یا تشہد پڑھنے کے بعد تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے تو پڑھے **بحول لِلّٰہِ وقُوَتہٖ اقومُ واقعُد**۔ یعنی اللہ کی طاقت اور قوت سے میں کھڑا ہوتا ہوں اور بیٹھتا ہوں۔ حضرت امام جعفر الصادقؑ نے ارشاد فرمایا جب بھی

رکعت سے فارغ ہوکر اُٹھنے کا ارادہ کرے تو دونوں ہتھیلیوں پر تکیہ لگا کر اُٹھے۔

(فروع کافی جلد اول ،ص ۳۰۰۔ من لایحضر الفقیہ جلد اول، ص ۱۰۴)

عبدالرزق اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ جب بھی حضرت علیؑ نے نماز میں **سمع اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ** کہا تو اسکے بعد پڑھا **ربنا لک الحمد اللھم بحولک وقوتک اقوم واقعد**

(کنز العمال جلد ۴ ص ۳۷)

۱۰۔ ترتیب :-نماز کی ترتیب جو مندرج کر دی گئی ہے پے در پے بجالائے۔ اگر جان بوجھ کر اُلٹ دے تو نماز باطل ہوجاتی ہے۔

۱۱۔ موالات :-نماز کے افعال وارکان کو ایک دوسرے کے بعد اُسی طرح بجالائے کہ جس طرح ذکر کیا گیا، اور اگر افعال وارکان میں اتنا طول ہوجائے کہ لوگ کہیں کہ نہ جانے کیا کر رہا ہے تو نماز باطل ہوجائے گی۔

یہ تھے واجبات نماز ــــــ اور یہ ہیں وہ چیزیں کہ جن سے نماز باطل ہوجاتی ہے۔ ان کی تعداد بارہ ہیں۔

۱۔ جو شرائط ایک نمازی کے لئے بیان کئے گئے ہیں۔ ان میں کوئی ایک شرط باقی نہ رہے۔ مثلاً نماز میں یاد آجائے کہ جس لباس سے آگے پیچھے کو چھپایا ہے وہ غصبی ہے۔ اس سے نماز باطل ہوجاتی ہے۔

۲۔ نماز کے دوران عمداً یا بھول کر یا مجبوری سے کوئی ایسی بات سرزد ہوجائے کہ جو غسل یا وضو کو باطل کر دیتی ہے۔

۳۔ دونوں ہاتھوں کو نماز کو جزو سمجھ کر ایک دوسرے پر رکھے (مثلاً جس طرح اہل سنّت حضرات رکھتے ہیں) اگر چہ جز سمجھ کر بھی نہ ہو بلکہ ادب کے لحاظ سے بھی ہو تب بھی نماز باطل ہوجاتی ہے۔

۴۔ بعد ختم سورۂ حمد آمین کہنے سے۔

۵۔ جان بوجھ کر یا سہواً قبلے کی طرف پیٹھ کر لینا۔

۶۔ جان بوجھ کر ایک کلمہ کہنا جو ایک حرف کا ہو یا اس سے زیادہ چاہے بے معنی بھی ہو۔ البتہ

سلام کا جواب ان ہی لفظوں میں دے جن لفظوں میں سلام کیا جائے مثلاً السلام علیکم کا جواب السلام علیکم ہی دے۔

۷۔ جان بوجھ کر آواز سے ہنسنا۔ اگر ہنسی روکنے کی صورت میں رنگ سُرخ ہوجائے تو بہتر ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے۔

۸۔ دُنیاوی کاموں کے لئے رونا۔ البتہ خوف خدا میں رونے سے نماز درست رہے گی۔

۹۔ نماز میں وہ کام کرنا جس سے ہیئت نماز ہی بدل جائے۔

۱۰۔ نماز کی حالت میں قصداً یا سہواً اس طرح کھانا کہ لوگ کہیں کہ نماز نہیں پڑھ رہا ہے۔

۱۱۔ دو رکعتی، چار رکعتی نماز کی پہلی دو رکعت میں شک کرنے اور شک پر باقی رہنے سے۔

۱۲۔ نماز کے کسی رُکن کو عمداً یا سہواً یا نماز کے کسی واجب فعل کو جان بوجھ کر چھوڑ دینے زیادہ کر دینے سے۔

مکروہات نماز:۔مکروہات نماز کم وبیش اُنیس ہیں۔

۱۔ نماز پڑھنے میں ذرا بھی کسی دوسری طرف آنکھ یا دل سے متوجہ ہونا۔ ۲۔ ہاتھوں سے داڑھی وغیرہ سے کھیل کرنا۔ ۳۔ انگلیاں چٹخانا۔ ۴۔ یونہی انگڑائی لینا۔ ۵۔ تھوکنا۔ ۶۔ ناک سنکنا۔ ۷۔ آنکھیں بند کرنا۔ ۸۔ ہاتھ کپڑے کے اندر رکھنا۔ ۹۔ آواز نکالنا جس سے دو حرف پیدا نہ ہوں۔ ۱۰۔ یونہی آہ کھینچنا۔ ۱۱۔ رکوع میں سر نیچے کو ڈالنا۔ ۱۲۔ مرد کا بحالت سجدہ رانوں سے پیٹ ملانا۔ ۱۳۔ پیشاب، پاخانہ یا نیند گی گنودگی میں نماز کا پڑھنا۔ ۱۴۔ خضوع وخشوع میں نہ رہنا۔ ۱۵۔ رجوعِ قلب سے نماز نہ پڑھنا۔ ۱۶۔ تنگ جراب پہننا۔ ۱۷۔ قرآن کی تحریری یا کتاب یا انگوٹھی کے لکھے ہوئے حرف کو دیکھتے رہنا۔ ۱۸۔ الحمد یا کسی اور سورے یا کسی ذکر کے دوران کسی کی بات سُننے کے لئے خاموش ہوجانا۔ ۱۹۔ آنکھوں کو دائیں بائیں حرکت دینا وغیرہ۔

جہاں لباس پاک ہونا ضروری نہیں:

۱۔ اپنے جسم کی چوٹ یا زخم یا پھوڑے کا خون بدن یا لباس پر لگا ہو۔ ۲۔ بدن یا لباس کی ایک درہم کی مقدار سے کم جگہ خون میں آلودہ ہو۔ ۳۔ نجس لباس یا نجس بدن ہونے کی حالت میں

نماز پڑھنے پر مجبور ہو۔۴۔موزہ ،ٹوپی اور ایزار بند جیسے چھوٹے چیز اگر نجس ہوں۔اگر موزے پر کوئی نجاست لگ جائے تو مَل دینے سے پاک ہوگا یا دھونے سے؟''ابوحنیفہ کے نزدیک اگر تر ہوجائے تو دھونے سے اور اگر خشک ہوتو ملنے سے۔اس طرح اگر تر ہوتو دھونا چاہئے اور خشک ہوتو مَل دینا چاہئے (قدوری ص۲۲)۔منی پاک ہے یا پلید؟ ہمارے علماء کے نزدیک پلید ہے اگر تر ہو تو دھونا چاہئے اور اگر خشک ہوتو ہاتھ سے مل کر صاف کرنا چاہئے (قدوری ص۲۳ باب الانجاس)۔

اَحکامات :-اگر نماز گزار کے بدن یا لباس پر زخم یا چوٹ یا پھوڑے کا خون لگا ہو۔اگر اس طور پر ہو کہ پانی سے پاک کرنا یا لباس کو بدلنا اس کے لئے دشوار ہو تو جب تک وہ اچھا نہ ہوجائے ،نماز پڑھ سکتا ہے۔یہی حکم پیپ اور نجس دوا کا ہے ۔ جو چوٹ پر ہو۔اگر اتنا چھوٹا کپڑا ہو کہ اس سے انسان اپنا آگے پیچھے نہ چھُپا سکے جیسے جراب،ٹوپی ، رومال ، چابی، چاقو یا اسکے مثل نجس ہو جائے تو نماز جائیز ہے۔اگر بدن پر یا لباس پر درم کی مقدار سے کم خون لگا ہو۔اگر پسینہ کی وجہ سے اطراف میں پھیل گیا ہوتو نماز درست نہیں ہے۔اگر چہ وہ درہم بغلی کے برابر بھی نہ ہو۔اگر سوئی کی نوک کے برابر کتے ۔سور ۔کافر یا مردہ جانور یا حرام گوشت والے حیوان کا خون نماز گذار کے جسم یا لباس پر لگا ہوتو نماز باطل ہے۔اسی طرح خون حیض ونفاس اور استحاضہ کا بھی حکم ہے۔اس کے علاوہ دوسرے خون مثلاً انسان کا خون یا حلال حیوان کا خون اگر بدن یا لباس کے کئی حصّوں پر لگا ہو جب تمام ملا کر درہم سے کم ہوتو اس میں نماز پڑھ سکتے ہیں۔

اقسام شک	قیام کی حالت میں	رکوع کی حالت میں	رکوع کرنے کے بعد	دونوں سجدوں کے بعد	دونوں سجدوں کے بعد	کیفیت
شک دو اور تین رکعات میں	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح	تیسری رکعت قرار دیکر نماز تمام کرے اور ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر پڑھے
دوسری، تیسری اور چوتھی رکعت میں شک	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح	چوتھی رکعت قرار دیکر نماز ختم کرے دو رکعت نماز احتیاط کھڑے اور دو رکعت بیٹھ ہوکر ادا کرے

شک، دوسری اور چوتھی رکعت میں	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح	چوتھی رکعت قرار دیکر نماز تمام کرکے دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہوکر پڑھے
شک چوتھی اور پانچویں رکعت میں	صحیح	صحیح	صحیح	صحیح	صحیح	چوتھی رکعت قرار دیکر نماز تمام کرکے ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہوکر یا دو رکعت بیٹھ کر پڑھے لیکن بیٹھ کر پڑھنا بہتر ہے۔
شک چوتھی اور پانچویں رکعت میں	صحیح	باطل	باطل	باطل	صحیح	قیام کی حالت میں شک کی صورت میں فوراً بیٹھ جائے اور نماز کو ختم کرکے ایک رکعت نماز کھڑے ہوکر یا دو رکعت بیٹھ کر پڑھے اور نماز احتیاط کے بعد دو سجدہ سہو کے بقصد احتیاط بجالائے اور اگر دونوں سجدوں کے تمام ہونے کے بعد شک کرے چار پر بنا رکھے اور نماز ختم کرے دو سجدہ سہو واجب سمجھ کر بجالائے
شک درمیان تیسری اور چوتھی رکعت میں	صحیح	باطل	باطل	باطل	باطل	بیٹھ جائے اور چوتھی رکعت قرار دے۔ نماز تمام کرکے دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہوکر اور دو رکعت بیٹھ کر بجالائے
شک درمیان تیسری اور پانچویں رکعت میں	صحیح	باطل	باطل	باطل	باطل	بیٹھ جائے اور نماز تمام کرکے دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہوکر بجالائے۔
شک درمیان پانچویں اور چھٹی رکعت میں	صحیح	باطل	باطل	باطل	باطل	بیٹھ جائے اور نماز تمام کرکے دو سجدہ سہو بقصد احتیاط بجالائے۔

وہ شکیات جو نماز کو باطل کرتے ہیں

۱۔ دو رکعتی نماز کی تعداد میں شک ۔یعنی نماز صبح اور نماز مُسافر۔نماز مستحب اور نماز احتیاط میں شک سے نماز باطل نہیں ہوتی ہے۔

۲۔ تین رکعتی نماز میں شک۔

۳۔ چار رکعتی نماز میں شک کہ ایک پڑھی یا زیادہ۔

۴۔ چار رکعتی نماز میں شک لیکن دو سجدے کے تمام ہونے سے پہلے شک کہ دو پڑھی یا دو سے زیادہ۔

۵۔ دو اور پانچ سے زیادہ رکعت میں شک۔

۶۔ تین اور چھ یا چھ سے زیادہ رکعات میں شک۔

۷۔ نماز کی رکعات میں شک کہ کتنی پڑھیں۔

۸۔ چار، چھ یا چھ سے زیادہ رکعات میں شک۔

وہ شک جنکی پروا نہیں کرنی چاهئے

۱۔جس کا وقت گذر چکا ہو جسے رکوع کی حالت میں شک کہ حمد پڑھی تھی کہ نہیں ۔۲۔سلام پھیرنے کے بعد۔۳۔نماز کا وقت گذر جانے کے بعد شک ۔۴۔کثر الشک ۔۵۔امام جماعت کا رکعات کی عدد میں شک جب کہ مقتدی رکعات کی تعداد جانتے ہوں اسی طرح مقتدی کا شک جبہ امام کو تعداد رکعات کا علم ہو۔۶۔مستحب نمازوں میں شک ۔۷۔نماز احتیاط میں شک۔

نماز احتیاط کا طریقہ:-نماز ختم کرنے کے فوراً بعد نماز احتیاط کی نیتکر کے تکبیر کہیں اس کے بعد سورہ حمد پڑھ کر رکوع کر کے دو سجدے بجالائے اسی طرح دوسری رکعت بھی ادا کرے۔نیت زبان پر لانے کی ضرورت نہیں ہے اس میں ضم سورہ اور قنوت نہیں ہے۔ واجب ہے کہ بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم پڑھے

سجدۂ سہو:-سلام نماز کے بعد پانچ چیزوں کے لئے سجدۂ سہو اس طرح بجالائے۔

۱۔ اگر نماز کی حالت میں سہواً کوئی بات کرے۔

۲۔ ایسی جگہ سہواً سلام کہے مثلاً پہلی رکعت میں بھول کر سلام کہے۔

۳۔ تشہد بُھول جائے۔

۴۔ چار رکعتی نماز میں دوسرے سجے کا ذکر ختم کرنے کے بعد شک ہو کہ چار رکعت پڑھیں یا پانچ

۵۔ ایک سجدہ بھول جائے۔

۶۔ جس جگہ قیام کرنا تھا وہاں سہواً بیٹھ جائے۔
۷۔ ہر اُس فعل کے لئے جو نماز میں بھول کر کم یا زیادہ ہو جائے۔

اوپر والی چھ صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے اور وہ آخری صورت میں مستحب ہے۔

چند احکامات:- اگر کوئی شخص ایک سجدہ یا تشہد بھول جائے اور اسے بعد کی رکعت میں رکوع سے پہلے یاد آئے تو ضروری ہے کہ بیٹھ جائے اور سجدہ یا تشہد بجالائے۔ چونکہ قیام بے جا ہوا لہٰذا واجب ہے کہ دو سجدہ سہو بجالائے۔ اب اگر رکوع میں یا اس کے بعد یاد آئے کہ پہلی رکعت میں سجدہ یا تشہد بُھول گیا ہوں تو نماز کے بعد اس کی قضا کرے پھر دو سجدۂ سہو بجالائے۔

طریقہ سجدۂ سہو:- نماز کے سلام کے فوراً بعد سجدۂ سہو کی نیت کرے پھر سجدہ گاہ پر پیشانی رکھے اور پڑھے **بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ**۔ اسکے بعد دوسرے سجدہ میں بھی یہی ذکر پڑھے۔ تشہد پڑھے اور سلام کہے **السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ**۔

☆

طریقہ نماز

قبل اذان اس آیت کو پڑھیں **اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا**۔ اور اس کے بعد پڑھے **سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر وَلِلّٰهِ الْحَمْد**۔ اس کے بعد پڑھے **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّد** پھر اذان اس طرح پڑھے۔

اَللّٰهُ اَكْبَر	چار مرتبہ۔ خُداوندِ کریم توصیف سے بالاتر ہے
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	دو مرتبہ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ خداوندِ کریم یکتا ہے
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰه	دو مرتبہ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمدؐ خدا کے رسول ہیں۔

اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَّلِيُّ اللّٰه	دومرتبہ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ علیؑ خُدا کے ولی ہیں
حَيّ عَلَى الصَّلٰوةِ	دومرتبہ۔نماز کے لئے جلد آو۔
حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ	دومرتبہ۔رستگاری کے لئے جلدی آو۔
حَيَّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَل	دومرتبہ۔سب سے بہتر عمل کے لئے جلدی آوَ۔
اللّٰهُ اَكْبَر	دومرتبہ۔خُداوند کریم توصیف سے بالاتر ہے
لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ	دومرتبہ۔اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اللہ نہیں۔

پھر اقامت اس طرح پڑھے:

اللّٰهُ اَكْبَر دومرتبہ۔**اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** دومرتبہ۔**اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدَ رَّسُوْلُ اللّٰه** دومرتبہ۔**اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَّلِيُّ اللّٰه** دومرتبہ۔**حَيّ عَلَى الصَّلٰوةِ** دومرتبہ۔**حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ** دومرتبہ۔**حَيَّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَل** دومرتبہ۔ **قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوة** بہ تحقیق نماز قائم ہوگئی دو دفعہ۔**اللّٰهُ اَكْبَر** دومرتبہ۔**لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ** ایک مرتبہ۔

اذان صحیح عربی میں کہی جائے۔ اذان و اقامت نماز کا وقت آنے کے بعد کہی جائے۔ اذان کہنے کے وقت رو بہ قبلہ ہونا۔ باوضو ہونا۔ باغسل ہونا۔ ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھنا۔ بلند آواز سے پڑھنا۔تھوڑا سا جملوں کو کھینچنا۔تھوڑا سا وقفہ اذان کے جُملوں میں رکھنا۔ درمیان میں بات نہ کرنا مُستحب ہے۔ پھر نماز کی نیّت کر کے **اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم** بلند آواز سے پڑھے۔اس کے سورہَ حمد کی تلاوت کرے۔ واضح رہے کہ سورہَ حمد **اَلْحَمْدُ** کو **لِلّٰهِ** ۔**مَالِكِ** کو **يَوْمِ**۔ **اِيَاكَ** کو **نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ** کو **نَسْتَعِيْنَ** سے ملا کر نہ پڑھیں۔ان مقامات پر سورہ حمد پڑھنے والا **اَلْحَمْدُ**۔**مالك اِيَّاك وَاِيَّاكَ** کو قدرے الگ کر کے پڑھے تا کہ مفہوم میں ہیر پھیر نہ ہوسکے۔ بعد سورہَ حمد جو سورہ بھی صحیح طور پر یاد ہو وہ پڑھے۔ یہاں سورہ کوثر اندراج کیا جاتا ہے۔ **اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَر. فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَر** ۔پھر اللہ اکبر کے بعد تھوڑا سا قرار کرے۔اسے قیام متصل برکوع کہتے ہیں اور یہ رکن نماز ہے۔اگر کوئی ضم سورہ پڑھتے ہی رکوع میں چلا جائے تو اس کی نماز باطل ہوجاتی

ہے۔ پھر رکوع میں دونوں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھے ۔ کمر کو اس طرح سیدھا رکھیں کہ اگر اس کی پشت پر بھرا ہوا پیالہ رکھا جائے تو وہ گر نہ سکے۔ قدموں کے درمیان نظر رکھے اور قرار کرتے ہی **سُبْحَانَ رَبِیَّ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ** تین مرتبہ پڑھے تسبیح عظم ربّ کے لئے اور حمد بھی اُسی کے لئے۔ مستحب ہے کہ ذکر رکوع کے بعد **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّد** ایک مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد **سَمِعَ اللّٰہُ لَمَنْ حَمِدَہٗ** کہہ کر قیام کرے گا۔ پھر اللہ اکبر کہہ سجدے میں جاتے وقت پہلے دایاں ہاتھ جائے نماز پر رکھے اس کے بعد دایاں گھٹنا اس کے بعد بایاں ہاتھ اور اس کے بعد بایاں گھٹنا۔ سجدہ میں سات حصے بدن کے رہنے واجب ہیں۔ پیشانی سجدگاہ پر، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور پاؤں کے دونوں انگوٹھے۔ واضح رہے کہ انگوٹھوں میں ناخن اتنے لمبے ہوں کہ صرف ناخن زمین پر یا جائے نماز لگتے ہوں تو سجدہ باطل ہے۔ ہاتھوں کو کانوں کے سیدھ میں رکھیں ۔ نہ پورا بازو زمین کے ساتھ رکھے اور نہ ٹانگوں کے ساتھ رانیں ملائیں۔ قدرے کھینچ کر سجدہ کرے ۔ پیشانی کے زمین پر پہنچنے اور جسم کے پُر سکون ہوجانے سے پہلے اگر سجدے کا ذکر قصداً ادا کرنا شروع کردے یا ذِکر واجب تمام ہونے سے پہلے سجدے سے قصداً سر اُٹھائے تو نماز باطل ہے۔ لہٰذا قرار اور سکون جب آجائے تو تین مرتبہ **سُبْحَانَ رَبِیَّ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ** میرا پرودگار سب سے بالاتر ہے اور اسی کے لئے حمد ہے۔ صحیح عربی میں پڑھے۔ اسکے بعد **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّد** ایک مرتبہ پڑھے پھر اللہ **اللّٰہ اکبر** کہہ کر **اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ**۔ میں اللہ سے استغفار اور توبہ مانگتا ہوں۔ **اللّٰہ اکبر** کہہ پھر دوسرا سجدہ بجالائے۔ **اللّٰہ اکبر** کہہ کر **بِحَوْلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ** میں خدائے تعالٰی ہی کی امداد اور قوّت سے اُٹھتا اور بیٹھتا ہوں۔ ایک مرتبہ کہے اور کھڑا ہوجائے۔ پھر دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ توحید پڑھے۔ سورہ اس طرح سے پڑھے **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد o اَللّٰہُ الصَّمَدُ o لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَد o وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَد o**۔ یہاں پر **یَکُن لَّہٗ** میں **لَّہٗ** کے لام کو **یَکُنْ** کے نون میں اس طرح ڈال دیں کہ تشدید کا مفہوم ضایع نہ ہوجائے۔ اگر **یَکُنْ** کو الگ اور **لَّہٗ** کو الگ پڑھا تو تشدید کا مفہوم ضایع ہوجائے گا۔ پھر **اللّٰہ اکبر** کہہ کر قنوت پڑھے:

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ الْـحَلِیْـمُ الْـکَرِیْمُ .لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْم. سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّـمٰوَات السَّبْـعِ وَرَبِّ الْاَرْضِیْـنَ السَّبْعِ وَمَا فِیْهِنَّ وَمَا بَیْنَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمَ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالِمِیْنَ ۔

ترجمہ: کوئی خدا پرستش کا اہل نہیں مگر وہ یکتا اور بے مثل خدا جو حلم و کرم والا ہے ۔کوئی خدا پرستش کا اہل نہیں مگر وہ یکتا اور بے مثل خدا بلند مرتبہ اور بزرگ ہے ۔تسبیح کے لایق وہ خدا ہے کہ جو سات آسمانوں کا ربّ ہے۔اور ساتوں زمین کا ربّ ہے۔اور جو آسمانوں اور زمینوں کے اندر اور درمیان ہے اور عرش عظیم کا ربّ ہے ۔اور حمد ہے اُس اللہ کے لئے جو ربّ العالمین ہے۔

قنوت میں مستحب ہے کہ دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر اور انگوٹھوں کے سوا تمام انگلیوں کو ملا ہتھیلیوں کو مُنہ کے سامنے رو بہ آسمان رکھے اور ہتھیلیوں کی طرف دیکھتا رہے۔ بلند آواز سے پڑھے۔ پھر **اللّٰه اکبر** کہہ پہلے کی طرح رکوع کرے۔رکوع سے سر اُٹھانے کے وقت **سَمِعَ اللّٰهُ لِـمَنْ حَمِدَهٗ** ایک دفعہ پڑھے۔ **اللّٰه اکبر** کہہ کر پھر سجدے ادا کر کے تشہد پڑھے ۔اور واجب ہے کہ کلمات تشہد صحیح عربی میں پڑھے اور ترتیب سے پڑھے اور وہ ترتیب یہ ہے ۔سجدے ادا کر کے **اللّٰه اکبر** کہے اس کے بعد **اَشْهَـدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُـحَـمَّـدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ .اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ** تشہد میں **لا شریک** اور **له** کے پڑھنے میں خاص خیال رکھے **لا شریک** کے کاف (یعنی ک) کو **لَهٗ** کے لام کے ساتھ نہ ملائے ۔لہٰذا لاشریک الگ اور **لَـهٗ** کو الگ پڑھے۔مستحب ہے کہ تشہد کی حالت میں بائیں ران پر بیٹھے اور اپنے دائیں پاؤں کی پیٹھ کو بائیں پاؤں کے تلوے پر رکھے ۔اور تشہد سے پہلے **اَلْحَمْدُ اللّٰهِ** یا **بِسْـمِ اللّٰـهِ وَبِاللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَخَیْرُ الْاَسْمَاءِ لِلّٰهِ** کہے اور ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر رانوں پر رکھے اور اپنے دامن کی طرف دیکھتا رہے ۔اور جب تشہد ختم کرے تو کھڑا ہو جانے سے پہلے **وَتَقَبَّلْ شِفَاعَتَهٗ فِیْ اُمَّتِهٖ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ** پڑھے۔تیسری اور چوتھی رکعت میں تسبیحات اربعہ اس طرح پڑھے ۔ **سُبْـحَـانَ اللّٰـهِ وَالْـحَـمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاللّٰهُ اَکْبَر** ۔خدائے تعالیٰ پاک اور منزّہ ہے اور حمد وثنا اسی سے مخصوص ہے، اور کوئی خدا پرستش کے اہل نہیں سوائے اس خُدا

کے جو یکتا اور بے مثل ہے۔ اور وہ اس سے بُزرگ تر ہے کہ اس کی توصیف کی جائے۔ پھر جب نماز کے یہ سب افعال بہ حسن وخوبی انجام پائیں گے تو آخری تشہد میں پہلی تشہد کی طرح بیٹھ جائے اور پڑھے **اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ** – حمد اللہ کے لئے۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی اور خدا نہیں ہے اور وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں **وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ** ۔ اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمّد خدا کے بندے اور رسول ہیں۔ **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّد** اے اللہ محمّد اور **آل محمّد** پر درود بھیج۔ **اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ** اے پیغمبر آپ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں و برکتیں نازل ہوں۔ **اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ** خدا کی طرف سے ہم نماز پڑھنے والوں پر اور تمام نیک بندوں پر سلامتی نازل ہو۔ **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ** تم مؤمنین پر خدا کی سلامتی اور رحمتیں و برکتیں نازل ہوں۔ ہاتھوں کو آہستہ سے **اللہ اکبر** کہہ کر رانوں پر تین مرتبہ مارے۔

چند ضروری اَحکامات

نماز میں میں نیت کا زبان سے ادا کرنا ضروری نہیں ہے۔ صِرف دِل میں یہ خیال رکھ لینا کافی ہے کہ میں فلانی نماز پڑھ رہا ہوں۔ ۲۔ صلوات میں **صَلِّ** کو صاد سے ادا ہونا بہت ضروری ہے۔ اگر **صَلِّ** میں صاد میں سین کی آواز پیدا ہوجائے تو معنی بجائے درود کے قتل کے ہوجائے گا۔ ۳۔ **اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰـہَ** میں اَن کا نون گر جاتا ہے۔ لہٰذا الف کو لام سے ملا دینا چاہئے۔ یعنی **اَلَّا اِلٰہ** ۔ ۴۔ صلوات میں محمّد وآل میں واو کو تشدید سے پڑھنا چاہئے۔ ۵۔ **کفواً احَد** ۔ ۶۔ **حَیِّ عَلٰی الصَّلوٰۃِ** اور **قَدْقَامَتِ الصَّلوٰۃ** میں وقف کرتے وقت آخرت ت کو ہ سے بدل دیا جائے۔ اس لئے کہ گول والی ۃ وقف کرتے وقت ہ سے بدل جاتی ہے۔ اس کے برخلاف لمبی والی ت یہ بہرحال ت ہی رہتی ہے۔ مثلاً **صلوات** ۔ ۷۔ اذان میں خلیفتہ کی کی ت پر پیش پڑھا جائے۔ ۸۔ **تشھد میں اَشْھَدُ ان مُحمداً عَبْدُہٗ** میں **عبد** کے دال پیش ہی پڑھا جائے۔ ۹۔ سورۂ حمد میں **الْمُستقیم** پر پہنچ کر آدمی مختار ہے آخری میم کو ساکن کر کے سانس توڑ ڈالے یا اسے

زبردے کر سانس کو باقی رکھے۔۱۰۔سورۂ **انا انزلنا ہ** میں **مِنْ کُل اَمْرٍ سَلَامٌ** پر پہنچکر دونوں اِختیار ہیں چاہئے **امر** پر ٹھہر جائے اور بجائے **امرٍ** خالی **اَمَر** پڑھے یا امر کے زیروں کو ظاہر کرے اور سلامٌ پر ٹھہر جائے۔یعنی بجائے سلامٌ کے خالی سلام کہے۔

حقائق مذہب شیعہ

اس باب میں ان اہم حقائق کا ذِکر کر دیا جائے گا کہ جن کے بغیر انسان شیعہ مسلک میں داخل نہیں ہوسکتا ہے ۔اس سلسلے میں آپکو دوفصلوں میں بیان کیا جائے گا پہلی فصل تحقیقات شیعہ کے عنوان سے درج کیا جاتا ہے۔

پہلی فصل -تحقیقات شیعہ:- علامہ عبدالکریم شہرستانی فرماتے ہیں کہ شیعہ (جن کو کہاجاتاہے) ایک بہت بڑا فرقہ ہے جو شیعان علیؑ کے نام سے مشہور ہے۔اس فرقے کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت علی علیہ السلام بہ نص جلی وخفی خلیفہ ہیں۔اور ان کے بعد یہ منصب انہی کی اولاد میں تا قیامت رہے گا۔ (ملل ونحل جلد۲۔ص۸۱طبع مصر)

علاّمہ ابن اثیر جزری فرماتے ہیں۔ **غلب ھٰذا الاسم علی من یزعم انّہ یتولیٰ علیا و اھل بیتہٖ علیہ وعلیہ السلام حتیٰ صارلھم اَسماخاصاً** -شیعہ انہی لوگوں کہتے ہیں جو حضرتِ علیؑ اور ان کے اہل بیتؑ کو رسولؐ کے نامزد کردہ اوصیاء کے قائل ہیں۔اور یہ اسی طبقہ کا مخصوص نام ہے۔ (مجمع البحرین فی ادلہ الفریقین ص ۵۴۰)

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں ۔شیعہ اس لئے کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ کے پیرو ہیں اور دوسرے خلفاء پر انہیں ترجیح دیتے ہیں۔ رافضی اس لئے کہتے ہیں کہ یہ اکثر صحابہ کونہیں مانتے ۔ حضرتِ ابوبکر اور حضرت عمر کی خلافت کوتسلیم نہیں کرتا۔ (غُنیۃ الطالبین ۔ص۲۰۰)

اب قرآنِ کریم کی آیات کا موازنہ درج صدر بیانات کے ساتھ کیجئے ۔اندازہ لگائیں کہ کتنا تجاہل عارفانہ کیا گیا ہے۔ان کے ول کے مُطابق لفظ شیعہ بعد رسالت مآب ظہور پذیر ہوا۔

آیت نمبر ا:- وانّ من شیعتہٖ لا براھیم اِذا جاء ربّہ بقلب سلیم ۔سورۂ الصافات پ۲۳ آیت۸۳۔

ترجمہ: -یقیناً ان ہی کے شیعوں میں ابراہیم بھی ضرور تھے۔ جب وہ اپنے پروردگار (کی عبادت) کی طرف پہلو میں ایسا دل لئے ہوئے بڑھے جو (ہر عیب سے پاک) تھا۔

آیت نمبر۲: -**وَدَخل المدینة علیٰ حین غفلته من اهلها فوجد فیها رجلین یقتتلٰن هٰذا من شیعتهٖ وهٰذا من عدّوه فاستغاثه الّذی من شیعتهٖ علی الّذِیٔ من عدّدهٖ ۔**

(سورہ القصص آیت ۱۵)

ترجمہ: - اور ایک دن موسیٰ شہر میں ایسے وقت آئے کہ وہاں کے لوگ نیند کی غفلت میں پڑھے تھے تو دیکھا کہ وہاں دو آدمی آپس میں لڑتے مرتے ہیں۔ ایک تو ان کا شیعہ تھا، اور دوسرے ان کے دُشمن کی قوم قبطی کا ہے۔ تو جو محض ان کا شیعہ تھا۔ اس نے اس شخص پر جوان کے دُشمنوں میں کا تھا غلبہ حاصل کرنے کے لئے موسیٰ سے مدد مانگی۔

دونوں آیات پر غور کریں۔ پہلی آیت میں حضرت ابراہیمؑ کو نوحؑ کا شیعہ کہا گیا، اور دوسری آیت میں موسیٰؑ کے طرفدار کو شیعہ کہا گیا۔ دو باتیں صاف طور پر ظاہر ہوئیں۔ ۱۔ حضرت ابراہیمؑ جیسا اولوالعزم پیغمبر قرآنی آیت کی رو سے حضرت نوحؑ کا شیعہ (طرفدار ماننے والا) قرار پایا، اور جو حضرتِ موسیٰؑ کی شریعت پر چلنے والا اور حضرتِ موسیٰؑ پر ایمان لانے والا تھا وہ بھی شیعہ کہلایا۔

۲۔ اگر معاذ اللہ حضرت ابراہیم سنّت نُوح پر نہ چلنے والا ہوتا یا نوح کا ماننے والا نوح کی شریعت پر کار بند نہ ہوتا تو ان کا نام شیعہ نہیں دُشمن پڑ جاتا ہے۔ اور یہ بھی واضح ہوا کہ لفظ بعد از نبیؐ معرض وجود میں نہیں آیا بلکہ قبل از نبیؐ بھی اس کا رواج تھا۔ اسی لئے قرآن کریم کی زینت بنا۔

اب امام اہل سُنّت جلال الدّین سیوطی کا فیصلہ سُنئے کہ جب فرعون کے دربار کے جادوگر جناب موسیٰؑ کی نبّوت کے ساتھ ساتھ جناب ہارون کی وصایت کا کلمہ پڑھ کر دولتِ ایمان سے سرفراز ہوئے **یقال لهم الشیعة** تو لوگوں نے ان کو شیعہ کہنا شروع کر دیا۔ (حسن المحاخرہ فی تاریخ المصر والقاہرہ جلد اول ص ۲۹)۔

مزید وضاحت کے لئے عرض ہے کہ کسی کے دین پر کار بند رہنا اور کسی کی شریعت کو دل و جان سے تسلیم کر لینے کے بعد شیعت کا اطلاق ہوجاتا ہے۔ **عن قتَادہؓ فی قوله و ان من شیعتهٖ**

لا ابراهیم قال علیٰ دینه -مُجاہد اور قتادہ بیان کرتے ہیں کہ جناب ابراہیمؑ حضرتِ نوحؑ کے دین پر تھے۔اسی لئے ان کو شیعہ نوحؑ کہا جاتا تھا۔ (ملاحظہ ہو دُرِ منثور جلد ۶ ص ۲۷۹)

تعارف شیعہ:-شیعہ کا اطلاق بعد رسالتمآبؐ اس شخص پر ہوتا ہے جو حضرت علیؑ کو آنحضورؐ کے بعد خلیفہ بلافصل تسلیم کرلیتا ہے۔حق الیقین ص ۳۵۵۔اور دوسری جگہ آیا ہے۔شیعہ یعنی امامیہ اثنا عشریہ کا اطلاق اس شخص پر ہوتا ہے۔جو تمام بارہ اماموں کو حضرت حجتؑ تک امام یا خلیفہ خُدا و رسولؐ جانتا ہو۔شیعہ لوگ عصمت شرط جانتے ہیں اور یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ آنحضورؐ کا آخری نائب حضرت حجتؑ زندہ اور اکثر خلائق سے غائب ہیں۔اور بعد اس کے ضرور ظاہر ہوکر تمام بدعتوں کو دور کریں گے۔اور تمام دُنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔(حق الیقین ص ۳۵۵)

دونوں روایات شیعہ کتاب سے درج کی گئیں ۔ یہ ہمارا اعتقاد ہے اور اسی پر ہمارا ایمان ہے ۔اور یہ بھی اعتقاد ہے کہ ائمہ معصومینؑ جناب ختم الرّسل حضرتِ محمّدؐ کی شریعت کے پابند اور لوگوں تک صحیح طریقے سے پہنچانے والے ہیں حضرتِ امام محمّد باقرؑ جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے فرمایا کہ اے جابر جو شخص شیعت کا دعویٰ کرے ۔کیا وہ اسی پر اکتفا کرتا ہے کہ ہم اہل بیتؑ کی محبّت کے قائل ہوں ۔قسم بخدا نہیں۔ ہمارا شیعہ وہ ہے کہ جو گناہوں سے پرہیز کرے اور اللہ کی اطاعت کرے۔اے جابر! بہت سے لوگ ہمارے شیعوں کو نہیں پہچانتے تھے مگر بہ سبب تواضع و فروتنی ، خضوع اور کثرتِ یادِ خُدا اور کثرتِ روزہ و نماز اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے اور ہمسایہ فقیروں اور مسکینوں اور قرضداروں اور یتیموں کے احوال کے متکفل ہونے اور کلام میں رات کو بیدار ہونے اور تلاوتِ قرآن اور سوائے کلام نیک کے لوگوں کی گفتگو سے زبان روکنے اور اپنے عزیزوں اور قبیلہ کے تمام چیزوں میں امین ہونے کے سبب جو کوئی خدا کا مطیع ہے وہ ہمارا شیعہ ہے اور جو کوئی خدا کا عاصی ہے وہ ہمارا دشمن ہے ۔عمل اور پرہیز گاری ہی کی وجہ سے ہماری ولایت پاسکتے ہیں۔ (تفسیر امام حسن عسکریؑ ص ۲۹۹ تا ۳۰۱)

اس روایت می دیکھئے کہ شیعہ کس کو کہتے ہیں ۔ کہاں لوگوں کی الزام تراشی کہ شیعہ بد اعتقاد، بداعمال اور بدکردار ہوتے ہیں ۔اور کہاں درج صدر عبارت کا آئینہ دار شیعہ۔

فضائل شیعہ:-عَنْ جَابِربن عَبدُا للّٰہ انصاری قال کنا عند النبیؐ فاقبل علیؑ فقال النّبی والّذی نفسی بیدہ ان ھٰذا و شیعہ لھم ھم الفائزون یوم القیامۃ۔

ترجمہ:-۱۔ جابر بن عبداللہ انصاری سے منقول ہے کہ میں آنحضرتؐ کے پاس تھا کہ ناگاہ حضرت علیؑ آئے تو آنحضورؐ نے فرمایا قسم ہے اس اللہ کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے یقیناً علیؑ اور اس کے شیعہ قیامت کے دن کامیاب و کامران ہیں۔

۲۔ آنحضورؐ نے فرمایا اے ابوالحسن یعنی اے علیؑ تم اپنے شیعوں کے ساتھ بہشت میں رہو گے۔ (صواعق محرقہ فارسی ص۲۷۲)

۳۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اے علیؑ تو اور تیرے شیعہ خیر البریہ ہیں۔

(تذکرہ خواص الامت ص ۱۱۔ فتح البیان جز وہم ص۳۳۳۔ ترجمان القرآن ص ۳۶۵)

۴۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن میرے اور میری اہل بیتؑ کے شیعوں کے لئے جو ہماری ولایت میں مخلص ہوں گے۔ عرش کے گرد منبر رکھے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا۔ اے میرے بندے آؤ میں اپنی رحمت سے تم کو خوشحال کروں کہ دُنیا میں تُم نے ایذا برداشت کی۔ (مودۃ القربیٰ ص۲۳)

۵۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اُمّت میں ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے جنّت میں داخل ہوں گے۔ پھر حضرت علیؑ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا وہ تیرے شیعہ ہیں اور تو ان کا امام ہوگا۔

(ارجح المطالب ص ۶۵۸)

۶۔ **قَالَ رسول اللّٰہ یا علی انت وشیعتک فی الجنّة** ۔اے علیؑ تو اور تیرے شیعہ جنّت میں ہوں گے۔ (درمنثور جلد ۶ ص ۳۷۸)

احادیث کے بحرِ زخار سے یہ ہیں چند آبدار موتی ۔ ان ہی کی وجہ سے ہم اس مسلک میں رہنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ آنحضرتؐ کی متفقٌ علیہ حدیث ہے کہ **قال رسول اللّٰہ ستتفرق اُمّتی سبعین و ثلاثۃ فرقۃ کلھم فی النّار اِلّا واحد**۔ میری اُمّت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ تمام کے تمام جہنم میں جائیں گے سوائے ایک کے۔

درج صدر احادیث پر ٹھنڈے دل سے غور کیجئے اور فیصلہ کر لیجئے کہ جس مسلک کی تاسی کر رہا ہوں کیا اس میں رہ کر عذاب کا حقدار بن جاتا ہوں یا ثواب کا۔ اور وہ کونسا مسلک ہے کہ جس کو اپنا کر رستگاری میرا آخری فیصلہ ہوگا۔ **لقوم یتفکرون ۔**

فصل چهارم

کلمه :- ہر شیعہ پر واجب ہے کہ وہ کلمہ شہادتین یعنی **لَا اِلٰـہ اِلّا الله مُحمَّد رسول** کے بعد گواہی دے کہ امیر المؤمنین حضرت علیؑ جناب محمّدؐ رسول اللہ کے خلیفہ بلافصل ہیں۔ لہٰذا کلمہ اس طرح پڑھے

اَشْهَـدُ اَنْ لَااِلٰـه اِلَّاالـلّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّامُحَمُّد رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَن عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰهِ وَوَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَخلیفَتُهٗ بِلا فصل.

اس کلمہ اقرار کے بغیر آیت قرآنی کی تکمیل ناممکن ہے اور وہ آیہ کریمہ جس میں حضرت علیؑ کا اقرار از بس ایمان کے لئے ضروری ہے یہ ہے:-

اِنّـمَـا ولیّکُم اللّٰه ورسولُهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمنُوا الَّذِیْنَ یقیمون الصّلٰوة ویوتون الزّکاة وهم راکعون۔ (سورۂ مائدہ)

ترجمہ: - بہ تحقیق تم لوگوں کا ولی اللہ اور رسول اور مؤمن ہے کہ جو نماز قائم کرتا ہے اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتا ہے۔

اِسلام کے سبھی مُفسرین اور مؤرخین کا متفق علیہ فیصلہ ہے کہ یہ آیت حضرتِ علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ چند کتب ہائے معتبرہ ملاحظہ فرمایئے۔

دُرمنثور جلد۲، ص۲۱۳۔ مسند جلد ۵، ص ۳۸۔ ریاض النظرہ جلد۲، ص ۲۰۶۔ فصول المہمہ ص۱۳۳۔ صواعق محرقہ ص۲۴۔ تفسیر کبیر جلد۳ ص۴۱۳۔ تفسیر ابن جریر جلد۲، ص ۱۶۵۔ تفسیر زمخشری جلد۱، ص۲۶۴۔ تفسیر الخازن جزء الثانی ص ۵۵۔ تفسیر ابن کثیر جلد۲، ص

۶۱۔ تفسیر کبیر ابن حیان جلد۳،ص۵۱۳ وغیرہ۔

اب دیکھئے کہ حضرات شیعہ کیا کہتے ہیں:- **اَشْهَدُ اَنَّ عَلیًا وَّلِیُ اللّٰه** -قرآن مجید میں بھی میں بھی اس آیت میں لفظ ولی خاص طور پر ذکر ہے۔ جس طرح **اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمّد رسول اللّٰه**۔ مُطابق اس آیت کے شہادتِ تامہ ہے۔ اسی طرح **اَشْهَدُ اَنَّ عَلیًا ولیُ اللّٰه** بھی اس آیت کے الفاظ کی تاویل صیحہ ہے۔ اللہ خود اعلان کررہا ہے کہ پہلے اللہ تم لوگوں کا ولی ہے۔ اس کے بعد رسول ہیں اور اس کے بعد زکوٰۃ حالتِ رکوع میں دینے والا حضرت علیؑ ہے۔

اب دومنٹ کے لئے ضِدّ اور ہٹ دھرمی کو چھوڑ کر رسول اللہؐ کا اقرار سُنئے- آپ نے جب بھی یہ آیت تلاوت کی ہوگی تو پہلے لازماً آپ نے اللہ کی ولایت تامہ کا قرار کیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے اپنی ولایت مخصوصہ کا قرار کیا ہے۔ اور اسکے بعد اس مؤمن کی ولایت کا اقرار کرنا لازمی اور حتمی تھا کہ جس نے حالتِ رکوع میں زکوٰۃ دی ہے۔ اور یہ تو مسلمہ حقیقت ہے کہ حضرت علیؑ کے سوا کسی نے بھی حالت رکوع میں زکوٰۃ نہیں دی۔ جس کے اثبات میں درج بالا کتب حوالے کے طور پر دی گئی ہیں۔ اب اگر حضرات شیعہ قول رسولؐ کی متابعت کرتے ہیں تو اس میں کونسی قباحت لازم آجاتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے جب **یاایُّها الرَّسول بلغ ما انزل اِلیک من ربک فان لم تفعل فما بلغت رسالته** نازل ہوئی تو آنحضورؐ نے میدان خم میں ایک فصیح و بلیغ خطبہ کے بعد **من کُن مولاہ فهٰذا علیّ مولاہ** کا بانگ دھل اعلان فرمایا۔ یہ اعلان مندرجہ ذیل کتب میں بھی ملاحظہ فرمایا جاسکتا ہے۔ کفایت الطالب ص ۱۵ تا ۱۷۔ مسند احمد جلد اول ص ۱۱۹۔ کنزل اعمال ملاعلی متقی جلد ۶ ص ۳۹۰۔ ۳۹۷۔ مستدرک الحاکم جلد۳ ص ۱۰۹۔ خسائص نسائی ص ۱۵۔ دُرمنثور سیوطی جلد۲ ۲۵۹۔ تاریخ الخلفا سیوطی ص ۶۵۔ استیعاب ابن عبدالبر ص ۴۲۳ جلد۲۔ صواعق محرقہ ابن حجر مکی ص ۶۵۔ نورالابصار شلنجی ص ۶۹۔ تفسیر کبیر فخر الدین رازی جلد۳ ص ۶۳۶۔ اسباب النزول ص ۱۵۰ وغیرہ۔

جونہی اعلان رسول اختتام پذیر ہوا تو **الیوم اکملت لکم دینکم اتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا** بلافاصلہ نازل ہوئی اس کا صریحی مطلب یہ ہے کہ سالت

کی تکمیل ولایت علی بن ابی طالبؑ سے ہوئی۔ آیت پر ذرا سا غور کریں کہ ولایت علیؑ اتنا اہم معاملہ ہے کہ اگر علان نہ کیا جاتا تو رسالت کے لئے صریحی حکم تھا کہ وہ تکمیل پذیر ہی نہیں مانی جائیگی۔ لہٰذا ولایت کی گہرائی کا اندازہ اور نزاکت کا اس قدر خاص خیال رکھا گیا کہ اعلان واجب قرار دیا گیا۔ اور جونہی وجوب پر آنحضورؐ نے عمل فرمایا تو تکمیل کی سند عطا کی گئی۔ لہٰذا اگر **اشھد اَنَّ علیًا ولی الله** اس آیت اور فعل وقول رسولؐ کی تاسی میں حضرات شیعہ پڑھتے ہیں تو اس میں کیا حرج کرتے ہیں تکمیل دن کی شہادت پر حضرات شیعہ بھی **اشھد اَنَّ علیاً ولی اللّٰہ** کی شہادت دیں تو اس میں سیخ پا ہونے کی کونسی وجہ ہے۔ حضرات شیعہ کے پاس یہ سنّت سنّت حضرت علیؑ یا مابقیہ ائمہ معصومینؑ نہیں ہے کہ جن کی تاسی کی جاتی ہو۔ یہ تو صراحتاً سنّت رسولؐ اللہ ہے۔ کیا اروں کی طرح شیعہ حضرات کسی نئی جدّت اور نئے اولیات کا قرار پابندی سے کرتے ہیں؟ قرآن کریم کا حکم ہے کہ **ما اتاکم الرّسول فخذُوہ ومانھا کم عنه فانتھوا** جو رسولؐ تم لوگوں کے لئے لائے وہی پکڑو۔ اور جس چیز سے منع فرمائیں اس سے بچ کے رہو۔ اور یہ حکم عام احکام اِسلام میں ہے۔ احکام اسلام میں بنیادی حکم کلمہ ہے اور شیعہ حضرات وہی کلمہ پڑھتے ہیں جو رسولؐ نے پڑھا ہے جس کلمہ کا حکم اللہ اور رسولؐ نے دیا ہے۔

۲۔ اذان میں شیعہ حضرات بعد از اِقرار شہادتین شہادت امیرالمومنینؑ **اَشْھَدُ اَنَّ عَلِیًّا وَّلِیُّ اللّٰهُ** بھی دیتے ہیں۔ یہ اگر چہ جزوِ اذان نہیں ہے لیکن باعثِ خیر و برکت اور قبولیتِ اعمال ضرور ہے۔ اگر از روئے اِستہزا ترک کیا تو نہ اذان درست ہوگی اور نہ اس کے بعد پڑھی جانے والی نماز۔ لہٰذا نہ پڑھنے سے پڑھنا ہی بہتر و افضل ہے۔ تا کہ قبولیت نماز سند ساتھ رہے۔ کیونکہ ذکر علی عبادہ کنزالعمال جلد ۲ ص ۱۵۲۔ یہ آنحضورؐ نے فرمایا۔ ایک اور جگہ فرمایا **ھو** یعنی **علیٌ وَلِیُّ کُلِ مؤمن من بعدی**۔ (کنزالعمال جلد ۶ ص ۱۵۲)

۳۔ شیعہ حضرات **حی علی خیر العمل** اذان میں پڑھتے ہیں۔ اور یہ جزوِ اَذان ہے۔ اس کو سہواً یا عمداً ترک کرنا اذان کے بطلان کا موجب بن جاتا ہے۔ کیونکہ اذان وہی پڑھی جائے جو آنحضورؐ کے زمانے میں آنحضورؐ کے حکم سے پڑھی جاتی تھی اس اہم کلمۂ اذان کے سلسلے میں

وارد ہوا ہے کہ جب جناب ختمی مرتبتؐ جنگِ خندق میں خندق کھودنے کا اہتمام فرما رہے تھے تو آپؐ نے اذان میں **حَيّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَل** پڑھنے کا حکم دیا۔

(کبریت احمر حاشیہ یواقیت جواہر جلد اوّل ص ۴۳)

شیعہ مَسلک کی تمام کتب میں اس کلمہ کو پڑھنے کی تاکید موجود ہے، اور لکھا ہے کہ آنحضرتؐ کے زمانے میں اِس کلمہ کو پڑھنے کا عام رواج تھا۔ عہد حضرتِ ابو بکرؓ میں بھی پڑھا جاتا تھا۔ لیکن حضرت عمر نے اس کلمہ کو پڑھنے سے منع کیا۔ بیہقی نے سنن کبیر میں صحیح اسناد کے ساتھ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ آپ بھی اَذان میں **حَيّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَل** پڑھا کرتے تھے۔

امام زین العابدینؑ سے روایت کی گئی ہے کہ پہلے اذان میں **حَيّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَل** موجود تھا۔

(المعلم ترجمہ صحیح مسلم ۵۲۸ طبع لاہور۔ نیل الاوطار جلد ۱، ص ۳۳۸)

مُلا علی متقی لکھتے ہیں کہ بلال اذان صُبح میں **حَيّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَل** پڑھا کرتے تھے۔

(کنز العمال جلد ۴، ص ۲۶۶)

بلال اذانِ صُبح اور عبداللہ بن عُمر ہر اذان میں **حَيّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَل** پُکارا کرتے تھے۔

(میزان الکبریٰ جلد اول بیانِ اذان، ص ۲۶)

حضرتِ علی ابن حُسینؑ نے فرمایا پہلے اذان اسی طرح تھی۔ (المعلم ترجمہ صحیح مسلم، ص ۵۲۸)

عبداللہ بن عُمر برابر اذان میں **حَيّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَل** میں پڑھا کرتے تھے۔

(سیرۃ حلبیہ جلد ۲، صف ۹۸۔ تحقیق عجیب فی الثوایب، ص ۵)

(نیل الاوطار جلد ۱، ص ۳۳۸۔ سنن ابی داؤد ص ۵۲)

آنحضورؐ نے غدیرِ خم میں اسی **حَيّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَل** سے لوگوں کو خبر کر دی۔

(حبیب السیر جزء ۳ ص، ۷۶)

شیعہ حضرات اسی سنّتِ رسول اللہؐ پر عمل کر کے اذان میں **حَيّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَل** پڑھتے ہیں۔

☆

قابلِ غور اَمر

حَیّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَل ۔آجاؤ خیرعمل کی طرف- ظاہر ہے کہ نماز سے افضل عمل خیر اور کیا ہوسکتی ہے۔اس کا رد جملہ عبادات کا رد اور اس کی قبولیت جملہ عبادات کی قبولیت ہے۔اسی خیرعمل کو ترک کرنے پر آنحضور صلعم نے فرمایا کہ جس نے بھی اِس خیرعمل کو بجانہ لایا تو اللہ تعالیٰ اس کے ترک کرنے والے کو بارہ مصائب میں گرفتار کرلے گا۔کہ جس میں چھ حیات ہیں۔۱۔ چہرے کا نور زائل ہوگا۔۲۔عمر کم ہوجائے گی۔۳۔ مال سے برکت اُٹھے گی۔۴۔اس کی کوئی چیز قبول نہیں کی جائے گی۔۵۔دُعا مستجاب نہیں ہوگی۔۶۔صالحین کی دُعا سے محروم رہے گا۔یعنی **اللّٰھُمَّ اغفرلِلمؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمُسلماتِ** میں نہیں آئے گا۔(تین وقت مرگ کے مصائب)۔۱۔جان کنی کی حالت سخت ہوگی۔۲۔بھوکا پیاسا مرجائے گا۔۳۔عذاب ابدی میں مبتلا رہے گا۔(تین قیامت کے مصائب)۔۱۔حساب لینے میں سختی کی جائیگی۔۲۔اللہ اس کا دشمن ہوگا۔۳۔گدھے کی صورت میں محشور ہوگا۔

یہ ترک عمل خیر کا انجام تو **حَیّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَل** کہنے میں اب کیا قباحت ہے اور اسی فقرے کو اذان سے خارج کرنا آخر کونسا امر مانع ہے۔یہ تو رہی **حَیّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَل** کی بات آپ بہ نظر انصاف بے لاگ فیصلہ کریں کہ درج ذیل کلمہ جو اذان صُبح میں پڑھا جاتا ہے کتنا بے وزن ہے۔

الامام الحافظ جلال الدّین عبدُ الرَّحمٰن السیوطی فرماتے ہیں: **عَن مـالک اِنّـهٗ بلغه ان المؤذن جاءِ الی عمر بن الخطاب یؤذنه لصلوٰۃ الصبح .نآئماً الصَّلوٰۃ خیْرٌ مِّنَ النَّوم فامرهٗ عمران یجعلها فی نداء الصُبح۔**

مالک سے روایت ہے کہ مؤذن حضرت عُمر کے پاس اذان صُبح کے وقت بُلانے کے لئے آیا اور اس نے حضرتِ عُمرؓ کو محوخواب دیکھا۔مؤذن نے کہا: **اَلصَّلوٰۃ خَیْرٌ مِّنَ النَّوم**۔نیند سے نماز بہتر ہے۔اس پر حضرت عُمرؓ نے حُکم دیا کہ اس فقرہ یعنی **اَلصَّلوٰۃ خَیْرٌ مِّنَ النَّوم** کو اذان صُبح

میں قرار دیا جائے۔ (تنویر الحوالک شرح موطا امام مالک جزء اول، ص ۷۱)

اس کا ترجمہ کیا ہے، اور مفہوم کیا ہے۔ وہ تو آپ نے ملاحظہ فرمالیا۔ اس کلمے پر اتنی شدّت جب کہ نہ یہ حکم خُدا ہے اور نا ہی حُکمِ رسولؐ۔ اور وہ اہم کلمہ **حَیّ عَلٰی خَیْرِالْعَمَل** ترک کردینے کے قابل سمجھا جو معنیٰ سمندر اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے۔ یہ ضِد اور ہٹ دھرمی کے سوا اور کیا ہے۔

ضاد - یا دواد

سورۂ حمد کے آخر میں **ولا الضّآلین** میں بآواز **ولاالدّوالین** تو اکثر پڑھا جاتا ہے لیکن جہاں جہاں بھی لفظ ض آجاتا ہے وہاں ض کو ض کی آواز یا اس کے مشابہ جو صوتی اعتبار سے ظ ہے کی آواز سے بھی نہیں پڑھا جاتا ہے بلکہ دواد کی آواز میں پڑھا جاتا ہے۔ اس تضاد پر اجمالی تبصرہ درج ذیل ہے۔

حروف تہجی میں حرف ضاد جس کی مکتوبی شکل ض ہے۔ خالص عربی زبان کا لفظ ہے۔ یہ کسی دوسری زبان کے حروف تہجی میں نہیں مِلتا ہے۔ مثلاً فارسی کے کُل حروف چوبیس (۲۴) ہیں جن میں۔ا۔ب۔پ۔ت۔ج۔چ۔خ۔د۔ذ۔ر۔ز۔ژ۔س۔ش۔ع۔ف۔ک۔گ۔ل۔م۔ن۔و۔ہ۔ی (جامع القواعد) ان حروف میں ض مُطلقاً نہیں ہے۔ عربی میں وہ حروف ہیں کہ جو فارسی میں نہیں ہیں۔ ث۔ح۔ص۔ض۔ط۔ظ۔ع۔ق۔

عربی لغت کی مشہور کتاب قاموس مطبوعہ لکھنؤ جلد اول، ص ۱۹۲۔ باب الدّال فصل الضاد میں ہے۔ الضاد میں ہے الضاد حرف ہجاء للعرب خاصۃ۔ حرف ضاد خالص عربی حرف تہجی ہے۔ منتخب اللغات، ص ۲۷۲۔ باب الضاد مع الدال میں لکھا ہے۔ ضاد حرف تہجی ہے۔ جو لغت عرب سے مخصوص ہے اور کسی دوسری لغت میں ہرگز نہیں پایا جاتا ہے۔

یہ حرف ضاد آواز میں حرف ظ کے مشابہ ہے۔ ض اور ظ کی آواز آپس میں ملتی جلتی ہے۔ اسلئے اگر اس کو ظ کی آواز میں بھی پڑھا جائے تو کچھ فرق نہیں پڑتا جو خفیف سا فرق پڑتا ہے اس

سے قراء اور علماء نے جائیز قرار دیا ہے۔

علامہ فخر الدّین رازی فرماتے ہیں۔**المختار عندنا ان اشتباہ الضّاد بالظّاء لا یبطل الصلوٰۃ ویدل علَیہ ان المشابۃ حاصلۃ بینھما جدا و المتیز عسیرٌ فوجب ان یقسط التکلیف بالفرق** ۔یعنی مذہب پسندیدہ یہی ہے کہ ضاد (ض) کا ظاء (ظ) سے مل جانا نماز کو باطل نہیں کرتا اس واسطے ض اور ظ میں بہت مشابہت ہے۔ اور فرق کرنا مشکل ہے ۔پس لازم ہوا کہ فرق کرنے کی تاکید نہیں رہی۔ (تفسیر کبیر جلد اول ص ۳۵)

علاّمہ کے اس قول سے یہ بات صاف ہوگئی کہ علماء اور قراء حرف ض کو ظ کی آواز میں پڑھنے کو جائیز قرار دیتے ہیں۔

شیخ احمد دحلان مکی تحریر فرماتے ہیں۔**ولو بدل الضاد بغیر الظّاء لم تصح قراءَ تہ قطعًا نعلم من ھذا انّہ لم یقع خلاف ابدالھا الّا کما وقع فی الضاء فالمنطق بھا د لاً لم یقل احد بصحبۃ** ۔یعنی اگر ض کو ظ کے سوا کسی اور حرف سے بدل کر پڑھے قرأت ہرگز درست نہ ہوگی۔ اور ض کو دال پڑھنا یہ کسی نے صحیح نہیں کہا۔ (سبیل الرشاد ص ۳۷)

اب چند الفاظ ملاحظہ فرمائیں کہ جن کے بآواز ض پڑھنے سے کچھ معنی ہیں ، اور بآواز ''داود'' پڑھنے سے کچھ اور معنی ہوجاتے ہیں۔

۱۔بیض (بآواز ض) =سفید	بید (بآواز داود) = ہلاک ہونا
۲۔قرضہ (بآواز ض) = ادھار	قردہ (بآواز دواد) = بندر
۳۔ضمخ (بآواز ض) = بدن پر خوشبو ملنا	دمخ (بآواز دواد) = بلند ہونا
۴۔حیض (بآواز ض) = ماہواری خون	حید (بآواز دواد) = میل کرنا
۵۔حض (بآوازض) = کھانے کے لئے اُبھارنا	حد (بآودواد) = درمیان
۶۔مضض (بآواز ض) = مصیبت میں جلنا	مدد (بآواز دواد) = یاوری کرنا
۷۔ظھر (بآواز ض) = سنگ پشت	دھر (بآودواد) = نہ مانہ

۸۔ضِد (بآواز ض) =مخالف	دِد (بآوددواد) = بے معنی لفظ
۹۔ضب (بآواز ض) =سوسمار (جاندار)	دب (بآوددواد) =نرم چال
۱۰۔ضرب (بآواز ض) = مارنا	درب (بآوددواد) =فراخ کوچہ
۱۱۔خضر (بآواز ض) =پیغمبر کا نام	خدر (بآواز دواد) = بےحس

ولاالضّآلین کی جگہ اگر **ولا الذّالین** پڑھا جائے تو یہاں دو لفظ قابلِ غور ہیں ضال اور دال۔ دونوں پر تشدید ہے۔ اب معنوں میں فرق ملاحظہ فرمائیے ضال کے معنی یہ ہے لام پر تشدید کی صورت میں گمراہ ترجمہ ہوگا۔ اور لام بغیر تشدید پڑھا جائے تو معنی ہوں گے۔ درخت کنار وغیرہ اب اگر دال کے معنی لئے جائیں تو لام پر تشدید کی صورت میں راہ نمائندہ (منتخب اللغات) اب اگر ہم نماز میں والضّالین کو ضاد (ض) سے پڑھا جائے تو معنی ہوں گے۔ اے اللہ ہمیں گمراہوں کا راستہ نہ دکھانا اور قرآن کریم میں سورۂ حمد میں اسی دعا کا ذکر بحکم الٰہی ہوا ہے۔ لیکن اگر اس کو بآواز دال سے **ولا الذّالین** پڑھیں تو ترجمہ اس طرح سے ہوگا کہ اے اللہ ہمیں سیدھا راستہ دکھانے والوں کا راستہ نہ دکھانا۔ اب فیصلہ ناظرین خود کریں کہ ض اور دواد میں کتنا واضح فرق ہے۔

اس کے علاوہ ماہ رمضان۔ حضرت خضرؑ میں ض کی آواز کو داود کی آواز میں پڑھنے سے جو قباحت لازم آئے گی وہ اظہر من الشّمس ہے **لِقَومٍ یتفکرون**۔؟

جمعِ بَین الصّلوٰتیں

یعنی دو نمازوں کا اِکٹھا کرنا

شیعہ مسلک میں نماز ظہر کے تھوڑی دیر کے بعد نماز عصر اور نماز کے تھوڑی ہی دیر کے بعد نماز عشاء پڑھی جاتی ہے۔ اس کے برعکس اہل سنّت حضرات ہر نماز کو الگ الگ ادا کرتے ہیں۔

جمع بین الصلوٰتین کا مطلب شیعہ مسلک میں یہ نہیں ہے کہ نماز ظہر وعصر کو ایک دوسرے

میں ضم کر کے یا مغرب وعشا کو ایک دوسرے میں ضم کر کے پڑھا جائے نہیں مطلب یہ ہے کہ ظہر کو ظہر کے وقتِ مقررہ پر پڑھا جائے اور جب ادا ہوجائے تو درود و اذکار کے بعد عصر کی نماز پڑھی جائے۔اسی طرح مغرب وعشا میں بھی کیا جاتا ہے۔

چند اقوال اس سلسلے میں ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ ابن عباس سے روایت ہے۔ہم نے آنحضورؐ کے ساتھ مدینہ میں ظہر وعصر ومغرب وعشا۔ آٹھ اور سات اکٹھے پڑھیں۔ (بخاری جز واول، ص ۱۳۶)

۲۔ امام اسماعیل بخاری نے بخاری کی کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب وقت الغرب میں آدم سے انہوں نے شعبہ سے اس نے عمر بن دینار سے اس نے جابر بن زید سے اور اُنہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرتؐ نے اکثر سات رکعتیں (مغرب وعشا) اور آٹھ رکعتیں ظہر وعصر جمع کر کے پڑھیں ہیں۔ (بخاری جز واول، ص ۱۳۹)

۳۔ ابن عباس سے روایت ہے۔ہم نے آنحضورؐ کے ساتھ مدینہ میں ظہر وعصر ومغرب وعشا۔ آٹھ اور سات اکٹھے پڑھیں۔ (بخاری جز واول، ۱۳۶)

۴۔ امام مُسلم نے اپنی صحیح میں تقریباً دس حدیثیں اس سلسلے میں نقل کی ہیں۔اُنہوں نے ایک باب بعنوان الجمع بین الصلاتین فی الحضر اندراج کیا ہے۔لکھتے ہیں۔ **حدثنا یحیٰ بن یحیٰ قال قرات علی مالک عن ابی الزبیر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس صلّی رسول اللّٰہؐ الظهر والعصر جمیعاً والمغرب والعشا جمیعاً فی غیَر خوف ولا سفر** (اسماء رواۃ کو چھوڑ کر) ابن عباس کہتے ہیں کہ ہم نے آنحضور صلعم کے ساتھ ظہر وعصر۔مغرب وعشا بغیر کسی خوف اور سفر کے ملا کے پڑھیں۔

(صحیح مسلم الجزاء الاول، ص ۲۲۱)

ان احادیث میں مسلم ابن حجاج یہ حدیث بھی لکھتے ہیں:

حدثنا ابو الربیع الزهرانی هدثنا هماد عن الزبیر بن الحریث عن عبداللّٰه بن شفیق قال خطبنا ابن عباس یوم بعد العصر حتیٰ غربت الشمس وبدت النجوم

وجعل النّاس یقومون الصّلاۃ الصّلاۃ قال فجاء ہ رجل من بنی تمیم لا یفترولا ینشنی الصّلوٰۃ اَلصّلوٰۃ فقال ابن عباس اَمتعلمنی بالسنۃ لا ام لک ثم قال رایت رسول اللّٰہ جمع بین الظہر والعصر والمغرب والعشاء قال عبداللّٰہ بن شفیق فحاک فی صدری من ذالک شئ فاتیت ابا ہریرۃ نسالتہٗ فصدق مقالتہ (اسماء رواۃ عربی میں دیکھئے) عبداللہ بن شفیق نے کہا کہ ایک روز عبداللہ بن عباس عصر کے بعد ہمارے سامنے خطبہ پڑھ رہے تھے۔ یہاں تک کہ آفتاب نے غروب کیا اور ستارے ظاہر ہوگئے۔ لوگوں نے الصّلوٰۃ الصّلوٰۃ کی آواز دینا شروع کیں۔ لیکن ابن عباس ٹس سے مَس نہ ہوئے۔ اس وقت قبیلۂ بنی تمیم میں سے ایک شخص نے بلند آواز سے الصلوٰۃ الصلوٰۃ کہا۔ ابن عباس نے یہ سُن کر کہا تو مُجھ کو سنّت یاد دلاتا ہے حالانکہ میں نے خود دیکھا ہے کہ آنحضورؐ نے ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع فرمایا۔ عبداللہ بن شفیق کہتا ہے۔ ابن عباس کا یہ سُن کر میرے دل میں خدشہ رہا۔ یہ خدشہ دور کرنے کے لئے میں نے ابو ہریرہؓ سے جا کر دریافت کیا۔ ابو ہریرہ نے بھی ابن عباس کے اس کلام کی تصدیق کی۔ (صحیح مسلم الجزء اول ۲۲۲)

اس کے علاوہ جمع بین الصّلوٰتین کا تذکرہ ان کتابوں میں بہ تفصیل ذکر ہے۔

شرح موطاء مالک جز اول، ص ۶۲۳۔ کنز العمال جلد۴، ص ۱۱۷۔ صحیح مسلم مترجم جلد دوم، ص ۷۵۶۔ حجۃ اللہ البالغہ، ص ۳۲۰۔ ترمذی جلد اول، ص ۲۶۔ شفا قاضی عیاض، ص ۱۳۴، نیل الاوطار جلد۳، ص ۸۸

یہ آنحضورؐ کا اپنی اُمّت پر کرم واحسان ہے کہ آپؐ نے جمع بین الصلوٰتین کی راہ بتلائی ہے۔ آج کل کے زمانے میں جب کہ کفر والحاد بڑے کروفر سے اسلام کو مٹانے پر کمر بستہ ہے، اور وہ مسلمان جو اس کفر والحاد کی حکومت میں ملازمت اختیار کر چکا ہو۔ ظہر کو ظہر کے عین وقت پر ادا نہیں کرسکتا۔ لہٰذا چار بجے بعد رخصت دفتر جب گھر آئے تو ظہر وعصر کو پڑھ سکتا ہے۔ لیکن اگر یہ شرط ہوتی کہ نہیں ظہر کو ظہر ہی کے وقت ادا کرنا چاہئے تو نہ جانے کتنے ایسے ہوتے کہ جو ظہر کی نماز سے ہاتھ دھو لیتے۔ کیونکہ شرط میں تو یہی بتلا دیا جاتا ہے کہ جب وقت ظہر ہوجائے تو ظہر ادا کرو۔ بعدِ وقت یہ قضا ہوجاتی ہے۔ لہٰذا شرط بتانے والے جب بھی بعد دفتر رخصت ہوکر گھر آجائیں تو

ظہر ادا ہونے سے تو رہی لہٰذا اُن کو قضا پڑھنی ہے۔ برخلاف اس کے کہ جو جمع بین الصلوٰتین کے قائل ہیں۔ وہ بعد دفتر رخصت کے بعد ادا ہی کی نیت کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اب یہ فیصلہ خود کریں کہ جمع بین الصلوٰتین کتنا اہم جزو ہے اسلام کا۔

سجدہ گاہ:۔شیعہ مسلک میں سجدہ کے لئے واجب ہے کہ درج ذیل وجوہات پر عمل کرے۔

زمین پر اور غیر کھانے پینے کی چیزوں پر جو زمین سے اُگتی ہیں۔ جیسے لکڑی یا اس درخت کے پتے جو کسی بھی صورت سے بدل کے لباس نہ بن سکے۔ مثلاً انگور کے پتے البتہ خشک اگر ہوں، سجدہ کرے۔ پہننے اور کھانے کی چیزیں مثلاً گندم، جو اور روئی جو زمین کا جُزو شُمار نہ ہوتی ہوں جیسے سونا، چاندی اور دوسرے اس جیسے معدنیات ان میں سجدہ کرنا صحیح نہیں ہے۔ جو چیزیں زمین سے اُگتی ہیں اور حیوانات کے کھانے کے ہیں جیسے گھا وغیرہ، اُن پر سجدہ کر سکتا ہے۔ ان پتوں پر جو کھائے نہیں جاتے سجدہ کرنا درست ہے۔گل بنفشہ، گل گاؤ زبان اس جیسی چیزوں پر کہ جو داؤں میں استعمال کی جاتی ہیں سجدہ دُرست ہے۔ ایسی گھاس کے پتے جن کو بعض مقامات پر کھاتے ہیں اور بعض جگہ نہیں کھاتے یا وہ میوہ جو ابھی کچے ہوں ان پر سجدہ درست نہیں ہے۔ چونے کے پتھر، آہک اور گچ پر سجدہ درست ہے۔ مستحب ہے کہ حالت اختیاری میں پکائے ہوئے چونے، اینٹ اور مٹی کے برتن پر سجدہ نہ کرے۔ کاغذ پر سجدہ کرنا صحیح ہے اور اِن تمام اشیاء سے افضل ترین شئے خاکِ شفا ہے یعنی کربلائے معلیٰ کی خاک شفاء۔ اب چند احادیث ملاحظہ فرمایئے:

قَالَ اَبُو عَبدُاللّٰه لا تَسجد الّا علی الارض اوما انبتت الارض الّاعلی القطن والکتان ۔امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ سجدہ کرو صرف زمین پر یا اس شئے پر جو زمین سے اُگتی ہو، سوائے روئی اور کتان کے۔

(فروع کافی کتاب الصّلوٰۃ باب ما یسجد علیہ وما یکرہ ۱۹۵۔
استبصار باب السجود علی القطن والکتان جلد اول ۱۹۸)

عن محمد بن الحسین ان بعض اصحابنا کتب التی "ابن الحسن الماض" علیہ السّلام یسٔاله عن الصلوٰۃ علی الزجاج قال فلما نقد کتاب الیه تفکرت وقلت

هو مما انبتت الارض وما کان لی ان اسأله عنه قال فکتب الی لا تصلّ علی الزجاج وان حدیثک نفسک انه مما انبتت الارض مکنّه من المسلح والرمل وهما ممسوخان۔

ترجمہ: محمد بن حُسین کی روایت ہے کہ ہمارے ایک ساتھی نے امام علی نقیؑ کے پاس خط لکھا کہ شیشہ پر سجدہ جائیز ہے یا نہیں۔ ان کا بیان ہے کہ اس خط کو بھیجنے کے بعد مجھے تصوّر رہوا کہ شیشہ تما نبا تات ہی سے بنتا ہے لہٰذا مجھے اس کے دریافت کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ حضرت نے جواب میں تحریر فرمایا کہ شیشہ پر سجدہ نہیں ہوسکتا چاہئے یہ تصوّر رہو کہ یہ نباتات سے بنتا ہے۔ مگر وہ تو نمک اور ریت سے بنتا ہے۔ اوران دونوں کی حقیقت تبدیل ہوگئی ہے۔ (فروع کافی، ص۱۹۶)

امام عصرؑ فرماتے ہیں: **اسجد علی الارض اوعلیٰ ما انبتت الارض والا تسجد علی الحصر المدینة لان سیور ها من جلد ولا تسجد علیٰ شعر ولا صوف ولا جلد ولا ابریشم ولازجاج ولا حدید و لا صفر ولا شبه ولا رصاص ولا نخا س ولا بریش ولا رماد۔**

ترجمہ: سجدہ کرو زمین پر یا اس چیز پر جو زمین سے اُگتی ہے۔ اور سجدہ جائیز نہیں مدینہ کی چٹائیوں پر کیونکہ ان کے درمیان ڈوروں کی جگہ چمڑا ہوتا ہے۔ اور نہ سجدہ جائیز ہے بالوں پر، نہ اون پر، نہ کھال پر، نہ ریشم پر، نہ شیشہ پر، نہ لوہے پر، نہ پیتل پر، نہ راکھ پر نہ سیسے پر نہ تانبے پر، نہ پروں پر اور نہ راکھ پر۔ (من لایحضر الفقیہ، ص۱۸۶)

اب درجِ ذیل احادیث پر غور فرمائیں: **عن عبداللّٰہ بن شداد عن سیمونةؓ قالت کان رسول اللّٰہؐ یصلی وانا حائض وربما اصابنی ثوبه اذا سجد قالت وکان یصلی علی الخمرة** عبداللہ بن شداد نے زوجہ پیغمبرؐ جناب میمونہؓ سے روایت کی ہے کہ کہا جناب میمونہ نے کہ جب میں ایّام سے ہوتی تھی تو آنحضورؐ خُمرہ پر نماز پڑھتے تھے۔ آپ کے لباس کا کچھ حصّہ میرے ساتھ مَس ہوتا تھا۔ ملاحظہ ہو۔

(صحیح بخاری طبع مصر جلد اوّل، ص۹۔ کتاب الحیض۔ صحیح مسلم طبع مصر جلد اول، ص۱۸۷ کتاب المساجد۔ سنن ابی داؤد طبع کانپور جلد اول، ص۹۶ کتاب الصلوٰۃ۔ سنن ابن ماجہ طبع

مِصر جلد اول، ص ۳۲۸۔ کتاب اقامۃ الصّلوٰۃ۔ سنن نسائی طبع کانپور ۱۶۵)

عن عایشة قالت امر نی رسول اللّٰه ان انا وله الخمرة من المسجد فقلت انی حائض فقال تناولیها فان الحیفة لیست فی یدک ۔ عائشہ کہتی ہیں کہ مجھے آنحضرتؐ نے حکم دیا کہ مسجد سے خمرہ اُٹھا کر لادو میں نے کہا میں تو ایام سے ہوں۔ فرمایا اُٹھا کے لاؤ ایّام تمہارے ہاتھ میں تو نہیں لگے ہیں۔

ملاحظہ ہو: صحیح مسلم طبع مصر جلد اول ص ۹۶ کتاب الحیض۔ سنن ابی داؤد طبع مصر جلد اول، ص ۳۹ کتاب الصلوٰۃ۔ سنن ابن ماجہ طبع مِصر جلد اول، ص ۲۷۵ کتاب الطہارۃ۔ صحیح ترمذی طبع کانپور جلد اول ۶۵ ابواب الطہارۃ۔ سنن دارمی کتاب الطہارۃ باب الحائض، ص ۱۲۹۔

آخر خمرہ کیا چیز ہے۔ اس کے متعلق علمائے اسلام لکھتے ہیں:۔

الخمرة هو حصیر صغیر ۔خمرہ چھوٹی چٹائی ہوتی ہے۔**الخمرة وزان غرفه حصیرة قدر ما یَسجد علیه** ۔خمرہ بروزن غرفہ چھوٹی چٹائی ہوتی ہے۔ اتنی کہ جس پر سجدہ کیا جائے۔**قال ابن بطال ان کان ما یصلی علیه کبیراً قدر طول الرجل له حصیر ولا یقال له خمرة وکل ذالک یصنع من سعف النخل ما اشبه** ۔ ابن بطال کہتے ہیں کہ جس پر نماز پڑھی جاتی ہے۔ وہ اگر انسان کے قد کے برابر یا اس سے زیادہ ہوتو اس سے خمرہ نہ کہیں گے اسے حصیر کہیں گے۔ اور یہ دونوں چیزیں کھجور کی چھال وغیرہ سے بنائی جاتی ہے۔ ملاحظہ ہو:

نہایہ ابن اثیر طبع مصر جلد اول، ص ۳۵۶۔ مصباح اللّغات طبع دہلی، ص ۱۹۵۔ فتح الباری طبع دہلی جلد اوّل، ص ۲۴۳۔ بیان اللّسان طبع میرٹھ، ص ۲۳۱۔ جامع الترمذی جلد اول، ۵۳۔ ابوعیسیٰ ترمذی۔ الفالق غریب الحدیث طبع حیدر آباد جلد اول، ص ۱۲۸۔ قاموس طبع لکھنؤ جلد اول، ص ۲۵۸۔ مصباح الصغیر طبع مصر جلد اول، ص ۸۸۔

خمرہ کی مزید وضاحت:۔الخمرۃ وھی الّتی یسجد علیہ لان الشیعہ خمرہ وہ چیز ہے جس پر سجدہ کرتے ہیں اب شیعوں کا عمل ہے۔ مجمع بحار الانوار الخامع المیم، ص ۲۷۷ علامہ محمد طاہر حنفی گجراتی مطبع نول کشور۔ **الخمرة حصیر صغیر من لیف او غیره بقدر الکف وهو الّذی**

یستخدہ الان الشیعة اللسجود ۔خمرہ چھوٹی چٹائی ہے۔کھجور کی چھال وغیرہ کی ہتھیلی بھر اور یہ وہی ہے جسے اب شیعہ سجدہ کے لئے مخصوص قرار دیتے ہیں۔ (تلخیص الصحاح،ص۱۸)

اور آنحضرتؐ نے فرمایا۔ **جعلت لی الارض مسجدًاطھورا.** میرے لئے زمین سجدہ کی جگہ قرار دی گئی۔اور مطہر بنادی گئی۔ (صحیح ترمذی طبع دہلی،ص۶۰)

اور علامہ شوکانی نے اس کی تشریح اس طرح کردی۔**واستدل الھادی علی کراھة مالیس من الارض لحدیث جعلت فی الارض مسجد او طھورا** ۔اس حدیث سے ہادی نے یہ اخذ کیا کہ زمین کے علاوہ کسی بھی چیز پر سجدہ کرنا مکروہ ہے۔(نیل الاوطار جلد۲،ص۱۰۔)

اس لئے آنحضورؐ نے ایک دفعہ افلح صحابی سے فرمایا**یا افلح فترب وجھک** اے !افلح اپنے چہرہ کو خاک آلودہ کرو۔ (کنزل العمال جلد۲،ص۹۹)

اور یہی شیعوں کا فعل بدستور قائم ہے۔لہٰذا بغیر سجدہ گاہ کے نماز درست نہیں ہوگی۔

☆

فصل پنجم

زکوٰۃ

زکوٰۃ دین اسلام کے اہم ارکان میں سے ایک رُکن ہے۔اور اس کا واجب ہونا دینِ اسلام کی ضروریات میں سے ہے۔اس کا مُنکر کافر ہے ۔ اور جوادا نہ کرے وہ بھی کافر ہے۔دوسری جگہ اِرشاد کیا گیا ہے۔زکوٰۃ ادا کرنے والا اگر ایک قیرہ بھی ادا نہ کرے وہ نہ مومنین میں سے ہے اور نہ ہی مسلمین میں سے ۔ وہ چاہے یہودی مرجائے یا نصرانی۔قرآن مجید میں تقریباً پچاس مقامات پر زکوٰۃ کا ذکر کردیا گیا ہے۔

اور ایک جگہ اِرشاد ہوا ہے کہ زکوٰۃ وہ نیکی اور صدقہ ہے خداوند کریم زکوٰۃ دینے والے کی

تربیت و پرورش اس طرح کرتا ہے۔ جیسے کوئی اپنی اولاد کی تربیت و پرورش کرتا ہے۔

جو زکوٰۃ دیتا ہے، اس کو بُری موت نہیں آتی ہے۔ زکوٰۃ دینے والے پر غضب خدا کم ہوجاتا ہے۔ حساب آسان ہوجاتا ہے۔ مال میں اِضافہ ہوتا ہے۔ اور عمر میں برکت ہوتی ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ جو زکوٰۃ نہ دے قیامت کے دِن اللہ تعالیٰ اس پر سانپ اور اژدھے مسلّط کرے گا۔ اس کی گردن میں طوق جہنّم ڈال دیا جائے گا۔

زکوٰۃ نو چیزوں پر واجب ہوتی ہے۔

۱۔ گندم ۔۲۔ جَو ۔۳۔ خرما ۔۴۔ کشمش ۔۵۔ سونا ۔۶۔ چاندی ۔۷۔ گائے ۔۸۔ اونٹ ۔ گوسفند۔

گندم ۔ جو۔ خرما اور کشمش پر زکوٰۃ تب واجب ہوجاتی ہے ۔ جب ان کی مقدار نصاب خاص تک پہنچ جائے۔ وہ نصاب تقریباً ۸۴۷ کیلوگرام ہے جب کوئی شخص گیارہ مہینے گائے، گوسفند، اونٹ یا سونے چاندی کا مالک ہوجائے گا تو اس پر بارہویں مہینے کی پہلی کو ان کی زکوٰۃ واجب ہوجاتی ہے۔ لیکن بعد والے سال کے پہلے بارہ مہینے تمام ہونے پر شمار کرے۔ گندم اور جو کی زکوٰۃ تب واجب ہوجاتی ہے۔ جب دانہ اور بھوسہ الگ ہوجائے۔ واجب ہونے کے لئے عاقل، بالغ، آزاد، مالک ہونا، مال تصّرف میں ہونا شرط ہے۔ گیہوں، جو، خرما اور کشمش اگر آب پاشی، نہر یا بارش سے خود بخود ہوگئی ہوتو دسواں حِصّہ ۔ اگر آلات آب پاشی رہٹ وغیرہ سے ہوتو بیسواں حِصّہ اور دونوں قسم کی آب پاشی کی صورت میں دسویں اور بیسویں حِصّہ کا نصف نصف۔

سونا:- اس میں تین شرطیں ہیں: ۱۔ مسکوک ہو، خواہ یہ مستعمل ہو یا غیر مستعمل اِسلامی ہو یا غیر اسلامی ۔ زیور پر زکوٰۃ واجب نہیں ۔۲۔ سال بھر بغیر تبدّل و تغیّر کے رکھا ہو، اور اسکے بعد بارہ واں مہینہ شروع ہوجائے ۔۳۔ سونا پوری نصاب ہو۔ سونے کے دو نصاب مقرر ہیں۔ ۱۔ بیس مثقال شرعی جن میں سے ہر ایک نصاب اٹھارہ چنے کے برابر ہوتا ہے۔ پس اگر کسی کے پاس سونا اس مقدار میں ہو تو اس پر اس کی زکوٰۃ چالیسواں حِصّہ جو ۹ چنے کے برابر ہوتی ہے واجب ہے۔ ۲۔ چار مثقال شرعی ۔ جو تین مثقال معمول کے برابر ہوتے ہیں ۔ یعنی پندرہ مثقال میں تین مثقال

اور زیادہ ہو جائیں تو پھر کل اٹھارہ مثقال کی زکوٰۃ چالیسواں حصّہ دینا ہوگی، اور اگر تین مثقال سے کچھ کم زیادہ ہو جائے۔ تو پھر پندرہ مثقال کی زکوٰۃ دینا ہوگی۔ اِضافہ پر کوئی زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔

چاندی:-اس کے بھی دو نصاب ہیں۔ پہلا نصاب ۳۹ تولہ ساڑھے چار ماشے ہے۔ اس کی زکوٰۃ ۱۱ ماشے ساڑھے چھ رتی ہے۔ دوسرا نصاب سات تولہ ساڑھے دس ماشے ہے اس کی زکوٰۃ اُنیس رتیاں ہیں۔ قاعدہ یہ ہے کہ جس قدر سونا اور چاندی نصاب کی مقدار سے بڑھے۔ اس کا چالیسواں حِصّہ دے۔ اگر چہ بعض اوقات کچھ زیادہ دینا پڑے۔

گائے اونٹ اور گوسفند:- یہ ضروری ہے کہ ان پر سال گذر جائے۔ اور بارہواں مہینے شروع ہوتے ہی سال پورا ہو جاتا ہے۔ اگر چہ بارہویں مہینہ کا شُمار پہلے ہی سال میں ہوتا ہے، اور یہ ضروری ہے کہ تمام سال ملکیت میں رہیں۔ ورنہ زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ سال بھر بے کار کھڑے ہوں۔ اگر سال میں ایک دو دن بھی ان سے کام لیا تو زکوٰۃ واجب ہوگی۔ دوسرے پورے سال جنگل یا بیاباں کی گھاس کھاتے ہوں۔ پس اگر سال میں کچھ دِن بھی ایسی گھاس کھائیں جو کاٹ کر لائی گئی ہو یا اس کھیتی کی ہو جو مالک کی یا کسی کی ملکیت ہو تو زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ لیکن اگر سال کے دوران ایک یا دو دِن وہ گھاس کھائیں جو ان کے مالک کی ملکیت ہو تو زکوٰۃ واجب ہے۔

گائے کے دو نصاب ہیں: تیس گائے پر دئے گئے شرائط کے تحت گائے کا ایک بچّہ جو دوسرے سال میں داخل ہو چکا ہو۔

چالیس ہیں تو تین سال میں داخل ہونے والا ایک مادہ بچہ۔

تیس یا چالیس کے درمیان ہوں، ان میں صرف تیس گائیوں کی زکوٰۃ دیں۔

چالیس سے زیادہ گائیں ہو جائیں، اور ابھی ساٹھ پوری نہ ہولی ہوں تو صرف چالیس کی زکوٰۃ دیں۔

ساٹھ ہوں تو دو بچھڑے جو دوسرے سال میں داخل ہو چکے ہوں اسی طرح مابقیہ کا حساب

لگائیے۔

گوسفند کا نصاب:- چالیس ہیں تو ایک گوسفند (چالیس سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے)۔

ایک سو اکیس پر دو گوسفند۔

تین سو ایک پر چار گوسفند۔

چار سو یا اس سے زیادہ ایسی صورت میں ہر سو پر ایک ایک گوسفند زکوٰۃ میں عین نکالنے کی ضرورت نہیں بلکہ قیمت بھی دے سکتا ہے۔

اونٹ کا نصاب اپنے ماحول کے مطابق (اندراج نہیں کیا جا رہا ہے)۔

مصارف زکوٰۃ:- یہ مال آٹھ جگہوں پر خرچ کیا جائے۔

۱۔ فقیر: اس سے مراد وہ شخص ہے کہ جس کو اپنے اہل وعیال کے لئے سال بھر کا خرچہ نہ ہو۔ ہنر نہ جانتا ہو۔

۲۔ مسکین: اس سے مُراد وہ شخص ہے کہ جو فقیر سے زیادہ تنگدست ہو۔

۳۔ نائب امام۔

۴۔ ان کافروں کو دی جائے کہ جو زکوٰۃ لے کر مسلمانوں کی طرف مائل ہو جائیں۔ یا جنگ میں مسلمانوں کا ساتھ دیں۔

۵۔ غلام جو سختی میں مبتلا ہوں، انکو آزاد کرانے کی نیت سے خریدے۔

۶۔ مقروض: وہ جو اپنا قرض ادا کرنے کی سکت نہ رکھتا ہو۔

۷۔ راہِ خدا: اس سے مُراد ہر وہ کام جس سے اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل ہو جائے۔ مثلاً مسجد بنانا۔ دینی علوم کا مدرسہ۔ راستہ پختہ بنانا وغیرہ۔

۸۔ ابن السبیل: وہ مسافر جو سفر میں لاچار ہوا ہو۔

فطرہ

فطرہ واجب ہے، اور یہ ہر اس شخص پر واجب ہے، جو بالغ، عاقل، آزاد اور غنی ہو۔ چاہے

سال بھر کے کھانے کا گذارا رکھتا ہو یا ملازمت ایسی ہو جو مُستقل حیثیت رکھتی ہو۔ یا کوئی پیشہ ایسا کررہا ہو کہ جو معمول کے مطابق اس کی زندگی کی گذراوقات کررہا ہو۔ فی کس تین کلوگرام فطرہ ہوتا ہے۔ چاہے اب یہ جنس دیدے یا اس کی قیمت۔

☆فطرہ دینے میں نیت قربت الی اللہ کرے۔ عیب دار چیز مثلاً چاول یا اس چیز میں ملاوٹ ہو کہ جو فطرہ میں دے رہا ہے کافی نہیں ہے۔ ☆جو شخص کئی آدمیوں کا فطرہ دے ضروری نہیں ہے کہ وہ ایک ہی جنس سے فطرہ دے۔ ☆عید کی نماز پڑھنے والوں پر واجب ہے کہ عید کی نماز سے پہلے فطرہ دیں۔ ☆مستحب ہے کہ فطرہ شیعہ فقراء کو دیا جائے۔ ☆اگر کوئی شیعہ بچہ فقیر ہوتو فطرہ اس کے اخراجات میں خرچ کیا جاسکتا ہے۔ ☆شرابی اور کھلم کھلا گناہ کرنے والے کو فطرہ نہ دیا جائے۔ ☆مستحب ہے کہ فطرہ میں اپنے رشتہ دار و مستحقین کو دوسروں پر مقدم سمجھے۔ اس کے بعد ہمسایوں کو اور اس کے بعد اہل علم کو۔ باقی ان ہی جگہوں پر دے کہ جو زکوٰۃ میں بیان ہوئی ہیں۔ ☆اگر فطرہ دینے کے بعد معلوم ہوجائے کہ جس کو فطرہ دیا وہ فقیر نہیں تو اگر اس کے پاس ابھی فطرہ موجود ہے اس سے واپس لے لے۔ اگر موجود نہیں تو دوبارہ اپنی طرف سے فطرہ نکالنا ہے۔ ☆سیّد سیّد کو فطرہ دے سکتا ہے۔ غیر سیّد کا فطرہ سیّد کو نہیں لگ سکتا۔ ☆جب کسی عورت کے اخراجات اس کا شوہر نہ دیتا ہو جو شخص اس عورت کے کھانے پینے کا کفیل ہو وہ فرہ دے۔ اب اگر نہ کفیل ہو اور نا ہی محتاج تو عورت خود ادا کرے۔ ☆جو شخص شب عید مرجائے تو اس کا فطرہ اس کے مال سے دیا جائے۔ اگر اب غروب سے پہلے مرجائے تو فطرہ واجب نہیں ہے۔

خمس

قرآن مجید میں اِرشاد ہورہا ہے۔ **واعلمو انّما غنیمتم من شئ فان لِلّٰہِ خمسُہٗ وللرّسول ولِذِیْ القُربیٰ والیتمیٰ والمساکین وابن السّبیل ان کُنتم اٰمنتم باللّٰہ وَما اَنزلنا علی عبدنا یوم الفرقان یوم التقیٰ الجمعٰنِ واللّٰہ علی کُلّ شئً قدیر ۔**

(الانفال آیت ۴۱)

اور جان لو جو کچھ تم (مال لڑکر) لوٹو ان میں کا پانچواں حِصّہ مخصوص خُدا اور رسولؐ اور رسولؐ کے قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور پردیسیوں کا ہے اگر تم خُدا پر اور اس (غیبی امداد) پر ایمان لا چکے ہو جو ہم نے اپنے خاص بندے (محمّدؐ) پر فیصلہ کے دن (جنگ بدر میں) نازل کی تھی۔ جس دن (مسلمانوں اور کافروں کی دو جماعتیں باہم گتھ گئی تھیں۔ اور خدا تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اس آیہ مجیدہ کے علاوہ خمس کا ذکر سورۂ انفال آیت ا۔ سورہ بنی اسرائیل آیت ۲۶۔ سورۂ روم آیت ۳۸۔ سورہ احزاب آیت ۲۷ اور سورۂ حشر آیت ۶ سے ۹ تک میں تفصیلی کر دیا گیا ہے۔

مُنکر خمس کافر ہے بلکہ اس میں شک کرنا بھی موجب کفر ہے۔

وعلی کل حال فالخمس فی الجملة ممالاینبغی الشّک فی وجوبه بعد تطابق الکتاب و السنته والاجماع علیه بل به یخرج عن المسلمین ویدخل فی الکافرین کالشک فی غیره من ضروریات الدین ۔ملاحظہ ہو کتاب جواہر الکلام شرح شرائع الاسلام کتاب الخمس ،ص۱۲۲۔

ترجمہ:- ہر حالت میں خمس فی الجملہ ان فرائض میں سے ہے کہ جن کے وجوب کے بارے میں شک نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ اسکے وجوب پر کتاب خُدا۔سنّت رسولؐ اور اجماع سب کا اتفاق ہے۔بلکہ اس کے وجوب میں شک کرنے کے ذریعے انسان مسلمانوں کی صف سے خارج ہوکر کافروں کی صف میں داخِل ہوجاتا ہے۔جیسا کہ دیگر ضروریات دین کے بارے میں شک کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج اور دائرہ کفر میں داخل ہوجاتا ہے۔ **عن ابی بصیر قال قلت لا ابی جعفر علیه السلام اصلحک اللّٰه ما الیسر ما یدخل به العبد النّار قال من اکل من مال الیتیم درهما ونحن الیتیم** ۔(من لایحضر الفقیہ الجزء الثانی ،ص۱۳)

ابی بصیر صحابی نے صادق آل محمّدؐ سے پوچھا انسان کو کونسی چیز جہنّم میں داخل کر دیتی ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ جو مالِ یتیم میں سے ایک درہم بھی ہضم کرے،اور یتیم ہم ہیں- **عن مولٰینا الصادقؑ ان اللّٰه لا اله الا هو حیث حرم علینا الصدقة ابدلنا بها الخمس فالصدقة علینا حرام والخمس لنا فریضة والکرامة لنا حلال** ۔ (وسیلۃ النجاۃ جلد اول ،ص ۲۰۷)

صادق آل محمدؑ فرماتے ہیں: وہ ذات خدا کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس نے جب ہمارے اوپر صدقہ حرام کیا تو اس کے عوض ہم کو خمس عطا فرمایا۔ کیونکہ زکوٰۃ اور فطرہ میل ہوتی ہے۔ جو ہماری شان کے خلاف ہے۔ اسی لئے خمس ہمارے لئے فریضہ اور حلال ہے۔ کیونکہ خمس کے ذریعے اعزاز ط اکرام حاصل ہوتا ہے۔**علیه السلام لا یعذر عبداشتری من الخمس شیئًا ان یقول یارب اشتریته بمال حتی یاذن له اهل الخمس۔** (العروۃ الوثقیٰ، ص۴۵۱)

صادق آل محمد علیہ السلام فرماتے ہیں وہ بندہ ہرگز معذور نہیں سمجھا جائیگا۔ جو خمس کے مال سے کوئی چیز خریدے اور پھر کہے اے خدا میں نے اس کو اپنے مال سے خریدا ہے۔ ہاں یہ فعل اس صورت سے صحیح ہوسکے گا جب ارباب خمس اس کو اجازت دیدیں۔

مجتہدین ذوی الاحترام کی متفقہ رائے:

بل من کان مستحلالذالک کان من الکافرین ۔

(العروۃ الوثقیٰ، ص ۴۳۱ طبع طہران)

بلکہ جو شخص منع خمس کو حلال سمجھتے ہوئے ایک درہم یا اس سے بھی کم مقدار خمس روکے تو وہ کافرین میں داخل ہوجائے گا۔

۱۔ آیت اللہ السیّد محمد کاظم الطباطبائی الیزدی۔
۲۔ آیت اللہ السیّد محمد رضا الموسوی الگلپایگانی۔
۳۔ آیت اللہ السیّد محسن الطباطبائی الحکیم۔
۴۔ آیت اللہ السیّد محمود الحسینی الشہرودی۔
۵۔ آیت اللہ السیّد محمد کاظم الشریعتمداری۔
۶۔ آیت اللہ السیّد ابی القاسم الخوئی۔
۷۔ آیت اللہ السیّد روح اللہ الموسوی الخمینی۔

خمس سات چیزوں پر واجب ہوجاتا ہے۔ ۱۔ کاروبار کا نفع۔ ۲۔ کانیں۔ ۳۔ دفینہ۔ ۴۔ وہ مال جو حرام میں مخلوط ہوگیا ہو۔ ۵۔ جواہرات جو غوطہ خوری میں ہاتھ آئے ہوں۔ ۶۔ جنگ کا مال

غنیمت۔ ۷۔ وہ زمین جسے کافر ذمی مسلمان سے خریدے۔

چند احکامات:— جو انسان تجارت۔ صنعت یا دوسرے پیشوں سے کُچھ مال پیدا کرے۔ چاہے کسی میت کی نمازیں اور روزے ادا کر کے اس کی اُجرت سے کمایا ہو، اور وہ کمائی اس کی اور اس کے بال بچّوں کی ضروریات سے زیادہ ہو۔ اگر کمائی کے علاوہ کوئی اور مال کسی کو مِل جائے مثلاً کوئی کچھ بخش دے اس مال سے سال بھر کا خرچ نکال کر باقی بچے۔ اگر کسی کو توقع نہ ہو کہ رشتہ داری سے میراث ملے۔ اور میراث ملے اگر سال بھر کے خرچ کرنے علاوہ کچھ بچے۔ ترکہ ملے اور معلوم ہو کہ مرنے والے نے اس کا خمس ادا نہ کیا ہو۔ اگر کسی کے اخراجات دوسرا پورا کرتا ہو تو پورے کرنے والے پر۔ جب کسی ملکیت کو خاص لوگوں کے لئے وقف کرے (مثلاً اولاد) اور اس ملکیت میں زراعت کریں یا باغ لگائیں اور اس سے اتنی آمدنی ہو کہ سال بھر کے اخراجات سے یا زیادہ ہو۔ یا کسی اور طرح اس ملکیت سے نفع حاصل ہو۔ مثلاً کرایہ پر دے، دیا تو سال بھر سے زیادہ آمدنی پر۔ اگر کوئی شخص وہ مال خریدے کہ جس کا خمس نہ دیا گیا ہو۔ خریدار پر اس کا خمس نہیں ہے، کافر سے خریدی ہوئی چیز پر خمس نہیں (کیونکہ کافر خمس پر ایمان نہیں رکھتا) اگر کوئی بید، چنار وغیرہ کے درخت لگائے تو ہر سال ان کے بڑھنے کا خمس دینا ہوگا۔ اسی طرح اگر ان درختوں کی شاخ تراشی سے کوئی مالی فائدہ حاصل ہو، اور تنہا ان کے فوائد یا دوسرے منافع مِلا کر سال بھر خرچ کرنے کے بعد کچھ بچ جائے تو بچے ہوئے کا خمس دینا ہوگا۔ وہ مال جو انسان نذر یا کفارہ میں خرچ کرتا ہے وہ سالانہ اخراجات میں شامل ہیں۔ تمام سال کے لئے جو سامان اکٹھا خرید کر رکھا ہے اور سال ختم ہونے پر کچھ بچ جائے تو خمس بچے ہوئے کو نکالنا ہوگا۔ اس بچے ہوئے مال میں تصرّف واجباً نہیں کرسکتا کہ جس کا خمس ادا نہ کیا گیا ہو۔ جب حرام مال حلال مال میں مِل جائے۔ پھر حرام وحلال میں تمیز نہ رہے، اور حرام مال کی مقدار یا تعداد کا علم صاحبِ مال کو بھی نہ ہو واجب ہے کہ تمام مال سے خمس نکالے، اور نیت یہ ہو کہ خمس یا مظالم جو کچھ اس کے ذمّہ ہے ادا کر رہا ہوں۔ بعدِ ادائے خمس تمام مال حلال ہوجائے گا۔ اور اگر حرام مال کے مالک کا علم نہ ہوتو اس حرام مال کی مقدار کے برابر اس کے مالک کی طرف سے نیت کرکے صدقہ دیدے۔ اور

واجب ہے کہ حاکم شرع سے بھی اجازت لی جائے۔ جریدتین اگر ایسے درخت سے کاٹے جائیں کہ جن کا خمس نہ دیا گیا ہو، اسی طرح لحد بند کرنے کے لئے کسی درخت سے لکڑی کاٹ کر لائی جائے۔ اس پر خمس دینا ہوگا۔

خمس کی رقم کا مصرف:۔ خمس کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے۔ ایک حِصہ سادات کا اور دوسرا حِصّہ امام عصر کا حق ہے۔ اور ان کی غیبت میں ان کے نائب کو دیا جائے۔ یا اس چیز میں لگائی جائے جس کی مجتہد جامع الشرائط نے اجازت دی ہو۔ مثلاً صاحبانِ علم کی حاجتوں کو پورا کرنا۔ ترویج اشاعت دین میں زیادہ فوقیت ہے۔

کانیں، دفینہ، جواہرات، مالِ غنیمت، کافر ذمی مسلمان ان کی تفصیل مجتہدین عظام کثر اللہ امثالہم کے رسال میں درج ہے۔ یہاں اندراج کرنے کی حاجت نہیں۔

اگر کوئی شخص امامؑ کا حصہ ایسے مجتہد کو دے کہ جس کی وہ تقلید نہیں کرتا تو واجب ہے کہ جس کی وہ تقلید کرتا ہے اس سے اجازت حاصل کرے۔

حج

حج ہر اس آدمی پر واجب ہے کہ جو استطاعت رکھتا ہو۔ یعنی اس نے حج سے پہلے اپنے اہل وعیال کے لئے اتنا خرچ رکھ چھوڑا ہو کہ جیسے یہ لوگ زِندہ رہنے کے لئے خوراک اور تن ڈھانکنے کے لئے کپڑا مُہیّا کر سکیں۔ مساکین، نادار اور غرباء پر حج واجب نہیں ہے۔ اسی طرح اکیلی عورت پر بھی حج فرض نہیں ہے۔ اور جب راستہ مخدوش ہو۔ پُر خطر ہو تو واجب نہیں ہے۔ اِستطاعت کے بعد حج کا اہم فریضہ بجا نہ لانا مذہب شیعہ میں زبردست گناہ ہے۔

اقسام حج:۔ شریعتِ اسلام میں اس کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ حجِ اِفراد۔ ۲۔ حجِ قِران۔ ۳۔ حجِ تمتّع

ان میں پہلی دو قسمیں ان لوگوں کے لئے ہیں جو خاص مکہ معظّمہ یا مکہ معظّمہ سے ۴۸ میل

شرعی کے اندر ہوں۔ اور حج تمتّع ان لوگوں کے لئے ہے جن کا مقامِ سکونت مکہ معظّمہ سے ۴۸ میل شرعی یا اس سے زیادہ دور ہو۔ حج افراد اور حج قِران کی شکل بالکل یکسان ہے ۔ فرق صرف اتنا ہے کہ قِران میں احرام کے ساتھ ہی اپنے ساتھ قربانی کے جانور لے جانا ہوتے ہیں، اور افراد میں اس کی ضرورت نہیں ہوتی ۔ پس رہا حج تمتّع قرآن شریف میں آیا ہے: **فَمن تمتّع بالعمرة الی الحج فما استیسر من الھدی ۔** (سورہ بقرہ)

اس آیت کے بعد کوئی وجہ نہیں ہی اس میں مسلمانوں کے درمیان اختلاف پیدا ہو لیکن اختلاف ہے بات یہ ہے کہ آنحضورؐ کے بعد خلفاء نے اس کو ناپسند کیا۔ لہٰذا مسلمانوں نے یہ ناپسند اختیار کر کے اس کو ترک کیا حالانکہ قرآن کی نص اور حدیث کی صراحت کے بعد خلفاء کی پسند اور ناپسند کا سوال نہیں تھا ۔ اور یہ حضرت عثمان نے پہلے ترک کر دیا ۔ بخاری شریف میں صراحتاً ایک باب کا عنوان اس طرح قائم کیا گیا ہے۔ **باب التمتّع والقرن والافراد بالحج** اور اس میں تینوں حجوں کا ذکر ہے۔ حضرت علیؑ سے دریافت کیا گیا۔ حج تمتّع کے سلسلے میں تو آپ نے فرمایا: **ما کُنت لا رع سنة النّبیؐ بقول احد** ۔ میں کسی کے کہنے پر آنحضورؐ کی سنّت کو ترک نہیں کر سکتا ہوں ۔ دوسری جگہ لکھا ہے کہ آپؑ نے حضرت عثمان سے فرمایا **ما تُرید الی تنھیٰ عن امر فعله النبیؐ** ۔ آخر تم کیا چاہتے ہو کہ تم اس چیز سے ممانعت کر رہے ہو کہ جس کو بذاتِ خود آنحضورؐ عمل میں لاتے تھے۔ (صحیح بخاری جلد اول، ص ۱۷۵)

لہٰذا شیعہ مسلک کے مطابق ہر شیعہ پر حج تمتّع کرنا واجب ہے۔

قابلِ توجہ حدیث:- رجلاً من اھل الشام وھو یسئال عَبداللّٰہ بن عُمر عن التمتّع بالعمرة الی الحج فقال عَبداللّٰہ بن عمر ھی حلال فقال الشامی انّ ایاک قد نھٰی عنھا فقال عبداللّٰہِ بن عمر ارایت ان کان ابی نھی عنا وضعھا رسول الله امر ابی یتبع ام امر رسول اللّٰہ۔

جب شامی نے حضرت عبداللہ بن عُمر سے حج تمتّع کے سلسلے میں دریافت کیا تو آپ نے اس کے حلال ہونے کا حکم دیا۔ اس پر سائل نے کہا مگر آپ کے باپ نے تو اس سے منع کیا ہے۔

آپ نے جواب دیا کہ ایک کام پیغمبرؐ نے کیا ہو، اور میرے باپ نے اس سے منع کیا ہو، مجھے بتلاؤ کہ سنّت رسولؐ کی اتباع کروں یا اپنے باپ کی اتباع کروں۔

(صحیح ترمذی، المجلد الاول ابواب الحج، ص۱۷۳)

جہاد

جہاد کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ جہاد بالسّیف ۔ ۲۔ جہاد باللّسان ۔ ۳۔ جہاد بالنّفس

۱۔ جہاد بالسّیف:۔یہ اس وقت واجب ہوجاتا ہے کہ جب اشرار مذہب اسلام کو تہہ و بالا کرنے پر تُلے ہوں ۔ جُوں ہی مسلمانوں کے مال و دولت عزّت و آبرو پر خطرات لاحق ہوں تو جہاد بالسّیف واجب ہوجاتا ہے ۔ ورنہ خواہ مخواہ تلوار اُٹھانا اور جہاد بالسّیف کا سہارا لے کر کسی پر سکون ملک میں گھس جانا اور وہاں کا امن وسکون غارت کرنا مذہب شیعہ کی رو سے سخت گناہ ہے۔ ہاں کفّار و مشرکین آپ کے اسلام کی بیخ کنی کرنے پر تُلے ہوں اور آپ کے اسلامی مُلک کی سرحدوں پر چڑھ دوڑیں تو دفاعی اقدام کرنے کے لئے آپ جہاد بالسّیف پر عمل کرسکتے ہیں۔ لیکن اِس کے لئے ضروری ہے کہ یا تو بہ نفسِ نفیس امامؑ موجود ہوں یا امام کا نائب جو مجتہد جامع الشرائط کہلاتا ہے آپ کو حکم دیں۔ لہٰذا مذہب شیعہ میں بغیر امامؑ یا نائب امامؑ کے جہاد کرنا حرام ہے۔

(فروعِ کافی کتاب الجہاد، ص۲۱۴)

۲۔ جہاد باللّسان:۔امر بمعروف اور نہی عن المنکر کہلاتا ہے ۔ اور یہ ہر لمحہ، ہر آن اور ہر وقت میں واجب ہے۔ افراد عامہ کو جہاد باللّسان کے ذریعے صحیح مسلمان بنانا اور اسلامی تعلیمات پر عامل بنانا مذہب شیعہ کا بُنیادی فلسفہ ہے۔

۳۔ جہاد بالنفس:۔اپنے آپ کو اسلامی فلسفہ حیات کا پابند بنانا۔ تا کہ انسان بذاتِ خود غیروں کے لئے پیکر دعوت و عمل بنے۔ افضل ترین جہاد ہے۔ یہی جہاد بالنفس کہلاتا ہے۔

احکامِ اموات

نمازِ میّت شروع کرنے سے پہلے چند احکام ملاحظہ کریں۔

(شیعہ مَسلک) جو مسلمان مرد یا عورت، بڑا یا چھوٹا دم توڑ رہا ہو بنا بر احتیاط اگر ممکن ہو سکے اس کو سیدھا پشت کے بل اس طرح لٹا دیں کہ اس کے تلوے قبلے کی طرف ہوں اور بہتر یہی ہے کہ اسی طرح اس وقت تک رکھا جائے جب تک نہ غسل دیا جائے۔ دم توڑنے والے کو روبقبلہ لِٹانا واجب ہے لیکن بہتر ہے کہ ولی سے اجازت لی جائے۔

چند اهم مستحب احکام

۱۔ جو شخص دم توڑ رہا ہو مستحب ہے کہ اس سے شہادتین اور بارہ اماموں کے نام اور دینی عقائد اس طرح بیان کئے جائیں کہ دم توڑنے والا اسکو ساتھ ساتھ دُہراتا رہے۔

۲۔ مستحب ہے کہ یہ دعا اس کے سامنے پڑھے **اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ لکَثِیْرَ مِنْ مَعَاصِیْکَ وَاقْبِلْ مِنِّیْ الْیَسِیْرَ مِنْ طَاعَتِکَ یَا مَنْ یَّقْبِلَ الْیَسِیْرَ وَیَعْفُوْا عَنِ الْکَثِیْرِ اِقْبِلْ مِنِی الْیَسِیْرَ مِنْ طَاعَتِکَ یَا مَنْ یَّقْبِلَ الْیَسِیْرَ وَیَعْفُوْا عَنِ الْکَثِیْرَ اِقْبَلْ مِنِی الْیَسِیْرَ وَاعْفُ عَنِّ الْکَثِیْرَ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَفُوُّ الْغَفُوْرُ اللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ فَاِنَّکَ رَحِیْمٌ۔**

۳۔ اگر جان نکلنے میں سخت تکلیف ہو تو اگر اس کو تکلیف نہ پہونچے تو وہاں پر لے جایا جائے جہاں یہ نماز پڑھنے کا عادی تھا۔ ۴۔ مرنے والے کے سرہانے سورۂ یٰسین، سورۂ صافات، سورۂ احزاب، آیۃ الکرسی اور سورۂ اعراف کی آیت ۵۴ یا سورہ بقرہ کی آخری تین آیات پڑھے۔

---

۱ (مسلکِ اہل سنّت) جب انسان مرجائے تو اسکی داڑھی باندھی جاے اسکی آنکھوں کو بند کیا جائے اس کے اعضاء ڈھیلے کرائے جائیں۔ اس کے دونوں ہاتھوں کو بازوؤں کی طرف پھیلانا چاہئے۔ (فتاوائے عالمگیری ص،۸۲۔۸۳) اور رکھے جائیں میّت کے دونوں ہاتھ اس کے پہلوؤں میں، اس کی چھاتی پر نہیں کیونکہ چھاتی پر ہاتھ رکھنا مجوس کا طریقہ ہے (اُردو ترجمہ درمختار)

۲ جب آدمی دم توڑ رہا ہو تو اس کو پشت بقبلہ اِس طرح لِٹا دو کہ اس کے پیر قبلہ کی طرف ہو جائیں اور سر اُونچا کر دو تا کہ اس کا منہ بھی قبلہ کی طرف ہو جائے (بہشتی زیور دوسرا حصہ ۵۰) (مَسلک اہل سنّت)

۵۔ مرنے والے کو تنہا نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ ۶۔ اس کے پیٹ پر کوئی بھاری چیز نہ رکھی جائے۔ ۷۔ جُنب اور حائض اس کے پاس نہ ٹھہرے۔ ۸۔ زیادہ باتیں اُس کے سامنے نہ کی جائیں۔ ۹۔ عورت کو تنہا اس کے پاس نہ چھوڑنا چاہیئے۔ ۱۰۔ روح نکلنے کے بعد میّت کے چشم ولب کو بند کریں۔ ۱۱۔ دونوں ہاتھوں کو دونوں پہلوؤں میں پھیلا دیں۔ ۱۲۔ میّت کو کسی کپڑے سے ڈھانک دیں۔ ۱۳۔ اگر رات میں میّت ہوجائے تو وہاں چراغ روشن کردیں۔ ۱۴۔ مومنین کو جنازہ میں شرکت کی اطلاع دیں۔ ۱۵۔ دفن میں جلدی کریں۔

چند ضروری ہدایات

علامہ شیخ طوسی نے مصباح المتہجد میں فرمایا ہے کہ مرنے والے کے لئے مستحب ہے کہ وہ وصیّت کرے اور اس کو ترک نہ کرے کیونکہ روایات میں آیا ہے کہ انسان کے لئے سزاوار ہے کہ اس کی ایک رات بھی نہ گذرے مگر یہ کہ وصیت نامہ اس کے سرھانے کے نیچے موجود ہو۔ اور خصوصًا جب انسان مریض ہو اس کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ اچھی وصیت کرے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ جو شخص وقتِ مرگ اچھی وصیّت نہ کرے تو اس کی عقل اور مروّت میں نقص ہے۔ لوگوں نے عرض کی کہ وہ اچھی وصیّت کیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ جب لوگ اسکے پاس جمع ہوں اور اس کا وقتِ مرگ ہو تو کہے: **اَللّٰهُمَّ فَاطِرُا لسَّمٰواتِ وَالْاَرْضِ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ، الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم .اِنِّیْ اَعْهَدُ اِلَیْکَ اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلَهٗ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ لَارَیْبَ فِیْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ وَاَنَّ الْحِسَابَ حَقّ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَاَنَّ مَاوُعِدَ فِیْهَا مِنَ النَّعِیْمِ مِنَ الْمَاکَلِ وَالْمَشْرَبِ وَالنِّکَاحِ حَقٌّ وَاَنَّ النَّارَ حَقٌّ وَ اَنَّ الْاِیْمَانَ حَقٌّ وَاَنَّ الدِّیْنَ کَمَا وَصَفَ وَاَنَّ الْاِسْلَامَ کَمَا شَرَعَ وَاَنَّ الْقَوْلَ کَمَا قَالَ وَاَنَّ الْقُرْاٰنَ کَمَا اَنْزَلَ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِیْنَ وَاَنِّیْ اَعْهَدُ اِلَیْکَ فِی دَارِ الدُّنْیَا اَنِّیْ رَضِیْتُ بِکَ رَبًّاوَ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا وَبِعَلِیٍّ وَلِیًّا اِمَامًا**

وَبِالْقُرْاٰنِ كِتَاباً وَاَنَّ اَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِمُ السَّلَامَ اَئِمَّتِي اَللّٰهُمَّ اَنْتَ ثِقَتِيْ عِنْدَ شِدَّتِيْ وَرَجَائِيْ عِنْدَ كُرْبَتِيْ وَعُدَّتِيْ عِنْدَ الْاُمُوْرِ الَّتِيْ تَنْزِلُ بِيْ وَاَنْتَ وَلِيِّ فِيْ نِعْمَتِيْ وَاِلٰهِيْ وَاِلٰهُ اٰبَائِيْ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ اَبَدًا وَاٰنِسْ فِيْ قَبْرِيْ وَحْشَتِيْ وَ اجْعَلْ لِيْ عِنْدَكَ عَهْدًا يَوْمَ اَلْقَاكَ مَنْشُوْراً.

چند واجبات

ہر مسلمان کو چاہئے غسل وکفن دینا۔ نماز کے بعد دفن کردینا ہر مُکلف پر واجب ہے اگر کچھ لوگ اس کا بندوبست کریں تو باقی مسلمانوں پر سے یہ واجب ساقط ہوجاتا ہے۔ اگر یہ معلوم ہوجائے کہ جو غسل و یا کفن یا نماز حکم اسلام کے تحت نہیں ہے تو ان چیزوں کو دوبارہ انجام دینا واجب ہے۔ میّت کی وصیت پر عمل تب واجب ہے کہ جب وصیت جس کے متعلق کی گئی ہو اس نے اس کی وصیت تسلیم کی ہو ورنہ واجب نہیں ہے۔

طریقۂ غسل

شیعہ مسلک میں ہر مرنے والے کو تین غسل دینے واجب ہیں: ۱۔ آبِ سِدر۔ ۲۔ آبِ کافور۔ ۳۔ آبِ خالص۔ اگر کافور اور سدر نہ ملے یا اگر ملے بھی تو غصبی ہو تو احتیاط اس میں ہے کہ ایک کے بدلے آب خالص سے غسل دیدیں اور اس کے ساتھ ساتھ تیمّم بھی کرادیں۔ غسل دینے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ مسلمان اثنا عشری بالغ عاقل اور مسائل غسل سے واقف ہو۔ غسل دینے میں قربت کی نیت کرے۔ غسل دینے والے کا میت کا آگے پیچھے کے مقام کو دیکھنا حرام ہے۔ غسل کی مزدوری لینا حرام ہے ہاں اگر سامان مہیا کرنے کے لئے پیسے مانگے تو جائز ہے۔ غسل دینا ممکن نہ ہو تو ہر غسل کے بدلے ایک تیمّم کرائے اور واجب ہے کہ ایک چوتھا تیمّم بھی تین غسلوں کے عوض کی نیت سے کرائے۔ جو شخص مردے کو تیمّم کرائے وہ اپنے ہاتھوں کو مٹّی پر مار کر مُردے کے چہرے پر اور ہاتھوں کی پشت پر پھیرے۔ اور اگر امکان ہو تو واجب ہے کہ مُردے کے ہاتھوں سے بھی مُردے کو تیمّم کرائے۔ چار مہینے یا زیادہ کا بچّہ جس کا حمل ساقط ہوا ہو اُسے بھی غسل دینا چاہئے۔ اگر چار ماہ سے کم کا ہو تو بنا بر احتیاط اُسے کپڑے میں لپیٹ کر بغیر غسل

کے دفن کردیا جائے۔ جنب یا حائض کے مُردے کوصرف غسل میّت دینا کافی ہے غسل کا طریقہ بعینہ وہی ہے جو جنابت کے غسل کا ہے۔

مُستحباتِ غسل

زیرِ آسمان غسل نہ دیا جائے۔ غسل کا پانی جمع ہونے کے لئے گڑھا کھودا جائے۔ غسل دینے والے کو میّت کے داہنے طرف رہنا۔ غسل دینے والے کو ہر غسل میں اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھونا۔ غسل سے پہلے میّت کو بغیر کُلی اور ناک میں پانی ڈالنے کے لئے وضو دینا۔ ہر غسل میں میّت کے سر اور داہنی جانب اور بائیں جانب کو تین تین مرتبہ دھونا۔ میّت کی اُنگلیاں اور دوسرے جوڑوں کو آہستگی سے مَلنا اور نرم کرنا۔ غسل دینے میں میّت کے تمام جسم پر ہاتھ پھیرنا تاکہ پانی ہر جگہ پہونچ سکے۔ غسل دینے والا ذِکرِ الٰہی میں رہے اور بہتر ہے کہ کہے **رَبِّ عَفْوَکَ عَفْوَکَ**۔ تینوں غسل دینے کے بعد میّت کے جسم کو صاف اور پاک کپڑے سے خشک کرنا۔ اگر غسال ہی کفن پہنائے تو کہنیوں تک تین مرتبہ بازوؤں کو دھولے اس کے ساتھ ساتھ دونوں پاؤں گھٹنوں تک دھولے۔ غسل دینے والا باوضو رہے۔

حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے جو بھی مومن کو غسل دے گا اور اس کو پہلو بہ پہلو پھرائے گا اور یہ بڑھتے جائے گا تو ایک سال کے جملہ گناہ اس کے معاف کردیئے جائینگے۔ دعا یہ ہے۔ **اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذاَ بَدَّنُ عَبْدِکَ الْمُؤْمِنِ وَقَدْ اَخْرَجْتَ رُوْحَهٗ مِنْهُ وَفَرَّقْتَ بَیْنَهُمَا فَعَفْوَکَ عَفْوَکَ**۔ آپ ہی سے منقول ہے کہ جو میت کو غسل دے اور غسل دیتے وقت جو میّت کے عیب اس پر ظاہر ہوجائیں کسی سے نہ کہے اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اور ایک جگہ آپؑ ہی سے منقول ہے کہ ایک دفعہ حضرت موسیٰؑ نے خدا سے پوچھا جو میّت کو غسل دے گا اس کو آپ کیا دیں گے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا غسل دینے والا ایسا ہی ہوگا کہ جیسے ماں سے پیدا ہوا ہو۔ یعنی معصوم بن جائے گا۔

صادق آلِ محمدؑ فرماتے ہیں اگر غسال میّت کو غسل دیتے وقت **رَبِّ عَفْوَکَ عَفْوَکَ** پڑھتا رہے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے جب غسال میّت کے پیٹ پر ہاتھ پھیرے تو یہ دُعا

پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ سَلَکۡتُ حُبَّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ صَلَوٰاتُ اللّٰہِ عَلَیۡھِمۡ فِیۡ بَطۡنِہٖ فَاَسۡئَلُکَ بِہٖ سَبِیۡلَ رَحۡمَتِکَ۔

حنوطِ میّت

میّت کو غسل دینے کے بعد واجب ہے کہ اس کی پیشانی، ہتھیلیوں، گھٹنوں اور دونوں پاؤں کے انگوٹھوں پر کافور ملا جائے، ناک پر کافور ملنا مستحب ہے۔ کافور تازہ اور پِسا ہوا ہو اگر پُرانا ہونے کی وجہ سے اس میں خوشبو نہ رہی ہو تو کافی نہیں۔ واجب ہے کہ پہلے میّت کی پیشانی پر کافور ملا جائے اس کے بعد دوسری جگہوں پر ان میں ترتیب کی ضرورت نہیں ہے۔ مستحب ہے کہ کچھ خاکِ شفا بھی کافور کے ساتھ ملی جائے لیکن پھر اس کے ساتھ شرط ہے کہ کافور ان مقامات تک نہ پہونچے جہاں خاکِ شفا کی بے حرمتی ہو جائے۔ اب اگر کافور نہ مِلے یا صرف اتنا ہی ملے کہ صرف غسل کے لئے کافی ہو تو پھر حنوط ضروری نہیں ہے۔ اگر غسل سے کچھ بچ جائے تو پھر پیشانی پر مَلا جائے۔ بہتر ہے کہ کافور کفن پہنانے سے پہلے مَلا جائے لیکن اگر بعدِ کفن بھی مَلا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے کافور کی مقدار ۲ تولہ ۶ ماشہ ۱۰/۳ رتی کم سے کم ہو۔ کافور جب بچ جائے تو مستحب ہے کہ میّت کے سینے پر ماقبی ڈال دیا جائے۔

خاکِ شفا اور تسبیح

کفن پہنا کے میّت کے ساتھ خاکِ شفا اور تسبیح رکھیں۔ متعدّد احادیث میں وارد ہوا ہے کہ کربلا کی یہ دو چیزیں اگر میّت کے ساتھ ہوں تو سوال نکیرین میں آسانی ہو جاتی ہے اور قبر کی جملہ آفتیں میّت پر آسان ہو جاتی ہیں۔ ہول قبر سے میّت بچ جاتی ہے اور یہ میّت کی مونس و غمخوار رہتی ہے۔

---

[1] مسلکِ اہلسنّت: ام عطیہ کہتی ہے جس وقت حضورؐ کی صاحبزادی کو غسل دیا جا رہا تھا آنحضرتؐ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا میّت کو تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا اگر اس سے زیادہ مناسب خیال کرو آبِ سدر سے غسل دینا اور آخری بار کافور بھی شامل کرنا۔ (صحیح بخاری، ص۱۲۶)۔ اسکی وجہ بیان کرتے ہوئے صاحبِ مظاہر لکھتے ہیں کہ سدر سے میل دور ہوتی ہے اور میّت بھی جلدی نہیں بگڑتی۔ کافور کی وجہ سے موذی جانور میّت سے دور ہوتے ہیں۔ (مظاہر حق ج ۲، ص۱۴)۔ بہتر ہے کہ میّت کا سارا بدن صندل و کافور سے معطر کریں۔ ابن عمر کا دستور تھا کہ آپ میّت کے تمام سوراخوں، گڑھوں اور جوڑوں کو کستوری سے بھر دیا رکتے تھے (غنیۃ الطالبین ،ص ۵۸۹) تختے کو خوشبو دار کریں، طاق مرتبہ یعنی لوبان وغیرہ کے بخور سے اور غسل کے پانی بیری کی پتّی یا اشنان کو جوش کرلیں۔ (قدوری، ص۵۰۔)

کفن

ہر مُسلمان مُردے کو کفن میں تین کپڑے ۔لنگی ۔ پیراہن ۔ سرتاسری دینا ضروری ہے۔ لنگ اتنا ہو جس میں ناف سے زانوں تک کا جسم چھپ جائے لیکن بہتر یہی ہے کہ وہ سینے سے پاؤں تک پہونچ جائے۔ پیراہن اتنا ہو کہ جو کندھوں سے لے کر آدھی پنڈلیوں تک پہونچ سکے بہتر یہی ہے کہ پاؤں تک پہونچے ۔ سرتاسری اتنی ہو جس میں سر سے پاؤں تک پہونچ جائے اور پورا جسم اس طرح لپیٹ لیا جائے کہ ایک سرا دوسرے سرے پر اُلٹایا جاسکے۔ اور سر اور پاؤں کے دونوں طرف سروں کو سمیٹ کر باندھا جاسکے۔

اگر کسی میّت کا کفن اس کی اپنی یا اور کسی نجاست سے نجس ہو گیا ہو اور اگر وہ کفن بیکار نہ ہوتا ہو تو اتنی مقدار کو پاک کریں یا کاٹ دیں۔ چاہے اُسے قبر میں اُتار چکے ہوں اور اگر دھونا اور کاٹنا ممکن نہ ہو تو بدل دیں اگر بدل دینا ممکن ہے۔ وہ تختہ جس پر مُردے کو غسل دیا جاتا ہے یا وہ کپڑا جسے میّت کے اعضاء مخصوصہ کو چھپایا جاتا ہے، یہ سب چیزیں تبعیت کے حکم کے تحت غسل تمام ہوتے ہی پاک ہوجاتی ہیں۔

ترتیب کفن

پہلے کسی پاک چیز پر خواہ فرش ہو یا تختہ پوٹ کی چادر بچھائیں ۔اس پر کفنی کا گریبان پھاڑ کر آدھی چادر بچھائیں اور باقی کو سرھانے کی طرف رہنے دیں ۔ پھر لنگ مقام ناف سے پنڈلیوں تک بچھائیں ۔ پھر ران پیچ کا سرا پھاڑ کر اس جگہ رکھیں جہاں میّت کی کمر رہے گی اس کے بعد کفن پر لٹادیں اور اس طرح جن وط کریں جس طرح بیان کیا گیا ۔ پھر ران پیچ کا پھٹا ہوا سرا میت کی کمر میں اس طرح باندھیں کہ گرہ ناف پر ہو اور میّت کی شرمگاہ پر اچھی طرح روئی رکھ دیں اور ران پیچ کا دوسرا سرا اس گرہ میں نکال کر کھینچ دیں تا کہ مثل لنگوٹ کے ہوجائے اور روئی نہ گر سکے ۔ اسکے بعد میّت کے دونوں پاؤں ملادیں اور ران پیچ کو رانوں پر لپیٹ دیں اور نیچے سے داہنی طرف کو سرا نکال کر کسی تہ میں دبادیں تا کہ کھلنے نہ پائیں اس کے بعد لنگی باندھیں ۔ اگر عورت کی میّت ہو تو سینہ بند سینے پر رکھ کر پُشت پر گرہ لگادیں اور کفنی کا وہ سِرا جو سرہانے رکھا ہوا

ہے گلے میں ڈال کر پہنا دیں۔ اگر میّت مرد کی ہو تو اس کو عمامہ باندھیں اور اس کے دونوں سرے ٹھڈی کے نیچے نکال کر داہنی طرف کا سرا سینے کے بائیں حصّ پر اور بائیں جانب کا سِرا سینے کے داہنے حصّہ پر ڈال دیں۔ اسے تحت الحنک کہتے ہیں۔ اب اگر میّت عورت کی ہو تو سر پر مقنع مثل رومال کے لپیٹ کر گرہ لگا دیں پھر اوڑھنی اڑھا دیں، پوٹ کی چادر باندھنے سے پہلے خاکِ شفا اور جریدتین رکھ دیں۔ جیسا کہ بیان ہو چکا چادر کی ایک جانب میّت پر ڈال کر دوسری جانب سے اس طرح ڈھک دیں کہ چادر کا ایک حصہ دوسرے پر آ جائے پھر ایک دھجی سے کمر پر اور ایک دھجی سے پاؤں کی طرف اور ایک دھجّی سے سر کی طرف کفن پر گرہ لگا دیں تا کہ کفن کھُلنے نہ پائے۔ متوسط قد کی میّت کو حسب ذیل تعداد میں کپڑا دینا مُستحب ہے:

مردانہ کفن:۔ کفنی (پیراہن) ۲ گز ۸ گرہ۔ چادر پوٹ ۳ گز ۱۲ گرہ۔ لنگ ایک گز ۸ گرہ۔ ران پیچ ایک گز ۸ گرہ۔ عمامہ ۳ گز۔ بالائی چادر ۶ گز کل تعداد اٹھارہ گز۔

زنانہ کفن:۔ کفنی ۲ گز ۸ گرہ۔ لنگ ایک گز ۸ گرہ، چادر پوٹ ۳ گز ۱۲ گرہ۔ ران پیچ ایک گز ۴ گرہ۔ مقنع ۱۳ گرہ۔ اوڑھنی ایک گز ۸ گرہ۔ سینہ بند ۱۲ گرہ۔ بالائی چادر ۶ گز۔ کل تعداد ۱۸ گز۔

مستحباتِ کفن

عمدہ کفن دینا، حلال اور یقینی مال سے دینا۔ احرام کے کپڑے کا کفن دینا۔ اس کپڑے کا کفن دینا جس میں نماز پڑھی ہو۔ مرنے سے پہلے اپنا تیار شدہ کفن دینا۔ مفید کپڑے کا دینا۔ کفن کو کفن ہی کی ڈور سے سینا۔ کفن میں خاکِ شفا رکھنا۔ کفن میں کافور رکھنا۔ کفن کے اندر میّت کے مقام پیشاب پر روئی رکھنا۔ کفن کے تمام واجب اور مستحب پارچوں پر میت اور میّت کے باپ کا نام، توحید، رسالت اور امامت کی شہادت لکھنا۔ جس کی یہ مختصر صورت کافی ہے:

فلاں بن فلاں یا فلانۃ بنت فلاں **يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْکَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عَلِيًّا وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِياً وَّمُحَمَّدًا وَجَعْفَرًا وَمُوْسٰى وَعَـلِيًّـا وَّمُـحَمَّدًا وَّ عَلِيًّا وَالْحَسَنِ وَالْحُجَّةِ الْقَائِمِ اَوْلِيَآ ءُ اللّٰهِ وَاَوْصِيَآءُ رَسُوْلِ اللّٰه وَ**

اَنَّ اَلْبَعْثُ وَالثَّوَابُ وَالعِقَّابَ حَقٌّ۔

اسکے علاوہ اگر ہوسکے تو پورا قرآن مجید کفن پر لکھوائے ۔نہیں تو دعائے جوشن کبیر وصغیر لکھوائے۔ حدیث میں آیا ہے جو کوئی دعائے جوشن صغیر یا کبیر کافور یا مشک سے لکھ کر کفن پر چھڑکے تو اللہ تعالیٰ اسکو نکیرین کے خوف سے اور قبر کے عذاب سے نجات دے گا اس کی قبر کشادہ رہتی ہے اور اس کو بہشت کی خبر دے دی جاتی ہے۔

مکروہاتِ کفن

کفن کو چاقو یا قینچی سے کاٹنا۔کفن میں آستین یا تکمہ بنانا۔کفن کے پارچوں کا سینا کفن سینے کے لئے ڈورے کو آبِ دہن سے تر کرنا۔کفن میں خوشبو لگانا۔ ریشم کی تاروں کا کفن دینا۔ بغیر تحت الحنّک کے عمامہ دینا۔

جریدتین

میت کے ساتھ دوتر و تازہ ٹہنیاں رکھی جائیں۔ان کو جریدتین کہتے ہیں۔ جہاں تک ممکن ہو

۱؎ ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک دن آنحضورؐ دو قبروں کے پاس سے گذرے اور فرمایا، ان قبروں پر عذاب ہو رہا ہے۔ایک دن میں چغلخور تھا اور ایک شراب سے نہیں بچتا تھا۔ اس کے بعد آپ نے کھجور کی سبز ٹہنی منگوائی ۔ اس کو درمیان سے دو حصّے کر کے دونوں میّتوں کو قبروں پر ایک ایک ٹکڑا نصب فرمایا اسکے بعد فرمایا ممکن ہے کہ جب تک یہ شاخیں ہری رہیں ان کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔ (فراق العارفین ترجمہ احیاء العلوم امام غزالی جلد۳،ص۲۲۲)

قبر پر کوئی شاخِ سبز رکھ دینا مستحب ہے۔(بہشتی زیور حصّہ دوم،ص ٦٧)

بریدہ اسلمی نے صیّت کی کہ اس کی قبر پر دو شاخیں لگادی جائیں ۔ (فضل الباری،ص ۳۱۱)

مشکٰوۃ شریف میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسولِ کریمؐ کا دو قبروں پر گذر ہوا آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ان کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے مشکل کام کے سبب عذاب نہیں ہو رہا ہے(بلکہ ایسی معمولی باتوں پر جن سے وہ بچ سکتے تھے) پھر آپؐ نے ان دونوں گناہوں کی تفصیل بتائی کہ (ان دونوں میں ایک پیشاب کرنے میں پردہ نہیں کرتا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ پیشا سے نہ بچتا تھا) اور یہ دوسرا چغلی کرتا پھرتا تھا، پھر آپ نے ایک تو ٹہنی منگا کر بیچ میں اس کو چیر کر آدھی اِس قبر میں گاڑدی اور آدھی دوسری قبر میں، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا ؟ ارشاد فرمایا کہ شاید ان دونوں کا عذاب ان کے سوکھنے تک ہلکا کردیا جائے (مؤلف اس روایت کو درج کرنے کے بعد حاشیہ میں تحریر کرتے ہیں کہ) اس کی تشریح میں بعض علماء نے فرمایا ہے کہ تر ٹہنی کے تسبیح خداوندی میں مشغول رہنے کی وجہ سے عذاب ہلکا ہونے کی اُمید پر آپؐ نے ایسا کیا۔ (ملاحظہ ہو ’’مرنے کے بعد کیا ہوگا‘‘ ص ۳۱)

درخت خرما کی لکڑی ہو نہیں تو بیری، اسکے بعد بید، اس کے بعد انار اور اگر ان میں سے کوئی ایک بھی نہ ملے تو پھر بہتر ہے کہ جو بھی تازہ لکڑی مِل جائے ۔ احادیث میں آیا ہے کہ جب تک یہ لکڑیاں خشک نہیں ہوتی ہیں عذابِ قبر میّت سے رفع ہو جاتا ہے۔

مستحب ہے کہ جریدتین پر بھی کلمۂ شہادتین اور اسماء ائمہ کرامؑ لکھے۔ دونوں پر پھر تحریر خشک ہونے کے بعد روئی لپیٹیں ۔ اس کے بعد ایک لکڑی کو کفنی کے اندر میّت کے جسم سے ملا کر رکھیں اور اس کا سرا میت کی بغل سے ملا کر رکھیں اور دوسری لکڑی کفنی سے باہر اسی طرح رکھیں۔ یہ جریدتین شیعہ مَسلک میں اس لئے ساتھ رکھے جاتے ہیں کیونکہ جب تک یہ تر و تازہ رہتے ہیں میّت کو تب تک تخفیفِ عذاب رہتی ہے۔

مشایعتِ جنازہ

جنازہ کو کندھا دینا اور اس کے ساتھ ساتھ چلنا زبر زبردست ثواب ہے ۔ صادق آلِ محمّدؑ فرماتے ہیں کہ مومنین کو مشایعتِ جنازہ کی خبر کردو تا کہ وہ آ کے میّت کے لیے استغفار کریں کیونکہ جب میّت کو مومنین قبر میں اُتارتے ہیں تو اللہ تعالیٰ میّت سے مخاطب ہوتا ہے کہ پہلے جو چیز تمہیں دے دی جائے گی وہ بہشت ہے ۔ اور پہلے جو اِن مومنین کو عطا کروں گا کہ جو تمہارے جنازے میں شریک ہیں وہ ان کے گناہوں کا بخشنا ہوگا۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ جو لوگ جنازے میں شریک ہوتے ہیں ، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ستّر ملائکہ ان کے لئے استغفار کرنے پر مامور فرمائے گا۔ اور ایک جگہ فرمایا کہ جو بھی کوئی ایک طرف جنازہ کو پکڑے گا اس کے ۲۵ گناہانِ کبیرہ بخشدئے جائیں گے۔ اگر چاروں طرف پکڑے گا تو سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

منقول ہے کہ جب انسان کی نظر جنازہ پر پڑے تو کہے **اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ هٰذَا مَا وَعَدَ نَا اللّٰهُ وَرُسُوْلُهُ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرُسُوْلُه اللّٰهُمَّ زِدْنَا اِيْمَا نًا وَتَسْلِيْماً اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَةِ وَقَهَرَ الْعِبَادَ بِالْمَوْتِ** اور جب امام باقرؑ کسی کے جنازے کو دیکھتے تھے تو کہتے تھے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَمْ يَجْعَلْنِىْ مِنَ السَوَادِ الْمُخترم**۔ اور جنازہ اُٹھانے والے کہیں **بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ**

لِلْمُؤْ مِنِیْنَ وَالْمُؤْ مِنَاتِ۔

جنازہ کو چار آدمی چار گوشوں سے اُٹھائیں لیکن کندھا اس طرح دیں کہ اوّل میّت کے داہنے شانے کو اپنے داہنے کندھے پر پھر میّت کے داہنے پاؤں کی طرف، پھر میّت کے بائیں پاؤں کی طرف اپنے بائیں کندھے پر اور پھر اسی کاندھے سے میّت کے بائیں شانے کو اُٹھائیں اور یہ خیال رکھیں کہ جب جنازے کی ایک طرف سے دوسری طرف کو جائیں تو جنازہ کے آگے کی طرف سے نہ جائیں بلکہ پیچھے سے گذریں۔ جنازے کو جلدی لے جانا مکروہ ہے۔

قبر

حدیث میں آیا ہے **والْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفْرَةِ النّا ر**۔ بہ تحقیق قبر جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنّم کی گہرائیوں کی ایک گہرائی۔ **قَالَ رَسول اللّٰہِ ؐ اَلَا وان القبر ینادی بخمس کلمات فیقول یابن اٰدم تمشی علٰی ظھری ومصیرک فی بطنی تفرح علی ظھری ثم تحزن فی بطنی تذنب علیٰ ظھری وتعذب فی بطنی تضحک علیٰ ظھری وتبکی فی بطنی تاکل الحرام علیٰ ظھری ثم تاکلک الدید ان فی بطنی** ۔آگاہ ہو جاؤ قبر پانچ صدائیں دیتی ہے اور کہتی ہے اے بنی آدم! گذر میری پیٹھ پر سے آخرکار تیری آمد میرے ہی پیٹ میں ہوگی۔خوش ہو جا میری پیٹھ پر آخرکار تجھے غم کھانا میرے ہی پیٹ میں ہوگا۔گناہ کر لے میری پیٹھ پر آخرکار میرے ہی پیٹ میں تجھ پر عذاب کیا جائے گا۔ ہنس لے میری پیٹھ پر آخرکار میرے ہی پیٹ میں تجھے رونا ہوگا۔ کھالے حرام میری پیٹھ پر آخرکار میرے ہی پیٹ میں تجھے کیڑے کھائیں گے۔

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضورؐ نے **القبر ینادی بخمس کلمات انا بیت الوحدة فاحملوا اِلی انیسا وانا بیت الحیّات فاحملوا الی تریاقا وانا بیت الظلم فاحملوا الی سراجا وانا بیت التراب فاحملو ا الی فراشا وانا بیت الفقر فاحملو االی کنزا** ۔قبر پانچ ندا دیتی ہے کہ میں تنہائی کا گھر ہوں اپنے ساتھ مونس لے آؤ۔میں سانپوں کا گھر ہوں اپنے ساتھ تریاق لے آؤ۔میں اندھیروں کا گھر ہوں اپنے ساتھ چراغ لے آؤ۔ میں

مٹّی کا گھر ہوں اپنے ساتھ فرش لے آؤ۔ میں غربت کا گھر ہوں اپنے ساتھ خزانہ لے آؤ۔

(المواعظ العدیدیہ ص۱۵۵باب الخامس)

حضرت امام حسنؑ مجتبیٰ ؑ کے سلسلے میں بیان کیا گیا: **اِذا ذکر الموت بکیٰ وَاِذا ذکر القبر بکیٰ وَاِذا ذکر البعث والنشور بکیٰ وَاِذا ذکر المرعلی الصراط بکیٰ وَاِذا ذکر العرض علی اللّٰہ شھق شھقہ یغشی علیہ منھا وَاِذا ذِکر الجنۃ والنار اضطرب اضطراب السّلیم** ۔ جناب شیخ صدوق علیہ الرحمۃ کتاب امالی میں روایت کرتے ہیں کہ امام حسنؑ جب موت، قبر، حشر وعبور از صراط کا ذکر کرتے تھے تو روتے تھے۔ جب عرض الٰہی کا ذکر کرتے تھے تو چیخیں مارتے تھے اور غش کرتے تھے۔ جب بہشت اور دوزخ کا ذکر کرتے تھے تو لرزتے اور کانپتے تھے۔

واجباتِ دفن

میّت کو اس طرح دفن کرنا واجب ہے کہ اس کی بد بو باہر نہ آسکے اورس کے بدن کو درندے باہر نہ نکال سکیں اور درندوں کا خوف ہوتو پھر قبر کو اینٹوں وغیرہ سے محکم بند کیا جائے۔ اگر زمین میں قبر بنانا ممکن نہ ہوتو پھر تابوت یا کمرہ بنا کر میّت کو رکھا جاسکتا ہے اور اس کے اخراجات میّت کے اصل مال سے لئے جائیں۔ میّت کو دائیں پہلو اس طرح لٹایا جائے کہ اسکے بدن کا اگلا حصّہ قبلہ کی طرف رہے۔ ایسی جگہ میّت کو دفن نہ کریں کہ جہاں پر اس کے بدن کا اگلا حصّہ قبلہ کی طرف رہے۔ ایسی جگہ میّت کو دفن نہ کریں کہ جہاں پر اس کی توہین ہو مثلاً مزبلہ، غصبی جگہ یا وہ جگہ جو وقف ہوچکی ہو اور مُردے دفن ہونے کے لئے وقف نہ ہوئی ہو یا مسجد وغیرہ میں دفن کرنا جائز نہیں ہے۔ ایک میّت کی قبر میں دوسری میّت کو اس وقت تک دفن نہ کرنا چاہئے جب تک نہ پہلی میّت اتنی بوسیدہ ہوچکی ہو کہ اس کا نام ونشان بھی نہ رہ گیا ہو۔ میّت کے جو اجزاء میّت سے جُدا ہوگئے ہوں مثلاً ناخن، بال، دانت وغیرہ ان کو بھی میّت کے ساتھ دفن کریں۔

مستحباتِ دفن

قبر کی گہرائی ایک مُتوسِّط انسان کے قد کے برابر ہو۔ نزدیک کے قبرستان میں دفن کرنا۔

اگر اب دور کے قبرستان میں یہ وصف ہو کہ وہاں صالح لوگ دفن ہیں یا فاتحہ زیادہ پڑھے جاتے ہیں تو وہاں دفن کریں۔ قبر سے چندگز کے فاصلے پر میّت کو رکھا جائے پھر تین مرتبہ تھوڑے تھوڑے فاصلے پر نزدیک قبر کردیا جائے اور چوتھی مرتبہ قبر میں اُتاریں۔ اگر میّت مرد کی ہوتو پھر تیسری مرتبہ ایسی جگہ رکھیں کہ میّت کا سر قبر کی پائنتی کی طرف رہے پھر چوتھی مرتبہ اسے سر کی طرف سے قبر میں اُتاریں۔ اور اگر عورت ہوتو اُسے تیسری مرتبہ قبر کے قبلے کی طرف رکھیں اور پہلو سے قبر میں اُتاریں اور اُتارتے وقت ایک کپڑا قبر کے اوپر تانیں۔ میّت کو آہستہ آہستہ تابوت سے نکال کر قبر میں اُتاریں۔ قبر میں میّت کے کفن کی گرہیں کھولیں۔ میّت کے رخسار کو مٹّی پر رکھیں۔ میّت کے سر کے نیچے مٹّی کا ایک تکیہ سا بنائیں۔ میّت کی پیٹھ کے پیچھے کچّی اینٹیں یا ڈھیلے رکھ دیں تا کہ میّت پھر چت نہ ہوجائے۔ باپ کا بیٹے کی قبر میں داخل ہونا مکروہ ہے۔ عورت کی میّت کو شوہر ورنہ ایسا رشتہ دار جو محرم ہو قبر میں اُتارے۔ اُس کے نہ ہونے پر کوئی دوسرا عزیز قبر میں عورت کو اُتارے۔

قبر میں اُتارنے والا باوضو، ننگے سر، ننگے پاؤں، بٹن یا تکمہ کھول کے رہے۔ جب میّت کو قبر میں رکھنے کے لئے اُٹھایا جائے تو کہے: **بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِلٰی رَحْمَتِکَ لَا اِلٰی عَذَابِکَ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لَهُ فِیْ قَبْرِهٖ وَلَقِّنْهُ حُجَّتَهُ وَثَبِّتْهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ وَقِنَا وَاِیَّاهُ عَذَابَ الْقَبْرِ** اور جب قبر دیکھے تو کہے **اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ رَوْضَةً مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ وَلَا تَجْعَلْهُ حُفْرَةً مِنْ حُفَرِ النَّارِ** اور اگر میّت مرد کی ہوتو قبر میں اُتارتے وقت کہے **اللّٰهُمَّ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ نَزَلَ بِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ** اور اگر میت عورت کی ہوتو قبر میں اُتارتے وقت کہے **اللّٰهُمَّ اَمَتُکَ وَابْنَةُ عَبْدِکَ وَابْنَةُ اَمَتِکَ نَزَلَت بِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ** ۔ اور جب میت کو قبر میں رکھا جائے تو کہے **اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْهِ وَصَاعِدْ عَمَلَهُ وَلَقِّهٖ مِنْکَ رِضْوَاناً** اور عورت کے لئے کہے **اللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْض عَنْ جَنْبَیْهَا وَصَاعِدْ عَملَها وَلَقِّهَا مِنْکَ رِضْوَاناً** ۔ مستحب ہے کہ کچھ مقدار خاکِ تُربت بھی میّت کے ساتھ رکھے۔ پھر اینٹیں درست کرے اور اینٹیں درست کرنے والا کہے **اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَحْدَتَهُ وَاٰنِسْ وَحْشَتَهُ وَارْحَمْ تَرْبَتَهُ وَاَمْکِنْ اِلَیْهِ مِنْ رَحْمَتِکَ رَحْمَةً یَسْتَغْنِیْ بِهَا عَنْ**

رَحْمَةٍ مِنْ سِوَاکَ وَاحْشُرهُ مَعَ مَنْ کان یَتَوَلَّاهُ مِنَ الْاَئمَّةِ الطَّاهِرِیْن. پھر قبر پر مٹی ڈال دیں ۔ جو لوگ حاضر ہوں وہ اپنے ہاتھ کی پشت سے قبر پر مٹی ڈال دیں۔ اور مٹّی ڈالتے وقت کہیں۔ **اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ هٰذَا مَا وَعَدَنَاا للّٰهُ وَرَسُوْلَهٗ اَللّٰهمَّ زِدْا اِیْمَاناً وَتَسْلِیماً.** جو شخص قبر میں ہو وہاں قبر کی پائینتی کی طرف سے نکلے۔ اُنگلیوں کے برابر قبر کو بلند کرے۔ قبر کی پر قبر کی مٹی کے علاوہ اور مٹی نہ ڈالیں۔ اس کے سرہانے اینٹ یا تختی رکھی جائے۔ قبر پانی چھڑکا جائے اور اس کی ابتدا سر کی طرف سے کی جائے پھر قبر کے چار طرف اور یہ وہیں پر ختت کرے جہاں سے چھڑکنا شروع کیا تھا اور اگر پانی بچ جائے تو قبر کے وسط میں ماقبی پانی ڈال دیا جائے۔ جب قبر بند ہو جائے تو جو شخص چاہے اپنا ہاتھ قبر پر اس طرح رکھے کہ اُنگلیاں کھلی رہیں، انگلیاں قبر کی مٹی میں گڑی رہیں اور کہے **اللّٰهُمَّ انِسْ وَحْشَتَهٗ** الخ (دعا مستحبات میں مذکور ہے)

تلقین میّت

جو شخص قبر میں اُترے دونوں ہاتھ مثل قینچی کے کر کے اپنے دائیں ہاتھ سے میّت کا داہنا کندھا اور بائیں ہاتھ سے میّت کا بایاں کندھا پکڑ لے اور حرکت دیتا جائے اور دوسرا شخص قبر کے اوپر یہ تلقین پڑھے۔

تلقین مرد میّت کے لئے

اِسْمَعْ اِفْهَم اِسْمَعْ اِفْهَم اِسْمَعْ اِفْهَم یافلاں ابن فلاں **هَلْ اَنْتَ عَلَی الْعَهْدِ الَّذِیْ فَارَقْتَنَا عَلَیْهِ مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًاصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَسَیِّدُ النَّبِیِّیْنَ وَخَاتَمُ الْمُرْسَلِیْنَ وَاَنَّ عَلِیًّااَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَسَیِّدُالْوَصِیِّیْنَ وَاِمَامُ نِ افْتَرَضَ اللّٰهُ طَاعَتَهٗ عَلَی الْعَالَمِیْنَ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَعَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ وَّجَعْفَرَبْنَ مُحَمَّدٍ وَّمُوْسٰی بْنَ جَعْفَرٍ وَّعَلِیَّ بْنَ مُوْسٰی وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ وَّعَلَیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَّالْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ وَّالْقَآئِمَ الْحُجَّةَ الْمَهْدِیَّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَئِمَّةُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَحُجَجُ اللّٰهِ عَلَی الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ وَاَئِمَتُکَ اَئِمَّةٌ**

هُدًی اَبْرَارٌ یا فلاں ابن فلاں اِذَا اَتَاکَ (اَتَاکِ) الْمَلَکَانِ الْمُقَرَّبَانِ رَسُوْلَیْنِ مِنْ عِنْدِاللّٰهِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَ سَأَلَاکَ عَنْ رَّبِّکَ وَعَنْ نَبِیِّکَ وَعَنْ دِیْنِکَ وَعَنْ کِتَابِکَ وَعَنْ قِبْلَتِکَ وَعَنْ اَئِمَّتِکَ فَلَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ وَ قُلْ فِیْ جَوَابِهِمَا اَللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهٗ رَبِّیْ وَمُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ نَبِیِّیْ وَالْاِسْلَامُ دِیْنِیْ وَالْقُرْاٰنُ کِتَابِیْ وَالْکَعْبَةُ قِبْلَتِیْ وَاَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اِمَامِیْ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ نِ الْمُجْتَبٰی اِمَامِیْ وَالْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیِّ نِ الشَّهِیْدُ بِکَرْبَلَآءَ اِمَامِیْ وَعَلِیٌّ زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ اِمَامِیْ وَمُحَمَّدٌ بَاقِرُ عِلْمِ النَّبِیِّیْنَ اِمَامِیْ وَجَعْفَرُ نِ الصَّادِقُ اِمَامِیْ وَمُوْسٰی الْکَاظِمُ اِمَامِیْ وَعَلِیُّنِ الرِّضَا اِمَامِیْ وَمُحَمَّدُنِ الْجَوَادُ اِمَامِیْ وَعَلِیُّ نِ الْهَادِیْ اِمَامِیْ وَالْحَسَنُ الْعَسْکَرِیُّ اِمَامِیْ وَالْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ اِمَامِیْ هٰؤُلَآءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ اَئِمَّتِیْ وَسَادَتِیْ وَقَادَتِیْ وَشُفَعَآئِیْ بِهِمْ اَتَوَلّٰی وَمِنْ اَعْدَآئِهِمْ اَتَبَرَّءُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ اِعْلَمْ یا فلاں ابن فلاں اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَاَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَّاَوْلَادَهُ الْاَئِمَّةَ الْاَحَدَ عَشَرَ نِعْمَ الْاَئِمَّةُ وَاَنَّ مَاجَآءَ بِهٖ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ حَقٌّ وَّاَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَّسُؤَالَ مُنْکَرٍ وَّنَکِیْرٍ فِی الْقَبْرِ حَقٌّ وَّ الْبَعْثَ حَقٌّ وَّ النُّشُوْرَ حَقٌّ وَّصِرَاطَ حَقٌّ وَّ الْمِیْزَانَ حَقٌّ وَّ تَطَایَرَا لْکُتُبِ حَقٌّ وَّالْجَنَّةَ حَقٌّ وَّ النَّارَ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ لَّارَیْبَ فِیْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ پھر کہے اَفَهِمْتَ فلاں ابن فلاں (حدیث میں وارد ہے کہ میّت کہتی ہے ہاں میں نے سُنا) پھر کہے ثَبَّتَکَ اللّٰهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ هَدَاکَ اللّٰهُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ عَرَّفَ اللّٰهُ بَیْنَکَ وَبَیْنَ اَوْلِیَآئِکَ فِیْ مُسْتَقَرٍّ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْهِ وَاصْعَدْ بِرُوْحِهٖ اِلَیْکَ وَلَقِّهٖ مِنْکَ بُرْهَانًا اَللّٰهُمَّ عَفْوَکَ عَفْوَکَ عَفْوَکَ.

تلقین عورت کے لئے

اِسْمَعِی اِفْهَمِیْ اِسْمَعِی اِفْهَمِیْ اِسْمَعِی اِفْهَمِیْ یا فلانۃ بنت فلاں هَلْ اَنْتِ عَلَی الْعَهْدِ الَّذِیْ فَارَقْتِنَا عَلَیْهِ مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَنَّ

مُحَمَّدًاصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَسَیِّدُ النَّبِیِّیْنَ وَخَاتَمُ الْمُرْسَلِیْنَ وَاَنَّ عَلِیًّااَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَسَیِّدُالْوَصِیِّیْنَ وَاِمَامُ نِ افْتَرَضَ اللّٰہُ طَاعَتَہٗ عَلَی الْعَالَمِیْنَ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَعَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ وَّجَعْفَرَبْنَ مُحَمَّدٍ وَّمُوْسٰی بْنَ جَعْفَرٍ وَّعَلِیَّ بْنَ مُوْسٰی وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ وَّعَلَیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَّالْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ وَّالْقَآئِمَ الْحُجَّۃَ الْمَھْدِیَّ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ اَئِمَّۃُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَحُجَجُ اللّٰہِ عَلَی الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ وَاَئِمَتُکِ اَئِمَّۃٌ ھُدًی اَبْرَارٌ یا فلانۃ بنت فلاں اِذَا اَتَاکِ الْمَلَکَانِ الْمُقَرَّبَانِ رَسُوْلَیْنِ مِنْ عِنْدِاللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَ سَأَلَاکِ عَنْ رَّبِّکِ وَعَنْ نَبِیِّکِ وَعَنْ دِیْنِکِ وَعَنْ کِتَابِکِ وَعَنْ قِبْلَتِکِ وَعَنْ اَئِمَّتِکِ فَلَا تَخَافِیْ وَلَا تَحْزَنِیْ وَقُوْلِیْ فِیْ جَوَابِھِمَا اَللّٰہُ جَلَّ جَلَالُہٗ رَبِّیْ وَمُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ نَبِیِّیْ وَالْاِسْلَامُ دِیْنِیْ وَالْقُرْاٰنُ کِتَابِیْ وَالْکَعْبَۃُ قِبْلَتِیْ وَاَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اِمَامِیْ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ نِ الْمُجْتَبٰی اِمَامِیْ وَالْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیِّ نِ الشَّھِیْدُ بِکَرْبَلَآءَ اِمَامِیْ وَعَلِیٌّ زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ اِمَامِیْ وَمُحَمَّدٌم بَاقِرُ عِلْمِ النَّبِیِّیْنَ اِمَامِیْ وَجَعْفَرُ نِ الصَّادِقُ اِمَامِیْ وَمُوْسٰی الْکَاظِمُ اِمَامِیْ وَعَلِیُّ نِ الرِّضَا اِمَامِیْ وَمُحَمَّدُ نِ الْجَوَادُ اِمَامِیْ وَعَلِیُّ نِ الْھَادِیْ اِمَامِیْ وَالْحَسَنُ الْعَسْکَرِیُّ اِمَامِیْ وَالْحُجَّۃُ الْمُنْتَظَرُ اِمَامِیْ ھٰؤُلَآءِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ اَئِمَّتِیْ وَسَادَتِیْ وَقَادَتِیْ وَشُفَعَآئِیْ بِھِمْ اَتَوَلّٰی وَمِنْ اَعْدَآئِھِمْ اَتَبَرَّءُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ثُمَّ اِعْلَمِیْ یا فلانۃ بنت فلاں اَنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَاَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَّاَوْلَادَہٗ الْاَئِمَّۃَ الْاَحَدَ عَشَرَ نِعْمَ الْاَئِمَّۃُ وَاَنَّ مَاجَآءَ بِہٖ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ حَقٌّ وَّاَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَّسُؤَالَ مُنْکَرٍ وَّنَکِیْرٍفِی الْقَبْرِ حَقٌّ وَّ الْبَعْثَ حَقٌّ وَّ النُّشُوْرَحَقٌّ وَّصِرَاطَ حَقٌّ وَّ الْمِیْزَانَ حَقٌّ وَّ تَطَایُرَا لْکُتُبِ حَقٌّ وَّالْجَنَّۃَ حَقٌّ وَّ النَّارَ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّارَیْبَ فِیْھَا وَاَنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ اَفَھِمْتِ یا فلانۃ بنت فلاں۔(حدیث میں آیا ہے) کہ میّت کہتی ہے ہاں میں نے سنا) پھر کہے ثَبَّتَکِ اللّٰہُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ ھَدَاکِ

اللّٰہُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ عَرَّفَ اللّٰہُ بَیْنَکَ وَبَیْنَ اَوْلِیَآئِکَ فِیْ مُسْتَقَرٍّ مِّنْ رَّحْمَتِہٖ اَللّٰھُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْھَا وَاصْعَدْ بِرُوْحِھَا اِلَیْکَ وَلَقِّھَا مِنْکَ بُرْھَانًااَللّٰھُمَّ عَفْوَکَ عَفْوَکَ عَفْوَکَ ۔

میّت کی تدفین کے بعد جب لوگ ہٹ جائیں تو سنّت ہے کہ خویشانِ میّت میں سے کوئی قبر کے نزدیک بیٹھ کر باآواز بلند دوبارہ تلقین پڑھے۔اور اگر کسی کو اجازت دے تو یہی بہتر ہے[۱]۔

نمازِ میت

آنحضورؐ فرماتے ہیں: تین چیزیں مجھے دُنیا میں محبوب ہیں۔ ۱۔ مساجد کی طرف جانا۔ ۲۔علماء کی مجلس میں بیٹھنا اور ۳۔ جنازہ پر نماز پڑھنا۔اور ایک جگہ فرمایا کہ جو تین جگہ کلامِ دُنیا میں مشغول رہے اس کے چالیس سال کے اعمال حسنہ نامۂ اعمال سے محو کردیئے جائیں گے۔ ۱۔ قرأتِ قرآن کے وقت ۔۲۔ اذان کے وقت ۔۳۔ جنازہ کے پیچھے جانے کے وقت ۔آپؐ نے فرمایا کہ جو جنازہ کے پیچھے نماز پڑھے گا اُس پر ستر ہزار فرشتے نماز پڑھیں گے۔اُس کے گذشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو مومن کسی مومن کے جنازہ میں نماز پڑھے گا تو اُس پر بہشت واجب ہوجاتی ہے۔امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں جب کوئی مومن مرجائے

۱؎ مسلکِ اھلسنّت:-اہل سنّت مسلک میں باپ کا نام تلقین میں نہیں پڑھا جاتا بلکہ ماں کا لیا جاتا ہے،روایت ہے کہ اگر ماں کا نام یاد نہ ہو تو اماں حوّا کا نام ماں کے نام کے بدلے لیا جائے۔(غنیۃ الطالبین،ص ۵۹۱)

مصر میں چار اُن علماء نے فقہ میں ایک کتاب بعنوان الفقہ علی المذاہب الاربعہ لکھی کہ جو حنبلی ،حنفی ،شافعی اور مالکی مسلک سے متعلق تھے۔اس میں لکھا ہے کہ مُستحب ہے دفن اور خاک قبر کو صاف کرنے کے بعد میّت کے نام اور ماں کے نام کے ساتھ تلقین پڑھی جائے ۔یاد کرو اس عہدو پیمان کو کہ جس کے بعد تُم دُنیا سے رخصت ہورہے ہو۔اور وہ یہ ہے کہ خدا ایک ہے اور حضرت محمدؐ خدا کے رسول ہیں۔بہشت اور دوزخ برحق ہیں، روزِ جزا آنے والا ہے۔اور خدا ہر ایک کو دوبارہ جلا بخشے گا۔اور تم خدا کی خدائی ،اسلام کی حقّانیت ،پیغمبر کی نبوّت اور قرآن کی پیشوائی ،کعبہ کے قبلہ ہونے ،اور مومنین کی برادری پر راضی ہو۔

(ملاحظہ ہو ''الفقه علی مذاهب لاربعه'' جلد اول،ص ۳۸۷)

تلقین پڑھنے کے سلسلے میں امام غزالی اور علامہ شوکانی تحریر فرماتے ہیں ''ویستحب التلقین ''تلقین پڑھنا مستحب ہے(احیاء العلوم ج ۴،ص ۶۷۴نہل الاوطار جلد۴، ۱۳۹)

امام جلال الدین سیوطی پیغمبر اکرمؐ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا آپ نے **لقنوا موتا کم ان الا الٰہ الّا اللّٰہ** اپنے مُردوں کو **لَا الٰہ الّا اللّٰہ** کی تلقین کرو۔(الجامع الصغیر ص ۲۱۰)

اور چالیس مومن اُس کے جنازہ پرنماز پڑھیں اور یہ کہیں **اللّٰھُمَّ اِنَا لَانَعْلَمُ مِنْہُ اِلّا خَیراً وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنَّا** تو خداوند کریم فرماتا ہے کہ میں نے تم لوگوں کی یہ شہادت قبول کی ہے اور اس کے یعنی میّت کے ان گناہوں کو بخش دیا کہ جن کو میں جانتا ہوں ۔آنحضورؐ فرماتے ہیں کہ میّت کے نامۂ اعمال میں سب سے پہلے قبر میں داخل ہونے کے بعد جو چیز لکھی جاتی ہے وہ یہی ہے کہ لوگ اُس کے متعلق (وقت نماز) کیا کہتے ہیں اچھا کہیں تو اچھا ہی لکھا جاتا ہے، بُرا کہیں تو بُرا ہی لکھا جاتا ہے ۔آنحضورؐ فرماتے ۔جوانسان نماز میّت پڑھے ایک لاکھ ملائکہ مل کر نماز پڑھنے والے پر اُس وقت تک استغفار کرتے ہیں کہ جب تک میّت کو دفن کر دیا جاتا ہے ۔ دوسری جگہ فرمایا، جو شخص نماز جنازہ پڑھے اس پر جبرئیل امین ستر ہزار ملک کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

واجبات

ہر مسلمان کے جنازہ پر اور اس بچّے کے جناز پر جو اسلام کے حکم میں داخل ہوا ہو اور پورے چھ سال کا ہو چکا ہو نمازِ میّت پڑھنا واجب ہے۔ اور اگر چھ سال پورے نہ ہوئے ہوں تو مستحب ہے ۔اور یہ نماز میّت کے تمام غسلوں کے بعد اور کفن کے بعد پڑھنا چاہئے اس سے پہلے کافی نہیں ہے ۔لیکن بہتر ہے کہ واجب نمازوں میں جو شرائط ہیں اس میں بھی پورے کئے جائیں۔ نماز میت پڑھنے کے لئے روبقبلہ ہونا واجب ہے ۔ واجب ہے کہ مُردے کو نماز میّت پڑھنے والے کے سامنے کی طرف سیدھا لٹائیں اس طرح کہ میّت کا سر نمازی کے دائیں جانب رہے ۔ ایک میّت پر ایک ہی دفعہ نماز میّت پڑھی جائے، بار بار پڑھنا مکروہ ہے۔البتہ صاحبِ تقویٰ اور اہل علم اگر ہو تو بار بار نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے ۔اگر معلوم ہو جائے کہ جو نماز میّت پر پڑھی گئی ہے ۔ وہ صحیح نہیں تھی تو اس کی قبر پر دوبارہ نماز پڑھنا واجب ہے لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ میّت کا جسم پاش پاش نہ ہوا۔ نیت بقصد قربت کرنا واجب ہے اور میّت کو معینکرنا بھی واجب ہے ۔

مُستحبات

باوضو، باغسل نماز پڑھی جائے۔ اگر میّت مرد ہے تو نماز پڑھنے والا میّت کے درمیانی حصّہ

کے مقابل رہے اور اگر عورت ہے تو اس کے سینے کے مقابل میں رہے۔ جوتے اُتار کر نماز پڑھی جائے۔ ہر تکبیر پر ہاتھوں کو بلند کریں۔ میّت اور نماز پڑھنے والے کے سامنے اتنا فاصلہ ہو کہ جب ہوا چلے تو نماز پڑھنے والے کا لباس میّت کے تابوت سے جا لگے۔ نمازِ میّت با جماعت پڑھی جائے۔ امام دعا اور تکبرات بلند آواز سے پڑھے۔ پیچھے پڑھنے والے آہستہ آہستہ سے یہ دعا اور تکبیرات دُہرائیں۔ سب اشخاص امام کے پیچھے کھڑے رہیں۔ نماز گذار میّت اور مومنین کے لئے طویل دعا کرے۔ جماعت شروع کرنے سے پہلے **اَلصَّلٰوۃ** تین مرتبہ کہے۔ ایسی جگہ نماز پڑھی جائے جہاں لوگ زیادہ آجائیں۔ اگر حائض عورت جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا چاہے تو الگ کھڑی رہے۔ نماز میّت مسجد میں پڑھنا مکروہ ہے۔ البتہ مسجد الحرام میں نہیں ہے۔

طریقۂ نماز میت

میّت کی نماز میں پانچ تکبیریں[۱] ہوتی ہیں۔ اگر حسب ذیل طریقے سے نماز پڑھی جائے تو کافی ہے۔ نیت کے بعد پہلی تکبیر کہے اور پڑھے **اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ** اس کے بعد دوسری تکبیر کہے اور پڑھے۔ **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ** پھر تکبیر کہے اور پڑھے **اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ** پھر چوتھی تکبیر کہے اور پڑھے بشرطیکہ میّت مرد کی ہو **اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِهٰذَا الْمَيِّتَ** اور اگر عورت ہو تو پڑھے **اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِهٰذِهِ الْمَيِّتِ** پھر پانچویں تکبیر کہہ کر نماز تمام کرے[۲]۔ لیکن افضل ہے کہ نمازِ میّت اس طرح پڑھی جائے۔

۱۔ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ جب حضرت آدمؑ نے وفات فرمائی تو ان کے بیٹے نے ان پر پانچ تکبیریں اُن کے جنازے پر پڑھیں (من لایحضرہ الفقیہ جلد ۱، ص ۵۰) آپؑ ہی فرماتے ہیں کہ جناب آنحضرتؐ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نماز پنجگانہ فرض فرمائی اور میّت کے واسطے ہر نماز کے عوض ایک ایک تکبیر مقرر کی (فروع کافی جلد اول، ص ۹۵)۔ آپؑ ہی فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ ایک قوم پر پانچ تکبیریں پڑھتے تھے اور ایک قوم پر صرف چار کیونکہ وہ منافقین ہوتے تھے۔ اور پانچویں تکبیر جو دعائے مغفرت ہے نہیں پڑھتے تھے۔ (فروع کافی جلد اول، ص ۹۵)

۲۔ ابن ابی لیلیٰ کا کہان ہے کہ صحابی رسول زید بن ارقم ہمارے جنازوں پر چار تکبیریں کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے پانچ تکبیریں کہیں جب میں نے وجہ پوچھی تو اُنہوں نے کہا آنحضرتؐ پانچ تکبیریں کیا کرتے تھے (صحیح مسلم ص ۹۵۵، ۹۵۸)۔ عبدالرحمٰن نے کہا زید نے ہمارے جنازوں پر پانچ تکبیریں کہیں لیکن ایک جنازے پر پانچ تکبیریں کہیں جب ہم نے اس کا سبب پوچھا کہا آنحضور کبھی کبھی پانچ تکبیریں کہتے تھے۔ (المعلم ترجمہ صحیح مسلم طبع لاہور جلد ۲، ص ۹۴۳) (باقی اگلے صفحہ پر)

پہلی تکبیر کے بعد یہ پڑھے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ .

پھر دوسری تکبیر کہے اور پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ كَاَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَجَمِيْعِ عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ .

پھر تیسری تکبیر کہے اور پڑھے اَللّٰهُمَّ غْفِرْلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَآءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ تَابِعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

(پچھلے صفحہ سے آگے)

حذیفہ بن یمان جنازے میں پانچ تکبیریں پڑھا کرتے تھے۔(میزان کبریٰ جلد اول، ص ۱۱۸)

مومن رشید نے وصیت کی کہ جب میں مرجاؤں تو مجھے روبقبلہ کریں، میری آنکھیں بند کردی جائیں اور مجھ پر پانچ تکبریں جنازے میں پڑھی جائیں۔ (تاریخ کامل ابن اثیر جلد اول، ۱۴۵)

بعض اہل علم کا نبیؐ کے اصحاب وغیرہ سے یہی مذہب سے کہتے ہیں کہ جنازہ پر پانچ تکبیریں پڑھی جائیں اور احمد و اسحاق نے کہا اگر امام جنازہ پر پانچ تکبیریں کہے تو اُس کی متابعت کرنی چاہیئے۔(جامع ترمذی مترجم جلد اول، ابواب الجناز، ص ۳۱۱)

حذیفہ یمانی کا گلام کہ جس کا نام عیسیٰ تھا شہر مدائن میں میّت پر نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں پڑھا کرتے تھے۔(منتخب کنزالعمال برحاشیہ مسند امام احمد حنبل جلد ۵، ص ۴۰۶)

حضرت علیؑ نے جناب معصومہؑ پر پانچ تکبیریں جنازے میں پڑھیں۔(مناقب امیرالمومنین، ص ۱۶۰)

ان آراء سے تو ثابت ہوا کہ فعل رسولؐ یہ رہا ہے کہ جنازہ پر پانچ تکبیریں پڑھی جائیں لیکن آج کل میّت پر صرف چار تکبیریں پڑھی جاتی ہیں۔ اس کی وجہ آخر کیا ہے؟ ملاحظہ ہو جنازے کی تکبیرات پانچ ہیں یہ مذہب تمام اہل بیت نبیؐ کا ہے لیکن حضرت عمرؓ نے اپنے عہد خلافت میں چار پر اجماع کردیا(حاشیہ بخاری مترجم پ ۵، ص ۶۷، کنزالعمال جلد ۸، ص ۱۱۳)۔ مولانا شبلی لکھتے ہیں نمازِ جنازہ پانچ یا زائد تکبیریں سے گھٹا کر چار تکبیریں کردینا حضرت عمر کے عہدِ خلافت میں جنازہ کی تکبیرات میں اختلاف تھا۔ حضرت عمرؓ نے صحابہ کو جمع اور ایک منقح بات طے ہوگئی یعنی چار تکبیروں پر اتفاق ہوا(الفاروق، ص ۳۸۰) اس پر تبصرہ سُنئے: جب ایک راوی معتبر کہتا ہے کہ رسولؐ اللہ نے پانچ تکبیریں کہیں تو اجماع سے کیونکر منسوخ ہوا فعل رسولؐ کا جب تک خود آپ سے نہی پانچ تکبیروں کی بالتصریح نہ آجائے اور حال یہ ہے کہ زادالمعاد میں ابن قیم نے لکھا ہے کہ صحیح ہوئیں رسول اللہؐ سے پانچ تکبیریں (مترجم صحیح مسلم نواب مولوی وحیدالزماں حیدرآبادی المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد ۲، ۹۴۳)

پھر چوتھی تکبیر کہے اگر میت مرد ہوتو یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَاعَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ نَزَلَ بِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِہٖ. اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَانَعْلَمُ مِنْہُ اِلَّاخَیْرًا وَّاَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنَّا. اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ مُحْسِنًا فَزِدْفِیْ اِحْسَانِہٖ وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْہُ وَاغْفِرْلَہٗ. اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ عِنْدَکَ فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ وَاخْلُفْ عَلٰی اَھْلِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَارْحَمْہُ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔اور اگر میّت عورت کی ہے تو یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذِہٖ عَبْدِکَ وَابْنَۃُ عَبْدِکَ وَابْنَۃُ اَمَتِکَ نَزَلَتْ بِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِہٖ. اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَانَعْلَمُ مِنْھَا اِلَّاخَیْرًا وَّاَنْتَ اَعْلَمُ بِھَا مِنَّا. اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَتْ مُحْسِنَۃً فَزِدْفِیْ اِحْسَانِھَا وَاِنْ کَانَتْ مُسِیْئَۃً فَتَجَاوَزْ عَنْھَاوَاغْفِرْلَھَا. اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَاعِنْدَکَ فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ وَاخْلُفْ عَلٰی اَھْلِھَافِی الْغَابِرِیْنَ وَارْحَمْھَابِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ پھر تکبیر کہہ کر نماز ختم کرے۔اگر وَاغْفِرْلَہٗ (مرد)وَاغْفِرْھَا(عورت) کہنے کے وقت وَارحَمہُ (مرد) وَارْحَمْھَا (عورت) کے بعد وَاحْشُرْہُ(مرد)وَاحْشُرْ ھَا (عورت) مع مَنْ کَانَ یَتَوَلَّاہ مِنَ الْاَئِمَّۃِ الطَّاھِرِیْنَ بھی اضافہ کرے اور اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ یا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا الخ کے ساتھ نماز ختم کرے تو بہتر ہے۔

اگر ہر تکبیر کے بعد یہ دعا بھی پڑھے تو بہتر ہے۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اللّٰھُمَّ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ والْمُؤْمِنَاتِ اللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذاالْمُسَجّٰی قُدَّ اٰمَنَا عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَقَدْ قَبَضْتَ رُوْحَہٗ اِلَیْکَ وَقَدِ احْتَاجَ اِلٰی رَحْمَتِکَ وَاَنْتَ غَنِیٌّ عَنْ عَذَابِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْ ظَاھِرِہٖ اِلَّا خَیْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسَرِیْرَتِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِی اِحْسَانِہٖ وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا وَتَجَاوَزْ عَنْ سَیِّاٰتِہٖ.

اگر عورت ہوتو اس طرح پڑھے:اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذِہِ الْمُسَجَّاۃَ قُدَّ اٰمَنَا اَمَتُکَ وَابْنَۃُ عَبْدِکَ وَقَدْ قَبَضْتَ رُوْحَھَا اِلَیْکَ وَقَدِ احْتَاجَتْ اِلٰی رَحْمَتِکَ وَاَنْتَ غَنِیٌّ عَنْ عَذَابِھَا اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْ ظَاھِرِھَا اِلَّا خَیْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسَرِیْرَتِھَا اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَتْ

مُحْسِنَةً فَزِدْ فِی اِحْسَانِهَا وَاِنْ کَانَتْ مُسِیْئَةً فَتَجَاوَزْ عَنْ سَیِّاٰتِهَا.

نابالغ لڑکا ہوتو کہے۔ **اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِاَبَوَیْهِ وَلَنَا سَلَفًاوَّفَرَطًاوَّاَجْرًا.**

نابالغ بچی ہوتو کہے۔ **اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَالِاَبَوَیْهَا وَلَنَا سَلَفًاوَّفَرَطًاوَّاَجْرًا.**

نمازِ وَحشت

جب میّت کے دفن سے فارغ ہوجائیں تو پہلی رات میں رات کے تمام حِصّوں میں یہ نماز پڑھی جاسکتی ہے ۔اس کی ترکیب اس طرح ہے۔ پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد دس مرتبہ سورۂ انا انزلناہ پڑھے ۔ بعد سلام یہ دُعا پڑھے: **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَابْعَثْ ثَوَابَهَا اِلٰی قَبْرِ** فَلاں بن فلاں (اس جگہ میّت اوراُس کے باپ کا نام لے)

اور ایک نماز

سیّد ابن طاؤس فرماتے ہیں کہ فرمایا آنحضورؐ نے ،میّت پر پہلی شب سخت گذرتی ہے[۱] لہٰذا اس کے لئے صدقہ دیدے اب اگر صدقہ نہ دے تو دو رکعت نماز اس صورت سے بجالائے کہ پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد دومرتبہ سورۂ توحیداور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد **اَلْهٰکُمُ التَّکَاثُر** دس مرتبہ پڑھ لے،سلام پھیرے اوراس کے بعد پڑھے **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَابْعَثْ ثَوَابَهَا اِلٰی قَبْرِ ذَالِکَ الْمَیِّتِ** فلاں ابن فلاں ۔

نمازِ اجیرہ

وجوبی احکام: ہرشخص کےمرنے کے بعد اسکی نماز اور دوسری عبادتیں جنہیں وہ زندگی بجانہیں لایا اُجرت دیکر پڑھوادی جائیں ۔اوراگرکوئی شخص بغیر اُجرت کے بجالائے تو بھی

---

۱ قَالَ رسُول اللّٰه کان الموتیٰ یاتون فی کل جمعة من شهر رمضان فیقضون وینادی کل واحد منهم بصوت حزین باکیًا یا اهلاه یا ولداه و یا قرابتاه اعطفوا علینا بشیٔ یَرحکُمُ اللّٰه وَاذ کرونا ولا تنسونا بالدعاء وارحموا علینا ۔مُردے ماہ رمضان کے ہر جمعہ میں اپنے اپنے گھروں میں آتے ہیں اور غمگین حالت میں روتے ہوئے صدا دیتے ہیں ۔اے ہمارے اہل وعیال ، اے ہمارے ساتھ تقرب رکھنے والو ہمارے لئے کچھ صدقہ کرو، ہمیں یادرکھو، دعامیں ہمیں فراموش مت کرو، ہم پر رحم کرو۔ (سفینہ البحار جلد۲،ص ۵۵۶)

صحیح ہے۔☆ جو شخص کسی کی نمازیں اُجرت پر پڑھے، ضروری ہے کہ یا تو خود مجتہد ہو یا کسی مجتہد کی تقلید میں نماز کے مسائل صحیح طور پر جانتا ہو یا احتیاط پر عمل کرتا ہو۔ اُسے احتیاط کے مواقع اچھی طرح معلوم ہوں☆ اُجرت پر نماز پڑھنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ نیت کرتے وقت نیت کو معیّن کرے نام جاننا ضروری نہیں ہے بلکہ اتنا کافی ہے کہ یہ نماز اس کی طرف سے پڑھتا ہوں جس کے لئے مجھے اُجرت دی گئی ہے☆ ایسے شخص کو اجیر بنایا جائے جس کے متعلق یہ اطمینان ہو وہ وہ عمل بجالائے گا☆ اگر معلوم ہو جائے کہ جس کو اجیر بنایا ہے اس نے نمازیں نہیں پڑھیں یا اگر پڑھیں بھی تو باطل ہیں، پھر ایسے وقت میں دوسرے کو اجیر بنا دیا جائے۔☆ شک یا گمان پر عمل نہ کیا جائے۔☆ جو شخص مجبوری کی وجہ سے تیمم سے نماز پڑھتا ہو اُس کو معیّن نہ کیا جائے ☆عورت مرد کو اور مرد عورت کو اجیر بنا سکتا ہے۔☆ واجب نہیں ہے کہ میّت کی نمازیں ترتیب کے ساتھ پڑھوائی جائیں☆ اگر اجیر یہ کہے کہ میں ایک سال کی مُدّت میں میّت کی نمازیں پڑھ دونگا اور سال ختم ہونے سے پہلے وہ مرجائے تو ضروری ہے کہ جتنی نمازوں کے متعلق معلوم ہو وہ بجا نہیں لایا ہے دوسرے کو اجیر بنائیں اگر یقین نہ ہو بلکہ احتمال ہو کہ بجا نہیں لایا ہے تب بھی بنابر احتیاط واجب ہے کہ دوسرا اجیر مقرر کریں۔

زیارتِ اموات

حضرت موسیٰ بن جعفرؑ فرماتے ہیں کہ جو ہماری زیارت کی استطاعت نہیں رکھتا ہے وہ صالح مومنین کی زیارت کرے اس کو وہی اجر وثواب ملے گا جو ہماری زیارت کرنے کو ملے گا۔ جو ہمارے ساتھ نیکی اور صلہ کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو وہ صالح مومنین کے ساتھ صلہ اور نیکی کرکے ہم سے اجر کا طلب گار رہے۔

حضرت رضاؑ فرماتے ہیں۔ جو شخص برادر مومن کی قبر پر آئے اور اپنا داہنا ہاتھ اس کی قبر پر رکھ کر سات دفعہ **انا انزلناہ** پڑھے وہ قیامت کے دن بہت بڑے خوف سے امان پائے گا۔

صادق آلِ محمّدؑ فرماتے ہیں: قبر پر قبلہ رو ہو کے اس طرح سلام کرنا چاہئے **وَالسَّلَامُ عَلٰی اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ اِنْشَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَا حِقُوْنَ۔**

امام حسینؑ سے روایت ہے کہ جب تم قبرستان میں داخل ہو جاؤ تو یہ پڑھو **اَللّٰھُمَّ رَبِّ هٰذِهِ الْاَرْوَاحِ الْفَانِيَةِ وَالْاَجْسَادِ الْبَالِيَةِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَةِ الَّتِیْ خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْيَا وَهِیَ بِکَ مُؤْمِنَةٌ اَدْخِلْ عَلَيْهِمْ رَوْحًا مِنْکَ وَسَلَامًا مِنِّیْ** جب انسان یہ پڑھے گا تو خداوند عالم حضرت آدمؑ سے لے کر قیامت تک کی مخلوق کے برابر اسکے لئے حسنات لکھے گا۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں، جو شخص قبرستان میں داخل ہو کر یہ پڑھے **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَهْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ اَهْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَا اَهْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَيْفَ وَجَدْتُمْ قَوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ اَهْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بِحَقِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اغْفِرْ لِمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحْشُرْنَا فِیْ زُمَرِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ** ۔تو خدائے کریم اس کے لئے پچاس سال کی عبادت لکھے گا اور پچاس سال کے گناہ اس کے اور اس کے والدین کے محو فرمائے گا۔

صادقِ آلِ محمدؑ فرماتے ہیں: قسم بخدا مُردوں کو زیارت اور زیارت کرنے والے کی خبر ہوتی ہے۔اور ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں۔سورج نکلنے سے پہلے جو مُردوں کی زیارت کرے وہ سنتے اور جواب دیتے ہیں۔

آنحضورؐ فرماتے ہیں: جو شخص بھی میت کی قبر پر تین دفعہ یہ کہے **اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَنْ لَّا تُعَذِّبَ هٰذَا الْمَيِّتَ** خدائے کریم اُس کو عذابِ قیامت سے محفوظ رکھے گا۔

آنحضورؐ سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے اپنے مُردوں کو ہدیہ بھیج دو۔اصحاب نے عرض کیا کون سا ہدیہ؟ تو آپ نے فرمایا دعا اور صدقہ اور فرمایا آپ نے،مومنین کی روحیں ہر جمعہ کو آسمان دنیا پر اپنے گھروں کے مقابل آجاتی ہیں اور غمگین آواز میں روتے ہوئے کہتی ہیں کہ اے میری اولاد، اے میرے اہل وعیال، اے میرے ماں باپ اور عزیز و رشتہ دار ہم پر اس مال وغیرہ کی وجہ سے جو ہماری ہاتھ میں تھا مہربانی کیجئے اُس مال کا عذاب وحساب تو ہم پر ہے اور اسکا فائدہ ہمارے غیر پر ہے۔ ہر ایک روح اپنے اقربا سے فریاد کرتی ہے اور کہتی ہے کہ ہم پر ایک درہم یا ایک روٹی

وغیرہ اللہ کی راہ میں دے کر مہربانی کیجئے اُس کے بعد آنحضورؐ نے بھی گریہ کیا اور ہم بھی روئے اور آپؐ زیادہ گریہ کرنے کی وجہ سے بات نہ کرسکتے تھے۔

آنحضورؐ ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی کسی میّت کے لئے ہدیہ دیتا ہے تو ایک فرشتہ قبر کے کنارے کھڑا ہوکر آواز دیتا ہے **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ** اور کہتا ہے تمہارے اہل و عیال نے یہ ہدیہ تمہیں بھیجا ہے پس وہ اُسے لے کر قبر کے اندر داخل کرلیتا ہے اور میّت کے سونے کی جگہ وسیع اور کشادہ ہوجاتی ہے۔

آنحضورؐ نے فرمایا مومنین کی قبور کی زیارت رات نہ کی جائے۔

بہترین دن جمعرات کا دن ہے۔ مستحب ہے شنبہ، دوشنبہ یا عصر پنجشنبہ یا روزِ جمعہ انسان ان اموات کی زیارت کرے۔ قبلہ کی طرف منہ کرکے ہاتھ کو قبر پر رکھ کر یہ کہے:-

اَللّٰھُمَّ ارْحمْ غَرْبَتَہٗ وَصِلْ وَحْدَتَہٗ وَاَنِسْ وَاحْشَتَہٗ وَاٰمِنْ رَوْعَتَہٗ وَاَسْکِنْ اِلَیْہِ مِنْ رَحْمَتِکَ رَحْمَۃً یَسْتَغْنِیْ بِھَا عَنْ رَحْمَۃِ مِنْ سِوَاکَ وَالْحِقْہُ بِمَنْ کَانَ یَتَوَلَّاہٗ.

قبور مومنین دیکھ کر یہ پڑھے: **اَللّٰھُمَّ جَافِ الْاَرْضِ عَنْ قُبُوْرِ ھِمْ وَ صَاعِدْ اِلَیْکَ اَرْوَاحِھِمْ وَلَقِّھِمْ مِنْکَ رِضْوَانًا وَاَسْکِنْ اِلَیْھِمْ مِنْ رَحْمَتِکَ مَا تَصِلُ بِہٖ وَقَدْتَھُمْ وَتُونِسُ بِہٖ وحْشَتَہٗ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.**

مُستحب ھے: جب قبر پر ہاتھ رکھے چہار قل اور آیۃ الکرسی تین تین مرتبہ پڑھے۔ آنحضورؐ نے فرمایا جو بھی قبرستان میں سورۂ یٰسین پڑھے اللہ تعالیٰ اموات کے عذاب میں تخفیف کردیتا ہے۔

قَالَ الْمَعْصُومؑ من زار قبر ابویه یوم الجمعة اولیلة واحد هما کتب اللّٰه حجة مبرورة۔ معصومؑ فرماتے ہیں کہ جس نے یوم جمعہ یا کسی اور شب اپنے والدین یا والدین میں سے ایک کی قبر کی زیارت کی اللہ تعالیٰ اُس کے لئے حج مبرور لکھے گا۔

نبشِ قبر

دفن کردینے کے بعد مسلمان کی قبر کھولنا، چاہے وہ بچّہ یا دیوانہ ہی کیوں نہ ہو حرام ہے لیکن

درجِ ذیل وجوہ کی بنا پر قبر کو کھولا جاسکتا ہے: ا۔ میّت کسی غصبی زمین میں ہو اور زمین کا مالک راضی نہ ہو۔۲۔ کفن یا کوئی چیز کہ جو میّت کے ساتھ دفن ہو چکی ہو غصبی ہو اور اس کا مالک راضی نہ ہو۔۳۔ اگر اپنی وراثت میں سے کوئی چیز اُس کے ساتھ دفن ہو چکی ہو اور وارث راضی نہ ہو لیکن اگر خود میّت نے وصیّت کی ہو کہ قرآن، دُعا یا انگوٹھی اس کے ساتھ دفن کی جائے تو پھر قبر نہ کھولی جائے۔۴۔ قبر کھولنے میں میّت کی توہین نہ ہوتی ہو یا مُردے کو بغیر غسل وکفن کے دفن کر دیا گیا ہو یا یہ معلوم ہو جائے کہ میّت کو جو غسل یا کفن دیا گیا ہے وہ غیر شرعی طریقے سے دیا گیا ہے یا میّت کو روبقبلہ قبر میں نہیں لٹایا گیا ہے۔۵۔ کسی شہادت کے لئے میّت کے لئے میّت کو ملاحظہ کرنا ہو۔ ۶۔ میّت کو ایسی جگہ دفن کیا گیا ہو جہاں اُس کی توہین ہوتی ہو۔۷۔ کسی ایسے شرعی معاملے کے لئے جو قبر کھولنے سے زیادہ اہم ہو مثلاً کسی حاملہ کے پیٹ سے زندہ بچہ نکالنا۔۸۔ درندوں کے خوف یا سیلاب کا اندیشہ یا دشمن کا ڈر ہو۔ ۹۔ میّت کا کوئی عضو میّت کے ساتھ دفن کرنا ہو کہ جو میّت کے ساتھ دفن نہ کیا گیا ہو لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ اس عضو کو اس طرح قبر میں رکھیں کہ میّت کا جسم نظر نہ آئے۔۱۰۔ میّت کو کسی مقدس جگہ لے جانا ہو، خصوصاً جبکہ میّت نے وصیّت کی ہو۔

غُسل مَسِ میّت

☆اگر کسی کے جسم کا کوئی حصہ اس مُردے کے جس سے چھو جائے جو ٹھنڈا ہو چُکا ہو اور ابھی اُس کو غسل نہ دیا گیا ہو غسل مَسِ میّت واجب ہو جاتا ہے۔ چاہئے اس کا چھونا بیداری کی حالت میں ہو یا نیند کی حالت میں۔ اختیار سے چھو رہا ہو یا بے اختیار ہو کر چھو رہا ہو۔ یہاں تک کہ اگر زندہ کا ناخن یا ہڈی مرے کے ناخن یا ہڈی سے بھی کیوں نہ چھو جائے تب بھی غسل واجب ہے۔

☆اگر بچہ مر جائے یا چار مہینے کا حمل ساقط ہو جائے تو اس کے چھونے سے بھی غسل واجب ہو جاتا ہے۔☆ اگر کسی عورت کے پیٹ سے مرا ہوا اور ٹھنڈا بچّہ پیدا ہو جائے تو اس کی ماں پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔☆ جس بچّہ کی ماں بچّہ کی پیدائش سے پہلے مر جائے اور اس کے جسم کو ٹھنڈا ہونے پر بچّہ کو زندہ پیٹ سے نکالا جائے تو بچّہ جب بالغ ہو جائے اس پر غسل مَسِ میّت واجب ہو جاتا ہے۔☆ جو شخص ایسی میّت کو ہاتھ لگائے جس کے تینوں غسل تمام ہو چکے ہوں تو

غسل واجب نہیں ہوتا ہے لیکن اگر اُس وقت بھی چھوئے جبکہ تیسرا غسل تمام ہونے میں ذرا سا رہ گیا ہو تو غسل واجب ہو جاتا ہے اگر چہ اُس نے وہی حِصّہ کیوں نہ چھُوا ہو کہ جس کو تیسرا غسل دیا جا رہا ہو اور ابھی چھونے والے حِصّہ تک پانی نہ پہونچا ہو۔ ☆ اگر کوئی بچّہ یا دیوانہ کسی مُردے کو چھولے تو بالغ ہو جانے کے بعد اس پر غسل واجب ہے۔ ☆ اگر زندہ یا مُردہ شخص کے جسم سے کوئی ہڈی والا عضو جدا ہو جائے، اگر غسل دینے سے پہلے اُسے کسی نے مَس کیا تو اُس پر غسل واجب ہے۔ اگر ہڈی نہ ہو تو واجب نہیں ہے اگر اُسے غسل بھی نہ دیا گیا ہو[1]۔

طریقۂ غسل

یہ غُسل جنابت کی طرح ہے لیکن غسلِ جنابت کے بعد چونکہ وضو نہیں ہے[2] اِس میں مستحب جان کر وضو کرلے۔ اور یہ غسل نماز پڑھنے کے لئے ضروری ہے۔

نمازِ والدین

اگر کسی باپ نے اپنی نمازیں نہ ادا کی ہوں اور اُن کے ادا کرنے پر قدرت بھی رکھتا ہو اگر چہ یہ نمازیں اُس نے اللہ کی نافرمانی کی وجہ سے ترک بھی کیوں نہ کی ہوں، احتیاط اِس میں یہی ہے کہ اُس کے مرنے کے بعد اس کے بڑے بیٹے پر اِن نمازوں کی ادائیگی واجب ہے اگر خود نہ پڑھے تو کسی کو اُجرت دے کر اِن نمازوں کو پڑھوائے البتہ ماں کی قضا نمازیں اُس کے بڑے

---

[1] **قال رسول اللّٰہ من غسل میّۃ فلیغسل** ۔فرمایا آنحضورؐ نے، جو میّت کو غسل دے اُسے چاہئے کہ وہ بھی غسل کرے (مشکوٰۃ باب الغسل المنون فصل ۲، ص ۳۹)

ابن اسحاق کہتا ہے کہ میں نے فاجیہ بن کعب کو حضرت علیؑ سے یہ حدیث بیان کرتے سُنا کہ میں نے آنحضرتؐ کے پاس جا کر کہا کہ جناب ابو طالبؑ وفات پا گئے تو آپؐ نے فرمایا جاؤ اُن کی تجہیز و تکفین کرو۔ جب میں اُنہیں غسل دے کر واپس آیا تو آپؐ نے فرمایا اب تم بھی غسل (مست میت) کرو۔ (مسند علی، ص ۱۳۲، حدیث، ص ۶۶۲)

[2] **عن عائشۃ ان النّبی کان لایتوضاء بعد الغسل قال ابو عیسیٰ ھٰذا قول غیر واحد من اصحاب النّبی والتابعین ان لایتو ضاء بعد الغسل** ۔عائشہ فرماتی ہیں کہ آنحضورؐ بعد غسل (جنابت) وضو نہیں کرتے تھے ابو عیسیٰ کہتے ہیں کہ یہ تمام اصحاب اور تابعین کا قول ہے کہ آنحضورؐ بعدِ غسل وضو نہیں کرتے تھے۔

(مشکوٰہ شریف طبع میرٹھ کتاب الطہارت باب الوضوء بعد الغسل، ص ۱۶)

بیٹے پر ادا کرنا واجب نہیں ہے اگر چہ بہتر ہے کہ ان کو بھی ادا کرے☆ اب اگر بڑے بیٹے کو شک ہوجائے کہ اُس کے باپ کو نماز قضا ہیں کہ نہیں تو پھر واجب نہیں ہے کہ بجالائے۔☆اسی طرح اگر اس کے بڑے بیٹے کو علم ہو کہ اُس کے باپ کے ذمّہ قضا نماز تھی لیکن شک ہو کہ اس نے ان نمازوں کو اپنی زندگی میں ادا کیا کہ نہیں پھر واجب ہے کہ ان کو بجالائے۔☆اب اگر باپ کے مرنے کے بعد اُس کا بیٹا نابالغ یا دیوانہ ہو اس صورت میں بالغ ہونے کے بعد یا عاقل ہوجانے کے بعد ان نمازوں کو ادا کرے۔☆ اگر بیٹا قضا نمازیں بجالانے سے پہلے ہی فوت ہوجائے تو دوسرے بیٹے پر کچھ بھی واجب نہیں۔

برَزخ

اس کے متعلق چند اقوال:-۱۔ برزخ عالمِ مثال ہے۔۲۔ برزخ عالم حقیقت ہے۔ ۳۔برزخ نہ عالم مثال ہے نہ عالم حقیقت بلکہ ایک اور عالم ہے کہ جس کی تشبیہ دینا خارج از عقل ہے۔۴۔ برزخ آٹھواں عالم ہے جو ساتواں دُنیا کے عقب میں ہیں۔ اُس کی ہوا دُنیا کی ہوا سے قطعاً مختلف ہے۔ یہ تو علماء کے اقوال تھے۔قرآن کریم نے تین مقام پر برزخ کا ذکر کیا ہے۔

سورۂ مومنون آیت ۱۰۰ **ومن ورائِهِمْ برزخ الیٰ یوم یبعثون** ۔ان کے مرنے کے بعد عالم برزخ ہے۔جہاں اس دن تک (قیامت) رہنا ہوگا جس دن یہ دوبارہ اُٹھائے جائیں گے اس آیۂ کریمہ نے واضح کردیا کہ مرنے کے بعد قیامت تک ایک ایسی جگہ انسان کو رہنا ہوگا جس کا قرآن کریم کی اصطلاح کے مطابق برزخ نام رکھا گیا ہے۔

سورۂ فرقان آیت ۵۳ **وجعل بینھا برزخاً وّ حجراً محجوراً** ان کے درمیان ایک خلا ہے جو مضبوط ہے۔ اِس آیہ کریمہ میں برزخ خلا کے معنی میں استعمال کیا گیا

سورۂ رحمٰن آیت ۲۰ **بینھما برزخ لایبغیان** دونوں کے درمیان گہری خلا ہے تا کہ مِل نہ سکیں۔

علامہ برسی تحریر فرماتے ہیں **برزخ الیٰ یوم یبعثون** کے سلسلے میں کہا گیا ہے کہ برزخ وہ حائل چیز ہے جو موت اور روز بعث والنشور کے درمیان ہے۔ابن زید نے کہا ہے کہ یہ وہ حائل

چیز ہے جو مرنے والے کو واپس دُنیا میں آنے نہیں دے گی۔ (مجمع البیان الجزء الثامن، ص ۱۱۸)

مختصر یہ کہ برزخ اسی طرح ایک قید خانہ ہے جس طرح بچے کے لئے شکمِ مادر ولادت تک مثل قید خانہ کے ہوتا ہے۔ جُوں ہی حکمِ الٰہی کا وقت آجاتا ہے تو شکم سے بچّہ بدنیا آجاتا ہے۔ اسی طرح حکم الٰہی تک انسان کو برزخ کی راہ پیمائی کرنی ہے۔

حسابِ قبر

اس پر اعتقاد رکھنا شیعوں کا ایمان ہے۔ اس کا مُنکر کافر ہے کیونکہ شیعہ مسلک کا اعتقاد ہے کہ بعدِ موت عالم برزخ میں رہ کر انسان اپنے کئے کا حساب دہندہ ہے۔ اچھّا کیا ہے تو جزا بھی اچھی ملے گی، بُرا کیا ہے تو سزا بھی بُری ملے گی۔

سورہ النحل آیت ۲۷ میں ارشاد ہو رہا ہے۔ **اَلَّـذِیْـنَ تتوفّٰھُمُ الملائِکۃ ظالمی انفسھم فالقوا السّلم ما کنا نعمل من سوٓءٍ بلٰی ان للّٰہ علَیْھِمْ بِما کُنْتُمْ تعملون** ۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جب فرشتے ان کی روح قبض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم لوگ تو اپنے خیال میں کوئی بُرائی نہیں کرتے تو فرشتے کہتے ہیں **فـادخـلـوا ابـواب جھـنـم خـالـدین فیھـا فبئـس مثوی المتکبرین** (آیت ۲۸ ایضاً سورہ) ہاں جو کچھ تمہارے کرتوت تھے خدا اس سے خوب واقف ہے اچھا اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہوجائے اور ہمیشہ اسی میں رہو، کیا ہی متکبروں کے لئے بُرا ٹھکانہ ہے۔

سورۂ مومن آیت ۴۹ میں ارشاد ہو رہا ہے۔ **النّار یعرضون علیھا غدواوعشیاً** اور اب تو قبر میں دوزخ کی آگ ہے کہ وہ لوگ ہر صبح و شام اس کے سامنے لا کھڑے کر دیئے جائیں گے۔

یہی وہ آیاتِ کریمہ ہیں کہ جن کی تفسیر آنحضورؐ نے اِن الفاظ میں فرمائی ہے **الـقبـر حفرۃ من حفرۃ النیران او روضۃ من ریاض الجنۃ** قبر یا تو جہنم کے گھروں میں سے ایک گھر ہے یا جنّت کے گھروں میں سے ایک گھر۔

قبر میں دو فرشتے آتے ہیں ایک کا نام نکیر اور دوسرے کا مُنکر ہے۔ یہی میّت سے سوال کرتے ہیں۔ اور اُس کو جواب دینا ہوتا ہے۔ احادیث میں مروی ہے کہ اعمال میّت کے ساتھ قبر

میں مجسم بن کر موجود رہتے ہیں۔اچھے اعمال ہوں تو اچھی صورت میں ،نہیں تو خوفناک اور مُہیب صورت میں ہوجاتے ہیں۔ دونوں حال میں قیامت تک میّت کے ساتھ رہتے ہیں۔

پُلِ صراط

پلِ صراط تین ہزار سال کا راستہ ہے، جو ہزار سال اوپر، ہزار سال ہموار اور ہزار سال نیچے ہے۔اس کا ایک سرا محشر میں اور دوسرا سِرا جہنم تک ہوگا۔بعض لوگ برق کی طرح اس پر سے گذر جائیں گے۔بعض گھوڑے کی رفتار لیکر۔بعض آہستہ آہستہ۔بعض لڑکھڑا کر۔بعض بچّوں کی طرح۔ بعض اپنے آپ کو گھسیٹ کر۔بعض لٹک کر گذریں گے۔شیعہ مسلک میں پلِ صراط پر گذر جانے پر ایمان رکھنا حکمِ الٰہی پر ایمان رکھنے کے مترادف ہے۔ اِس کا مُنکر کافر ہے۔

پُلِ صراط تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ۔آگ کی تپش سے زیادہ گرم اور بال سے زیادہ باریک ہے اور یہ جہنم کے اوپر لگا ہوگا۔

سورہَ مریم اایت ۷۲ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے **وان منکم الا واردھا کان علیٰ ربّک حتما مقضیا** ۔تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو جہنم پر سے ہوکر نہ گذرے (کیونکہ پُلِ صراط اسی پر ہے) یہ تمہارے اللہ کا حتمی اور لازمی وعدہ ہے۔

سورہ صافّات آیت ۲۴ **من دون اللّٰہِ فاھدوھم الیٰ صراط الجحیم** ۔ان سب کو جمع کرو پھر ان کو جہنم کے راستے پر سے گذارو۔

سورہَ حدید آیت ۱۲ **یَوم تری المومنین والمومنات یسعیٰ نورھم بین ایدیھم وبایمانھم بُشریٰ لکم الیوم جنّٰت تجری من تحتھا الانھار خالدین فیھا ذالک ھو الفوز العظیم** ۔یہ وہ دن ہے جب تم مومنین اور مومنات کے نور کو دیکھو گے کہ ان کے ایمان کا نور اُن کے آگے آگے اور داہنی طرف چل رہا ہوگا تو ان سے کہا جائے گا آج کے دن میں تم کو بشارت ہو اُس جنّت کی جس کی نہریں جاری ہیں ۔اب تُم اس جنّت میں ہمیشہ کے لئے رہو یہ اللہ کا فضل و کرم ہے۔

مومنین کا یہ نور پلِ صراط پر گذرنے کے وقت کام آئے گا اور اسی نور کے سہارے برقی رَو

کی طرح مومنین اور مومنات پُلِ صراط پر سے گذر جائیں گے۔

آخری مرحلہ

ان تمام مراحل سے گذرنے کے بعد جنّت میں داخل ہونے کا اب آخری مرحلہ ہوگا اور یہ مرحلہ ولایت علی بن ابی طالبؑ کے سوال کی صورت میں سامنے آجائے گا۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔**وقفوھم انّھم مسئولون** انہیں ٹھہراؤ اِن سے سوال کیا جائیگا۔

(سورۃ الصافات آیت ۲۴)

الدیلمی فی کتابہ الفردوس اخرج بسندہ عن ابی سعید الخدری عن النبیؐ قال فی ھٰذہ الآیۃ انھم مسئولون عن ولایۃ علی ابن ابی طالب و ابونعیم اخرج بسند عن الشعبی عن سعید بن جبیر عن ابن عباس عن النبیؐ فی ھٰذہ الآیۃ قال ولایۃ علی بن ابی طالب ۔دیلمی نے اپنی کتاب فردوس الاخبار میں اپنے اسناد کے ساتھ ابو سعید خدری سے اور وہ آنحضرتؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ اس آیت سے مراد یہ ہے کہ ان لوگوں سے ولایت علی ابن ابی طالبؑ کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ ابونعیم نے اپنے اسناد کے ساتھ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کیا اس آیت سے ولایتِ علی ابن ابی طالب مراد ہے۔ ملاحظہ ہو:(ارجح المطالب باب دوم ،ص ۷۱۔تذکرہ خواص الامۃ باب الثانی،ص ۱۰۱۔صواعق محرقہ الباب الحادی عشر الفصل الاول ،ص ۸۹) کیونکہ ولایت حضرت علیؑ کے بغیر جنّت کا داخلہ محال ہے۔مرنے سے لیکر قبر، برزخ ،میدان حشر، پُل صراط اور دخول جنّت تک جگہ جگہ ولایت علی ابن ابی طالب کے سوال ہیں۔

چنداحادیث ۔۱۔**عن مجاھد عن ابن عباس قال قال النّبیؐ عن علی بن ابی طالب علی الحوض لایدخل الجنۃ یوم القیامۃ الّا من جاد بجواز من علی بن ابی طالب** ۔ابن عباس سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ روز قیامت علی ابن ابی طالب حوض کوثر پر ہوں گے ،کوئی شخص جنّت میں داخل نہ ہوسکے گا جب تک کہ اس کے پاس علیؑ کی طرف سے اجازت نامہ نہ ہوگا۔

۲۔ قال رسول اللّٰہ اذا جمع اللّٰہ الاولین والاٰخرین یوم القیامة ونصب الصراط علی جسر جهنم ما جازها احداً حتّٰی کانت معه براء ة بولایت علی بن ابی طالب (ریاض النظرة الباب الرابع فصل السادس، ص ۱۷۷-۱۷۲۔ محبّ الدین طبری ینابع المودة الباب السابع والثلاثون ص، ۱۱۳-۱۴۰۔ شیخ سلیمان بلخی مُفتی اعظم قسطنطنیہ)۔

ولایت حضرت علیؑ ہر لحہ ضروری اور واجب ہے۔ اس کے بغیر کوئی بھی عمل قابلِ قبول نہیں۔ نہ مُنکر ونکیر کا جواب دے سکے گا نہ برزخ کی راہ پیائی کا امکان ہے نہ میدان محشر میں نامۂ اعمال دکھانے کے قابل ہوگا نہ پُلِ صراط رپ سے گذر سکے گا۔ **قال رسول اللّٰه لعلی یا علی لوان عبداً عبدالله عزوجل مثل ما قام نوح فی قومه وکان له مثل اُحد ذهبا فاتفقه فی سبیل اللّٰه ومدفی عمر حتی حج الف عام علی قدمیه ثم قُتِلَ بین الصفا والمروة مظلوماً ثم لم یوالک یا علی لم یشم رائحة الجنة ولم یدخلها** فرمایا آنحضورؐ نے حضرت علیؑ سے اے علی اگر کوئی شخص حضرت نوحؑ کی عمر حاصل کر کے بھی عبادت کرے اور اس کے پاس سونا کوہ احد کے برابر ہو اور وہ راہ خدا میں خرچ کرے اس کی عمر اتنی لمبی ہو کہ اس نے ہزار حج پا پیادہ کئے ہوں پھر صفا ومروہ کے درمیان مظلوم قتل کر دیا جائے۔ اگر اس کے دل میں تیری محبت نہیں ہے تو وہ کبھی جنّت کی خوشبو نہ سونگھے گا اور نہ داخل جنّت ہوگا۔

(کتاب الاتحاف، ص ۱۱۱ الحدیث الحادی العشر۔ مودة القربیٰ موده السادسہ، ص ۔ ینابیع المودة الباب السادس والخمسون، ص ۲۵۲)

اسی ولایت پر شیعہ مسلک کے افراد اپنا ایمان رکھتے ہیں اور اس کا منکر شیعہ مسلک سے خارج ہے۔

قسیم

ہمارا اعتقاد ہے کہ حضرت علیؑ جنّت اور جہنّم کے تقسیم کرنے والے ہیں ان ہی کے حکم پر مُطیع بندوں کو جنّت میں داخلہ ملے گا اور ان ہی کے حکم پر عاصی بندے جہنّم میں داخل کئے جائیں گے۔ اس سلسلے مٰں احادیث صحیحہ کا ایک انبار موجود ہے۔ چند حدیثوں پر اکتفا کی جاتی ہے۔

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللّٰہ اِذا کان یوم القیامة قال اللّٰہ تعالیٰ لی والعلی بن ابی طالب اذخلا النار من ابغضکم وادخلاالجنة من احبکما وذٰلک قولہ تعالیٰ والقیافی جھنّم کل کفارٍ عنید ای کفا نبوتی وعنید عن ااطاعة علی
ابوسعید خدری کہتا ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے جب روزِ قیامت آجائے گا تو اللہ تعالیٰ مجھے اور علیؑ بن ابی طالب سے کہے گا کہ تم اپنے اپنے دُشمنوں کو جہنّم میں ڈال دو اسی وجہ سے قرآن مجید میں خدا نے فرمایا ہے **القیافی جھنّم کل کفار عنید** یعنی تُم دونوں دوزخ میں کفار کو ڈال دو۔ کفار سے مطلب وہ لوگ جو میری نبوت کے مُنکر اور عنید وہ لوگ جو علی کی ولایت کے مُنکر ہیں۔

عَلِیٌّ حُبُّہٗ جُنَّة قَسِیْمُ النَّارِ وَالْجَنَّة
وَصِیّ الْمُصْطَفیٰؐ حَقًّا اِمَامَ الْاِنْسِ وَالجَنَّة

علی کی محبت سپر ہے علی جنّت وجہنم کے تقسیم کرنے والے ہیں۔ علی محمّدؐ مصطفیٰ کے وصیِ برحق ہیں اور علیؑ انس وجن کے امام ہیں۔ (امام شافعی)

عَنْ حذیفہ قال قال رسول اللّٰہؐ یا علی انت قسیم النار والجنة حذیفہ بیان کرتے ہیں کہ فرمایا آنحضورؐ نے، حضرت علیؑ سے، اے علیؑ تم جنّت اور جہنم کے تقسیم کرنے والے ہو ۔

اخرج موفق بن احمد الخوارزمی المکی بسندہ عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللّٰہؐ لعلی اذا کان یوم القیامة یؤتی بک یا علی بسریر من نور وعلی راسک تاج قد اضاء نور ہ وکاد یخطف ابصار اھل الموقف فیاتی النداء من عند اللّٰہِ جل جلالہ این وصی محمّدؐ رسول اللّٰہِ فتقول ھا انا ذا فینادی المنادی ادخل من احبک الجنة وادخل من عادک فی النّار فانت قسیم النّار والجنة موفق بن احمد خوارزمی نے مکی نے اپنی اسناد کے ساتھ نافع سے نافع نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضورؐ نے حضرت علیؑ سے، جب قیامت ہوگی تو اے علیؑ تمہارے لئے نور کا تخت لایا جائے گا اور سر پر ایسا تاج ہوگا جو اس قدر منوّر ہوگا کہ محشر کی آنکھیں خیرہ ہونگی۔ پھر خدا جل جلالہ کی طرف سے ندا آئے گی، محمّدؐ کے وصی کہاں ہیں تم جواب دو گے کہ میں ہوں تو ایک منادی ندا دے گا کہ

اپنے دوستوں کو جنّت میں داخل کردو اور دُشمنوں کو جہنّم میں کیونکہ تم قسیم النار والجنۃ ہو۔

وعن ابی بصیر عن الباقر عن ابیه عن جده عن امیر المومنین علیهم السلام قال قال رسول اللّٰہؐ کیف بک یا علی اذا وقفت علیٰ شفیر جهنم وقدمد الصراط وقلت للناس جوزوا وقلت لجهنم هٰذاا لی وهٰذالک ۔ابوبصیر امام محمد باقرؑ سے اور وہ اپنے آباؤ طاہرینؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا سرور کائناتؐ نے حضرت علیؑ سے اے علی تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی کہ جب تم جہنم کے کنارے پر کھڑے ہوگے پُلِ صراط لگا ہوگا اور تم لوگوں سے کہو گے کہ تم کو میری اجازت ہے پُلِ صراط سے گذر جاؤ اور جہنم سے کہو گے کہ یہ میرے لئے ہے اور یہ تمہارے لئے۔

اِن چند احادیث کے لئے درجِ ذیل کتب دیکھیں۔

ارجح المطالب چوتھا باب، ۷۶۷۔ **مستدرک علی الصّحیحین** جز ء ۳، ص ۳۸۔

ینابیع المودۃ باب ۲۴، ص ۱۳۰۔ ریاض النظرہ جزء ۲، ص ۲۱۱۔ کنزالعمال جزء ۶، ص، ۴۰۲۔

حالاتِ جہنّم

یا بَنی اٰدَم کیف تصونی وانتم تجزعون من حرالشمس والرمضاء وان جهنم لها سبع طبقات فیها نیران تاکل بعضها بعضا و فی کل منها سبعون الف واذٍ من النار وفی کل واد سبعون الف شعبة من النار وفی کل شعبة سبعون الف مدینة من النار و فی کل مدینة سبعون الف قصر من النار وفی کل قصر سبعون الف دارمن النار و فی کل دار سبعون الف بیت من النار وفی کل بیت سبعون الف بئر من النار وفی ککل بئر سبعون تابوت من النار وفی کل تابوت سبعون الف شجرة من الزقوم وتحت کل شجرة سبعون الف و تدمن النار مع کل وتد سبعون الف سلسلة من النار وفی کل سلسلة سبعون الف ثعبان من النار وطول کل ثعبان سبعون الف ذراع وفی جوف کل ثعبان مجرمن السّم الاسود وفیها سبعون الف عقرب من النار ولکل عقوب سبعون الف ذنب من النار وطول کل ذنب سبعون

الف فقارة وفی کل فقارة سبعون الف وطل من السّم الا حمر۔

اے بنی آدم تم کس طرح میری نافرمانی کرتے ہو جبکہ تم گرمی کی تپش سے عاجز و پریشان ہو جاتے ہو۔ بتحقیق کہ جہنم کے سات طبقے ہیں۔ اس میں آگ ایک دوسری آگ کو کھا جاتی ہے اور اُس جہنم میں ستّر ہزار وادیاں ہیں، ہر وادی میں ستّر ہزار آگ کے شعبے ہیں، ہر شعبے میں ستّر ہزار آگ کے شہر ہیں ہر آگ کے شہر میں ستّر ہزار آگ کے قصر ہیں۔ ہر آگ کے قصر میں ستّر ہزار آگ کی سرائیں ہیں ہر آگ کی سرائے ہیں۔ ستّر ہزار آگ کے گھر ہیں اور ہر گھر میں ستّر ہزار آگ کے کنویں ہیں اور ہر آگ کے کنویں میں ستّر ہزار آگ کے تابوت ہیں ہر آگ کے تابوت میں ستّر ہزار آگ کے درخت زقوم ہیں۔ ہر درخت زقوم میں آگ کی ستّر ہزار میخیں ہیں ہر آگ کی میخ میں ستّر ہزار آگ کی زنجیریں بندھی ہوئی ہیں، ہر آگ کی زنجیر میں ستّر ہزار آگ کے اژدھے ہیں، ہر آگ کے اژدھے کی لمبائی ستّر ہزار گز ہے، ہر آگ کے اژدھے کے شکم میں سیاہ زہر کا ایک دریا ہے کہ جس میں ستّر ہزار آگ کے بچھو ہیں، ہر آگ کے بچھو میں ستّر ہزار آگ کی دُم ہیں، ہر دُم میں ستّر ہزار برنگ سرخ زہر کے سمندر ہیں۔ (حدیث قدسی، ص۲۶)

یہ حدیث تھی اور یہ قرآن کریم کا ارشاد ہے۔

دوزخ کے دروازے:-وان جهنم لموعدهم اجمعین لها سبعة ابواب ط لکل بابٍ منهم جزء مقسوم۔ (حجر پ۱۴) ان سب سے جہنم کا وعدہ ہے جس کے سات دروازے کے لئے ان لوگوں کے الگ الگ حصّے ہیں۔

دوزخ کے طبقے:- ۱۔جہیم ۲۔لظیٰ ۳۔سقر۔ ۴۔حطمہ۔ ۵۔ ہاویہ۔ ۶۔سعیر۔ ۷۔جہنم۔ ۸۔فلق۔ ۹۔صعود۔ ۱۰۔ ویل۔

دوزخ کا ایندھن:-یا ایها الذین اٰمنو اقواانفسکم واهلیکم ناراوقودها الناس والحجارة ۔ اے ایمان والو بچاؤ اپنے نفوس اور اہل وعیال کو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے۔ (سورہ تحریم)

آگ کے ستون:-نار اللّٰه موقدة الّتی تطلع علی الافئدة انّها علیهم مؤصدة

فی عمد ممددۃ (ہمزہ) اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ جو دلوں تک جا پہونچے گی وہ آگ ان پر لمبے لمبے ستونوں میں بند کردی جائے گی۔

جہنم کا غصہ:-اِذا القو فیھا سمعوا لھا شھیقا وھی تفور تکاد تمیّز من الغیظ ۔(سورہ ملک) جب یہ لوگ اس میں ڈالے جائیں گے تو اس کی خوفناک آواز سُنیں گے اور وہ اس طرح جوش مارتا ہوگا جیسے ابھی غصّہ کی وجہ سے پھٹ پڑے گا۔

دائمی عذاب:-لا یفتر عنھم وھم فیہ مبلسون (زخرف) ان کا عذاب ہلکا نہیں کیا جائے گا اور وہ اس میں مایوسی میں پڑے ہوں گے۔

عذاب پر عذاب:-زدنا ھم عذاباً فوق العذاب ان کو عذاب پر عذاب کیا جائے گا۔

صبر یا بے صبری:- اسلوھا فاصبروا اولا تصبروا سواءٌ علیکم (طور) تم صبر کرو یا نہ کرو (عذاب میں تخفیف نہیں ہوگی) تمہارے لئے برابر ہے۔

کھانا:-تسقیٰ من عین اٰنیۃ لیس لھم طعام الّا من ضریع لایسمن ولا یغنی من جوع کھولتے ہوئے پانی کا چشمہ ملے گا۔سوائے کانٹوں اور جھاڑ کے ان کو کچھ کھانا نہیں دیا جائے گا، جو نہ طاقت دے گا اور نا ہی بھوک دور کرے گا۔

زخموں کا رَس:-ولا طعام الّا من غسلین (حاقہ) کوئی کھانا نہیں سوائے زخموں کے رَس کے۔

پگھلا ہوا تانبا:-ان شجرۃ الزّقوم طعام الاثیم کالمھل یغلی فی البطون کغلی الحمیم (دخان) غذا پگھلا ہوا تانبا جیسا زقوم کا درخت ہے جو پیٹ میں گرم پانی کی طرح کھولے گا۔

پینا:-لا یذوقون فیھا برداً وَلاشراباً اِلّا حمیماً وَّ غَساقاً (نبا)۔دوزخ میں کھولتے ہوئے پانی اور غساق یعنی پیپ کے علاوہ ان کو کچھ بھی نہ ملے گا۔

اور ایک پانی:-وَاِن یستغیثوا یغاثوا بماء کالمھل یشوی الوجوہ بئس الشراب وسآء ت مرتفقا (کہف)۔اگر پیاس سے تڑپ کر فریاد کریں گے تو اُن کو وہ پانی دیا

جائے گا جو ایک قسم کا تیل ہوگا جو چہروں کو بھون ڈالے گا۔ الخ

موت نہیں:- **یتجّرعه ولا یکاد یسیغه ویاتبه الموت من کل مکان و ماهو بمیت** (ابراہیم)۔ پیپ کا وہ پانی پلایا جائے گا جس کو وہ گھونٹ گھونٹ کر پئے گا اور اس کے گلے سے مشکل سے اُترے گا اُس کو ہر طرف موت نظر آئے گی لیکن وہ مرے گا نہیں۔

کھولتا وہ پانی:- **وسقوا مآءً حمیماً فقطع امعاء هم** (سورہ محمدؐ) کھولتا ہوا وہ پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔

آگ کی زنجیریں:- **ان لدینا انکا لا وجحیما** (مزمل) بے شک ہمارے پاس آگ کی زنجیریں اور آگ کا ڈھیر ہے۔

سر پر پانی:- **یُعسب من فوق رء و سهم الحمیم یحهربه مافی بطونهم واجلود** (حج)۔ ان کے سروں پر اُبلتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔ جس کی تیزی سے ان کے پیٹ میں اور کھال میں سے سب کچھ باہر نکلے گا۔

گُرز:- **وَلهم مقامع من حدید** (حج) وہاں آگ کے گُرز ہوں گے۔

بھاگنا بے سود:- **کلما ارادوا ان یخرجو ا منها من غم اعید و افیها** (حج) جب یہ بھاگنا چاہیں تو ان کو دھکیل کر پھر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔

کھال کا پلٹنا:- **کلما نضجت جلودهم بدلنٰهم جلود اغیر هالیذوقوا العذاب** (سورۃ النساء) کھال کے جل جانے کے بعد دوسری کھال پیدا کی جائے گی تا کہ عذاب چکھتے رہیں۔

کپڑے:- **سرابیلهم من قطران وتغشی وجوههم النار** ۔ان کے کپڑے گندھک کے ہوں گے اور ان کے چہروں پر آگ لپٹی ہوگی۔

آوازیں:- **فاما الذین شقوا ففی النار لهم فیها زفیر و شهیق** جو لوگ شقی ہیں دوزخ میں اس حالت میں ہوں گے کہ گدھوں کی طرح چلّاتے ہونگے (ہود)

یہ مختصر اور اجمالی تعارف از روئے قرآن کریم درج کر دیا گیا۔

یہ خوفناک عذاب اگر ہمیں گناہ کرنے پر آمادہ کرسکتا ہے تو خیر، نہیں تو ہمیں ابھی سے جائیزہ لینا چاہئے کہ ہم کس حد تک اپنے آپ کو آخرت کے لئے تیار کر چکے ہیں ۔ یہ بے چین کرنے والا اور دنیا سے کنارہ کش ہونے والا عذاب آخر کس کے لئے ؟

فبنفسی احلف والطور وکتاب مسطور فی رق منشور والبیت المعمور والسقف المرفوع والبحر المسجور یابن اٰدم ماخلقت ھذہ النیران الّا لکل کافرو بخیل ونمّام وعاق الوالدیه ومانع الزکوٰۃ اٰکل الرّبوا والزّانی وجامع الحرام وناسی القراٰن ومؤذی الجیران ۔قسم ہے مجھے اپنے آپ کی ۔طور کی ۔کتابِ مسطور کی ۔رق منشور کی ۔ بیت معمور کی ۔سقف مرفوع کی ۔ بحر مسجور کی ۔اے بنی آدم میں نے یہ سب کچھ ہر اُس شخص کے لئے بنایا ہے جو کافر ہو بخیل ہو، عیب چینی کرنے والا ہو۔ عاق الوالدین ہو مانع زکوٰۃ ہو۔ سود خوار ہو۔ زانی ہو۔ حرام کرنے والا ہو۔ قرآن کو بُھلا دینے والا ہو اور ہمسایہ کو اذیت دینے والا ہو۔

(حدیثِ قدسی)

جنّت

فان عندی للمطیعین الجنان بابوا بها الثمانیه فی کل جنة سبعون الف روضة من الزّعفران و فی کل روضة سبعون الف مدینة من اللؤلُوءِ والمرجان و فی کل مدینة سبعون الف قصر من الیاقوت وفی کل قصر سبعون الف دار من الزبرجد و فی کل دار سبعون الف بیت من الذهب وفی کل بیت سبعون الف دکان من الفضّة وفی کل دکان سبعون الف مائدة وعلیٰ کل مائدة سبعون الف صفحةمن الجوهر وفی کل صفحة سبعون الف لون من الطعام وعلیٰ حول کل دکان سبعون الف سریر من الذّهب الاحمرو علی کل سریر سبعون الف فراش من الحریر والدیباج و الاستبراق وعلی حول کل سریر سبعون الف نهر من المآء الحیوانوالبن والخمر والعسل المصفّیٰ وفی کل نهر سبعون الف لون من الثمارو کذالک فی کل بیت سبعون الف خیمة من الارغوان وفی کل خیمة

سبعون الف فواش وعلیٰ کل فواش سبعون الف حورآ ء من حور العین بین یدیھا سبعون الف وصیفة کانھن بیض مکنون وعلیٰ راس کل قصر من تلک القصور سبعون الف قبة من الکافور وفی کل قبة سبعون الف ھدّیة من الرحمن التی لاعین رأت ولااذن سمعت ولا حظ علیٰ قلب بشروفاکھة مما یخیرون ولحم طیر مما یشتھون وحورعین کامثال اللؤلؤ المکنون جزاء بما کانوایعملون والا یموتون ولایبکون ولا یحزنون ولا یھرمون ولا یتعبدون ولا یصومون ولا یصلّون ولا یمرضون۔ (حدیث قدسی)

میرے پاس اطاعت گذار بندوں کے لئے جنّت ہے جس کے آٹھ دروازے ہیں۔ ہر جنّت میں ستّر ہزار زعفران کے روضے ہیں ہر روضے میں لوٗ لوٗ ومرجان کے ستر ہزار شہر ہیں۔ ہر شہر میں یاقوت کے ستر ہزار قصر ہیں۔ ہر قصر میں زبرجد کی ستّر ہزار سرائیں ہیں۔ ہر سرائے میں سونے کے ستّر ہزار گھر ہیں۔ ہر گھر میں چاندی کی ستّر ہزار دکان ہیں۔ ہر دکان میں ستّر ہزار کھانے پینے کی اشیاء ہیں۔ ہر مائدے کے لئے ستر ہزار ظرف جواہرات کے ہیں۔ ہر ظرف کے لئے ستّر ہزار اقسام کے کھانے ہیں۔ ہر ایک دکان کے گرد ستّر ہزار طلائے سرخ کے تخت ہیں اور ہر تخت کے لئے حریروزیبا اور استبرق کے ستّر ہزار فرش ہیں۔ ہر فرش کے گرد آب حیات، دودھ، شراب طہور اور شہدا کی ستّر ہزار نہریں ہیں۔ ہر نہر میں ستّر ہزار رنگ کے میوے ہیں۔ اور اسی طرح ہر گھر میں ستّر ہزار ارغوانی خیمے ہیں۔ ہر خیمے میں ستّر ہزار فرش ہیں۔ ہر فرش پر ستّر ہزار حوریں ہیں۔ ہر حور کے ساتھ ستّر ہزار کنیزیں ہیں جن کے ہاتھوں میں ایک دُر مثل تخم مُرغ کے ہے اور ہر قصر کے اوپر ستّر ہزار کافور کے قُبّے ہیں۔ ہر قُبّے میں ستّر ہزار ہدیے ہیں اور ہر یہ ایسے ہدیے ہیں کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سُنا ہے نہ کسی قلب بشر نے اس کی تمنا کی ہے ہر میوے کی خواہش، ہر مرغ کے گوشت کی تمنّا پر مطیع بندوں کو حاضر کیا جائے گا۔ یہ سب کچھ حوریں اُن کو پیش کریں گی۔ نہ یہ مریں گے، نہ روئیں گے نہ غم کریں گے نہ بوڑھے ہوں گے۔ نہ بندگی وعبادت کریں گے نہ روزے رکھیں گے نہ بیمار پڑیں گے۔

اب آیاتِ قرآن ملاحظہ فرمائیں۔

وُسعتِ جنّت:-سورۂ حدید: **وجنة عرضها كعرض السّماء** جنت کی وسعت آسمان وزمین کی وسعت کے برابر ہے۔

داخلہ:-سورۃ حجر: **ان المتقين فى جنّٰت وعيون اُدخلوها بسلام اٰمنين** بلاشبہ خدا سے ڈرنے والے باغوں اورچشموں میں ہوں گے۔ اُن کو کہا جائے گا کہ امن اور سلامتی کے ساتھ جنّت میں داخل ہوجاؤ۔

مبارکبادی:-سورہ رعد: **جنّٰت عدن يدخلونها ومن صلح اٰباء هم وازواجهم وذرياتهم والملآئِكة يدخلون عليهم من كل باب سلام عليكم بما صبرتم فنعم عقبى الدار** ۔جنّت میں وہ داخل ہوجائیں گے۔ان کے ماں باپ ازواج اور اولاد میں سے جو لائق ہوں گے وہ بھی جنّت میں داخل ہوجائیں گے اور ہر دروازے پر فرشتے ان سے کہیں گے سلامٌ علیکم کیونکہ تم نے دُنیا میں صبر کیا۔ یہاں تمہارا انجام بخیر ہے۔

کیا ملے گا:-سورہ نباء: **ان للمتقين مفازاً حدائق واعناباً وكواعب اترابا وكأسا دهاقاً** ۔یقیناً متقیوں کے لئے بڑی کامیابی ہے۔ باغ ہیں۔انگور ہیں۔نوخیز عورتیں ہیں اور بھرے ہوئے جامِ طہور ہیں۔

پھول اور میوے:-سورۂ صٓ: **متكئين فيها يدعون فيها بفاكهة كثيره وشراب** ۔وہ جنّت کے باغوں میں تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔ وہاں میوے اور پینے کی چیزیں طلب کریں گے۔سورۂ دہر: **ودانية عليهم ظلاٰ لها وذللت قطوفها تذليلا** ۔ان پر سائے جھکے ہوئے ہوں گے اور جنّت کے پھل ان کے اختیار میں ہوں گے۔

نہریں:-**مثل الجنة التى وعد المتقون فيها انهاراً من ماءٍ غيراٰسِنٍ وانهارا من لبن لم يغير طعمه وانهار ا من خمرة لذة للشاربين وانهارا من عسل مصفًّى ولهم فيها من كل الثمرات ومغفرة من ربّهم** ۔جس جنت کا پرہیز گاروں سے وعدہ کیا گیا ۔اس میں بہت نہریں ایسے پانی کی ہیں جن کا ذائقہ نہ بدلے گا۔نہریں دودھ کی جن کا مزہ نہیں

بدلے گا۔ شراب طہور کی نہریں جو پینے والوں کو لذیذ لگیں گی۔ نہریں شہد کی جو صاف وشفاف ہوں گی۔ اوران کے لئے وہاں ہرقسم کے پھل ہونگے یہ سب ان کے رب کی طرف سے ان کو بخشش ہوگی۔

مشروبات:-سورہ دہر: **ان الابرار یشربون من کاس کان مزاجها کافورا** ۔ بے شک اچھے لوگ ایسے جام سے پئیں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگا۔

نہر: -یاتو کوثر ہوگی یاتسنیم یاسلسبیل۔ سورۂ تطفیف میں ارشاد ہورہا ہے: **یقون من رحیق مختوم ختامه مسک وفی ذالک فلیتنافس المتنافسون ومزاجه من تسنیم عینا یشرب بها المقربون** ۔ان کو پینے کیلئے شراب خالص سربمہر ملے گی جس پر مشک کی مہر لگی ہوگی ۔حریص کو اس کا حرص کرنا ہی چاہئے اور اس شراب طہور کوتسنیم سے آمیزش کیا ہوگا۔ ایسے چشمے سے صرف مقرب بندے ہی پی لیں گے۔

پرندے:-سورہ واقعہ: **ولحم طیر ممایشتهون** ۔ پرندوں کا گوشت کہ جن کی خواہش کریں گے کھائیں گے۔

برتن:-سورہ زخرف: **یطاف علیهم بصحاف من ذهب واکواب وفیها ما تشتهیه الا نفس وتلذالا عیین وانتم فیها خالدون** ۔ان کے پاس سونے کے پیالے اور گلاس لائے جائیں گے اور وہاں وہ چیزیں ہوں گی جن کی خواہش کریں گے جن سے آنکھوں کو لذّت بہم ہوجائے اور یہ ہمیشہ جنّت میں رہیں گے۔

شراب کیسی ہوگی:-سورۂ صآفات: **یطاف علیهم بکاس من معین بیضاء لذة للشاربین لافیها غول ولاهم عنها ینزفون** ۔ان کے پاس ایسی شراب کا جام لایا جائے گا جو لبالب بھرا ہوگا۔ وہ سفید اور پینے والوں کے لئے لذیذ ہوگی۔ نہ اس سے دردسر ہوگا نہ عقل میں خبط ہوگا۔

لباس:-سورۂ کہف: **اُولٰئِکَ لهم جنّٰت عدن تجری من تحتهم الانهاریحلون فیها من اساور من ذهب ویلبسون ثیابا خضرا من سندس واستبرق متکئین فیها**

علی الارائک نعم الثواب وحسنت مرتفقا۔ان ہی کے لئے جنّت کے وہ باغ ہیں کہ جن کے نیچے نہریں جاری ہیں ان کو سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور یہ لوگ سبز رنگ کے کپڑے زیب تن کئے ہوں گے جو سندس واستبرق کے ہوں گے اور وہاں سریروں پر تکیے لگائے ہوں گے۔کیا ہی اچھا بدلہ ہے اور کتنی بہترین جگہ ہے۔

بستر ہ:-سورۂ رحمٰن:**متکئین علی فرش بطائنها من استبرق** ۔وہ ایسے فرشوں پر ٹیک لگائے ہوں گے جنکے استر موٹے ریشم کے ہوں گے۔

چادریں:-**متکئین علی رفرف خضرو عبقری حسان** (سورہ رحمٰن) وہ لوگ سبز رنگ کی چادروں پر اور خوبصورت بستروں پر تکیے لگائے ہوں گے۔

پلنگ:-سورہ غاشیہ:**فیهاسرر مرفوعة واکواب موضوعة ونمارق مصفوفة وذرابی مبثوثة** ۔اس میں اونچے تخت ہیں اور ان کے کنارے گلاس رکھے ہوں گے اور گاؤ تکیے قطار میں لگے ہوں گے اور نفیس مسندیں بچھی ہوں گی۔

خدمت گذار:-سورہ طور:**ویطوف علیهم غلمان لهم کانهم لؤ لؤ مکنون**۔ان کے پاس غلمان خدمت کے لئے ہوں گے وہ ایسے ہیں جیسے موتی ہیں۔

عورتیں:-سورہ آل عمران:**واَزواجٌ مطهرةٌ** ان کے لئے وہاں پاکیزہ بیویاں ہیں۔ جنّت کی منظر کشی قرآن کریم نے جگہ جگہ فرمائی ہے۔بخوف طوالت اتنی ہی آیات پر اکتفا کی جاتی ہے۔

رجعت

شیعہ امامیہ کا اعتقاد ہے کہ حضرت قائم آلِ محمد امام آخر الزمانؑ کے زمانے میں نیک کردار لوگوں کا ایک گروہ اور بدکردار لوگوں کا ایک گروہ دنیا میں دوبارہ آجائے گا۔باقی جملہ لوگ اپنی قبروں میں رہیں گے۔(حق الیقین ،ص ۴۳۱)

قرآنی ثبوت:-سورہ بقرہ آیت ۵۵:**وَاِذ قلتم یا موسیٰ لن نومن لک حتی نری اللّٰه جهرة فاخذتکم الصاعقة وانتم تنظرون ثم بعثنا کم من موتکم لعلم**

تشکرون. جب تم نے موسیٰ سے کہا تھا اے موسیٰ ہم تم پر اس وقت تک ہرگز ایمان نہیں لائیں گے جب تک ہم خدا کو نہ دیکھ لیں اس پر تمہیں بجلی نے لے ڈالا اور تم تکتے ہی رہے پھر تمہیں تمہارے مرنے کے بعد ہم نے زندہ کردیا تا کہ تم شکر کرو۔

ایضاً سورہ، آیت ۷۲، ۷۳: **وَاِذ قلتم نفسافاڈرء تم فیھا واللّٰہ مخرج ما کنتم تکتمون فقلنا اضربوہ ببعضھا . کذالک یحی الموتیٰ ویریک اٰیاتہٖ لعلکم تعقلون** ۔اور جب تم نے ایک شخص کو مار ڈالا اور تم میں اس کے بابت پھوٹ پڑ گئی کہ ایک دوسرے کو قاتل بتانے لگا اور تم چھپاتے تھے خدا کو اس ظاہر کرنا منظور نہ تھا پس ہم نے کہا کہ اس گائے کا کوئی ٹکڑا لے کر اس کی لاش پر مارو یوں خدا مُردے کو زندہ کرتا ہے تا کہ تم عقل کرو۔

سورہ ایضاً آیت ۲۴۳: **الم ترا الی الذین خرجوا من دیارھم وھم الوفٌ حذرالموت فقال لھم اللّٰہ موتوا. ثم احیاھم ان للّٰہ لذو افضل علی الناس** الخ اے پیغمبرؐ کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو موت کے ڈر سے اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے اور وہ ہزاروں آدمی تھے تو خدا نے ان سے فرمایا کہ سب کے سب مرجاؤ اور وہ مر گئے پھر خدا نے انہیں دوبارہ زندہ کیا بے شک خدا لوگوں پر فضل کرنے والا ہے[1]۔

ایضاً سورہ البقرہ آیت ۲۵۹: **او کالذی مرّعلیٰ قریة وھی خاویة علی عروشھا قال انی یحیی ھذہ اللّٰہ بعد موتھا فاماتہ اللّٰہ مائة عام ثم بعثہ** الخ اے رسولؐ تم نے اس بندے پر بھی نظر کی جو ایک گاؤں سے گذرا جس کی چھتیں گر پڑی تھیں یہ دیکھ کر وہ بندہ کہنے لگا اب اس گاؤں کو اس ویرانی کے بعد کیونکر آباد کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو سو برس تک مردہ رکھا پھر زندہ کردیا یہ حضرت عزیر کے قصّے کی طرف اشارہ ہے۔

سورہ کہف آیت ۶۱: **فلما بلغا مجمع بینھما نسیا حوتھما فاتخد سبیلہ فی البحر**

---

[1] یہ لوگ بنی اسرائیل کے تھے جو ایک شہر میں رہتے تھے طاعون کی بیماری پھیلی تو ڈر کے مارے شہر چھوڑ کر چلے گئے خیال تھا کہ موت سے بچ جائیں گے ابھی راہ ہی میں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے قدرت دکھائی اور یہ سب مر گئے ۔ پھر ایک مدّت کے بعد حزقیل نبی جو حضرت موسیٰؑ کے تیسرے خلیفہ تھے ادھرے گذرے انہوں نے دعا کی اور یہ زندہ ہوگئے اور ہو شخص سبحانک لا اِلٰہ اِلاّ انت کہتا ہوا کھڑا ہوا۔(تبویب القرآن ۴۶۲۔

سـربـا جب یہ دونوں (حضرت موسیٰؑ وحضرت یوشعؑ بن نون) ان دو سمندروں کے ملنے کی جگہ پر پہونچے تو وہ دونوں اپنی مچھلی کو بھول گئے اس دریا میں سرنگ بنا کر اپنی راہ لی[۱]۔

سورہ آل عمران آیت ۲۹: **واحـی الـموتـی بـاذن اللّٰـه** میں مردہ کو بحکم اللہ تعالیٰ زندہ کرتا ہوں۔

ان آیات کے علاوہ سورہ بقرہ آیت ۲۶۰، آیت ۵۶، ۶۲ سورۃ النساء۔ روم ۱۹، ۲۴، ۵۰۔ فاطر ۹۔ حدید ۱۷۔ مائدہ ۱۱۰ حج۔ ۵۔ یٰسین ۱۲۔ شوریٰ ۹۔ حٰم ۳۹۔ احقاف ۳۳۔ ان آیات میں ذکر رجعت ہے۔ آیات درج کرنے کا مقصد ان لوگوں کا جواب دینا ہے جو رجعت سے منکر ہیں اور رجعت پر ایمان کو خارج قرار دیتے ہیں لیکن مسلک شیعہ میں رجعت پر اعتقاد وایمان لازمی ہے۔

شیعہ مسلک میں پہلے جس کی رجعت ہوگی وہ امام حسینؑ ہوں گے اور آپ کے ساتھ وہ لوگ جو کربلا میں درجۂ شہادت پر فائز ہوئے وہ بھی زندہ کردیئے جائیں گے۔ اس کے بعد یکے بعد دیگرے مابقی ائمہ معصومینؑ رجعت کریں گے۔ آنحضورؐ بادشاہ روئے زمین اور آپ کے بارہ اوصیاء شرق وغرب میں آپ کے عال ہوں گے۔

سورہ نحل آیت ۸۱۔ السجدہ آیت ۲۱۔ القصص آیت ۸۵۔ المومن آیت ۱۱ اور ۵۱۔ نمل آیت ۸۳۔ قٓ آیات ۴۱، ۴۲، ۴۳ **واستـمـع یـوم یـنـا دالـمـناد من مکان قریب یوم یسمعون الصیحة بالحق ذٰلک یوم الخروج .انا نحن نحی و نمیت والینا المصیر۔**

ان آیات کے سلسلے میں صادقِ آلِ محمدؐ سے عرض کیا گیا تو آپؐ نے جو کچھ فرمایا اس کا ماحصل یہ ہے، **اصبـغ ابـن نبـاتـه** نے **دابة الارض** کے سلسلے میں حضرت علیؑ سے اس وقت استفسار کیا جب آپ سرکہ اور زیتون سے روٹی تناول فرماتے تھے، آپ نے جواب دیا دابۃ الارض وہ ہے جو سرکہ اور زیتون سے روٹی تناول کرتا ہے۔

۱؎ کہتے وہاں پہنچ کر حضرت موسیٰؑ سور ہے اور حضرت یوشعؑ وضو کرنے لگے۔ زنبیل میں مچھلی بھونی ہوئی تھی وہ زندہ ہوئی اور دریا میں کود کر فرار ہوئی (یہاں مچھلی از سرنو پیدا ہوئی)۔ (تبویب القرآن ص ۴۹۲)

تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں صادق آل محمدؑ سے روایت نقل کی گئی ہے کہ حضرت آدم سے لے کر جس قدر اللہ نے نبی خلق فرمائے وہ سب رجعت کریں گے۔

اسی تفسیر میں امام زین العابدینؑ سے روایت ہے کہ آنحضورؐ بھی رجعت فرمائیں گے ایضاً۔

عذاب الادنیٰ سے مراد زمانہ رجعت میں تلوار کا عذاب ہے۔ (حق الیقین، ص۴۳۳، ۴۳۶)

نمازِ نذر و عهد وقسم

یہ انسان کے قصد پر منحصر ہے کہ کس قسم کی نماز کو بطور نذر رعہد یا قسم اپنے اوپر واجب کیا ہے اب جو بھی نماز ہو وہ اسی ترتیب کے ساتھ پڑھی جائے کہ جس ترتیب میں اس کا حکم آیا ہو۔ ان نمازوں میں بھی وہی شرائط جو واجب نمازوں میں ہوتے ہیں فرق صرف نیت کا ہے مثلاً کسی نے نذر قسم یا عہد کیا کہ اگر میرا فلاں کام ہوا تو نماز جعفر طیارؑ پڑھوں گا جونہی کام ہو جائے تو یہ نماز اس پر واجب ہو جائیگی اور اسکی ترتیب اسی طرح رہیگی جس ترتیب سے یہ نماز پڑھی جاتی ہے۔

☆

فصل ششم

غسل:-واجب غسل تعداد کے لحاظ سے سات ہیں۔غسلِ جنابت ۔غسل حیض ۔غسلِ نفاس۔غسلِ استحاضہ۔غسلِ میّت ۔غسلِ مَس میّت ۔غسل نذر قسم یا عہد۔

جو شخص غسل جنابت کر چکا ہو اسے نماز کے لئے وضو کی ضرورت نہیں بلکہ دوسرے واجب غُسلوں کے بعد بھی اور مستحب غسلوں کے بعد بھی بغیر وضو کے نماز پڑھ سکتا ہے اگر چہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ وضو بھی کرے۔

غسلِ جنابت

دو چیزوں سے انسان پر غسلِ جنابت واجب ہوتا ہے ۔ا۔ جماع۔۲۔سوتے جاگتے میں منی نکلنا۔تھوڑی یا زیادہ۔شہوت کے ساتھ یا بغیر شہوت کے۔اختیار سے یا بے اختیاری سے۔

۲۔اگر کوئی تری نکلے جس کے متعلق یہ معلوم نہ ہو کہ منی ہے یا پیشاب یا اور کوئی چیز، تو اس طرح دیکھے کہ وہ بعد شہوت کے اُچھل کر نکلی ہے یا اس کے نکلنے سے جسم میں سُستی پیدا ہوگئی ہے۔اگر یہ علامتیں ہوں تو منی ہے اگر نہیں تو منی نہیں ہے ۔لیکن بیماری میں اُچھل کر نکلنا ضروری نہیں ہے بلکہ شہوت اور سُستی پر بھی منی کا حکم ہے۔

۳۔مرض کے علاوہ جب کسی مرد کے پیشاب کے مقام سے کوئی تری نکلے اور دی گئی علامتوں میں سے ایک علامت ہو لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ اور علامتیں بھی تھیں یا نہیں تو اگر وہ اس تری سے پہلے باوضو تھا تو اسی وضو کو کافی سمجھے، اگر وضو نہیں تھا تو صرف وضو کرے غسل نہیں۔

۴۔منی نکلنے کے بعد پیشاب کرنا مستحب ہے ۔اگر پیشاب نہ کرے تو اگر غسل کے بعد تری نکلے منی کے حکم میں ہوگی۔

۵۔منی اگر نالی میں حرکت کرے لیکن باہر نہ نکلے یا شک کرے کہ باہر نکلی یا نہیں تو غُسل واجب نہیں ہے۔

حرام چیزیں

پانچ چیزیں مجنب پر حرام ہیں(۱) بدن کے کسی حصے کو الفاظ قرآن، اللہ کے اسماء، اسماء انبیاء اور اسماء ائمہؑ سے مَس کرنا ۔۲۔مسجد الحرام اور مسجد نبویؐ میں داخل ہونا ۔۳۔ عام مساجد میں ٹھہرنا یا ائمہؑ کے حرموں میں ٹھہرنا۔لیکن اگر ایک دروازے سے گذر کر دوسرے دروازے سے نکلنا ہوتو حرام نہیں ہے لیکن مکہ کی مسجدوں میں اس طرح کرنا بھی حرام ہے ۔۴۔مسجد میں کوئی چیز رکھنا یا باہر سے پھینک دینا یا مسجد کے اندر سے کوئی چیز اُٹھانے کے لئے جانا۔۵۔ان آیات کا پڑھنا کہ جن میں واجب سجدے ہیں اور وہ چار سوروں میں ہیں ۔ **الٓمٓ تنزیل** سورہ ۳۲۔ **حٰم سجدہ** سورہ ۴۱ ۔ **والنجم** سورہ ۵۳۔**اقراء** سورہ ۹۶۔

مکروہ چیزیں

نو چیزیں مجنب کے لئے مکروہ ہیں۔ (۱/۲) بغیر ہاتھ دھوئے یا بغیر وضو کے کھانا پینا ۔ ۳۔ایسی سات آیات کو پڑھنا جن میں سجدہ واجب نہیں ہے۔۴۔جسم کا کوئی حصّہ قرآن کی جِلد، حاشیہ یا سطروں کے درمیان مَس کرنا ۔۵۔ کلام مجید کو اپنے ساتھ رکھنا۔۶۔ بغیر وضو اور بغیر تیمّم (اگر پانی نہ ملے) کے سونا۔ ۷۔ خضاب کرنا۔ ۸۔جسم پر تیل ملنا۔ ۹۔ اگر سوتے میں جنب ہوا ہے تو اس کے بعد صحبت کرنا۔

غسل کی ترکیب

جتنی شرطیں وضو کے صحیح ہونے کے سلسلے میں بیان کی ہیں وہی سب غسل کے درست ہونے میں بھی ہیں۔لیکن غسل میں بدن کا اوپر کی طرف سے نیچے کی طرف دھونا شرط نہیں ہے ۔ غسلِ جنابت بجائے خود مستحب ہے لیکن نماز واجب اور ایسے ہی دوسرے احکامات کے لئے واجب ہے ۔ البتہ نماز میّت ،سجدۂ شکر اور قرآن کے واجب سجدے بجالانے کے لئے ضروری نہیں ہے۔غسل میں نیت قربۃ الی اللہ کرنا کافی ہے۔ اگر یقین ہو کہ نماز کا وقت ہوگیا ہے تو پھر واجب کی نیت کرے اور یہ دو طریقوں سے کیا جاتا ہے۔۱۔غسل ترتیبی ۔۲۔غسل ارتماسی ۔

غسلِ ترتیبی :- میں نیت کے بعد اول سر و گردن کو دھوئے ۔ پھر جسم کو اور بہتر ہے کہ پہلے بدن کا داہنا حصہ دھوئے اُس کے بعد بایاں ۔غسل ترتیبی میں پانی کے نیچے ہر عضو کو اُسے غسل دینے کے قصد سے صرف حرکت دے تو اس میں اشکال ہے۔ احتیاط یہ ہے کہ حرکت دینے پر اکتفا نہ کرے بلکہ پانی سے باہر آ کر پھر دوسرے عضو کے لئے پانی میں جائے اب اگر قصداً یا سہواً یا مسئلہ یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے بدن کو سر سے پہلے دھولے تو غسل باطل ہے۔ اس بات کا یقین ہونے کے لئے کہ سر اور گردن اور دایاں اور بایاں حصّہ مکمل طور پر دھولیا ہے ہر حصّہ جسم کو دھوتے وقت دوسرے حصّہ کا تھوڑا سا بھی دھولے۔

غسل ارتماسی :- میں ضروری ہے کہ تمام جسم تک ایک ہی وقت میں پانی پہونچے جب غسل ارتماسی کے قصد سے پانی میں جائے تو پاؤں کو زمین پر سے اُٹھائے ۔☆ واجب ہے کہ جب نیت کرے تو تھوڑا سا بدن پانی سے باہر ہو۔☆ روزے کی حالت میں غسل ارتماسی نہ کرے ☆ ہر دو غسلوں میں اگر جسم میں بال برابر بھی کہیں خشک رہ جائے تو غسل باطل ہو جائے گا ☆ جو چیز بدن پر لگی ہو غسل سے پہلے اس کا دور کرنا واجب ہے۔

حیض

یہ عورتوں کا وہ خون ہوتا ہے جو اکثر ہر مہینے میں چند روز اس کے بچّہ دانی سے آتا ہے یہ عموماً گرم، گاڑھا، سیاہ یا سُرخ اُچھل کر اور سوزش سے آتا ہے ☆ غیر سیّد عورتوں کو پچاس سال تک اور سیّد عورتوں کو ساٹھ سال تک آتا ہے۔☆ اب اگر اس کے بعد بھی آجائے تو احتیاط پر عمل کریں۔ ☆ جس لڑکی کو ۹ سال تک عمر پوری ہونے سے قبل اور یا جس عورت کو ۵۰ یا ۶۰ سال کے بعد خون آجائے تو وہ حیض نہیں ہوتا ۔☆ حاملہ عورت یا دودھ پلانے والی عورت کو بھی حیض آسکتا ہے۔ یہ کم سے کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن تک آجاتا ہے۔☆ اگر تین دن سے کم ہو تو حیض نہیں ہے۔ ☆ یہ لگا تار تین دن آتا ہے۔ اب اگر دو دن لگا تار آجائے اور ایک دن رُک جائے اور اسکے بعد آجائے تو حیض نہیں ہے ☆ عورت کو جو خون آئے اگر اس کے متعلق یہ معلوم نہ ہو کہ یہ حض ہے یا بکارت زائل ہونے کا تو اس کی تحقیق اس طرح کرے کہ تھوڑی سی

روئی پیشاب کے مقام میں رکھ کر تھوڑی دیر ٹھہر جائے اور پھر اُسے باہر نکالے اگر تمام روئی خون سے تر ہوگئی ہوتو وہ حیض ہوگا اگر صرف روئی کے اطراف میں خون لگا ہوتو پھر بکارت کا خون ہے۔

جس کو خون حیض آتا ہے اس کو حائض کہتے ہیں۔اس عورت کی چھ قسمیں ہیں:

۱۔صاحب عادت وقتیہ وعددیہ:-یعنی وقت اور دنوں کی تعداد کے لحاظ سے مقررہ عادت رکھنے والی۔ یہ وہ عورت ہے جسے دو مہینے لگا تار ایک وقت معیّن میں حیض کا خون آجائے اور دونوں مہینوں میں خون کے آنے کے دن بھی برابر ہوں مثلاً پہلے مہینے میں پہلی سے ساتویں تک خون آئے اور دوسرے مہینے میں پہلی سے ساتویں تک خون آئے۔

۲۔صاحب عادت وقتیہ:- وقت کی عادت رکھنے والی۔ یہ وہ عورت ہے کہ جسے دو مہینے متصل ایک معین وقت میں خون آئے لیکن ہر مہینے کے دن برابر نہ ہوں مثلاً دونوں مہینوں میں پہلی سے خون آئے مگر پہلے مہینے میں ساتویں کو بند اور دوسرے مہینے میں آٹھویں کو خون بند ہوجائے۔

۳۔صاحب عادتِ عددیہ:-عدد کی عادت رکھنے والی ۔ یہ وہ عورت ہے جس کے حیض آنے کی دنوں کی تعداد دونوں مہینوں میں ایک ہو لیکن وقت علیٰحدہ علیٰحدہ ہو مثلاً پہلے مہینے میں پانچویں سے دسویں تک اور دوسرے مہینے میں بارہویں سے سترہویں تک خونِ حیض آجائے۔

۴۔مضطربہ:-یہ وہ عورت ہے جسے چند مہینوں سے خونِ حیض تو آرہا ہے لیکن اس کی کوئی عادت مقرر نہیں ہوئی یا سابقہ عادت جاتی رہی اور نئی عادت پیدا نہ ہوسکی۔

۵۔مُبتدِیہ:-یہ وہ عورت ہے کہ جس کو پہلی دفعہ خونِ حیض آیا ہو۔

۶۔ناسیہ:-بھولنے والی۔ یہ وہ عورت ہے کہ جو اپنی عادت بھول گئی ہو۔

حائض کے احکام

۱۔ وہ عبادتیں جن میں نماز کی طرح وضو، غسل یا تیمّم کرنا ضروری ہو لیکن وہ عبادتیں جن میں وضو، غسل اور تیمّم کرنا ضروری نہیں ہے ان کو بجالانا حرام نہیں جیسے نماز جنازہ وغیرہ۔

۲۔ وہ تمام باتیں جو مجنب شخص پر حرام ہیں اس پر بھی حرام ہیں۔

۳۔ مرد کے ساتھ صحبت کرنا حرام ہے ۔ ورنہ حیض کے ابتدا کو ایک تہائی دنوں میں اٹھارہ چنے کے برابر سکہ دار سونا دوسری تہائی میں ۹ چنے کے برابر سکہ دار سونا اور تیسری تہائی میں ساڑھے چار چنے سکہ دار سونا دینا کفارہ دینا واجب ہے۔ مثلاً اگر کسی عورت کو چھ دن حیض جاری رہنے کی عادت ہے اور اس کا شوہر پہلے یا دوسرے دن یا رات میں مباشرت کرے تو ۱۸ چنے، تیسرے یا چوتھے دن یا رات میں صحبت کرے تو ۹ چنے اور پانچویں یا چھٹے دن رات میں صحبت کرے تو ۲/۱ ۴ چنوں کے برابر سکہ دار سونا دینا کفارہ ہے۔

جب عورت حیض سے پاک ہوجائے تو اس پر واجب ہے کہ نماز اور دوسری عبادتوں کے لئے کہ جن میں غسل یا تیمّم شرط ہے غسل کرے۔ اور یہ غسل حیض غسل جنابت کی طرح بجالائے لیکن بہتر یہ ہے کہ غسل سے پہلے وضو بھی کرے۔ حائض کے لئے قرآن کا پڑھنا یا اپنے ساتھ رکھنا، مہندی کا خضاب لگانا، اسمائے ائمہ کرام اور اسمائے جناب سیّدہؑ کا چھونا مکروہ بھی ہے اور حرام بھی ہے۔

نفاس

جس وقت بچّہ کا کوئی جزو ماں کے پیٹ سے نکلنا شروع ہو اس وقت سے عورت کو جو خون آنا شروع ہو۔ اگر وہ دس دن سے پہلے یا دسویں دن کے خاتمے پر بند ہوجائے تو وہ خونِ نفاس کہلاتا ہے اور جو خون بچّے کے کوئی جز باہر آنے سے پہلے آجائے وہ نفاس نہیں ہے اگر یہ شک ہو کہ اسقاط ہوا یا نہیں یا جو لوتھڑا نکلا ہے وہ بچّہ ہے یا نہیں تو پھر جستجو کرنا ضروری نہیں اور اس حالت میں جو خون آجائے وہ نفاس نہیں ہوگا۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ بچّے کے سارے اعضاء پیٹ میں مکمل ہوجائیں بلکہ اگر ناتمام بھی پیدا ہوجائے اور لوگ اس کو بچّہ جننا کہہ دیتے ہوں تو جو خون عورت کو دس دن آجائے وہ نفاس ہوگا نفاس سے پاک ہوجانے پر بعدِ غسل عبادات بجالائے۔ بنابر احتیاط مسجد میں ٹھہرنا اور وہ تمام باتیں جو حائض پر حرام ہیں نفاس والی عورت پر بھی حرام ہیں اور جو کچھ حائض پر واجب ہے وہی نفاس والی عورت پر بھی واجب ہے۔ اس کا غسل بھی غسلِ جنابت کی طرح کیا جاتا ہے۔ فرق صرف نیت کا ہے۔

استحاضه

جوخون اس طرح آئے کہ نہ حیض ہو نہ بکارت زائل ہونے کا ہو اور نہ کسی زخم وغیرہ کا ہو استحاضہ قرار پاتا ہے۔ یہ خون اکثر زرد رنگ پتلا اور سرد ہوتا ہے۔ سُستی سے نکلتا ہے اس کی تین قسمیں ہیں۔ ۱۔ قلیلہ : یہ وہ خون ہے جو صرف روئی کو لگ سکے۔ اس صورت میں عورت ہر نماز کے لئے الگ الگ وضو کرے، احتیاط کے طور پر روئی بھی تبدیل کرے اور اگر پیشاب کے ظاہری حصّہ کو خون لگا ہو تو اس کو پاک بھی کرے۔ ۲۔ متوسطہ : یہ وہ خون ہے کہ جو روئی کے اندر تک پہونچ جائے۔ اس صورت میں عورت صبح کی نماز کے لئے غسل کرے اور باقی اسی طرح عمل کرے کہ جس طرح قلیلہ کے لئے کہا گیا۔ ۳۔ کثیرہ : یہ وہ خون ہے کہ جو روئی میں سے سرایت کر کے دوسری طرف نکل جائے۔ اس صورت میں قلیلہ اور متوسط کے احکام پر عمل کرے صرف ہر نماز کے لئے پٹی تبدیل کرے۔ نماز ظہر وعصر، مغرب اور عشا کے لئے ایک ایک غسل کرے۔ یہ تب ممکن ہے جب ظہر وعصر معمول کے مطابق پڑھے نہیں تو ظہر کیلئے الگ اور عصر کے لئے الگ غسل اسی طرح مغرب کے لئے الگ اور عشا کے لئے الگ غسل کرنا پڑے گا۔ اس کے غسل کی ترتیب بھی غسل جنابت کی طرح ہے فرق صرف نیت کا ہے۔

غسلِ نذر، قسم و عهد

نذر اسے کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے ذمہ واجب کرے کہ فلاں کارِ خیر قربۃً الی اللہ بجالائیگا

☆ نذر میں صیغہ پڑھا جانا ضروری ہے۔ ☆ نذر کرنے والا مُکلف ہو۔ ☆ عہد میں بھی نذر کی طرح صیغہ پڑھنا ضروری ہے۔ ☆ جو شخص اپنے عہد پر عمل نہ کرے اسے کفّارہ دینا ہوگا یعنی ۶۰ مسکینوں کو کھانا کھلائے یا دو مہینے لگاتار روزہ رکھے۔ ☆ قسم اگر انسان کھائے کہ فلاں کام اگر ہوا تو غسل کرونگا تو اس پر غسل واجب ہوگا۔ ☆ اگر قصداً اس کی مخالفت کرے گا تو اس کو کفارہ دینا ہوگا یعنی ایک غلام آزاد کرے یا دس مسکینوں کو کھنا کھلائے۔ ☆ اس میں بھی مُکلّف ہونا شرط ہے۔ ☆ یہ اغسال بھی واجب ہیں اور ان میں بھی وہی غسل ہے، جو گذشتہ عمل واجب میں مذکور ہے۔

مُستحب غسل

ان کی تعداد کم و بیش تیس ہے جو درجِ ذیل ہیں۔

۱۔ **غسلِ جمعہ**: اس کا وقت اذان صبح سے لے کر ظہر تک ہے لیکن افضل ہے کہ قریب ظہر بجالائے۔۲۔ رمضان المبارک کی پہلی، سترھویں، اُنیسویں، اکیسویں رات کے ابتدائی حصّے میں اور چوبیسویں شب۔۳۔غسل عید فطر اور عید قربان، بہتر ہے کہ یہ نماز عید سے پہلے بجالائیں۔ ۴۔شب عید فطر، وقت مغرب سے لے کر صُبح کی اذان تک یہ غسل بجالائیں۔۵۔ آٹھویں اور نویں ذی الحجہ کے دن، لیکن نویں کے دن قریب ظہر بجالائیں۔ ۶۔اس شخص کا غسل جس نے پورا چاند گرہن یا سورج گرہن پر قصداً نماز نہ پڑھی ہو۔۷۔جس نے غسل دی ہوئی میّت کو مَس کیا ہو۔ ۸۔احرام باندھتے وقت۔ ۹۔حرم کعبہ میں داخل ہوتے وقت۔ ۱۰۔ حج میں اونٹ یا جانور کی قربانی دینے کے وقت اور سر منڈاتے وقت۔۱۱۔ مکۃ المکرّمہ میں داخل ہوتے وقت۔۱۲۔ زیارتِ خانۂ کعبہ کے وقت۔۱۳۔ مدینۂ منورہ میں داخل ہوتے وقت۔۱۴۔حرم رسالتمآب ؐ میں داخل ہونے کے وقت۔۱۵۔ آنحضورؐ کی زیارت سے رخصت ہوتے وقت۔ ۱۶۔ دُشمن سے مباہلہ کرنے کے وقت۔۱۷۔نومولود بچّے کا غسل۔۱۸۔استخارہ کرنے کے لئے۔۱۹۔طلب باراں کی نماز کے لئے غسل۔۲۰۔ پورے سورج گرہن کے وقت۔ ۲۱۔امام حسینؑ کی زیارت کے لئے غسل۔☆ان تمام غسلوں کے بعد وہ کام کئے جاسکتے ہیں جن کے لئے وضو کیا جاتا ہے۔فقہاء کے نزدیک درج ذیل غسل بھی مستحب ہیں: ۲۲۔ رمضان المبارک کی تمام طاق تاریخوں کی راتوں میں۔۲۳۔ ۲۴رذی الحجہ کے دن میں۔۲۴۔عید نوروز، ۱۵شعبان ر۱۷ ربیع الاوّل اور ۲۵ ذی قعدہ کے دن۔ ۲۵۔اُس عورت کا غسل جس نے غیر کے لئے خوشبو استعمال کی ہو۔ ۲۶۔اُس شخص کا غسل جو مستی کی حالت میں سو گیا ہو۔۲۷۔اُس کا غسل جو کسی کی پھانسی دیکھنے گیا ہو۔ ۲۸۔مسجدِ نبویؐ میں داخل ہوتے وقت۔۲۹۔معصومین کی زیارت کے لئے غسل، چاہے دور ہی سے زیارت کیوں نہ کی جائے۔

ان تمام غسلوں میں نیت رجاء کی کرے۔اگر کسی کے ذمہ چند غسل ہوں تو وہ سب کی نیت سے ایک غسل کرسکتا ہے۔

جماعت کا بیان

شرائط پیشِ نماز:- پیش نماز کے لئے چند شرائط ضروری ہیں:

۱۔ بالغ ہو۔ ۲۔ عاقل ہو۔ ۳۔ مومن ہو۔ ۴۔ عادل ہو۔ ۵۔ حلال زادہ ہو۔ ۶۔ نماز کو صحیح طریقہ سے پڑھ سکتا ہو۔ ۷۔ اگر مقتدی مرد ہے تو پیش امام بھی مرد ہو۔ ۸۔ اسکی قرأت صحیح ہو۔ ۹۔ جذام اور برص کا مریض نہ ہو۔ ۱۰۔ حد شرعی کی زد میں نہ آیا نہ آنے والا۔ ۱۱۔ شہر والے بدو کی اقتدا نہ کریں[1]۔

چند احکام:- ☆ گمان یا شک کی بنا پر عدالت پر اثر نہیں پڑتا ہے۔ ☆ مقتدی نیت میں امام کو معیّن کرے، ضروری نہیں کہ اس کا نام بھی جانتا ہو۔ ☆ مقتدی حمد اور ضم سورہ کے علاوہ ہر ذکر کو پڑھے۔ ☆ مقتدی ان چیزوں کے علاوہ جو پڑھی جاتی ہیں دوسرے افعال نماز مثلاً رکوع و سجود امام کے ساتھ ادا کرے اگر جان بوجھ کر امام سے پہلے یا اس کے بعد دیر تک بجالائے تو جماعت باطل ہوجائے گی۔ ☆ مقتدی امام سے پہلے تکبیرۃ الاحرام نہ کہے ☆ اگر کوئی شخ بھول کر امام سے پہلے رکوع یا سجدے سے سر اُٹھائے اور امام ابھی رکوع یا سجدے میں ہو تو فوراً مقتدی رکوع یا سجدے میں چلائے۔ ☆ امام اور مقتدی کے درمیان، اسی طرح ہر صف اور اس کی اگلی صف کے درمیان کوئی ایسی شئے حائل نہ ہو جو دیکھنے میں حائل ہو جیسے دیوار، پردہ وغیرہ۔ اگر حائل ہوجائے تو نماز باطل ہوگی۔ ☆ امام جماعت کی جگہ، مقتدی کے ٹھہرنے کی جگہ سے ایک بالشت اونچی نہ ہو اگر امام کی جگہ، مقتدی کی جگہ سے ایک بالشت کم ہو تو نماز صحیح ہے۔ ☆ واجب ہے کہ امام اور مقتدی کے درمیان ایک میٹر سے زیادہ فاصلہ نہ ہو۔ اسی طرح باقی صفیں بھی فاصلہ رکھیں۔

چند مستحبات:- پہلی صف میں اہل علم، صاحبِ تقویٰ اور پرہیزگار رہیں۔ ☆ صفوں کو ترتیب سے رکھنا۔ ☆ کندھے سے کندھا ملا کے رکھنا۔ ☆ **قَدقامَت الصَّلوٰۃ** کے وقت کھڑے

مسلک اہلسنت [1] گنوار ، نابینا، فاسق، غلام اور جزامی کی امامت کراہت کے ساتھ جائیز ہے۔ (قدوری، ص ۳۲)

حدیث ہے کہ نیکو کار و بدکار کے پیچھے نماز پڑھ لو۔ فاسق و بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنے سے ثواب ملتا ہے۔ (عین الیقین جلد ۱، ص ۴۴۶)

ہوجانا۔☆امام سورہ حمد اورضم سورہ قدرے بلند آواز سے پڑھے۔☆ امام ضعیف اور کمزور لوگوں کا خیال رکھے۔☆ امام کو اگر یقین ہوجائے کہ کوئی نیا شخص نماز میں شامل ہونے کے لئے آرہا ہے تو توقف کرے۔

چند مکروہات:-بندھی ہوئی صفوں میں جگہ ہونے کے باوجود الگ کھڑا ہونا ☆ مقتدی کے ذکر رکوع یا ذکر سجدہ بلند آواز سے پڑھنا کہ امام تک آواز پہونچے ☆ ظہر وعصر کا اور اس کے ساتھ عشا کی نمازوں میں مسافر کا غیر مسافر کے پیچھے اور غیر مسافر کا مسافر کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

چند احادیث:-آنحضورؐ فرماتے : میری اُمت کی صفیں (نماز جماعت) ملائکہ کے صفوں کی طرح ہیں۔ ایک نماز جو جماعت میں پڑھی جائے ۲۴ نمازوں کے برابر ہے۔ نماز میں ایک رکعت پڑھنے کا ثواب ۴۰ سال کی عبادت کے برابر ہے۔

ابی سعید خدری نے آنحضورؐ سے روایت کی ہے کہ فرمایا آپؐ نے اے ابوسعید! میرے پاس ظہر کی نماز کے بعد جبرئیل ۷۰ ہزار ملائکہ کے ساتھ آئے اس نے کہا اے محمدؐ، اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں نے آپ کو دو ہدیے دیئے اور یہ ہدیے آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے۔ میں نے جبرئیل سے پوچھا وہ دو ہدیے کیا ہیں؟ جبرئیل نے کہا، ایک تو نماز پنجگانہ ہے جو جماعت کے ساتھ پڑھی جائیں۔ میں نے پوچھا نماز جماعت سے میری اُمت کو کیا ملے گا۔ اس نے کہا، اے محمدؐ جو دو رکعت جماعت کے ساتھ ادا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر رکعت کے عوض ۱۵۰ نمازیں اُس کے لئے لکھتا ہے جو تین رکعت پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو ہر رکعت کے بدلے ۲۵۰ نمازیں لکھے گا جب چار رکعت پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر رکعت کے عوض ۱۱۰۰ نمازیں لکھے گا۔ جب پانچ رکعتیں پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ ہر رکعت کے عوض اُس کے لئے ۱۳۰۰ نمازیں لکھے گا۔ جب چھ رکعتیں پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ ہر رکعت کے عوض ۲۴۰۰ نمازیں لکھے گا۔ اگر سات رکعت پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ ہر رکعت کے عوض ۴۸۰۰ نمازیں لکھے گا۔ اگر آٹھ رکعتیں پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ ہر رکعت کے عوض اس پر ۹۶۰۰ نمازیں لکھے گا۔ جب ۹ رکعتیں پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ

اس کو ہر رکعت کے عوض ۱۶۰۰۰ نمازیں لکھے گا۔ اگر ۱۰ رکعتیں پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ ہر رکعت کے عوض ۲۹۰۰ ۷ نمازیں لکھے گا اور اگر دس یا دس سے زیادہ رکعتیں پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ ہر رکعت کے عوض، اگر سمندر سیاہی بنادیئے جائیں، اشجار قلم کے طور استعمال کئے جائیں اور ملائکہ لکھنے کے لئے مامور کئے جائیں تب بھی اس کے عوض کے ثوابوں کو شمار نہیں کرسکیں گے۔

اے محمدؐ! ایک تکبیر جو مومن امام خیر کے پیچھے ادا کرتا ہے ستّر حجوں، ایک ہزار عمرہ (سوائے فریضہ) کے برابر ہے۔ ایک رکعت جو مومن امام خیر کے پیچھے ادا کرتا ہے وہ ایسا ہے کہ جیسے اس نے ایک ہزار دینار مساکین کو صدقہ دے دیا۔ ایک سجدہ جو مومن امام خیر کے پیچھے ادا کرتا ہے ایک سال کی عبادت کے برابر ہے۔ ایک رکوع جو مومن امام خیر کے پیچھے ادا کرتا ہے وہ ایسا ہے کہ جیسے اس نے ایک سو رقبہ یعنی راہ خدا میں دے دیا۔ جو نماز جماعت میں شریک رہتا ہے نہ اُس پر عذابِ قبر ہے اور نہ یوم قیامت کی سختی ہے۔ اے محمدؐ جو جماعت کو دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اور تمام ملائکہ اس کو دوست رکھتے ہیں۔ فرمایا آنحضورؐ نے عبداللہ بن مسعود سے، پہلی تکبیر جو جماعت کے ساتھ ادا کی جائے اگر اس کے عوض زمیں کی تمام اشیاء کو بھی بخش دیا جائے تب بھی اس کی فضیلت کے برابر نہیں ہوسکتی۔

ابن مالک سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضورؐ نے، مرد کی ایک نماز جو وہ جماعت کے ساتھ ادا کرے ان چالیس سالوں کی نماز سے افضل ہے کہ جو وہ گھر میں پڑھے۔ آنحضورؐ فرماتے ہیں: ایک آدمی کا امام کے پیچھے بغرض جماعت رہنا ایک لاکھ درجوں کے برابر ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا اگر کوئی بیت اللہ (مسجد) کا ہمسایہ ہو تین دن مسلسل اس میں حاضر جماعت نہ ہوجائے تو اس پر اللہ ملائکہ اور لوگوں کی لعنت ہے۔ جب یہ رشتہ مانگے مت دو۔ جب مریض ہوجائے عیادت کو نہ جاؤ۔ جب اس سے کچھ ہوجائے تو خبر گیری مت کرو، آگاہ ہوجاؤ، نہ اس کی نماز صحیح ہے نہ اُس کا روزہ صحیح ہے نہ اس کی زکوٰۃ صحیح ہے نہ اس کا جہاد صحیح ہے اور نہ اس کا حج صحیح ہے۔ جب یہ مرجائے تو جاہلیت کی موت مرجائے گا۔ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضورؐ نے میرے پاس جبرئیلؑ، میکائیلؑ، اسرافیلؑ اور عزرائیل آئے ان کے ساتھ ۸۰،۰۰۰ ملائکہ تھے انہوں نے

مجھ سے کہا اے محمدؐ اللہ نے آپ کو سلام کہا ہے اور کہا ہے اپنی اُمّت تک پہونچا دیجئے کہ جس نے جماعت سے الگ رہنے کی کوشش کی وہ نہ جنّت کی بو سونگھے گا اور اگر اس کے اعمال تمام اہل ارض سے بھی زیادہ ہوں گے ان کو قبول نہ کیا جائے گا۔ اس پر عدل نہیں کیا جائے گا۔ اے محمدؐ جماعت کا تارک میرے پاس اور میرے ملائکہ کے پاس ملعون ہے۔ اس پر توریت، انجیل، زبور اور قرآن میں لعنت ہے۔ اے محمدؐ تارکِ جماعت پر صبح وشام اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ اے محمدؐ تارک جماعت کی نہ دعا قبول ہوگی اور نہ اس پر رحمت ہوگی۔ یہ آپ کی اُمّت کے یہود ہیں۔ جب یہ مریض ہوجائیں ان کی عیادت کو نہ جانا۔ جب یہ مرجائیں تو ان کے تشیع جنازہ میں نہ جانا۔ زمین پر جب بھی یہ چلتے ہیں تو میرا غضب ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ اے محمدؐ! ہر ذی روح ونفس سے کہہ دیجئے کہ تارک جماعت پر لعنت کریں۔ جس نے جماعت چھوڑی وہ شارب الخمر سے زیادہ سخت ہے۔ خون بہانے والے سے زیادہ سخت ہے۔ سور کھانے والے سے زیادہ سخت ہے۔ تارک جماعت کے لئے جنّت نہیں ہے۔ کیونکہ یہ نبش قبر کرنے والے سے زیادہ سخت ہے۔ اے محمدؐ! جس نے بھی جماعت ترک کی اس کو میں داخلِ جہنّم کردوں گا۔

احکام سفر

مسافر ظہر وعصر اور عشا کی نمازیں دو دو رکعت پڑھے لیکن اس میں آٹھ شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے۔

۱۔ سفر آٹھ فرسخ یعنی ۴۳ کلومیٹر سے کم نہ ہو، اور یہ آنے جانے یکساں فاصلہ ہو۔ اگر ایک طرف تین فرسخ اور دوسری طرف آجانے میں پانچ پانچ فرسخ ہو تو نماز پوری پڑھے۔ اب اگر معلوم نہ ہو کہ سفر کا فاصلہ کیا ہے تو نماز تمام پڑھے۔ اب اگر یقین کرے کہ آٹھ سفر کیا ہے اور نماز قصر پڑھی بعد میں پتہ چلا کہ یہ فاصلہ نہیں تھا تو نماز دوبارہ برابر پڑھے۔ چاہے وقت بھی کیوں نہ گذر گیا ہو۔ سفر شہر کی چار دیواری سے شروع مانے۔

۲۔ اگر کوئی شخص کسی گُم شُدہ چیز کی تلاش میں سفر کرے اور یہ سفر آٹھ فرسخ سے زیادہ ہوجائے تو نماز پوری پڑھے۔ قصر تب پڑھے جب آٹھ فرسخ جانے کا پختہ ارادہ ہو۔

۳۔ راستے میں سفر کے ارادے کو نہ بدلے یعنی چار فرسخ تک پہونچتے ہی واپس آجائے۔ اسی طرح اگر چار فرسخ طے کرنے کے بعد کوئی شخص تردد میں ہو کہ باقی سفر کرے یا واپس پلٹ آئے اور اس بات میں احتمال ہو کہ جس جگہ تردد پیدا ہوا ہے وہاں یا کسی اور جگہ دس دن قیام کرلے اور بعد میں یہ فیصلہ کردے کہ اس دن قیام کے بغیر راستہ طے کرے چاہے تردد کی حالت میں چلتا رہا ہو یا نہ چلتا رہا ہو، نماز پوری پڑھے۔ لیکن پختہ ارادہ یہ ہے کہ مزید آٹھ فرسخ چلے گا یا آٹھ فرسخ جائے گا اور چار فرسخ واپس آنے میں چلے گا تو جس وقت وہ چلنا شروع کردے گا نماز قصر پڑھے گا۔

۴۔ مسافر کو آٹھ فرسخ چلنے سے پہلے اپنے وطن سے گذرنے کا ارادہ نہ ہو اور دس دن یا دس دن سے زیادہ راستہ میں کسی جگہ قیام نہ کرے۔ پس اگر کوئی مسافر آٹھ فرسخ چلنے سے پہلے اپنے وطن سے گذرے یا کسی جگہ دس دن قیام کرے تو پوری نماز پڑھے گا۔

۵۔ سفر کسی حرام کام کے لئے نہ ہو یا سفر کرنے سے کوئی نقصان پہونچے۔ بیوی شوہر کی اجازت کے بغیر۔ بیٹا یا بیٹی ماں یا باپ کے منع کرنے کے باوجود سفر کرے ان میں نافرمانی شرط ہے تو نماز پوری پڑھے۔ البتہ اگر حج کا سفر ہو تو نماز قصر ہوگی۔

٦۔ مسافر خانہ بدوش نہ ہو۔ البتہ اگر بھیڑ بکریاں چرانے والا ہو اور ان کے چارے کے لئے آٹھ فرسخ سفر کرے تو نماز قصر پڑھے لیکن اس میں شرط ہے کہ اس کے ساتھ گھر گرہستی کا سامان بھی ہو۔

۷۔ سفر اُس کا مشغلہ نہ ہو جیسے ڈرائیور، ساربان وغیرہ۔

۸۔ یہ کہ مسافر حدترخّص پر پہونچ جائے لیکن وطن کے علاوہ دوسری جگہ پر حِدترخّص کا اعتبار نہیں۔ جیسے ہی جائے قیام سے نکلے تو نماز قصر ہوگی۔ اگر شہر یا گاؤں سے اتنی دور نکل جائے کہ جو آواز سنائی دے اُسے پہچان نہ سکے کہ اذان ہے یا آواز یا کسی اور چیز کی تو نماز قصر پڑھے۔

مختلف احکام:۔ جو شخص جانتا ہو کہ وہ مسافر ہے اور یہ بھی جانتا ہو کہ نماز قصر پڑھنی ہے اگر وہ بھول کر نماز تمام پڑھے تو اُس کی نماز باطل ہے۔☆ جس مسافر نے نماز نہ پڑھی ہو اور وہ

وقت ختم ہونے سے پہلے اپنے وطن میں یا اس جگہ پہونچے جہاں دس دن رہنے کا قصد ہوتو وہ پوری نماز پڑھے☆ جو مسافر چار رکعتی نماز شروع کرے اور اس نماز کی حالت میں یاد آئے کہ وہ مسافر ہے یا اِس بات کی طرف توجّہ ہوجائے کہ اُس کا سفر آٹھ فرسخ ہے پس اگر وہ تیسری رکعت کے رکوع میں نہ پہونچا ہوتو اِس نماز کوبطور قصر تمام کرے اور اگر تیسری رکعت کے رکوع میں پہونچ چکا ہوتو نماز باطل ہے اوراگر اس کے بعد ایک رکعت کا بھی وقت باقی ہوتو دوبارہ نماز قصر پڑھے۔

روزہ

واجب روزے:-نو کی تعداد میں ہیں۔۱۔رمضان المبارک کے روزے۔۲۔رمضان المبارک کے قضا روزے۔۳۔اعتکاف کے تیسرے دن کا روزہ۔۴۔حج میں قربانی کے بدلے کفّارہ کے دس روزے۔۵۔نذر عہد وقسم کے روزے۔۶۔کفّارے کے روزے۔۷۔بڑے بیٹے پر والدین کے روزے۔۸۔کسی شخص کے وہ روزے کہ جن کی اُجرت لی ہو۔۹۔حج میں اونٹ کی قربانی کے بدلے میں کفّارہ کے اٹھارہ روزے۔

حرام روزے:-۱۔عید فطر اور عید قربان کے دنوں کے روزے۔۲۔جس دن کے لئے یہ طے نہ کرسکے کہ آخری شعبان ہے یا پہلی رمضان، اس دن رمضان کی نیت سے روزہ رکھنا حرام ہے۔۳۔اس عورت کا روزہ کہ جس سے مرد کا حق ضائع ہوتا ہو (یعنی جماع) اور واجب ہے کہ اگر شوہر کا حق نہ بھی ضائع ہوتا ہوتب بھی شوہر کی اجازت کے بغیر عورت مستحب روزے نہ رکھے۔۴۔اگر اولاد کے مستحب روزے ماں باپ یا دادا کی زحمت کا سبب بنیں تو حرا ہیں۔۵۔معصیت کی نذر کا روزہ۔۶۔چپ رہنے کا روزہ۔۷۔وصال کا روزہ یعنی بغیر افطار کئے دو دن کا روزہ۔۸۔ماہ ذی الحجہ کے ایام تشریق۔۱۱۔۱۲۔۱۳ تاریخ کے روزے۔

مُستحب روزے:-۱۔ہر مہینے کی جمعرات اور جمعہ کا روزہ۔۲۔چاند کی دسویں کے بعد بُدھ کا روزہ۔جوشخص یہ روزہ نہ رکھے مستحب ہے کہ قضا بجالائے اب اگر اس پر بھی قدرت نہ ہوتو فی روزہ ایک مُد کھانا یا ۶/۱۲ چنے کے برابر سکہّ دار چاندی کسی مسکین کو دے۔۳۔چاند کے ہر

مہینے کی تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں کا روزہ۔۴۔ رجب، شعبان کے مہینوں کا روزہ۔۵ نوروز کے دن۔۶۔ چوتھی شوال سے نویں شوال تک۔۷۔ پچیسویں اور اُنیسویں ذی قعدہ۔۸۔ پہلی اور نویں ذی الحجہ عرفہ کے دن۔۹۔ عید غدیر۔۱۰۔ عید مباہلہ ۲۴ ذی الحجہ۔۱۱۔ پہلی تیسری اور ساتویں محرّم۔۱۲۔ ۱۷ ربیع الاوّل، روزِ ولادتِ آنحضورؐ۔۱۳۔ پندرہویں جمادی الاولیٰ۔۱۴۔ روزِ مبعث ۲۷ رجب۔

چند ضروری احکام

☆اگر کسی کو معلوم ہو کہ روزہ اُس کے لئے مضر نہیں ہے اگرچہ ڈاکٹر اس کو کہے کہ روزہ رکھنا مضر ہے وہ روزہ رکھے۔ اور اگر کسی کو یقین یا گمان ہو کہ روزہ رکھنا مضر ہے اور ڈاکٹر کہے کہ مضر نہیں ہے تو روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔☆اگر احتمال ہو کہ روزہ مضر ہے اور لوگوں کے پاس بھی اُس کا روزہ رکھنا مضر ہو تو روزہ نہ رکھے۔

اِن درجِ ذیل باتوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے: ۱۔ کھانا اور پینا۔۲۔ جماع۔ ۳۔ استمناء یعنی کسی بھی طرح جان بوجھ کر منی نکالنا۔۴۔ خدا، پیغمبر اور آپؐ کے جانشینوں پر اور جناب سیّدہؑ پر جھوٹ باندھنا۔۵۔ گردوغبار حلق تک پہونچانا۔۶۔ پورا سر پانی میں ڈبودینا۔۷۔ صُبح کی اذان تک جنابت، حیض یا نفاس پر باقی رہنا۔۸۔ اینما یعنی کسی بہنے والی چیز سے حقنہ کرانا۔۹۔ قے کرنا۔

مکروہ امور:۔ یہ تعداد میں گیارہ ہیں۔۱۔ آنکھ میں دوا ڈالنا، سرمہ لگانا۔۲۔ ایسے کام کرنا کہ جس سے بدن میں سُستی پیدا ہو مثلاً خون نکالنا یا حمّام میں جانا۔۳۔ ناک میں چڑھانے کی دوا انفیہ اور نسوار استعمال کرنا جبکہ اس کو یہ معلوم نہ ہو کہ یہ حلق تک پہونچے گی اگر علم ہو کہ حلق تک پہونچے گی تو ناجائیز ہے۔۴۔ خوشبودار گھاس کو سونگھنا۔۵۔ عورت کا پانی میں بیٹھنا۔۶۔ خشک چیز کا شافہ لینا۔۷۔ جسم کے کپڑوں کا تر کرنا۔۸۔ دانت نکلوانا یا کوئی بھی ایسا کام کرنا کہ جس سے منہ سے خون آجائے۔۹۔ تر لکڑی سے مسواک کرنا۔۱۰۔ پانی یا کوئی چیز بغیر وجہ کے منہ میں ڈالنا۔۱۱۔ اپنی بیوی سے پیار کرنا۔

شرائط صحت روزہ:-۱۔عقل۔پس اگر دن کے کسی حصّے میں دیوانہ ہوتو روزہ صحیح نہیں ہے۔۲۔ اسلام ۔۳۔ایمان۔۴۔ اگر عورت ہوتو تمام دن حیض و نفاس سے پاک ہو۔ ۵۔ایسے سفر میں نہ ہو کہ جہاں نماز قصر پڑھی جاتی ہو۔

جہاں روزہ واجب نہیں :-☆جو شخص بڑھاپے کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا یا اس کے لئے رکھنا مشقت کا سبب ہے۔ اس صورت میں اسے فی روزہ ایک مُد کھانا فقیر کو دینا ہوگا☆ جس شخص نے بڑھاپے کی وجہ سے روزے نہ رکھے ہوں اگر رمضان کے بعد روزے رکھ سکے تو احتیاط مستحب ہے ہ قضا بجالائے ☆ اگر کوئی شخص بیماری کی وجہ سے پیاس کو برداشت نہ کرتا ہو یہ بھی فی روزہ ایک مُد کھانا فقیر کو دیدے ☆ جس عورت کو بچّہ ہونے والا ہو اور روزہ سے حمل کو نقصان پہونچے اس کو بھی فی روزہ ایک مُد کھانا فقیر کو دینا ہے ☆ وہ عورت جو بچّہ کو دودھ پلاتی ہو چاہے یہ دایہ ہو یا اپنی ماں اگر اس کے روزہ سے بچّہ مضر اثرات کا شکار ہوگا تو روزہ واجب نہیں ہے۔ یہ ہر روز کے بدلے ایک مُد کھانا فقیر وک دیدے۔

چند احکام:-☆روزے کی نیت کی دل میں گذارنا یا اس کے الفاظ دل میں گذارنا ضروری نہیں ۔۲۔ ماہ مُبارک کے روزے کی نیت کا وقت ابتداء شب سے لیکر صبحِ صادق تک ہے۔☆ مستحبی روزے کی نیت کا وقت رات کے شروع ہونے سے لیکر دوسرے دن مغرب سے پہلے اتنی دیر تک ہے جس میں نیت کر سکے☆ جو شخص جنب ہو اور جان بوجھ کو صبح کی اذان تک غسل نہ کرے یا جو تیمّم پر مجبور ہو اور تیمّم نہ کرے تو اُس کا روزہ باطل ہے☆ اگر کوئی شخص ماہِ صیام کی شب میں جنب ہو جائے اور قصداً غسل نہ کرے یہاں تک کہ وقت کم رہ جائے تو واجب ہے کہ وہ تیمّم کر کے روزہ رکھ لے اور اس کی قضا بھی بجالائے ☆ جب وقت نہ ہو اور اپنے آپ کو جُنب کر لے تو ایک تو اُس کا روزہ باطل ہے ساتھ ہی قضا اور کفارہ بھی واجب ہے☆ جو شخص رمضان کی رات میں جنُب ہوا اور اُسے معلوم ہے کہ اگر سو جاؤں تو صُبح تک نہیں اُٹھوں گا اب اگر سو گیا اور صبح تک بیدار نہ ہوا اس کا روزہ نہ صرف باطل ہے بلکہ قضا اور کفّارہ بھی واجب ہے۔

کفّارہ: اس سے مراد یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے یا دو مہینے روزے رکھّے یا ساٹھ

مسکینوں کو پیٹ بھر کر کھا کھلائے۔ تیس دن تو مسلسل روزے رکھنے ہیں، اگر ان میں کوئی دن ایسا آیا کہ جس میں روزہ رکھنا حرام ہے یا وہ روزہ کا دن آجائے جس کے لئے اُس نے نذر، قسم یا عہد کیا تھا تو یہ تیس دن از سرِ نو رکھنے ہوں گے۔ البتہ باقی تی دنوں ٹھہر ٹھہر کر روزہ رکھ سکتا ہے۔ البتہ مسلسل روزوں میں اگر عورت ہو تو حیض ونفاس اور اگر مرد ہو تو جائیز سفر جو مجبوری کی حالت میں ہو اس کے تسلسل میں فرق نہیں ڈالے گا ☆ اگر روزہ دار اللہ یا رسولؐ پر عمداً جھوٹ کو منسوب کرے تو اس پر تینوں کفّارے واجب ہیں۔ ☆ اگر روزہ دار ماہ رمضان میں اپنی روزہ داری بیوی کو مجبور کر کے اس سے صحبت کرے تو اس پر ایک تو اپنا کفارہ دوسرا اس کی بیوی کا کفّارہ واجب ہے۔ اب اگر بیوی راضی ہو تو دونوں الگ الگ کفّارہ ادا کریں۔ ☆ دورانِ صحبت اگر بیوی راضی ہو جائے تو پھر واجب ہے کہ مرد دو کفارے دے اور بیوی ایک کفّارہ۔

وہ مقامات جہاں روزے کی قضا کرنا واجب ہے:- یہ تعداد میں دس ہیں۔

۱۔ جب روزہ دار رمضان کی شب میں جنّب ہوا ہو (جیسا کہ اوپر ذکر کر دیا گیا) ۔۲۔ ایسا کام جس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے بجا نہ لایا ہو لیکن روزے کی نیّت نہ کی ہو یا دکھاوے کی غرض سے روزہ دار بن گیا ہو یا سوچا ہو کہ روزہ نہیں رکھوں گا یا ایسا کام کرے جس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ ۳۔ رمضان میں غسلِ جنابت بھول جائے اور ایک دن یا کئی دن بغیر غسل کے روزہ رکھ لے۔ ۴۔ رمضان میں یہ تحقیق کئے بغیر کہ صبح ہوگئی ہے یا نہیں کوئی ایسا کام کرے جس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور بعد میں معلوم ہو کہ روزہ ٹوٹ گیا تھا یا یہ کہ تحقیق کے باوجود صبح کا گمان ہو کوئی ایسا کوئی کام کرے جس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور بعد میں معلوم ہو کہ صبح ہوگئی تھی تو بھی اس پر قضا واجب ہے بلکہ اگر تحقیق کے بعد اسے شک ہو کہ صُبح ہوگئی ہے اور کوئی ایسا کام کرتا رہے جس سے روزہ ٹوٹتا ہے اور بعد میں معلوم ہو کہ صُبح ہو چکی تھی۔ ۵۔ اگر کوئی شخص کہے کہ صُبح ہوگئی ہے لیکن روزہ دار کو اُس کے کہنے پر یقین نہ آئے یا وہ یہ سمجھے کہ یہ مزاح کر رہا ہے اور پھر ایسا کام کرتا رہے جس سے روزہ ٹوٹتا ہے اور بعد میں معلوم ہو کہ صُبح ہو چکی تھی۔ ۷۔ اندھا یا اندھے جیسا شخص کسی کے کہنے پر افطار کرے اور بعد میں معلوم ہو کہ اس وقت مغرب کا وقت نہیں ہوا تھا۔ ۸۔ جب مطلع

صاف ہو اور روزہ دار اندھیرے کی وجہ سے یقین کرے کہ مغرب کا وقت ہو گیا اور افطار کرے تو روزہ کی قضا لازم نہیں۔ ۹۔ اگر منہ کی خشکی دور کرنے کے لئے یا بغیر کسی ضرورت کے کُلّی کرے اور پانی بے اختیار حلق میں چلا جائے بنابر احتیاط واجب اس وقت بھی یہی حکم ہے جبکہ غیر نماز واجب کے لئے وضو کرتے وقت کلّی کرے اور پانی بے اختیار حلق میں چلا جائے اور اگر بھول گیا ہو کہ روزہ ہے اور پانی نگل لے یا واجب نماز کے وضو میں کلی کرے ور پانی بے اختیار حلق میں چلا جائے تو قضا واجب نہیں ہے۔ ۱۰۔ یہ کسی زبردستی یا مجبوری یا تقیہ کی وجہ سے افطار کرے۔

مُسافرت میں روزہ و نماز

قرآن مجید میں ارشاد ہو رہا ہے: **یاایُّھاالذین اٰمنو ا کُتب علیکم الصّیام کما کُتب علی الذین من قبلکم لعلّکم تتقون. ایاماً معدودات فمن کان منکم مریضاً اوعلیٰ سفرٍ فعدّةٌ من ایام اُخر وعلی الذین یطیقونه فدیة طعام مسکین فمن تطوّع خیراً فھو خیرلّهٗ وان تصوموا خیرلکم ان کنتم تعلمون. شھر رمضان الذی اُنزل فیه القراٰن ھدی للنّاس وبینٰتٍ من الُھدیٰ والفرقان فمن شھد منکُم الشھر فلیصمه ومن کان مریضاً اوعلیٰ سفر فعدّة من ایام اخر یرید اللّٰه بکم الیسر ولا یُرید بکم العسر ولتکملو العدّة والتکبّرو ا اللّٰه علی ما ھد تکم ولعّلکُم تشکرون** ۔سورۃ البقرہ آیات ۱۸۳ تا ۱۸۵)

اے ایمان لانے والو! تم پر روزہ رکھنا اسی طرح واجب کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلوں پر واجب کیا گیا تھا۔ تاکہ تم پرہیز گار بنو گنتی کے دن (میں) اس پر بھی جو شخص تم سے بیمار یا سفر میں ہو تو وہ اور دنوں میں گنتی پوری کرے اور ان کے ذمہ جن میں روزہ رکھنے کی طاقت نہیں ہے ایک مسکین کا کھانا کھلا دینا (اسکا) بدلہ ہے۔ جو شخص اپنی خوشی سے زیادہ نیکی کرے تو وہ اس کے لئے اور بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے بشرطیکہ تم سمجھو۔ ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو کل آدمیوں کو ہدایت دینے والا ہے اور اس میں ہدایت کی کھلی دلیلیں ہیں۔ اور حق و باطل کی تمیز جو شخص تم میں سے اس مہینے کو پائے تو اس چاہئے کہ روزہ رکھے اور جو

شخص بیمار ہو یا حالتِ سفر میں ہو اُسے چاہئے کہ وہ اور دنوں میں گنتی پوری کرے، اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور سختی نہیں چاہتا اور یہ چاہتا ہے کہ اس گنتی کو پوا کردو اور جو راہِ راست تم کو بتادی ہے اس پر خدا کی بڑائی بیان کرتے ہوتا کہ تم شُکر گذار ہوجاؤ۔

ان آیات پر غور کریں، اللہ تعالیٰ نے براہ راست مسافر میں قضا روزہ کرنے اور واپسی سفر پر اس قضا روزہ کو رکھنے کا حکم دیا ہے۔ پھر بھی چند احادیث کا درج کرنا محض اِس لئے ناگزیر ہے کہ اکثر و بیشتر یہ کہا جاتا ہے کہ اس کے بعد حکم رسول ؐ کی تعمیل کیا رہی۔

(۱) **عن عمر قال غزونا مع رسول اللّٰہ غزوتین فی رمضان یوم البدر یوم الفتح المکّۃ فافطرنا فیھا** ۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ کے ساتھ ہم نے دومرتبہ ماہ رمضان میں جہاد کے لئے سفر کیا ایک غزوہ بدر میں دوسری دفعہ فتح مکّہ کے موقع پر اور دونوں سفروں میں روزہ چھوڑ دیا۔

۲۔ **عن ابی امیہ قال کان رسول اللّٰہ یتغدی فی سفر و انا قریب منہ جالس فقال ھلم الی الغداء فقلت یا رسول اللّٰہ انی صائم فقال ھلم احدثک ما اللمسافر عندالـلّٰـہ ان اللّٰہ وصع عن اُمتی نصف الصّلوٰۃ والصیام فی السفرا صحابی** ابواُمیہ بیان کرتے ہیں ہیں کہ آنحضرتؐ ایک دفعہ سفر میں تھے اور آپ دن کو کھارہے تھے۔ میں بھی آنحضرتؐ کے پاس تھا آپؐ نے فرمایا آؤ کھانا کھاؤ میں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ میں روزے سے ہوں۔ حضرتؐ نے فرمایا آؤ (کھالو) میں تم سے بیان کرتا ہوں کہ مُسافر کو خدا نے کن باتوں سے معاف کردیا ہے۔ یقیناً خدا نے میری اُمّت میں حالت سفر میں آدھی نماز اور پورے روزے کو ساقط کردیا ہے۔

۳۔ **عامر بن مالک قال کنت عند نبی اللّٰہ صلعم فجاء ہ سائل فقال لہ النّبیؐ ھلم لنحدثک ان للّٰہ تعالیٰ قدوضع عن المسافر الصوم ونصف الصلوۃ ۔** عامر بن مالک بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرتؐ کی خدمت میں تھا آپؐ کے پاس ایک سائل آیا۔ اس سے آپؐ نے فرمایا، سُنو! میں تم سے بیان کئے دیتا ہوں کہ خدا نے مسافر سے پورے روزے

اور آدھی نماز ساقط کر دی۔

۴۔ عن ابن عمر ان رجل سأل النبی عن الصوم فی شهر رمضان فی السفر فقال له رسول اللّٰه افطر قال انی اقوی علی الصوم یا رسول اللّٰه فقال له رسول اللّٰه انت اقویٰ ام اللّٰه . ان اللّٰه تعالٰی تصدق بافطار الصّائم علی مرضی امتی ومافر هم اینحب احدکم ان یتصدق علی احد بصدقة ثم یظل یرد ها علیه ابن عمر کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضورؐ سے سفر میں روزہ رکھنے کے سلسلے میں سوال کیا تو حضرتؐ نے اس سے فرمایا روزہ نہ رکھا کرو۔ اس نے کہا رسول اللہؐ وہ اتنا مضبوط ہوں کہ سفر میں روزہ رکھ سکوں گا۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم زیادہ مضبوط ہو یا اللہ تعالیٰ ۔ اللہ نے تو میری اُمّت کے بیماروں اور مُسافروں پر یہ احسان کیا ہے کہ حکم دیا کہ یہ لوگ روزہ چھوڑ دیا کریں ۔ پھر کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات کو پسند کریگا کہ کسی پر کوئی احسان کرے پھر اس احسان کو اس پر واپس کرے (اسی طرح) خدا نے تم پر احسان کیا ہے کہ سفر میں روزہ سے بچا دیا ہے۔

۵۔ لما ان کان النبی مخرجه للفتح یعسفان اوبا لکدید نول قدحا وهو علی راحلته فی شهر رمضان جُعلت الرقاق تمربه والقدح علی یده ثم شرب قبلغه بعد ذالک ان ناساصاموا فقال اولئِکَ العاصون ثلاث مرات یعنی جب آنحضرتؐ فتح کے لئے عسفان یا کدید میں نکل آئے تو آپ کو ایک پیالہ دیا گیا اُس وقت آپ اپنی سواری پر تھے اور وہ مہینہ ماہ رمضان کا تھا حضرتؐ پیالہ لئے ہوئے روٹیاں کھانے لگے پھر پانی پی لیا اس کے بعد آپ کو معلوم ہوا کہ بہت صحابہ نے سفر میں روزہ رکھ لیا ہے تو آپ نے تین مرتبہ فرمایا وہ گنہگار ہیں۔

۶۔ عن عمرانه امر رجلا صام فی رمضان فی السفر ان یقضیه ایک شخص جو سفر میں تھا اس نے ماہ رمضان میں روزے رکھے حضرت عمر نے اُس کو حکم دیا کہ ان روزوں کی قضا کرنا۔

یہ جملہ احادیث اہل سنّت والجماعت کی معتبر کتاب اکنز العمال، کتاب الصّوم جلد ۴، ص ۳۲۸ سے لی گئی ہیں۔ اس کے لکھنے والے مُلّا علی متقی ہیں۔ ان احادیث کے بعد اب قطعاً کسی اعتراض کی گنجائش باقی نہیں رہتی ہے ۔ قرآن کریم کے صریح حکم اور فعل رسولؐ کی متابعت نہ کرنا

آخر انسان کو کس نہج پر لے کر عذاب وعقاب کا مستوجب بنادے گا **لقوم یتفکرون**۔

نمازِ عیدین

عید فطر اور عید قربان کی نمازیں امام عصرؑ کی موجودگی میں با جماعت واجب اور غیبتِ امامؑ میں مُستحب ہیں اس کو فرادیٰ اور با جماعت بھی پڑھ سکتے ہیں۔ اس کا وقت سورج نکلنے سے ظہر تک ہے یہ دو رکعت ہے پہلی رکعت میں سورۂ حمد پڑھنے کے بعد ضم سورہ جو بھی یاد ہو (لیکن بہتر ہے کہ سورہ حمد کے بعد یا تو سورہ والشّمس یا سبّح اسم) پڑھے اور دوسری رکعت میں سورہ رکعت میں سورے ختم ہونے کے بعد پانچ دفعہ تکبیر کہے اور ہر تکبیر کے بعد ایک قنوت پڑھے۔ پانچویں قنوت کے بعد تکبیر کہہ کر رکوع اور دو سجدے بجالائے اسی طرح دوسری رکعت میں بھی یہی طریقہ اپنائے پھر آخری دو سجدوں کے بعد تشہدّ اور سلام پڑھے۔ قنوت میں ہر وہ دعا پڑھ سکتا ہے کہ جو اُس کو یاد ہو لیکن بہتر ہے کہ یہ دعا پڑھے۔ **اَللّٰھُمَّ اَھْلَ الْکِبْرِیَآءِ وَالْعَظَمَةِ وَاَھْلَ الْجُوْدِ وَالْجَبَرُوْتِ وَاَھْلَ الْعَفْوِوَالرَّحْمَةِ وَاَھْلَ التَّقْویٰ وَالْمَغْفِرَةِ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ ھٰذَاالْیَوْمِ الَّذِیْ جَعَلْتَهُ لِلْمُسْلِمِیْنَ عِیْدًا وَّ لِمُحَمَّدٍصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ ذُخْرًاوَّشَرَفًاوَکَرَامَةً وَّمَزِیْدًااَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُدْخِلَنِیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ اَدْخَلْتَ فِیْهِ مُحَمَّدًاوَّاٰلَ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُخْرِجَنِیْ مِنْ کُلِّ سُوْٓءٍ اَخْرَجْتَ مِنْهُ مُحَمَّدًاوَاٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُکَ عَلَیْهِ وَعَلَیْھِمْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَمَاسَئَلَکَ بِهٖ عِبَادُکَ الصّٰالِحُوْنَ وَاَعُوْذُبِکَ مِمَّااسْتَعَاذَمِنْهُ عِبَادُکَ الْمُخْلِصُوْنَ.**

مستحب ہے کہ نماز عید بلند آواز سے پڑھی جائے۔ عید فطر کی رات میں مغرب اور عشاء کے بعد اور دن میں صبح کی اور عید کی نماز کے بعد یہ تکبیریں کہے: **اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا ھَدَانَا وَلَهُ الشُّکْرُ عَلٰی مَا اَوْلِیٰنَا.**

مستحب ہے کہ عید کی نماز زیر آسمان اور فرش کردہ زمین پر نہ پڑھی جائے۔ جس راستے سے عید کی نماز کے لئے گیا ہو اُس راستے سے واپس نہ آئے۔ جب کوئی شخص نماز عید جماعت میں

پڑھ رہا ہو وہ سورہ حمد اور ضم سورہ نہ پڑھے ۔ جب کوئی شخص عید کی نماز میں اُس وقت پہونچے کہ امام چند تکبیریں کہہ چکا ہوتو اس کو چاہیے کہ جب امام رکوع میں چلا جائے تو جتنی تکبیریں اور قنوت امام کے ساتھ نہیں پڑھی ہوں اب پڑھ لے۔قنوت میں صرف ایک بار **سُبحان اللّٰہ یا الْحَمْدُ اللّٰہ**۔ پڑھے اسی طرح کوئی شخص اُس وقت داخِل جماعت ہوجائے اور امام رکوع میں ہوتو نیت کر کے تکبیر کہے اور رکوع میں چلا جائے ۔ اگر سجدہ یا تشہد بھول جائے تو اس کو بعد از نماز بجالائے ۔البتہ اس میں واجب نمازوں کی طرح سجدہ سہونہیں ہے۔

قابل غور حدیث:-كان علی یمشی فی خمسة حافیا ویعلق نعله بیده الیسریٰ یوم الفطر و النحرو الجمعة وعندالعیادة وتشیع الجنازه و یقول انها مواضع اللّٰه احب ان اكون فیها حافیا ۔حضرت علیؑ پانچ جگہوں پر اپنی نعلینِ مبارک بائیں ہاتھ میں اُٹھا کر تشریف لے جاتے تھے۔عیدین (عید الفطر اور عید قربان) نماز جمعہ پڑھنے کے لئے ،مریض کی عیادت کو جانے کے وقت۔اور جنازہ کے پیچھے پیچھے چلنے کے وقت ۔اور فرماتے تھے یہی وہ خدائے قدوس کی جگہیں ہیں۔ میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ میں ننگے پیر ان جگہوں پر چلا جاؤں۔ (بحار الانوار جلد۹ ،ص۵۲۰)

گناھانِ کبیرہ

عمر بن عبیدہ بصری ایک دن صادقِ آلِ محمدؐ کے پاس گئے ۔امامؑ اس وقت محوِ نماز تھے۔ نماز سے فراغت کر کے عمر بن عبیدہ بصری نے سورہ شوریٰ آیت ۳۷ تلاوت کی **والذین یجتنبون كبائر الاثم والفواحش** (اور جولوگ بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں) تو امامؑ نے فرمایا خاموش کیوں ہوگئے؟ اُس نے عرض کی کہ میں چاہتا ہوں کہ اس کی تفصیل کتابِ خدا سے معلوم کروں۔فرمایا اچھا،اے عُمر سُنو!۔

۱۔ اللہ تبارک تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے **اِنَّ اللّٰهَ لَا یغفران یشرک به** (سورۂ نساء آیت ۴۸) یعنی خدا اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ شریک کرلیا جائے۔

۲۔رحمت سے مایوس ہونا: جیسا کہ ارشاد کیا جارہا ہے **اِنَّهٗ لا یأس من روح اللّٰه الّا القوم**

الکافرین (سورہ یوسف آیت ۸۷) خدا کی رحمت سے سوائے کافر کے کوئی نا اُمید نہیں ہوتا۔

۳۔عذابِ خدا سے بے خوف ہونا: ارشاد ہورہا ہے۔ **فلا یا من مکر اللّٰہ الّا القوم الخاسرون** (سورہ اعراف آیت ۹۹)۔خدا کے عذاب سے گھاٹا اُٹھانے والے ہی بے خوف ہوتے ہیں۔

۴۔عقوق الوالدین: -**وبراً بوالدتی ولم یجعلنی جباراً شقیًّا** (سورہ مریم آیت ۳۲) اللہ نے مجھے ماں کا فرماں بردار بنادیا اور سرکش و نافرمان نہیں بنایا۔

۵۔ نفس محترم کا قتل: - **ومن یقتل مومنًا متعمدًا فجزاءُ ہٗ جھنّم خالداً فیھا** (سورۂ نساء آیت ۹۳) جس نے کسی مومن کو قتل کردیا اس کا سلسلہ ابدی جہنم ہے۔

۶۔ تہمتِ زِنا: - **اِن الذین یرمون المحصنٰت الغٰفلٰت المومنات لعنوا فی الدنیا و الاٰخرة ولھم عذاب عظیم** (سورہ نور آیت ۲۳) جولوگ پاک دامن، بےخبر اور ایماندار عورتوں پر زنا کی تہمت لگاتے ہیں ان کے لئے دنیا و آخرت میں لعنت کے ساتھ ساتھ عذاب عظیم ہے۔

۷۔ مالِ یتیم: -**ان الّذین یا کلون اموال الیتامیٰ ظلما انما یا کلون فی بطونھم ناراً وسیصلون سعیرا** (سورہ نساء آیت ۱۰)۔ جولوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ انگاروں سے بھرتے ہیں، عنقریب واصلِ جہنّم ہوں گے۔

۸۔ بھاگنا: - **ومن یّولّھم یومئذٍ دبرہ الّا متحرفاً لقتال او متحیزا الیٰ فِئَةٍ فقد بآء بغضب من اللّٰہ وماوٰہ جھنّم وبئس المصیر** ۔(سورہ انفال آیت ۱۶)۔اس شخص کے سوا جولڑائی کے واسطے کترائے یا کسی جماعت کے ملنے کا موقع نکالے جو شخص بھی دشمن کو پیٹھ دکھائے وہ یقینی خدا کے غضب میں آگیا۔اس کا ٹھکانا جہنّم ہے اور کتنا ہی بُرا ٹھکانا ہے۔

۹۔ سودخواری: - **الّذی یا کلون الربٰوا لا یقومون الّا کما یقوم الذی یتخبطه الشیطان من المسّ** (سورہ بقرہ آیت ۲۷) جولوگ سود کھاتے ہیں وہ قیامت کے دن کھڑے نہ ہوسکیں گے مگر اس شخص کی طرح جس کو شیطان نے لپٹ کر مخبوط کر دیا ہو۔

۱۰۔جادو:- **ولقد علموا لمن اشتراه ماله فی الاخرۃ من خلاق** (سورۂ بقرہ آیت۱۰۲)
حقیقتاً وہ جانتے ہیں کہ جوشخص اس سحر کا خریدار ہو اس کے لئے آخرت میں کوئی حصّہ نہیں ہے۔

۱۱۔ زنا:- **ومن یفعل ذٰلک یلق اثامًاہ یضٰعف له الْعذاب ویوم القیامة ویخلد فیه مهانا** (سورہ فرقان آیت ۶۸،۶۹) جوشخص (زنا) کرے گا وہ اپنے گناہ کا مزہ چکھے گا اور روز قیامت اس کا عذاب دوگنا کردیا جائے گا اور اس میں ہمیشہ ذلیل ہوکر رہے گا۔

۱۲۔جھوٹی قسم:-**الذین یشترون بعهد اللّٰه وایمانهم ثمنا قلیلاً اولٰئِکَ لا خلاق هم فی الاخرة** (آل عمران آیت ۷۷) جولوگ اپنے عہد اور قسموں کے بدلے میں جوانہوں نے خدا کے ساتھ کیا تھا تھوڑا سا مال دُنیا لے لیتے ہیں ان لوگوں کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

۱۳۔خیانت:-**ومن یغلل یات بما غل یوم القیامة** (آل عمران آیت ۱۶۱) جوشخص خیانت کرے گا قیامت کے روز وہی چیز خدا کے سامنے لانا ہوگی۔

۱۴۔زکوٰۃ (فطرہ) کوروکنا:-**یوم یحمیٰ علیها فی نار جنهم فتکوی بها جبا ههم وجنوبهم وظهورهم** (سورہ توبہ آیت ۲۵) جس دن وہ سونا چاندی آگ میں تپایا جائے گا اور اس سے اُن کی پیشانیاں، پہلو اور پٹھے داغے جائیں۔الخ

۱۵۔جھوٹی گواہی:-**من یکتمها فانه اٰثم قلبه** (سورہ بقرہ آیت۲۸۳) جوگواہی کو چھپائے گا بے شک اُس کا دل گنہگار ہے۔

۱۶۔شراب خواری

۱۷۔عمداًنماز واجب کوترک کرنا۔

۱۸۔کسی بھی فعل واجب کوترک کرنا۔

۱۹۔عہد کوتوڑنا۔

۲۰۔قطع رحم کرنا:-**والذین ینقضون عهد اللّٰه من بعد میثاقه ویقطعون ما امراللّٰه به ان یوصل ویفسدون فی الارض اولئِکَ لهم اللعنة ولهم سوء العذاب** (سورہ رعد آیت ۲۵) جولوگ خدا کے ساتھ عہدو پیمان کو پکّا کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور جن

تعلقات باہمی کے قائم رکھنے کا خدا نے حکم دی اہے انہیں قطع کرتے ہیں اور روئے زمین پر فساد پھیلاتے پھرتے ہیں۔ایسے ہی لوگ ہیں جن کیلئے بُرا گھر جہنم ہے۔

اِن گناہانِ کبیرہ کے علاوہ علماء نے مزید گناہ بھی مختلف کتابوں میں تحریر فرمائے ہیں جن میں چند اِس طرح ہیں:- ۱۔ اولیاء خدا سے جنگ کرنا۔۲۔گناہانِ صغیرہ پر اصرار کرنا۔۳۔گناہ کرنے کو معمولی سمجھنا۔۴۔ظالموں کی مدد کرنا۔۵۔ظالموں کی طرف سے حاکم بننا۔۶۔ ظالموں کی طرف جھکاؤ پیدا کرنا۔ ۷۔ ملاوٹ کرنا۔ ۸۔ریا کاری کرنا۔۹۔ اغلام بازی کرنا۔۱۰۔ زنا میں واسطہ بننا۔ ۱۱۔جُوا کھیلنا۔ ۱۲۔ لہو و لب میں مشغول رہنا۔۱۳۔تکبّر کرنا۔ ۱۴۔ اسراف کرنا۔ ۱۵۔فضول خرچی کرنا۔ ۱۶۔ غیبت کرنا۔ ۱۷۔ بہتان بازی اور الزام تراشی کرنا۔۱۸۔مومن کو گالی دینا۔ ۱۹۔ مومن کو ذلیل کرنا۔۲۰۔ خدا رسولؐ اور ائمہؑ کے متعلق جھوٹ بولنا۔۲۱۔ چغل خوری۔ ۲۲۔غیر خدا کے نام کا ذبیحہ کھانا۔۲۳۔خون پینا۔۲۴۔ چوری کرنا۔ ۲۵۔گانے والے کواُجرت دینا وغیرہ۔

گناھانِ کبیرہ پر ایك صحیح تبصرہ

ایک دن صحابِی رسولؐ عبداللہ بن مبارک بہلول کو دیکھنے کے لئے صحرا میں گئے۔ دیکھا بہلول سروپا برہنہ اللہ اللہ کہتا ہے۔عبداللہ نے سلام کیا۔ بہلول نے جوابِ سلام دے کر پوچھا، کون ہے عبداللہ نے کہا میں صحابِی رسولؐ عبداللہ بن مبارک ہوں۔آپ سے کوئی ایسی نصیحت سننا چاہتا ہوں جس سے دنیا سے بیزار ہوکر آخرت کی طرف راغب ہوسکوں۔ بہلول نے جواب دیا کہ لوگ تو مجھے دیوانہ کہتے ہیں میں کیا نصیحت کروں۔عبداللہ نے کہا حضرت وہ لوگوں کا خیال ہے میرا نہیں، مجھے کوئی نصیحت کریں۔ یہ سنکر بہلول نے کہا اچھا۔لیکن نصیحت کرنے سے پہلے آپ مجھ سے چار شرط کریں اور وعدہ کرلیں کہ میں اِن چار شرائط سے کبھی دستبردار نہیں ہوں گا پھر جو بھی تو گناہ کرے گا وہ قطعاً نہیں لکھا جائے گا۔عبداللہ نے کہا فرمایئے۔ بہلول نے کہا:

پہلی شرط۔ جب تو گناہ کرنے کا ارادہ کرے تو اللہ کی روزی کھانے سے باز آجا۔عبداللہ نے یہ سُنکر کہا، حضرت پھر رزق کہاں سے کھاؤں گا۔ بہلول نے کہا عبداللہ تو مردِ عاقل ہے جس

خدا کی روز کھاتا ہے اُسی کی معصیت کرتا ہے اب تو ہی بتا کیا یہی شرطِ بندگی ہے۔

دوسری شرط ۔ جب گناہ کرنے کے لئے تو نکلے تو ملکِ خدا سے نکل کر کرنا۔عبداللہ نے کہا یہ شرط مشکل ہے کیونکہ جہاں جاؤں وہاں ملکِ خدا ہے۔

تیسری شرط ۔اچھا پھر وہاں گناہ کرلے جہاں خدا نہ دیکھتا ہو۔عبداللہ نے کہا حضرت ، خدا تو ہر جگہ دیکھتا ہے۔

چوتھی شرط۔ جب ملک الموت آجائے تو اس سے ثواب کرنے کی مہلت طلب کرلے۔ عبداللہ نے کہا حضرت یہ شرط بھی مشکل ہے۔ یہ چاروں شرائط بیان کرنے کے بعد بہلول نے ایک آہ بھری اور حسرت سے کہا۔عبداللہ ابن مبارک اِنہیں شرائط نے تو مجھے گھر سے بے گھر کردیاہے۔ (انوارالشہادت)

آدابِ دُعا

۱۔ دعا کا حکم :**وَاِذا سئلک عبادی عنّی فانّی قریب اجیب دعوۃ الداع اِذا دعانی فلیستجیبوالی۔**

جب میرے بندے میرے بارے میں تم سے پوچھیں تو کہہ دیجئے کہ ان کے پاس ہی تو ہوں اور جب کوئی مجھ سے دعا مانگتا ہے تو میں دعا کرنے والے کی دعا سنتا ہوں اور قبول کرتا ہوں۔

۲۔اَمَن یُّجیب المضطر اِذا دعاہ و یکشف السوءِ ۔

وہ کون ہے کہ جب لاچار دعا کرے تو اس کے دکھ درد کو دور کردیتا ہے۔

۳۔وَقَالَ ربکم ادعونی استجب لکم ۔

تمہارا رب کہتا ہے کہ مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کرونگا۔

۴۔ادعواربکم تضرعا و خیفۃ ۔

تم اپنے رب کو عاجزی کے ساتھ چُپکے چُپکے پکارو۔

۵۔ ھو الحی لَا اِلٰہ اِلّا ھو فادعوہ مخلصین لہ الدّین۔

وہی تو ہے جو ہمیشہ رہے گا جس کے سوا کوئی معبود نہیں لہٰذا صدق نیت سے عبادت کر کے اُس

سے دعا مانگو۔

۲۔قل لا یعبؤا بکم ربی لولادعاؤکم فقد کذبتم فسوف یکون لزاماً۔

اے رسولؐ کہدو کہ اگر تم نہیں دعا مانگتے تو میرا پروردگار بھی تمہاری کوئی پرواہ نہیں کرتا تم نے جھٹلایا جس کا وبال جلد ہی تمہارے سر پڑے گا۔

آنحضورؐ فرماتے ہیں: **الدعآءِ سلاح المؤمن وعمود الدّین۔**

دعا مومن کا ہتھیار اور دین کا ستون ہے۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: **الدّعآء ترس المؤمن ومتی تکثر قرع الباب یفتح لک۔**

دعا مومن کی سپر ہے۔ جب تم مسلسل دروازہ کھٹکھٹاؤ گے تو وہ تمہارے لئے کھول دیا جائے گا۔

حضرت علیؑ بن الحسینؑ فرماتے ہیں: **ان الدّعآء لیرد البلاء**۔ دعا بلاء ومصیبت کو ٹال دیتی ہے۔

حضرت امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں: **افضل العبادۃ الدعآء** ۔ دعا بہترین عبادت ہے۔

صادقِ آلِ محمّدؑ فرماتے ہیں: **الدعآء انفد من السنان الحدید**۔ دعا تیز دھار والی اَنی سے بھی زیادہ مؤثر اور کارگر ہوتی ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہیں: **علیکم بالدعآءِ فان الدعآ ء والطلب الی الله یرد البلاء۔**

لازماً تمہیں دعا مانگنا چاہئے کیونکہ اللہ سے طلب اور دعا، بلاء ومصیبت کو ٹال دیتی ہے۔

حضرت امام رضاؑ فرماتے ہیں: **علیکم بسلاح الانبیاء فقیل وما سلاح الانبیاء ؟ قال الدّعا**۔ تمہیں انبیاء کے ہتھیار سے آراستہ ہونا چاہئے ۔ پوچھا گیا، وہ ہتھیار کیا ہے۔ فرمایا دُعا۔

یکسوئی قلب کی ضرورت

آنحضورؐ فرماتے ہیں: **ان اللّٰهَ لا یستجیب الدّعا من قلب لاہ** جب دل دوسری طرف مائل ہوں تو اللہ تعالیٰ دعا کو قبول نہیں کرتا ہے۔

صادقِ آلِ محمّدؑ فرماتے ہیں: **ان العبد لیکون له الحاجة الی اللّٰه فیبدأ بالثناء علی اللّٰه والصّلٰوۃ علی محمّد واٰل محمّد حتیّٰ ینسی حاجته فیقضیها اللّٰه له من غیر ان یسأ له ایاه** ۔ بندے کو جب خدا سے کوئی حاجت ہوتی ہے اور وہ قبل دعا الہ کی حمد وثنا محمّدؐ وآل محمّدؑ

کے درود میں مشغول ہوکر اپنی حاجت فراموش کر دیتا ہے تو اللہ اُس کی حاجت روائی کر دیتا ہے بغیر اس کے کہ وہ اپنی حاجت بیان کرے۔

حدیث قدسی میں ارشاد ہے: **من شغله ذكری عن مسئلتی اعطیته افضل ما اعطی السآئِلین** ۔ جو شخص میرے ذکر میں اس طرح کھو جائے کہ اُسے دعا کا خیال نہ رہے تو جو میں سوال کرنے والوں کو دیتا ہوں اُس سے زیادہ اُس کو دے دیتا ہوں۔

وسیله کی ضرورت

امام موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہیں: حاجت مانگنے سے پہلے دعا اس طرح پڑھی جائے:

اللّٰھُمَّ اِنی اَسئَلک بحق محمد وعلی فان لهما عندک شانا من الشان وقدرا من القدر فبحق ذٰالک الشان وبحق ذٰالک القدر ان تصلّی علیٰ محمَّد وَاٰلِ محمّد ۔اے اللہ میں تجھے محمّد اور علیؑ کا واسطہ دیتا ہوں کیونکہ ان کی تیرے نزدیک بڑی قدر ومنزلت ہے لہٰذا اسی قدر ومنزلت کے پیش نظر تو محمّدؐ وآلِ محمّدؐ پر رحمت نازل فرما۔

امام زین العابدینؑ کی دعا اِس طرح شروع ہوتی ہے۔ **اللّٰھُمَّ فَاِنِّیْ اتقرب اِلیک بالمحمد یة الرفیعة والعلویة البیضاء واتوجه الیک بهما ان تعیذنی من شرّ کذا کذا** ۔اے اللہ محمّدؐ کی بلند پایہ عظمت اور علیؑ کے درخشاں مرتبہ کے واسطے تجھ سے تقرب کا خواستگار ہوں اور ان دونوں کے وسیلے سے تیری طرف متوجہ ہوں تا کہ تو مجھے ان چیزوں کی بُرائی سے پناہ دے جن سے پناہ مانگی جاتی ہے۔

قرآن مجید میں وسیلہ پکڑنے کا صریح حکم دیا گیا۔ **یا ایُّھا الّذِیْنَ اٰمَنُوْااتّقوا اللّٰه وابتغوا اِلَیْهِ الوسیلة وجاهدوا فی سبیل اللّٰه لعلّکم تفلحون** (سورۂ المائدہ) اے ایمان لے آنے والوتقویٰ اختیار کرو اور اللہ تک پہونچنے کے لئے وسیلہ تلاش کرو اور اللہ راہ میں جہاد کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔

بہترین ذریعہ محمّد مصطفٰےؐ اور اُن کی آل ہے

۱۔ بیہقی نے دلائل النبوۃ میں بیان کیا ہے کہ جب آدم نے اپنی خطا کا اقرار کیا اور عرض

کیا یا اللہ العالمین میں تجھ سے بحق محمدؐ سوال کرتا ہوں کہ میرا گناہ بخش دے۔اللہ نے فرمایا اے آدم! تو نے کیونکر جانا کہ محمدؐ کون ہیں حالانکہ ہم نے ابھی محمدؐ کو پیدا بھی نہیں کیا۔آدم نے عرض کیا، اے اللہ جب تو نے اپنی قدرت سے مجھ کو خلق کیا اور میرے بدن میں روح ڈالی، میں نے اپنا سر اُٹھایا تو میں نے دیکھا، عرش کے پایوں پر لکھا ہوا ہے۔ **لا الٰہ الّا اللّٰہ محمّد رسول اللّٰہ** ۔پس میں نے جانا کہ تو اپنے نام کے ساتھ نہ ملائے مگر اس کا نام جو سب مخلوق سے تیرے نزدیک محبوب ہوگا۔ اللہ نے یہ سنکر کہا تو نے سچ کہا بے شک محمدؐ ہمارے نزدیک سب خلائق سے زیادہ محبوب ہے بعض کلمات میں یہ ہے کہ حضرت آدمؑ نے کہا **الٰھی بحرمت محمّدؐ و آلہ اغفرلی** ۔اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول کی۔(جذب القلوب، ص۲۰۳۔مودۃ القربیٰ سورہ۱۴،ص ۱۱۹)

۲۔ایک اندھے نے آنحضورؐ کی حیات طیبہ میں آنحضرتؐ کا وسیلہ پکڑ کر اللہ سے دعا کی اللہ تعالیٰ نے اُس کی آنکھیں روشن کیں۔(مترجم سنن ابن ماجہ جدل اول ۴۶۶)

۳۔ **وعن جابر قال کان رسولؐ اللّٰہ یقول توسّلو ا بمحبتنا الی اللّٰہ تعالیٰ واستشفعوا بنا فان بنا تکرمون وبنا تحیون وبنا ترزقون فاِذا غاب مناغائب فمحبونا امنا ئنا غِدًا کلّھم فی الجنة** ۔ جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ فرمایا کرتے تھے، اے لوگو ہماری محبت کو اللہ کی طرف اپنا وسیلہ بناؤ اور ہماری شفاعت طلب کرو کیونکہ ہمارے ہی سبب سے تمہارا اکرام کیا جاتا ہے اور ہمارے ہی سبب سے تم کو زندگی عطا ہوتی ہے اور ہمارے ہی سبب سے تم کو رزق دیا جاتا ہے پس جب ہم میں سے کوئی غایب ہونے والا غائب ہوتو محبّ ہمارے امین ہیں وہ سب کے سب کل قیامت کے دن جنّت میں ہوں گے ۔ (مودۃ القربیٰ۔میر السیّد علی ہمدانی المودۃ الثانیہ،ص۲۷)

۴۔(ترجمہ متن عربی) مجاہد ابن عباس س نقل کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا اور اُن کے پیکر میں روح ڈال دی تو حضرت آدمؑ چھینک کر الہام ربانی سے شکرِ خدا بجالائے ۔ خدا نے یرحمک اللہ کا جواب دیا پھر جب فرشتوں نے حضرت آدمؑ کو سجدہ کیا تو حضرت آدمؑ نے بوجہ عُجب خدا سے عرض کیا، کیا کوئی مخلوق مجھ سے زیادہ محبوب تو نے خلق کی ، اللہ نے جواب دیا۔

دوسری اور تیسری دفعہ پوچھا جواب نہ ملا۔ چوتھی دفعہ جب پوچھا تو جواب ملا۔ ہاں اے آدم اگر ہم اُن کو نہ پیدا کرتے تو تجھے بھی پیدا نہ کرتے۔ آدمؑ نے عرض کی اے اللہ ہمیں ان کو دکھا دے۔ اللہ نے فرشتوں کو پردہ اُٹھانے کا حکم دیا۔ پردہ اُٹھا تو عرش کے سامنے پانچ صورتیں نظر آئیں۔ آدمؑ نے عرض کیا اے اللہ یہ کون ہیں۔ اللہ نے فرمایا یہ میرا نبیؐ ہے، یہ امیر المومنین ہیں۔ یہ میرے نبیؐ کی بیٹی فاطمہؑ ہے اور یہ حسنؑ وحسینؑ ہیں جو علیؑ کے بیٹے ہیں اور یہی سب سے پہلے خلق ہوئے ہیں۔ آدمؑ کو اُن کے دیکھنے سے خوشی ہوئی۔ پس جب آدمؑ سے لغزش ہوئی تو آدم نے کہا اے اللہ اِن پنجتنِ پاک کو وسیلہ جان کر عرض کرتا ہوں کہ تو میری خطا معاف فرما۔ (ارجح المطالب عبیداللہ امرتسری الباب الثالث، ص ۳۲۱)۔

۵۔ عن سعید بن جبیر قال سئل النبیؐ عن الکلمات الّتی تلقھا آدمؑ من ربه فتاب علیه قال سئله بحق محمد وعلی وفاطمه والحسن والحسین الا تبت علی فتاب علیه ۔سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ آنحضورؐ سے لوگوں نے دریافت کیا کہ وہ کون سے کلمات تھے جو آدمؑ کو خدا نے بتلا دیئے کہ جن کے ذریعہ سے اُن کی توبہ قبول کی گئی آپ نے فرمایا کہ آدم نے بارگاہ رب العزت میں التجا کی کہ بار الٰہا بحق محمد وعلی وفاطمہ وحسن وحسین میری توبہ قبول فرما اور اللہ نے ان کی توبہ قبول کی۔ (ملاحظہ ہو: روضۃ الندیہ محمد بن اسماعیل ابن صلاح الامیر، ص ۱۶۳، الدرّ منثور الامام جلال الدّین سیوطی الجزء الاول، ص ۶۰، ۶۱۔ ینابیع المودۃ شیخ سلیمان بلخی حنفی الباب الرابع والعشر ون، ص ۹۶، ۹۷)

چونکہ چند لوگوں نے وسیلہ سے دعا کرنے کو شرک سے تعبیر کیا ہے[1] اور براہ راست اللہ سے مانگنے پر جگہ جگہ زور دیا جا رہا ہے اس وجہ کو مدنظر رکھ کر اِس باب میں قدرے وسعت کر دی گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ خیال بھی زیرِ نظر رکھا گیا ہے کہ ایک تو اُن کی خوش فہمی کا ردہ چاک ہو سکے

[1] حضرت عمرؓ نے ایک دفعہ نماز استسقاء کے لئے قبلہ کی طرف منہ کر کے کہا اے میرے رب میں تیری درگاہ میں حاضر ہوا ہوں اور میرے ہمراہ آنحضرتؐ کے چچا ہیں میں انہیں تیری بارگاہ میں وسیلہ بناتا ہوں پس تو حضرت عباسؓ کے طفیل ہم پر پانی برسا۔ ابھی آپ وہاں سے واپس نہ ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے بارش نازل فرمائی اور سارے جہاں کو سیراب کیا۔
(غنیۃ الطالبین ص ۵۷۱)

اوراس ساتھ ساتھ دعائیں وسیلہ پکڑنے والوں کے لئے ایک سنگِ میل قائم ہو سکے تا کہ وہ زیادہ سے زیادہ محمدؐ وآل محمدؐ کے ذریعہ دعا کی قبولیت کی اہمیّت کا اندازہ لگا سکیں۔

غرض نماز ہو یا روزہ، سفر ہو یا حضر، بیماری ہو یا صحت یابی، جب بھی دعا کریں وسیلہ محمّدؐ وآلِ محمّدؐ کے بغیر دعا بے اثر اور بے نتیجہ ہے۔ اِس میں عام تو عام خاص بھی شامل ہیں۔ یہ روایت ملاحظہ فرمائیں۔

۱۷ ہجری میں بارش کی دعا کے لئے کئی مرتبہ لوگ نکلے لیکن ہر دعا بے اثر رہی۔ سب پریشان ہوئے ان کی پریشانی دیکھ کر حضرت عمرؓ نے فرمایا اب میں کل ضرور بضرور اس شخص کے وسیلہ سے طلبِ باراں کروں گا جس کے واسطے سے حتمی طور پر خدا ہم کو پانی دے گا۔ دوسرے دن صبح حضرت عمرؓ آنحضرت کے چچا عباس کے پاس چلے گئے اور کہا **اخرج بنا حتی نستسقی اللّٰہ بک** ہمارے ساتھ باہر چلو تا کہ ہم بارگاہ خداوندی میں تمہارے واسطے سے طلب باراں کریں۔ یہ سُن کر حضرت عباس نے فرمایا تھوڑی دیر بیٹھ جاؤ تا کہ میں وسیلہ مُہیّا کروں، پھر کسی کو بھیج کر بنی ہاشم کو اطلاع کردی۔ پاک لباس پہنا، خوشبو لگائی اور اس صورت سے باہر نکلے کہ حضرت علیؑ عباس کے آگے امام حسنؑ داہنی طرف اور امام حسینؑ بائیں طرف اور بنی ہاشم پیچھے۔ اور فرمایا، اے عمر کسی اور کو ہمارے ساتھ شامل نہ کرو۔ پھر اسی حالت میں مصّلے تک پہونچے اور مناجات کرنے کے لئے ہاتھ بلند کئے اور کہا اے اللہ تو نے ہم کو خلق فرمایا اور جو کچھ ہم عمل کرتے ہیں تو اس سے واقف ہے پھر عرض کی **اللّٰھُمَّ کما تفضلت علینا فی اولہ فتفضل علینا فی اٰخرہٖ**۔ خدایا جس طرح ابتدا میں تو نے ہم پر فضل کیا اُسی طرح آخر میں بھی ہم پر فضل فرما۔ جابر کہتے ہیں کہ ابھی ان کی دعا تمام بھی نہ ہوئی تھی کہ بادل آئے اور اس قدر پانی برسا کہ ہم بھیگ گئے۔

(صواعق محرقہ لابن حجر مکی طبع مصر ۱۴ا۔ شرح نہج البلاغہ لابن ابی الحدید طبع مصر جلد ۲، ۲۵۶)

اوقاتِ دُعا: -۱۔ سحر سے لیکر طلوع آفتاب تک ۔۲۔ زوال آفتاب کے وقت ۔۳۔ صبح ظہر اور مغرب کی نماز ۔۴۔ نماز وتر میں۔ ۵۔ شب ہائے قدر میں ۔ ۶۔ جمعہ کے دن خطبہ اور نماز کے درمیانی وقفہ میں ۔ ۷۔ جمعہ کے دن جبکہ سورج آدھا ڈوب چُکا ہو۔ ۸۔ اذان اور اقامت کے

درمیان۔ ۹۔ تلاوت قرآن کے وقت۔ ۱۰۔ بارش کے وقت۔ ۱۱۔ ہواؤں کے چلنے کے وقت۔ ۱۲۔نصب شب کے بعد۔

روز عرفہ، عید فطر، عید قربان، نماز شب کے بعد امیرالمومنینؑ نے نوف ابن فضالہ بکالی سے اس وقت ارشاد فرمایا کہ جب امیر المومنین رات کے ایک حصّہ میں اُٹھے اور ستاروں پر نظر کی تو فرمایا **یا نوف ان دائودٗ قام فی مثل ھٰذہ السّاعۃ من اللیل فقال انّھا ساعۃ لا یدعوا فیھا عبدالّاستجیب لہ الا ان یکون عشارا اوعریفااور او شرطیا او صاحب عرطبۃ او صاحب کوبۃ** ۔اے نوف داؤدؑ رات کے ایسے ہی حصہ میں اُٹھے اور فرمایا کہ وہ گھڑی ہے کہ جس میں بندہ جو بھی مانگے مستجاب ہوگی سوائے اس شخص کے جو سرکاری ٹیکس وصول کرنے والا یا کسی ظالم حکومت کی پولیس میں ہو یا سارنگی یا ڈھول تاشے بجانے والا ہو۔

دُعا کس طرح مانگی جائے: -باوضو تشہد کی حالت میں بیٹھ کر اور روبقبلہ ۔لباس، غذا رہنے کی جگہ اور دل مطمئن رہے، گریہ وزاری کرے (امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں **واللّٰہ لا یلج عبد مؤمن علی اللّٰہ تعالیٰ فی حاجۃ الّا قضا ھا لہ** خدا کی قسم جب بھی بندۂ مومن خدا کی بارگاہ میں الحاح وزاری کرتا ہے)۔آواز نہ زیادہ بلند ہو اور نہ زیادہ آہستہ، اگر ریا اور دکھادے کا خطرہ ہو تو خاموشی سے مانگے۔ اگر شرنفس، وسوسہ شیطان یا حملہ دُشمن سے پناہ مانگنے کے لئے دعا مانگنا ہو تو اپنے ہاتھ کی دونوں ہتھیلیاں قبلہ کی طرف اس طرح پھیلائے جس طرح تلوار یا لاٹھی کے وار کو روکا جاتا ہے۔ جب طلب رزق کے لئے دعا کرنا ہو تو دونوں ہتھیلیوں کو چہرے کے بالمقابل پھیلائے جس طرح ہاتھ پھیلا کر کوئی چیز مانگی جاتی ہے۔ جب تضرّع والحاح کے لئے دعا کرنا ہو تو اپنے ہاتھوں کو سر سے اونچا کر کے پھیلائے۔مُصیبت، آزمائش اور خوف وخطر کے لئے دُعا کرنا ہو تو ہاتھ کی ہتھیلیوں کو زمین کی طرف کرے۔

تولّا و تبرّا

تولّا- محبت ۔میل جول رکھنا۔ ربط قائم کرنا۔ انبیاء سے محبت، اہل بیتؑ محبت اور اصحاب باوفا و دوستداران اہل بیتؑ سے محبت کا نام تولّا ہے۔ اور تولّا کی ضد تبّرا ہے۔ اب جہاں ضدِ تولّا

آجائے اُس سے بیزاری کرنا حکمِ خداوند کریم ہے۔

سورۂ توبہ:-**انّ اللّٰہَ بریٌٔ من المشرکین** اللہ مشرکین سے بیزار ہے۔

ایضاً: **برأۃ من اللّٰہ ورسولہ الی الذین** ......الخ (آیت) جن مشرکین سے تم لوگوں نے عہد کیا تھا اب اللہ اور اس کا رسول اُن سے بیزار ہے۔

ایضاً: **انہ عدوّ اللّٰہ تبرأمنہ ان ابراھیم لاواہ حلیم** جب ابراہیم کو معلوم ہوا کہ آذر دشمن خدا ہے تو انہوں نے اُن سے بیزاری کی، بے شک ابراہیم حلیم تھے۔

سورہ زخرف: **اِذ قال ابراھیم لابیہ وقومہ اننی براء مما تعبدون** جب ابراہیم نے آذر اور قوم سے کہا جن کو تم پوجتے ہو اُن سے بیزار ہوں۔

سورہ الممتحنہ:- **لا ینھٰکم عن الّذین لم یقاتلوا فی الدّین ولم یخرجو کم مِن دیار کم ان تبروھم** جو لوگ دین کے بارے میں تم سے نہیں لڑے اور نہ تم کو گھروں سے نکال دیا ان سے اللہ نے بیزار رہنے کا تم کو حکم نہیں دیا۔

سورہ الشعرا:- **فان عصوک فقل انّی بری مما تعملون** اگر یہ تمہارا کہنا نہ مانیں تو اُن سے صاف کہہ دو کہ میں اس چیز سے بیزار ہوں جو تم کرتے ہو۔

سورہ انفال آیت ۴۹، سورہ حشر آیت ۱۶، سورہ زخرف آیت ۲۶، سورہ قمر آیت ۴۳، سورہ احزاب آیت ۶۱ میں بھی بیزاری کا تذکرہ ہے۔

ان تمام آیات میں دشمنان دین سے بیزار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ان ہی آیات اور اسی حکم کو زیر نظر رکھ کر مسلک شیعہ میں تبّرا یعنی دشمنان دین سے بیزاری کا اظہار جزوِ ایمان ہے۔ اور اس تبرا کی ضد تولا ہے۔ تولا کا حکم پ ۲۵ سورہ شوریٰ آیت ۲۳ میں اللہ تعالیٰ نے اس طرح دیا ہے: **قل لا اسئلکم علیہ اجراً اِلّا المودۃ فی القربیٰ** اے رسولؐ تم کہد و کہ میں اس (تبلیغ رسالت) کا اپنے قرابت داروں (اہل بیتؑ) کی محبت کے سوا تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا۔ علامہ زمخشری کہتے ہیں **انھا لما نزلت قیل یا رسول اللّٰہ من قرابتک ھٰؤلآءِ الّذین وجبت علینا مودتھم قال علی وفاطمۃ وابنا ھما** جب یہ آیت نازل ہوئی۔ آنحضورؐ سے عرض کیا

گیا کہ یا رسولؐ اللہ آپ کے وہ قرابت دار کون ہیں جن کی محبت ہم پر واجب کردی گئی ہے آپؐ نے فرمایا علیؑ فاطمہؑ اوران کے دو بچے (حسنؑ اور حسینؑ)۔(تفسیر کشاف جلد۲،ص ۳۳۹)

امام شافعی فرماتے ہیں:

یا اهلبیت رسولؐ اللّٰه حبکم فرض من اللّٰه فی القراٰن انزله

کفاکم من عظیم القدر انّکم من لم یصل علیکم لاصلوٰة له

اے اہل بیت رسولؐ قرآن کریم نے آپ کی محبت فرض کرکے نازل کی ہے آپ لوگوں کی عظیم قدر کے لئے یہی کافی ہے کہ جو نماز میں آپ پر درود نہ پڑھے اُس کی نماز ہی نہیں ہے۔

(صواق محرقہ،ص ۸۸۔اسعاف الراغبین،ص ۱۱۹،نورالابصار،ص ۱۱۵)

یہی اظہارِ محبت تو تھا کہ جس پر امام شافعی کو رافضی کا خطاب ملا لیکن اس کے باوجود آپ بےخوف یہ شعر اکثر پڑھا کرتے تھے:

ان کان رفض حب اٰل محمدٍ

فلیشهد الثقلان انّی رافض

اگر حُبِّ آلِ محمدؐ رفض ہے تو دونوں جہاں گواہ رہیں کہ میں رافضی ہوں۔(ینابع المودة، ص ۳۹۴،صواعق محرقہ،ص ۹۷،تفسیر کبیر جلد ۷،ص ۴۰۶،طبقات شافعیہ،ص ۱۵۸)

یہ ہے محبت اور یہ ہے تولاّ۔اسی لئے جناب سرورِ کائناتؐ فرماتے ہیں:

۱۔ **الا ومن مات علیٰ حُب اٰلِ محمّد مات شهيداً**۔۲۔ **الاومن مات علیٰ حُبِ اٰل محمّد مات مغفوراً**۔۳۔**الاومن مات علیٰ حُبّ اٰل محمّدؐ مات تائباً**۔۴۔**الا ومن مات علیٰ حُبّ اٰل محمد مات مؤمنًا مستکمل الايمان**۔یعنی جو محبتِ آلِ محمدؐ پر مرے گا وہ شہید،مفغور،تائب اور ایمان کامل پر مرے گا۔

ان احادیث کی ضداب ملاحظہ کریں:**اِلا ومن مات علیٰ بغض اٰل محمد جآء يوم القيامة مكتوب بين عينيه اٰنس من رحمة اللّٰه** آگاہ ہو جاؤ جو اہل بیتؑ کے بغض میں مرے گا روز قیامت اس کی پیشانی پر لکھا جائے گا کہ یہ رحمتِ خدا سے مایوس ہے۔ **الا ومن مات علیٰ**

بغض ال محمد مات کافراً۔ جو بغضِ اہل بیت پر مرے گا وہ کافر مرے گا۔

(تفسیر کشاف علامہ زمخشری جلد۳،ص ٦٧)

یہ وجہ ہے کہ ہمارے مسلک میں تبّرا جیسا جُزوِ ایمان ہے اُسی طرح توّلا بھی جزوِ ایمان ہے۔تبراًاور توّلا کا مُنکر ،خدا رسولؐ اور قرآنِ کریم کا مُنکر ہے۔اوراس جیسا مُنکر نہ صرف رحمتِ خدا سے مایوس ومحروم ہے بلکہ رحمتِ رسولؐ اور رحمتِ قرآن سے بھی مایوس ومحروم ہے۔

بَابُ القرآن

آنحضورؐفرماتے ہیں: اے مسلمانو! قرآن ضرور پڑھا کرو کیونکہ تلاوتِ قرآن گناہوں کا کفّارہ ہے، آتش جہنم سے بچانے والا پردہ ہے۔عذاب خدا سے امان ہے۔قاری قرآن کو ہر ایک کی بااخلاص و باعمل قرأت سے ایک شہیدِ راہِ خدا کا ثواب ملتاہے۔قاری قرآن اورحاملِ قرآن پر رحمت خدا نازل ہوتی ہے۔اللہ کے فرشتے اس کے لئے طلب مغفرت کرتے ہیں۔جب کوئی مومن بندہ ختم قرآن کرتا ہے تو اُس کو تین سو تیرہ انبیاء ومُرسلین کا ثواب عطا کیا جاتا ہے گویا وہ ایسا شخص ہے کہ جیسے اُس نے ان تمام کتب کی تلاوت کی کہ جواللہ نے اُن انبیاء پر نازل فرمائی ہیں۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: اے مسلمانو! قرآن کی ویسی ہی تعظیم وتکریم کرو جیسے کہ وہ خود کرتا ہے اس کی عظمت کو دل میں رکھو۔یہ کتاب اللہ مردہ دلوں کے لئے حیات کا سرچشمہ ہے، چشمِ نابینا کے لئے بصارت ہے، گوش ناشنوا کے لئے سماعت اور پیاسے کے لئے آبِ زلال ہے۔

جناب سیّدہ فرماتی ہیں: اللہ کا تم میں ایک عہد ہے جو پہلے گذر چکا ہے اور ایک بقیۃ اللہ ہے جس کو اُس نے تم پر خلیفہ بنایا ہے وہ کتاب اللہ ہے جس کی ہدایت ظاہر و باطن ہے اور وہ آیتیں ہیں جن کے اسرار باطنہ منکشف وہویدا ہیں وہ ایسا بُرہان قاطع ہے جس کی ظاہری نشانیاں روشن وآشکار ہیں۔جس کا سُننا بقاودوام کا باعث ہے۔

امام حسنؑ فرماتے ہیں: کتاب اللہ میں ہر شے کی تفصیل موجود ہے نہ اِسے پہلی کتب باطل کرسکتی ہیں اور نہ اس کے بعد کوئی ایسی کتاب آسکتی ہے۔اس کی تفسیر کا دارو مدار اوراعتماد ہم پر ہے۔ہم ظن وگمان سے اس کی تاویلیں نہیں کرتے بلکہ اس کے حقائق کا ہم پورا علم رکھتے ہیں۔

تم کتاب اللہ کی تلاوت کا حق ادا نہ کرسکو گے جب تک اس کوتم نہ پہچانو گے۔

امام حسینؑ فرماتے ہیں: کتاب اللہ کے درجے ہیں۔عبادت، اشارات، لطائف اور حقائق۔عبادت عوام کے لئے اور اشارات خاص علماء کے لئے۔ لطائف اولیاء اُمت کے لئے اور حقائق انبیاء کے لئے۔ ظاہر قرآن خوشنما ہے اور باطن دقیق وعمیق۔قرأتِ قرآن اور تعلیم قرآن وہ توانگری ہے جس سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں۔

امام علیؑ ابن الحسینؑ فرماتے ہیں: سب سے بہترین عمل قرآن کا کھولنا اور ختم کرنا ہے۔ جو گناہ شروع میں ہوگا آخرت تک پہونچنے میں معاف ہوجائے گا۔آیاتِ قرآن علوم کے خزانے ہیں جب کوئی خزانہ کھُلے تو مناسب ہے کہ اس میں غور کرو۔قرآن دن کا رہنما اور تاریک رات کی روشنی ہے۔جس گھر میں قرآن پڑھا جائے اور ذکرِ خدا کیا جائے اس میں برکت بڑھتی ہے اور فرشتے حاضر ہوجاتے ہیں۔

امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں: مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مجھ کو خدا نے پانچ چیزیں ایسی دی ہیں جو مجھ سے قبل کسی نبیؐ کو نہیں دی گئیں۔۱۔ میں جملہ بنی نوع انسان، سفید وسیاہ وسرخ کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔۲۔ زمیں میرے لئے جائے سجدہ بنادی گئی۔۳۔خدا نے رعب وہیبت سے میری نصرت فرمائی۔۴۔ مالِ غنیمت میرے لئے حلال قرار دیا گیا۔۵۔مجھ کو جوامع الکلم سے سرفراز کیا گیا۔راوی نے امام محمد باقرؑ سے عرض کیا جوامع الکلم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، قرآن، کیونکہ قرآن وہ کتاب ہے جس کے الفاظ مختصر اور معانی کثیر ہیں۔قرآن پڑھو اور سیکھو، قرآن قیامت میں بہترین صورت میں آئے گا۔

صادقِ آل محمّدؑ فرماتے ہیں:قرآن گمراہی سے ہدایت دین والا، اندھے پن کی تاریکی کو روشن کرنے والا، لغزش سے اُٹھانے والا، تاریکی کا نور، غم وحُزن کو دور کرنے والا، ہلاکت سے پناہ دینے والا۔ بے راہ روی سے بچانے والا۔قرآن دنیا سے آخرت تک پہونچانے اور نجات دلانے والا ہے۔

حضرت موسیٰؑ بن جعفرؑ فرماتے ہیں: قرآن جوامع الکلم اور جوامع الحکم ہے۔اس

ہیں اولّین وآخرین جمع ہے۔ اس میں تمام کتب سماوی کے علاوہ توریت ، زبور وانجیل کے علوم ہیں ___ مشرکین وملحدین ، ناصبین ، کافرین اس جیسا قرآن نہ بنا سکے اور نہ بنا سکیں گے۔

حضرت امام رضاؑ فرماتے ہیں: قرآن خدا کی مضبوط رسّی ہے اسکا محکم پھندا اور گرہ ہے اس کا صاف سیدھا راستہ ہے۔ یہ جنت کی طرف لے جانا والا اور جہنم سے بچانے والا ہے۔ زمانوں کے گذرنے سے یہ پُرانا نہیں ہوتا اور بار بار زبانوں پر آنے سے بوسیدہ نہیں ہوتا ہے کیونکہ یہ کسی ایک زمانے کے لئے نہیں ہے بلکہ دلیل وبُرہان الٰہی ہے اور ہر انسان پر حجتِ خدا ہے۔

حضرت امام محمد تقیؑ فرماتے ہیں: آنحضورؐ سے مروی ہے کہ اے گروہ قاریان ڈرو اس بارے میں جو اللہ تعالیٰ نے تم پر اس قرآن کے بارے لادا ہے۔ کیونکہ مجھ سے بھی باز پُرس کی جائے گی اور تُم سے بھی پوچھا جائے گا۔ مجھ سے تبلیغ کے بارے میں پوچھا جائے گا اور تم سے قرآن کے بارے میں۔ قیامت میں پہلے میرے اہل بیتؑ اور قرآن حاضر کئے جائیں گے۔ میں وہاں تم لوگوں سے پوچھونگا کہ تم لوگوں نے میرے اہل بیتؑ اور قرآن کے ساتھ کیا کیا۔ اور فرمایا آنحضورؐ نے جب تمہارے پاس کوئی حدیث آئے تو اُس کا قرآن کے ساتھ موازنہ کرو اگر موافقت ہوتو قبول کرو ورنہ ترک کردو۔ جان لو جو عمداً مجھ پر جھوٹ بولے گا اُس کا ٹھکانا جہنّم ہے۔

حضرت امام حسن عسکریؑ فرماتے ہیں: یہ قرآن نور مبین ، حَبْلُ اللہ المتین ، عروۃ الوثقیٰ درجہ علیا، شفاء اعلیٰ ، فضیلتِ کُبریٰ اور سعادتِ عظمیٰ ہے۔ جس نے اس سے روشنی چاہی خدا نے اس کے دل کو منور کردیا۔ جس نے اس سے اپنے معاملات کو وابستہ کردیا۔ اللہ نے اسکو اپنی پناہ میں لے لیا۔ جس نے اس سے تمسک کیا اللہ نے اس کا کام درست کیا۔ جس نے اس سے شفا چاہی اللہ نے اس کو شفا دے دی اور جس نے اس کے سوا دوسری کتاب سے ہدایت چاہی وہ گمراہ ہوا۔

فضائلِ قرآن: -سورۃ الفاتحہ: اہل بیتؑ کے سلسلے سے آنحضورؐ سے مروی ہے کہ فرمایا اٰپ نے ، سورۂ فاتحہ کی تلاوت کتب اربعہ آسمانی کے برابر ہے اور فرمایا کہ خدا نے کسی قوم کے لئے عذاب مقرر کیا ہو اور اس قوم کا ایک بچّہ سورۂ فاتحہ پڑھنا شروع کرے تو چالیس سال تک اُس قوم سے عذاب دور ہوجاتا ہے۔

سورۃ البقرہ :- اُس گھر سے شیطان دور بھاگتا ہے جس میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جائے اگر شب میں پڑھیں تو تین رات شیطان اس گھر میں نہ آئے گا۔ صادقؑ آل محمدؐ فرماتے ہیں کہ اگر سورہ بقرہ مصروع کے گلے میں ڈال دیا جائے تو شفا پائے گا۔

سورہ آل عمران :- آنحضورؐ فرماتے ہیں کہ جو اس کی تلاوت کرے گا ہزار شہیدوں کا ثواب پائے گا۔ صادقِ آل محمدؐ فرماتے ہیں، فقیر اگر اپنے ساتھ لکھ کر رکھے تو غنی ہو جائے گا۔

سورۃ النسآء :- آنحضورؐ فرماتے ہیں اس کی تلاوت جو بھی کرے اس نے بمقدار میراث تمام مومنین و مومنات صدقہ دے دیا۔ صادقِ آل محمدؐ فرماتے ہیں، زن و مرد کے شر سے محفوظ رہنے کا بہترین نسخہ ہے۔

سورۃ المائدہ :- آنحضورؐ فرماتے ہیں کہ جو اس کی تلاوت کرے گا دس نیکیاں اس کے لئے لکھی جائیں گی اور دس بدیاں اس سے دور کی جائیں گی اس کو بیت المقدس کی تعمیر کا ثواب ملے گا۔ امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ جو سورہ مائدہ ہر شبِ جمعہ پڑھے گا اس کا ایمان ظلم و گناہ سے آلودہ نہیں ہوگا۔

سورۃ الانعام :- حضرت رضاؑ فرماتے ہیں کہ جب یہ سورہ نازل ہوا تو ۷۰ ہزار فرشتے تسبیح کرتے ہوئے اس کے ساتھ نازل ہوئے ۔ جو کوئی اس کی تلاوت کرے گا یہ تمام فرشتے قیامت تک اس کے لئے تسبیح کریں گے۔

سورۃ الاعراف :- صادقِ آل محمدؐ فرماتے ہیں جو ہر مہینے میں ایک دفعہ یہ سورہ پڑھے گا تو قیامت کے خوف و ملال سے محفوظ رہے گا۔

سوۃ الانفال:- امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ جو مہینے میں ایک مرتبہ اس کی تلاوت کرے گا نفاق اس کے دل میں داخل نہ ہوگا۔

سورۃ التوبہ :- صادقِ آل محمدؐ فرماتے ہیں کہ جو ایک مرتبہ مہینے میں یہ سورہ پڑھے گا تو دل اُس کا نفاق سے آلودہ نہ ہوگا۔

سورۃ یونس :- جو ہر ماہ یا ہر تیسرے ماہ اِس کی تلاوت کرے گا جاہلین میں شمار نہ ہوگا اور

قیامت میں مقربین میں شمار ہوگا۔

سورۃ ھود :-امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں، جو ہر ماہ اس کی تلاوت کرے گا وہ قیامت میں انبیاء کی صف میں محشور ہوگا۔

سورۃ یوسف :-آنحضرتؐ فرماتے ہیں، جو سورۂ یوسف پڑھے گا اس کے ثواب قبول کئے جائیں گے اور اس کی دعا رد نہیں کی جائے گی۔ اس کی حاجت روا کی جائے گی۔ ہر آیت کے بدلے تمام فقراء کا ثواب عطا کیا جائے گا۔ اور ایک جگہ آپؐ نے فرمایا سورہ یوسف کا ترجمہ لڑکیوں کو نہ پڑھاؤ کیونکہ اسے فتنہ کا احتمال ہے۔

سورۃ الرعد :-جو اِس سورہ کو کثرت سے پڑھے صائقہ خداوندی سے محفوظ رہے گا اگر چہ ناصبی ہو۔ اور اگر مومن ہو تو بلا حساب بہشت میں داخل ہوگا۔

سورہ ابراھیم و حجر :-صادقِ آل محمدؐ فرماتے ہیں، جو شخص ان دو سوروں کو ہر جمعہ کی دو رکعتوں میں پڑھے گا ہرگز فقیر نہ ہوگا اور کبھی بلا و مصیبت میں گرفتار نہ ہوگا۔

سورۃ النحل :-امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں، جو ہر ماہ اس سورہ کی تلاوت کرے گا دُنیا میں ستر بلاؤں سے محفوظ رہے گا جن میں ادنیٰ جنون، جذام و برص ہے۔ اور اُس کا مسکن جنّت میں ہوگا۔

سورۃ النبی اسرائیل :-امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ جو شخص ہر شب جمعہ اس کی تلاوت کرے گا وہ اپنی زندگی میں قائم آلِ محمدؐ کی زیارت کرے گا۔

سورۃ الکھف :-صادقِ آل محمدؐ فرماتے ہیں جو شخص سونے کے وقت اس کی تلاوت کرے گا تو جب چاہے گا اُس کی آنکھ کُھلے گی اور ہر شب اس کی تلاوت کرے تو وہ شہید مرے گا اور قیامت میں شہداء کے ساتھ محشور ہوگا۔

سورۃ مریم :-امام صادقؑ فرماتے ہیں، جو شخص اس کی تلاوت کرے گا اس کی جان و مال اور اولاد پر کوئی مُصیبت نہ آئے گی اور روز قیامت حضرت عیسیٰؑ کے اصحاب میں شامل ہوگا اور بقدر مُلکِ سلیمان اجر پائے گا۔

سورۃ طٰہٰ :-امام صادقؑ فرماتے ہیں جو شخص اسکی تلاوت کرے گا قیامت میں نامۂ اعمال اس

کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور اس کو اتنا اجر دیا جائے گا کہ وہ راضی ہو جائے گا۔

سورۃ الانبیآء :-اس کی تلاوت کرنے والا جناب النعیم میں انبیاء کے رفقاء کے ساتھ شُمار ہوگا اور دُنیا میں باہیبت رہے گا۔

سورۃ الحج :-صادق آل محمدؐ فرماتے ہیں جو شخص کم سے کم تیسرے دن اس کی تلاوت کریگا ایک سال بھی نہ گذرے گا کہ حج اس کو نصیب ہوگا اور اگر راستہ میں مرگیا تو بہشت میں داخل کر دیا جائے گا۔

سورۃ المؤمنون :-ایضاً، اس کی تلاوت کرنے والا کا انجام بخیر ہوگا۔ اور اس کا مقام انبیاء و مرسلین کے ساتھ ہوگا۔

سورۃ النور :-ایضاً، جو ہر روز یا ہر شب اس کی تلاوت کرے گا اس کا کوئی عزیز اُس کی زندگی میں نہ مرے گا اور اگر مرا تو بہشتی مرے گا۔ ستر ہزار فرشتے اس کے جنازہ کی مشایعت کریں گے۔

سورۃ الفرقان :- امام موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہیں جو ہر شب اِس کی تلاوت کرے اس کو ابداً عذاب نہ کیا جائے گا اور نہ اُس سے کوئی حساب مانگا جائے گا۔ اس کا مقام فردوس اعلیٰ میں ہوگا۔

سورۃ الشعرآء والنحل والقصص :- صادقِ آلِ محمدؐ فرماتے ہیں، جو ہر شب جمعہ ان کی تلاوت کرے وہ اولیاء اللہ میں شمار ہوگا اور خدا کے جوار میں پناہ لے گا اور کوئی سختی نہ دیکھے گا۔

سورۃالعنکبوت والرّوم :-ایضاً، جو شخص ماہ رمضان کی شبہائے قدر ۱۹، ۲۱، ۲۳ میں ان کی تلاوت کرے گا، آخرت میں اتنا اجر پائے گا کہ خوش ہو جائے گا۔

سورۃ لقمان :-امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں، جو شخص رات کو سوتے وقت یہ سورہ پڑھے تو رات دن اللہ کے کچھ مقرر کردہ فرشتے اُس کی حفاظت کریں گے۔

سورۃالسجدۃ :-امام صادقؑ فرماتے ہیں، جو ہر شب جمعہ اس کی تلاوت کرے گا اُس کا

نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔ اور رفقائے محمدؐ وآلِ محمدؐ میں ہوگا۔

سورۃ الاحزاب:-ایضاً، جواس کو پڑھے گا تو وہ جوارِ محمدؐ وآل محمدؐ میں ہوگا۔

سورۃ السبآء والفاطر:-ایضاً، جو اِن کو پڑھے گا اور اللہ کی امان میں رہے گا۔ دُنیا وآخرت کی بھلائی حاصل ہوگی۔

سورۃ یٰسٓ:- ایضاً، اِس کا پڑھنے والا ہر مرض وآفت سے محفوظ رہے گا۔

سورۃ الصّآفات:-ایضاً، اس کے پڑھنے والے کی روزی زمین برکت ہوگی۔ جان و مال محفوظ رہیں گے۔ شر شیطان سے محفوظ رہے گا۔

سورۃ صٓ:-امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں، جو شب جمعہ اِس کو پڑھے گا دُنیا وآخرت کی خیر اُسے حاصل ہوگی، یہ خیر مثل انبیاء و مُرسل کے ہوگی۔

سورۃالزمر:-امام صادقؑ فرماتے ہیں، اس کے پڑھنے والے پر آتشِ جہنم حرام ہوگی۔ ہیبت بڑھے گی۔ اس کے لئے جنت میں ہزار قصر بنائے جائیں گے۔

سورۃالمؤمن:-امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں، اس کے پڑھنے والے کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ وہ متقی شمار ہوگا اور دُنیا وآخرت کی خیر حاصل ہوگی۔ حضرت صادق فرماتے ہیں، حوامیم۔ مومن۔ سجدہ۔ شوریٰ۔ زخرف۔ دخان۔ جاثیہ۔ احقاف۔ ریاحین القرآن ہیں۔

سورۃ الشوریٰ:-ایضاً، اس کی تلاوت کرنے والے کا چہرہ قیامت کے دن مثل آفتاب کے روشن ہوگا۔

سورۃ الزخرف:-امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں۔ اس کی تلاوت کرنے والے کا فشارِ قبر نہیں ہوگا۔ کیڑوں مکوڑوں سے قبر میں محفوظ رہے گا۔

سورۃ الدخان:-ایضاً، جو اپنے فرائض ونوافل میں اس کو پڑھے گا وہ خوفِ محشر میں امن سے رہے گا۔ اس کا حساب آسان ہوگا۔

سورۃ الاحقاف:-امام صادقؑ فرماتے ہیں، جو ہر شب اس کو پڑھے گا دُنیا میں کوئی خوف

نہ دیکھے گا اور قیامت کے خوف سے مامون رہے گا۔

سورۃ محمدؐ:- ایضاً، اس کے پڑھنے والے کے ایمان میں شک وشبہ رہے گا۔ کبھی تنگدستی میں مبتلا نہ ہوگا۔ اور جب مرے گا تو خداوند کریم ہزار فرشتے اس کی قبر میں مقرر کرے گا جو اس کے ثواب کے لئے نماز پڑھیں گے۔ آخرت میں امانِ محمدؐی میں رہے گا۔

سورۃالفتح :- ایضاً، اس کے پڑھنے والے کا مال، جان، گھر، عزت وآبرو مامون رہیگا۔

سورۃالحجرات:- ایضاً، ہر شب اس کا پڑھنے والا آنحضورؐ کے زائرین میں شمار کیا جائے گا۔

سورۃق:- امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں، جو نماز فرض ونفل میں اس کو پڑھے گا وسعتِ رزق ہوگی اور اس کے حساب میں آسانی ہوگی۔

سورۃ الذاریات :- امام صادقؑ فرماتے ہیں، اس کے پڑھنے والے کو کبھی غربت نہ دیکھنی پڑے گی، قبر میں ایک نور قیامت تک اس کے ساتھ رہے گا۔

سورۃالطّور:- ایضاً، اس کے پڑھنے والے کے لئے تمام دنیا وآخرت کی خیر نصیب ہوگی۔

سورۃ النّجم:- ایضاً، اس کے پڑنے والے کو لوگ محبوب ودوست رکھیں گے۔

سورۃالقمر:- ایضاً، اس کا پڑھنے والا قبر سے ناقۂ جنّت پر سوار نکلے گا۔

سورۃالرحمٰن :- ایضاً، جو اس کی تلاوت کرتے وقت **فبای الآءِ ربکما تکذبان** کے بعد **لا بِشَیءٍ مِنْ الآئِکَ اکذب** پڑھے تو شہید مرے گا۔

سورۃ الواقعہ :- آنحضورؐ نے فرمایا، جو ہر شب اس کو پڑھے گا زندگی میں کبھی فقر وفاقہ میں مبتلا نہ ہوگا۔

سورۃ الحدید ۔المجادلہ:- ایضاً، ان کے پڑھنے والے پر کبھی بھی عذاب نہیں کیا جائے گا۔ کبھی بھی غم واندوہ نہیں دیکھے گا۔

سورۃ الحشر، الصف، الجمعۃ، التغابن:- حضرت امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں۔ جو سونے سے پہلے ان کی تلاوت کرے گا وہ قائم آلِ محمدؐ کی زیارت کرے گا اور جوار رسول اللہؐ میں جگہ پائیگا۔

سورۃالممتحنۃ :-حضرت سجّادؑ فرماتے ہیں جو اس کی تلاوت کرے گا نہ وہ غربت نہ جذام نہ برص نہ جنون دیکھے گا۔

سورۃالمنافقون :-حضرت صادقؑ فرماتے ہیں: ہمارے ماننے والے پر لازم ہے کہ فریضہ شب جمعہ میں **جمعہ** اور **اعلیٰ** کو پڑھے اور روز جمعہ **جمعہ** اور **منافقون** پڑھے جو ایسا کرے گا اس کا عمل مشابہ بہ رسولؐ ہوگا اور اس کی جزا جنّت ہوگی۔

سورۃالطلاق والتحریم :-ایضاً جو فریضہ میں ان کی تلاوت کرے گا خدا قیامت کے خوف سے نجات دے گا۔

سورۃالملک :-ایضاً، جو سونے سے پہلے اس کی تلاوت کرے وہ صُبح تک امن الٰہی میں رہے گا اور یہ پڑھنے والا قیامت تک اللہ کی حفاظت میں رہے گا۔

سورۃ القلم:-ایضاً، اس کا پڑھنے والا تنگدستی سے محفوظ اور فشارِ قبر سے مامون رہے گا۔

سورۃ الحاقۃ :-ایضاً، اس کی تلاوت فرائض ونوافل میں ایمان کی پہچان ہے۔

سورۃالمعارج :-ایضاً، اس کے تلاوت کرنے والے سے قیامت میں گناہ کی بازپرس نہیں کی جائے گا۔

سورۃنوح :- ایضاً، اس کی تلاوت کرنے والے کا مقام ابرار کے ساتھ ہوگا۔

سورۃالجن :- ایضاً، اس کی تلاوت کرنے والا نظر بد، آسیب، جادو اور جنون سے محفوظ رہیگا اور قیامت کے دن آنحضورؐ کے ساتھ ہوگا۔

سورۃالمزمل:-ایضاً، جو نماز عشا یا آخر شب میں اس کو پڑھے گا، روز و شب اس کے ایمان کی شہادت دیں گے۔ اس کی زندگی اور موت دونوں خوش ہوں گے۔

سورۃالمدثر :-امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں، جو شخص فریضے میں اس کی تلاوت کرے گا خدا پر واجب ہے کہ وہ اس کو آنحضرتؐ کے ساتھ جنّت میں جگہ دے۔ اور اس شخص پر زندگی میں کبھی بھی بدبختی نہیں ہوگی۔

سورۃالقیامۃ :-ایضاً، جو اس سورہ کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو آنحضرتؐ کے ساتھ

محشور کرے گا اور یہ شخص ہنسی خوشی پلِ صراط پر سے گذر جائے گا۔

سورۃ الدھر:- ایضاً، جو اس کی تلاوت کرے گا اللہ اس کی تزویج حورالعین کے ساتھ کرے گا چہار ہزار حسنات اس کو عطا کئے جائیں گے اور اس کا مقام آنحضرتؐ کے قریب ہوگا۔

سورۃ مرسلات:- امام صادقؑ فرماتے ہیں، جو اس کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کو معرفتِ آنحضرتؐ سے مملو کرے گا۔

سورۃ انبیاء:- جو اس کی تلاوت کرے گا ایک سال ہی کے اندر حج بیت اللہ اُس کو نصیب ہوگا۔

سورۃ النازعات:- ایضاً، اس کی تلاوت کرنے والا دیندار مرے گا اور دیندار اُٹھے گا۔

سورۃ العبس، التکویر، الانفطار:- ایضاً، ان کی تلاوت کرنے والا میدانِ حشر میں اللہ کے سائے میں ہوگا اور جنّت میں جوارِ الٰہی میں رہے گا۔

سورۃ التطفیف:- ایضاً، جو نماز فریضہ میں اس کو پڑھے گا قیامت میں آتش جہنم سے امان پائے گا۔ نہ آگ دیکھے اور نہ آگ اُس کو دیکھے گی۔ نہ اس کا حساب لیا جائے گا اور نہ ہی اُسکو پُل صراط پر سے گذرنا ہوگا۔

سورۃ الانشقاق والانفطار:- ایضاً، اس کی تلاوت کرنے والے کو قیامت میں اللہ نظر رحمت سے دیکھے گا یہاں تک کہ لوگ حساب سے فارغ ہوں گے۔

سورۃ البروج:- ایضاً، اس کی تلاوت کرنے والے کا حشر انبیاء، مرسلین وصالحین کے ساتھ ہوگا۔

سورۃ الطارق:- ایضاً، جو فرائض میں اس کو پڑھے گا قیامت میں اللہ کے پاس سے اس کو درجہ ملے اور یہ انبیاء رفقاء میں سے ہوگا

سورۃ الاعلیٰ:- ایضاً، جو فرائض یا نوافل میں اس کو پڑھے گا قیامت میں اس سے کہا جائے گا کہ جس دروازے سے خواہش ہو جنّت میں داخل ہو جاؤ۔

سورۃ الفجر:- ایضاً، جو فرائض یا نوافل میں اس کی تلاوت کرے گا وہ جنّت میں امام حسینؑ کے ساتھ ہوگا۔

سورۃ البلد:- ایضاً، جو فریضہ میں اس کی تلاوت کرے گا وہ دنیا میں صالح مشہور ہوگا۔ اور

آخرت میں مقربین خدا میں معروف اور جنّت میں ائمہ طاہرین کا رفیق ہوگا۔

سورۃالشمس واللیل والضحیٰ والم نشرح :-ایضاً، جواِن سوروں کو دن یا رات میں اکثر پڑھے تو ہر شے قیامت میں اس کی گواہی دے گی۔ یہاں تک کہ پڑھنے والے کے بال، گوشت، کھال، رگیں، پٹھے، ہڈیاں اور تمام کائنات ارضی۔اور خدا کہے گا کہ میں نے تمہاری گواہی اپنے بندے کے حق میں قبول کی ہے اور اس کو جزادی ہے ۔تم اس کو بہشت میں لے جاؤ اور وہاں جہاں اس کی مرضی ہو۔اور اس کو منت و احسان کے بغیر عطا کرو کہ یہ میری رحمت اور فضل ہے میرے بندے کو مبارک ہو۔

سورۃ التّین :-ایضاً، جوفرائض اورنوافل ہیں اسکو پڑھے گا اس کو اتنا دیا جائے گا کہ وہ راضی ہوجائے گا۔

سورۃ الفلق :-ایضاً، جورات یا دن میں اس کو پڑھے گا وہ شہید مرے گا اور وہ ایسا ہے کہ جیسے اس نے آنحضورؐ کے ساتھ جہاد میں شرکت کر کے شہادت حاصل کی ہو۔

سورۃالقدر:-حضرت باقرؑ فرماتے ہیں، جو بآواز لبند اس کو پڑھے گا وہ راہ خدا میں تلوار چلانے والے کے مانند ہے۔ جو آہستہ پڑھے وہ راہ خدا میں خون میں لوٹنے والے کی مانند اور جو دس مرتبہ اس کو پڑھے گا اس کے ہزار گناہ معاف کئے جائیں۔

سورۃ بیّنہ:-ایضاً، اس کا پڑھنے والا شرک سے بری رہیگا۔دینِ محمدؐی میں شامل اور مومن محبوب ہوگا۔

سورۃالزالزل :-امام صادق فرماتے ہیں،اس کی تلاوت کرنے والا نہ زلزلہ سے مرے گا نہ کسی ناگہانی آفت سے ۔قیامت کے دن خدا اس سے کہے گا۔اے میرے بندے جنّت تیرے لئے مباح ہے۔

سورۃالعادیات:-ایضاً،اس کا پڑھنے والا قیامت میں حضرت علیؑ کے ساتھ محشور ہوگا۔

سورۃ القارعۃ :-ایضاً،اس کا پڑھنے والا فتنۂ رجال سے محفوظ رہے گا۔آخرت میں جہنّم سے محفوظ رہے گا۔

سورۃالتکاثر:-ایضاً،نماز فریضہ میں پڑھنے والا سوشہید کا ثواب حاصل کرے گا جو نافلہ میں پڑھے پچاس شہید کا ثواب فریضہ میں جب پڑھے گا تو ملائکہ کی چالیس صفیں اس کے ساتھ ہوں گی۔

سورۃالعصر:-ایضاً جونوافل میں پڑھے گا وہ روز قیامت روشن روخندان ومسرور اُٹھے گا۔

سورۃالھمزہ :-ایضاً،فرائض میں پڑھنے والے سے فقر دور اور روزی میں وُسعت ہوگی اس سے ہر برائی رفع ہوجائے گی۔

سورۃالفیل:-ایضاً، جونماز فریضہ میں اس کو پڑھے گا۔ پہاڑ ومیدان اسکی نماز کی گواہی دینگے

سورۃالقریش، لایلاف:-ایضاً، جو اِس کی تلاوت کرے گا، قیامت میں وہ شخص جنّت کی سواری پر ہوگا۔اور اس کے ساتھ نور ہوگا۔

سورۃالماعون:-حضرت باقرؑ فرماتے ہیں، اِس کا پڑھنے والا حوضِ کوثر سے سیراب کیا جائے گا اور آنحضرتؐ کے ساتھ طوبیٰ کی جڑ میں اس کا قیام ہوگا۔

سورۃالکوثر :-ایضاً، جو اس کو فرائض میں پڑھے گا اللہ اس کو اور اس کے والدین کو بخش دیگا اگر شقی ہے تو سعداء میں شمار کیا جائے گا، نیک بخت زندگی گذارے گا نیک بخت مریگا اور شہید اُٹھے گا۔

سورۃالکافرون :-ایضاً، جو نافلہ یا فریضہ میں اس کی تلاوت کرے گا خدا تمام دشمنوں پر اس کو فتح دے گا۔

سورۃالنصر:-جو اسکو پڑھے گا وہ قبر سے پروانہ نجات لیکر نکلے گا اور جہاں جہاں محشر میں سے نکلے گا ہر شے اس کو بشارت دے گی۔

سورۃ تبت :-ایضاً، جو اس سورہ کو پڑھے گا چاہے رسول اللہ کی تکذیب کرنے اور قرآن سے انکار کرنے والوں کو بددعا دے نجات پائے گا۔

سورۃ الاخلاص ،التوحید:-ایضاً، سورہَ اخلاص قلب قرآن ہے۔جس نے ایک مرتبہ سورہ توحید پڑھا اس نے ایک تہائی قرآن پڑھا۔جس نے تین مرتبہ پڑھا اُس نے

سارا قرآن پڑھا حضرت صادقؑ فرماتے ہیں، جوشخص اس حالت میں پورا دن گذارے کہ اس نے ایک مرتبہ بھی سورہ توحید نہ پڑھا اور نہ آنحضورؐ پر ہی درود بھیجا تو وہ شخص مُصلّین میں سے نہیں ہے۔ اور جس پر اس حالت میں ایک ہفتہ گذر جائے کہ اس نے ایک مرتبہ بھی سورۂ توحید نہ پڑھا ہو۔ وہ دینِ ابولہب پر مرے گا۔

سورۃ الفلق، النّاس :-حضرت باقرؑ فرماتے ہیں، جوشخص نماز وتر میں معوذتین اور سورۂ توحید پڑھے اس سے کہا جائے گا کہ اے شخص خوش رہ تیری نماز مقبول ہوگئی۔

قرآن پڑھنے میں آیات کی تعداد اور شرف

حضرت علیؑ فرماتے ہیں، جس نے رات میں دس آیات پڑھیں وہ غافلین میں شُمار نہ ہوگا۔ جو پچاس آیات پڑھے گا وہ ذاکرین میں شمار ہوگا۔ جو۱۰۰ آیات پڑھ لے گا وہ قانتین میں لکھا جائے گا۔ جو دوسو آیات پڑھے گا وہ خاشعین میں شُمار ہوگا۔ تین سو والا فائزین میں پانچ سو والا مجتہدین میں۔ ہزار آیات پڑھنے والے کو ایک قنطار سونے کا نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا۔

صادقِ آلِ محمدؐ فرماتے ہیں کہ اپنے گھروں کو قرآن میں ایک حصہ دو یعنی کسی وقت اُس میں تلاوتِ قرآن ضرور ہو کیونکہ جب اُن میں قرآن پڑھا جاتا ہے تو اہلِ خانہ سے سختی کم ہوتی ہے اور خیر و برکت بڑھ جاتی ہے۔

اگر گھر میں تلاوتِ قرآن نہ ہو تو تنگی رہتی ہے

آنحضورؐ نے سلمان فارسی سے فرمایا، قرآن کی تلاوت کرو کیونکہ اس کی تلاوت گناہوں کا کفّارہ آگ سے بچنے کی سپر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے امان ملتی ہے۔ اور تلاوت کرنے والے کو ہر آیت کے بدلے ۱۰۰ شہیدوں کا ثواب ملتا ہے۔ ہر سورہ کے بدلے نبی اور مرسل کا ثواب ملتا ہے۔ پڑھنے والے پر اللہ کی رحمت اور اس کے لئے ملائکہ مغفرت کرتے ہیں۔ جنّت اُس کی مشتاق رہتی ہے۔ جب ایک مومن قرآن پڑھتا ہے تو اللہ اُس پر نظرِ رحمت کرتا ہے۔ اور ہر آیت کے عوض ۱۰۰۰ حوریں عطا کرتا ہے۔ صراط پر اس کے ساتھ نور رہتا ہے۔ جب ختم قرآن کرتا ہے تو اس کو ۳۱۳ انبیاء کا ثواب عطا کرتا ہے۔ اس پر آتشِ جہنم حرام ہوتی ہے۔ وہ اپنے مقام

سے اُٹھنے بھی نہیں پاتا ہے کہ اللہ اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ ہر سورہ کے عوض اس کو جنّت میں ایک شہر عطا کرتا ہے۔ مسلکِ شیعہ میں قرآن مجید کی تعظیم وتکریم کرنا، اس کا اتباع کرنا، اس پرعمل کرنا، اس کا احترام کرنا واجب ہے۔ قرآن کو دیکھنا عبادت ہے، اس کو چھونا اور اس کو پڑھنا عبادت ہے۔ اس کو ہدیہ میں دینا، اس کو آپس میں تقسیم کرنا، اس کی تعلیم دینا، اس کو سر پر رکھنا، اس کو بوسہ دینا عبادت ہے۔ نجس ہاتھ ہگانا، نجس جگہ رکھنا، مشرکوں سے لکھوانا یا اُٹھوانا حرام اور گناہ عظیم ہے اس کے اوراق کو جلانا، بے حرمتی کرنا، اس کے حروف یا حرکت یا نقطہ کو تھوک سے مٹانا حرام ہے۔ حاشیۂ قرآن کو بے وضو چھونا نہیں چاہئے۔ حتّٰی کہ قرآن کی جلد بھی بے وجو نہ چھوئی جائے۔

طلب رشتہ

قال الصّادقؑ لا باس ان ینظر الیٰ وجهها ومعاصمها اِذا ارادان یتزوجها

جب کوئی شخص شادی کرنا چاہئے تو اس کے لئے لڑکی کا چہرہ اور پہنچے تک ہاتھوں کو دیکھ لینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (وافی جلد۱۳،ص ۵۸، وسائل جلد۳، ص۱۱۔ کافی جلد۵، ۳۶۵)

یہ آزادی دوام ازدواجی کے لئے دی گئی۔ لیکن ہوتا ایسا نہیں ہے بلکہ درمیان والا کوئی آدمی بات اِدھر اُدھر کرتا ہے۔ رشتہ ہوتا ہے۔ چونکہ بن دیکھے رشتہ کرلیا ہوتا ہے لہٰذا ناچاقی پیدا ہوجاتی ہے اور نوبت طلاق تک پہونچتی ہے۔ اگر پہلے ہی اس حکم پرعمل کرلیا جاتا تو نہ درمیان والا ہی اپنی من مانی کرتا پھرتا اور نہ ہی میاں بیوی میں پسند و ناپسند کی وجہ سے تناؤ پیدا ہوجاتا۔

عبداللّٰه بن سنان قال قلت لابی عبداللّٰه الرجل یرید ان یتزوج المرأة و افینظر الیٰ شعرها؟ فقال نعم انما یرید ان یشتریها باغلی الثمن ۔عبداللہ بن سنان کہتے ہیں، میں نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا جب کوئی شخص کسی لڑکی سے شادی کرنا چاہے تو کیا اس کے بالوں کو دیکھ سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں اس لئے کہ وہ اونچے داموں اس کا خریدار ہے۔

(وسائل جلد۳، ص۱۲۔ تہذیب جلد۷، ص۴۳۵)

عن رجل عن ابی عبداللّٰه قال قلت له اینظر الرجل الی المراة یرید تزوجهافینظر

الی شعرھا ومحاسنھا ؟ قال لا باس بِذٰلِکَ اِذا لم یکن متلذذا ۔کسی نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ شادی کا ارادہ رکھنے والے شخص کو کیا یہ حق ہے کہ وہ اپنی ہونے والی بیوی کے بال اور دیگر زیبائش کو دیکھے آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اس کا مقصد تلذذ نہ ہو۔

(کافی جلد۵،ص ۳۶۵۔تہذیب جلد۷،ص ۴۳۵)

چند روایات اہل سنّت کی

عن ابی ھریرہ کنت عند النبی فاتاہ رجل فاخبرہ ان تزوج امراۃ من الانصار فقال لہ رسولؐ اللّٰہ انظرت الیھا ؟ قال لاقال فاذھب فانظر الیھا فان فی اعین الانصار شیًا ۔ابوہریرہ کہتے ہیں کہ میں آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے انصار کی ایک عورت سے عقد کرلیا ہے، آنحضورؐ نے فرمایا کیا تو نے اس عورت کو دیکھا ہے، اُس نے عرض کی نہیں۔آپؐ نے فرمایا جاؤ اس کو دیکھو کیونکہ عام طور پر انصار کی آنکھیں معیوب ہوتی ہیں۔ (صحیح مسلم جلد۴،ص۱۴۳)

عن المغیرۃ بن شعبۃ انہ خطب امراۃ فقال انظر الیھا فانہ احدی ان یدوم بینکما ۔ مغیرہ بن شعبہ نے کسی خاتون سے رشتہ طے کیا۔ جناب رسالتمآب کو اس کا علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا جاؤ اُسے دیکھو اس لئے کہ پہلے دیکھ کر پھر شادی کرنا تمہارے دوام ازدواج کے لئے زیادہ بہتر ہے۔ (جامع ترمذی،ص۱۷۵)

ان احادیث کے باوجود ہوتا ایسا ہے کہ طلب رشتہ کے وقت اکثر وبیشتر مخنث درمیان میں رکھا جاتا ہے وہی ہر بات طے کرلیتا ہے۔ پھر جب نوبت چپقلش پر پہونچ جاتی ہے تو قصور وار یا والدین ٹھہرائے جاتے ہیں یا یہ مخنث ۔اگر سوچ لیا جائے کہ طلبِ رشتہ کے لئے یہ احادیث کتنی اہم ہیں تو زندگی بجائے وبال جان کے ہنسی خوشی کی آماجگاہ بن جائے گی۔

نکاح کی فضیلت

معتبر سندوں سے جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ عورتوں کو زیادہ عزیز رکھنا پیغمبروں کے اخلاق میں داخل تھا، فرمایا کہ میرے خیال سے کسی مرد مومن کے ایمان میں ترقی

نہیں ہوسکتی سوائے اس کے کہ وہ عورتوں سے محبت رکھے۔ فرمایا کہ جس کو عورتوں سے زیادہ محبت ہوتی ہے اُس کے ایمان میں زیادہ ترقی ہوتی ہے۔

حدیث صحیح میں امام رضاؑ سے منقول ہے کہ تین چیزیں پیغمبروں کی سنّت میں داخل ہیں۔ اوّل خوشبو سونگھنا، دوسرے جو بال بدن پر ضرورت سے زیادہ ہوں ان کو دور کرنا تیسرے عورتوں سے زیادہ مانوس ہونا اوران سے زیادہ مقاربت کرنا۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ سکین نخعی نے عورتوں، خوشبو اور لذیذ کھانوں کو ترک کر کے عبادت اختیار کر لی تھی اور اس بات میں ایک عریضہ بھی لکھا تھا، اُن حضرت نے جواب میں لکھا کہ عورتوں کی نسبت جو تم دریافت کرتے ہو کیا تمہیں معلوم نہیں کہ حضرت رسول خداؐ کے کتنی ازواج تھیں اور لذیذ کھانوں کی جو دریافت کرتے ہو تو خیال کرلو کہ حضرت رسول خداؐ گوشت اور شہد تک تناول کرتے تھے نیز آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص نے ایک عورت سے شادی کی اس نے نصف دین کی حفاظت کی اور باقی نصف میں تقویٰ کی ضرورت رہی اور یہ بھی فرمایا کہ تم میں سب سے بدتر مجرد لوگ ہیں۔ اور یہ بھی فرمایا کہ مومن کو کون سی چیز اس بات سے مانع ہے کہ وہ نکاح کرے شاید اسے خدائے تعالیٰ ایسا فرزند عطا کردے جو زمین کو کلمۂ لا اِلٰہ اِلاّ اللہ سے زینت دے۔ یہ بھی فرمایا کہ جو شخص میر سنّت کو دوست رکھتا ہے اُسے چاہیئے کہ نکاح کرے اور جو شخص میر سنّت کا پیرو ہے سمجھ لے کہ خواستگاری زن میری سنّت میں داخل ہے۔

حضرت رسول خداؐ نے فرمایا کہ جو شخص افلاس و پریشانی کے ڈر سے نکاح نہ کرتا ہو اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ خدا سے بدگمان ہے کیونکہ حق تعالیٰ فرماتا ہے **ان یکونوا فقراء یغنهم الله من فضله۔**

دوسری حدیث میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ تین عورتیں حضرت رسول خداؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں ایک نے عرض کیا کہ میرا خاوند گوشت نہیں کھاتا دوسری نے عرض کیا کہ میرا خاوند خوشبو نہیں سونگھتا، تیسری نے عرض کیا کہ میرا خاوند عورتوں سے مقاربت نہیں کرتا۔ آنحضرتؐ بیت الشرف سے باہر تشریف لائے اور آثار قہر وغضب چہرۂ مبارک سے نمایاں تھے اور

ردائے مُبارک زمین پر گھسٹتی چلی آتی تھی۔ اسی حالت میں منبر پر تشریف لے گئے اور بعد وثنائے خداوند عالم ارشاد کیا کہ کیا وجہ ہے کہ میرے اصحاب میں سے ایک گروہ نے گوشت کھانا، خوشبو سونگھنا، عورتوں سے مقاربت کرنا ترک کردیا ہے میں گوشت بھی کھاتا ہوں خوشبو بھی سونگھنا ہوں، عورتوں سے مقاربت بھی کرتا ہوں۔ جو شخص میری سنّت کے خلاف ہے میری اُمّت سے خارج ہے۔

عورتوں کی قسمیں اور اُن میں سے اچھی کون سی ہیں اور بُری کون سی

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ عورت بمنزلہ اس گلو بند کے ہے جو تم اپنی گردن میں باندھتے ہو اور یہ دیکھ لینا تمہارا کام ہے کہ کیسا گلو بند تم اپنے لئے پسند کرتے ہو۔ فرمایا کہ پاکدامن اور بدکار عورت برابر نہیں ہوسکتی۔ پاکدامن کی قدر و قیمت سونے چاندی سے کہیں زیادہ ہے بلکہ سونا چاندی سے کہیں زیادہ ہے بلکہ سونا چاندی اس کے مقابلے میں ہیچ ہے اور بدکار عورت خاک کے برابر بھی نہیں بلکہ خاک اُس سے کہیں بہتر ہے اور جد امجد جناب رسولِ خداؐ نے فرمایا کہ اپنی بیٹی اپنے ہم کفو اور اپنے مثل کو دو، اپنے ہم کفو اور ہم مثل ہی سے بیٹی لو اور اپنے نطفہ کے لئے ایسی عورت تلاش کرو جو اس کے لئے موزوں ہوتا کہ اس سے لائق فرزند پیدا وہ۔

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو شخص مال وحسن جمال کے لئے نکاح کرے گا وہ دونوں سے محروم رہے گا اور جو شخص پرہیز گاری اور دین کے لئے نکاح کرے گا اسکو مال اور جمال دے گا۔

حضرت رسول خداؐ نے فرمایا کہ پاکدامن عورت سے شادی کرو کہ اولاد پیدا ہو اور خوبصورت عورت سے جس سے اولاد نہ پیدا ہو نہ کرو کیونکہ مجھے کل قیامت کے زور پیغمبروں کی اُمّت پر تمہارے ہی سبب سے مباہات کرنی ہوگی۔

حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ جس عورت کی خواستگاری کی جائے اس میں یہ صفتیں ہونی چاہئیں۔ رنگ گندمی، پیشانی فراخ، آنکھیں سیاہ، قد میانہ، سرین بھاری۔ اگر کسی کو ایسی عورت میسّر آئے اور وہ اس کا خواستگار بھی ہو اور مہر دینے کو نہ ہو تو وہ زرمہر مجھ سے لے جائے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جب حضرت رسول خداؐ کسی مشّاطہ کو کسی عورت کی

خواستگاری کے لئے بھیجتے تھے تو یہ فرماتے تھے کہ ان کی گردن کو سونگھ لینا اس میں سے خوشبو آتی ہو ٹخنے اور ایڑی کے بیچ کا حصّہ پُر گوشت ہو۔

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جس وقت تم کسی عورت کی خواستگاری کرو تو اس کے بالوں کے متعلق دریافت کرلو کیونکہ بالوں کی خوبصورتی نصف حُسن ہے۔

بسند معتبر حضرت رسول خداؐ سے منقول ہے کہ تمہاری عورتوں میں سب سے بہتر وہ ہے جس کے اولاد زیادہ پیدا ہوتی ہو۔ شوہر کی خیرخواہ ہو اور صاحبِ عفت ہو، اپنے اعزہ اور اقربا میں عزّت رکھتی ہو اور اپنے شوہر سے دبتی ہو اور اپنے شوہر کے لئے اظہارِ بشاشت کرتی ہو۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص حضرت رسول خداؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری زوجہ اس قسم کی ہے کہ جب میں گھر آتا ہوں تو استقبال کرتی ہے اور جب باہر نکلتا ہوں تو مشایعت کرتی ہے، جب مجھے غمگین دیکھتی ہے تو دریافت کرتی ہے کہ کیا فکر ہے اور کہتی ہے کہ اگر فکر معاش ہے تو خدا سب بندوں کی روزی کا کفیل ہے اور اگر فکر معاد ہے تو خدا اس فکر کو اور زیادہ کرے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کے کچھ کارکن ہیں، یہ عورت انہیں کارکنوں سے ہے اور جتنا اجر کسی شہید کو ملے گا اس نصف اسے ملے گا۔

حضرت رسول خداؐ نے فرمایا کہ تمہاری عورتوں میں سب سے بہتر قریش کی عورتیں ہیں کہ وہ اپنے شوہروں کے لئے اور تمام قبیلوں کی عورتوں سے زیادہ مہربان اور اپنی اولاد کے لئے سب سے زیادہ رحیم اور اپنے شوہر سے کسی وقت انکار نہیں کرتیں اور غیروں کے مقابلہ میں عفّت کو کام میں لاتی ہیں (اس زمانہ میں زنان قریش کی مصداق سیدانیاں ہیں)۔

دوسری معتبر حدیث میں یہ ہے کہ خداوند عالم فرماتا ہے کہ جب میں کسی مسلمان کے واسطے دنیا و آخرت کی خوبیاں جمع کرنا چاہتا ہوں تو میں اس کو دل ایسا دیتا ہوں کہ ہر مُصیبت والے کی مُصیبت پر رحم کرے اور میرے لئے خضوع و خشوع کرے اور زبان ایسی دیتا ہوں کہ ہر وقت میرا ذکر کرے اور بدن ایسا دیتا ہوں کہ ہر بلا پر صبر کرے اور عورت ایسی کہ جب اسے دیکھے خوش ہو جائے اور جب یہ (شوہر) کہیں جائے تو عصمت و عفت کو کام میں لائے اور اس کا مال ضائع

نہ کرے۔

نکاح اور نکاح کے ارادے

حدیث حَسَن میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص نکاح کی درخواست کا رادہ کرے تو دو رکعت نماز پڑھے اور حمدِ الٰہی بجالائے اور یہ دعا پڑھے **اللّٰھُمَّ انی ایھدان اتزوج فقد ولی من النسآء اعفھن فرجاواحفظھن لی فی نفسھا ومالی واوسعھن لی رزقا واعطھن لی برکة فی نفسھا ومالی انی اترک فقد ربی منھا ولدا طیّبا فجعله خلفاً صالحًا نی حیٰوتی وبعدمماتی۔**

حدیث معتبر میں ہے کہ رات کے وقت نکاح کرنا سنّت ہے۔ حدیث مؤثق میں منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقرؑ کو خبر پہونچی کہ ایک شخص نے دن میں ایسے وقت نکاح کیا ہے کہ ہوا گرم چلتی تھی فرمایا مجھے گمان نہیں ہے کہ ان میں آپس میں محبت و تفاق ہو چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ میں جُدائی ہوگئی۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے یہ جو شخص قمر در عقرب میں نکاح یا زفاف کرے اس کا انجام اچھا نہ ہوگا۔ دوسری روایت میں منقول ہے کہ جو شخص تحت الشعاع میں نکاح یا زفاف کرے وہ یاد رکھے کہ اس کا نطفہ منعقد ہوگا اور خلقت تمام ہونے سے پہلے ساقط ہو جائیگا۔

حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ جمعہ کا دن منگنی اور نکاح کا دن ہے۔

یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ نکاح میں مومنین کو بلانا ان کو کھانا کھلانا اور عقد نکاح سے پہلے خطبہ پڑھنا سنّت ہے۔

حضرت رسول خداؐ نے فرمایا کہ ولیمہ پہلے دن ضروری ہے دوسرے دن کچھ حرج نہیں اور تیسرے دن ریا کاری ہے۔

زفاف اور ہمبستری

جس وقت قمر در عقرب یا تحت الشعاع میں ہو زفاف کرنا مکروہ ہے اور حیض و نفاس کی حالت میں عورت سے جماع کرنا حرام ہے۔ اور ناف سے زانو تک کسی عضو کو مساس کرنا مکروہ

ہے۔ پاک ہونے کے بعد غسل متعین سے پہلے بھی جماع کرنا اچھا نہیں اور اجتناب میں احتیاط ہے۔ ہاں کوئی خاص عذر لاحق ہو تو چنداں حرج بھی نہیں ہے اس صورت میں عورت کو حکم دینا چاہئے، اندام نہانی کو دھوڈالے پھر مقاربت کرلیں اور جو عورت استحاضہ کی حالت میں ہو اگر وہ غسل یا اور اعمال جو اسے کرنے چاہئیں بجالائے تو کرسکتے ہیں۔ اور جب آزاد عورت کے ساتھ جماع کیا جائے تو بہتر ہے کہ منی فرج سے باہر نہ کرے اور بعض علماء بغیر اجازت زوجہ اس طرح منی گرانے کو حرام جانتے ہیں مگر کنیز کے بارے میں کچھ مضائقہ نہیں۔

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ شب چہارشنبہ کو ہمبستری نامناسب ہے۔

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ مہینے کے اول اور آخر میں جماع نہ کرو کیونکہ ان اوقات میں جماع باعث اسقاط ہوتا ہے اور اگر اولاد ہو بھی جائے تو ضرور ہے کہ دیوانگی میں مبتلا ہوگی یا مرگی میں۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ جس شخص کو مرگی کا عارضہ ہوتا ہے یا اول ماہ میں دورہ ہوتا ہے یا وسط میں یا آخیر میں۔

جناب رسولؐ خدا نے فرمایا کہ جو شخص اپنی عورت سے حالتِ حیض میں جماع کرے اور اس سے بچہ پیدا ہو تو وہ مرض بالخورہ میں مُبتلا ہوگا یا برص یا جذام میں۔

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ہم اہل بیت کا دشمن دو قسم کے آدمیوں کے سوا تیسرا نہیں یا والدالزنا یا وہ جس کی ماں حیض میں حاملہ ہوئی ہو۔

حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ اگر وقتِ جماع بات چیت کی جائے تو خوف ہے کہ بچّہ گونگا پیدا ہو اور اگر حالتِ جماع میں مرد عورت کی اندامِ نہانی کی طرف دیکھے تو خوف ہے کہ بچّہ اندھا پیدا نہ ہو۔

لوگوں نے امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا کہ اگر حالتِ جماع میں کپڑا عورت یا مرد کے منہ سے ہٹ جائے تو کیسا ہے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ پھر دریافت کیا کہ اگر حالتِ جماع میں اپنی عورت کا بوسہ لے تو کیسا ہے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ لوگوں نے انہیں حضرت استفسار کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو ننگا کرکے دیکھے تو کیسا ہے فرمایا کہ نہ دیکھنے میں لذّت زیادہ ہے پھر دریافت کیا

کہ اگر اپنی زوجہ کے اندام نہانی میں انگلی سے بازی کرے تو کیسا ہے فرمایا کچھ مضائقہ نہیں لیکن اجزائے بدن کے علاوہ کوئی چیز اس میں داخل نہ کرے۔

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ مرد کو اس مکان میں جس میں کوئی بچہ ہو اپنی عورت یا لونڈی سے جماع نہ کرنا چاہئے ورنہ وہ بچہّ زنا کار ہوگا۔

منقول ہے کہ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا کہ اس خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی عورت سے ایسے مکان میں جماع کرے جس میں کوئی جاگتا ہو اور وہ ان کو دیکھے یا اُنکی سانس یا بات کی آواز سنے تو اولاد جو اس جماع سے پیدا ہوگی ناجی نہ ہوگی بلکہ زنا کار ہوگی۔

دوسری حدیث میں آیا ہے کہ لوگوں نے امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا کہ آیا مرد ننگا ہو کر جماع کرسکتا ہے فرمایا نہیں، علاوہ ازیں نہ روبقبلہ جماع کرسکتا ہے نہ پشت بقبلہ کشتی میں۔

حضرت امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا مجھے یہ بات پسند نہیں کہ جس شخص کو سفر میں غسل کے لائق پانی نہ ملے وہ جماع کرے سوائے اس خاص صورت کے جس میں جماع نہ کرنے سے اس کی ذات کو کسی ضرر کا خوف ہو۔ علماء ایسی حالت میں بلاکسی عذر قوی کے جماع کرنا حرام سمجھتے ہیں۔

حضرتِ رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص محتلم ہو وہ غسل کرنے سے پہلے جماع نہ کرے اور فرمایا (اس قول پر عمل نہ کرنے سے) اس کے یہاں دیوانہ بچّہ ہو تو اس وقت اپنے کو ملامت کرے۔

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جس وقت آفتاب طلوع کرتا ہو یا طلوع کرنے کے بعد بھی پورا روشن نہ ہوا ہو بلکہ زردی مائل ہو اسی طرح ڈوبنے سے پہلے جب روشنی کم ہوگئی ہو اور زردی مائل یا ڈوبتا ہوا ہو ان اوقات میں جنب ہونا مکروہ ہے۔

ابوسعید خدری سے منقول ہے کہ حضرت رسالت پناہؐ نے حضرت علیؑ کو وصیّت فرمائی کہ اے علیؑ جب دُلہن تمہارے گھر آئے تو اس کی جوتیاں اُتروادو کہ وہ بیٹھے پھر اُس کے پاؤں دُھلوا کر دروازے سے نیچے دیوار تک سب جگہ چھڑکوادو کہ ایسا کرنے سے ستّر ہزار قسم کی پریشانیاں

تمہارے گھر سے دور ہو جائیں گی اور ستّر ہزار قسم کی برکتیں داخل ہوں گی۔ ستّر ہزار قسم کی رحمتیں تم پر اور اس دُلہن پر نازل ہوں گی اور اس رحمت کی برکت اس مکان کے گوشہ گوشہ میں پہونچے گی اور وہ دُلہن جب تک اس مکان میں رہے گی مرض دیوانگی، بالخورہ اور جذام سے محفوظ رہے گی۔ اے علیؑ اور دُلہن کو سات دن دودھ سرکہ، دھنیا اور کھٹے سیب نہ کھانے دینا۔ حضرت امیر المومنینؑ نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ اس کی کیا وجہ ہے فرمایا کہ ان چیزوں کے کھانے سے عورتوں کا رحم سرد پڑ جاتا ہے اور وہ بانجھ ہوجاتی ہیں، ان کے اولاد نہیں پیدا ہوتی ہے۔ اے علیؑ جو بوریا کہ گھر کے کسی کونے میں پڑا ہو اس عورت سے بہتر ہے جس کے اولاد نہ ہوتی ہو۔ پھر فرمایا یا علیؑ اپنی عورت سے مہینے کی اول ،اوسط اور آخر میں جماع نہ کیا کرو اس کو اور اس کے بچوں کو دیوانگی ، بالخورہ، جذام اور ضبطِ دماغ ہونے کا اندیشہ ہے۔ یا علیؑ نماز ظہر کے بعد جماع نہ کرنا کیونکہ جو بچّہ پیدا ہوگا وہ پریشاں احوال ہوگا۔ یا علیؑ جماع کے وقت باتیں نہ کرنا کیونکہ جو بچّہ پیدا ہوگا تو عجب نہیں کہ گونگا ہو اور کوئی شخص اپنی عورت کے اندام نہانی کی طرف نہ دیکھے بلکہ اس حالت میں آنکھیں بند رکھے کیونکہ اس وقت اندام نہانی کی طرف دیکھاونا اولاد کے اندھے ہونے کا باعث ہوتا ہے۔ یا علیؑ جب کسی عورت کے دیکھنے سے شہوت ہو یا خواہش پیدا ہو تو اپنی عورت سے جماع نہ کرنا کیونکہ جو بچّہ پیدا ہوگا مخنث یا دیوانہ ہوگا۔ یا علیؑ جو شخص حالتِ جنب میں اپنی زوجہ کے بستر پر لیٹا ہو اُسے لازم ہے کہ قرآن شریف نہ پڑھے کیونکہ مجھے خوف ہے کہ آسمان سے آگ برسے اور دونوں کو جلا دے۔ یا علیؑ جماع سے پہلے ایک رومال اپنے لئے اور ایک اپنی زوجہ کے لئے مہیّا کر لینا ایسا نہ ہو کہ تم دونوں ایک ہی رومال کام میں لاؤ کہ اس سے اوّل دشمنی پیدا ہوتی ہے اور آخر میں جدائی کی نوبت پہونچے گی۔ یا علیؑ اپنی عورت سے کھڑے کھڑے جماع نہ کرنا کہ یہ فعل گدھوں کا سا ہے اگر بچّہ پیدا ہوگا گدھوں ہی کی طرح بچھونے (بستر) پر پیشاب کیا کرے گا۔ یا علیؑ شِب عید الفطر کو جماع نہ کرنا کہ اس سے بہت بُرائیاں ہوں گی۔ یا علیؑ شب عید قربان جماع نہ کرنا اگر بچّہ پیدا ہوگا تو اُس کے ہاتھ میں چھ اُنگلیاں ہوں گی یا چار۔ یا علیؑ میوے دار درخت کے نیچے جماع نہ کرنا اگر بچّہ ہوگا یا قاتل یا جلاّد ہوگا یا ظالموں کا سرگروہ ۔یا علیؑ آفتاب کے سامنے

جماع نہ کرنا سوائے اس کے پردہ ڈال لو کیونکہ جو بچّہ پیدا ہوگا وہ مرتے دم تک بد حال و پریشان رہے گا۔ یا علیؑ اذان اور اقامت کے درمیان جماع نہ کرنا اگر بچّہ پیدا ہوگا تو خونریزی کی طرف مائل ہوگا۔ یا علیؑ جب تمہاری زوجہ حاملہ ہو تو بغیر وضو کے اس سے جماع نہ کرنا ورنہ بچّہ کوردل اور بخیل پیدا ہوگا۔ یا علیؑ شعبان کی پندرہویں تاریخ جماع نہ کرنا کہ اگر بچّہ پیدا ہوگا تو شوم اور اس کے منہ پر سیاہی کا نشان ہوگا۔ یا علیؑ شعبان کی آخری تاریخ میں جماع نہ کرنا جو بچّہ پیدا ہوگا تو لُٹیرا اور ظلم دوست ہوگا اس کے ہاتھ سے بہت سے آدمی مارے جائیں گے۔ یا علیؑ کوٹھے پر جماع نہ کرنا ورنہ جو بچّہ پیدا ہوگا منافق و ریا کار و بدنیّت ہوگا۔ یا علیؑ جب تم سفر کو جاؤ تو اس رات کو جماع نہ کرنا ورنہ بچّہ پیدا ہوگا تو مالِ ناحق صرف کریگا اور مُسرفین شیطان کے بھائی ہیں اور اگر کوئی ایسے سفر میں جائے جہاں تین دن کا راستہ ہو تو جماع نہ کرے ورنہ اگر بچّہ پیدا ہو تو ظلم دوست ہوگا (اس طولانی حدیث میں خطاب امیرالمومنینؑ سے ہے مگر مراد اُمّت کی ہدایت ہے۔ امیرالمومنینؑ کی ذات اس سے ارفع ہے کہ وہ اِس تعلیم کے محتاج ہوں)

دوسری روایت میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم کھانا صاف ستھرا پکاتے ہیں اور خوشبوئیں ملاتے ہیں تاہم اس میں وہ بات پیدا نہیں ہوتی جو عروسی کے کھانے میں ہوتی ہے فرمایا چونکہ عروسی کا کھانا ایک امرِ حلال و مشروع کے لئے تیار کیا جاتا ہے اسی سبب سے بہشت کی ہوا لگتی ہے۔

احادیثِ معتبر میں وارد ہوا ہے کہ نکاح کا رات میں واقع ہونا سنّت ہے اور ولیمہ دن میں تیار کرانا مسنون ہے۔

حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جب تمہارا محفل نکاح میں بُلاوا ہو تو جانے میں تاخیر کرو کہ یہ محفل تمہیں دنیا یاد دلائے گی۔ دوسری حدیث میں ہے کہ جب تمہیں جنازہ پر بلایا جائے تو تعجیل کرو کہ وہ تمہیں سامانِ آخرت یاد دلائے گا۔

حضرت رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کوّے سے تین عادتیں سیکھو، چھُپ کر جماع کرنا، علی الصباح روزی کی تلاش میں جانا۔ دشمنوں سے پرہیز کرنا۔

حضرت علیؑ نے فرمایا جو شخص اپنی عورت سے مقاربت کا ارادہ کرے تو جلدی نہ کرے کیونکہ عورتوں کو جماع سے پہلے کچھ کام کرنے ہوتے ہیں۔ اور جس وقت کوئی شخص کسی غیر عورت کو دیکھے اور اُسے وہ پسند آجائے تو اسی وقت جا کر اپنی عورت سے جماع کرے کیونکہ جو کچھ اس میں ہے وہی اس میں بھی ہے[۱]۔ بہرحال شیطان کو اپنے نفس پر غالب نہ ہونے دے۔ اگر زوجہ نہ ہو تو دو رکعت نماز پڑھے اور خدائے تعالیٰ کی حمد بہت کرے اور درود محمدؐ و آل محمدؐ پر بھیجے اور خدا سے سوال کرے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے اسے عورت مرحمت فرمائے کہ یہ دعا ضرور مستجاب ہوگی اور خدا اسکو حرام سے بے نیاز کرے گا۔

دوسری حدیثِ معتبر میں منقول ہے کہ مندرجہ اوقات میں جماع نہ کرو، قبل طلوع آفتاب یعنی صبح صادق کے وقت سے طلوع آفتاب تک اور غروب آفتاب سے مغرب تک، چاند گہن کی رات یا دن میں، یا جس شب و روز میں سرخ سیاہ آندھی یا زرد آندھی یا زلزلہ محسوس ہو، خدا کی قسم اگر کوئی شخص ان اوقات میں جماع کرے گا اور اس سے اولاد پیدا ہوگی تو اس اولاد میں ایک عادت بھی ایسی نہ دیکھے گا جس سے خوشی حاصل ہو کیونکہ اس نے خدا کی نشانیوں کو ہیچ سمجھا۔

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ کوئی شخص خضاب باندھے ہوئے اپنی عورت سے جماع کرے گا تو بچّہ مخنث پیدا ہوگا۔

شبِ زفاف اور ہمبستری کے وقت کی نمازیں اور دعائیں

حدیثِ صحیح میں حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جب دُلہن کو تمہارے پاس لائیں تو اس سے کہو کہ پہلے وضو کرے اور تم خود بھی وضو کرلو اور وہ دو رکعت نماز پڑھے اور تم بھی دو رکعت نماز پڑھو بعد اس کے خدا کی تعریف کرو، محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجو اور دعا مانگو اور دُلہن کے ساتھ جو عورتیں آئیں ہوں ان سے کہو کہ آمین کہیں اور یہ دعا پڑھو۔ **اللّٰھُمَّ ارزقنی الفھا وودّھا ورضا ھا واضنی بھا و اجمع بیننا باحسن اجتماعٍ و انس ایتلاف**۔ کہ یاد رکھو کہ اُلفت ومحبت

---

[۱] پیغمبر اکرمؐ کا ارشاد ہے جو اس سے پیشتر گزر چکا ہے یہ حدیث اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ وہاں غیر صورت کو دیکھ کر شہوت کے اُبھرنے پر اپنی زوجہ سے جماع کو منع کیا ہے اور یہاں فقط پسند آجانے پر اجازت ہے۔ دونوں حدیثیں دو حالتوں سے متعلق ہیں۔

خدا کی طرف سے ہے اور دشمنی شیطان کی طرف سے اور شیطان یہ چاہتا ہے کہ جس چیز کو خدا نے حلال کیا ہے آدمیوں کی طبیعتیں کسی نہ کسی طرح اس سے پھر جائیں۔

حدیث میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جب تم اوّل مقاربت کے لئے اپنی دُلہن کے پاس جاؤ تو اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر روبقبلہ کردو اور یہ دعا پڑھو **اَللّٰھُمَّ بامانتک اخذتھاوبکلماتک استحللتھا فان قضیت لی منھا ولدافاجعلہ مبارکاتقیّا من شیعة اٰل محمّد ولا تجعل للشیطان فیہ شرکاء ولا نصیباً** راوی نے دریافت کیا کہ بچّہ شیطان کا حصہ کیوں کر بن سکتا ہے فرمایا اگر جماع کے وقت خدا کا نام لیا گیا ہے تو شیطان دور ہوجائے گا اور اگر نہیں لیا گیا ہے تو وہ عضو تناسل اس شخص کے عضو تناسل کے ساتھ داخل کرے گا۔ پھر راوی نے دریافت کیا یہ کیونکر جانیں کہ کسی شخص میں شیطان شریک ہوا ہے یا نہیں فرمایا جو شخص ہمیں دوست رکھتا ہے اس میں شیطان شریک نہیں ہوا اور جو ہمارا دشمن ہے اس میں ضرور شریک ہوا ہے۔ (اس مضمون کی بہت سی حدیثیں فریقین کے یہاں مختلف طریقوں سے وارد ہیں)۔

دوسری حدیث میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جب یہ چاہے کہ شیطان کی شرکت نہ ہو تو **بسم اللّٰہ واعوذ باللّٰہ** پڑھے۔

احکام نکاح

نکاح دو قسم کا ہوتا ہے۔ ا۔ نکاح دائمی ۔۲۔ نکاح مؤقتی۔

ا۔ نکاح دائمی وہ نکاح ہوتا ہے جس میں مدت معیّن نہ ہو۔۲۔ نکاح مؤقتی وہ نکاح ہے کہ چند لمحوں کے لئے ہو۔ دونوں میں صیغہ کا پڑھا جانا ضروری ہے۔ ☆ جب تک مرد اور عورت کو یقین نہ ہوجائے کہ نکاح پڑھا جاچکا ہے تب تک وہ محرم نہیں ہیں۔ ☆ دونوں نکاحوں کے لئے ایک ہی وکیل مقرر کیا جاسکتا ہے اگر دونوں طرف دو وکیل ہوں تب بھی صیغہ پڑھا جاسکتا ہے۔ خود بھی مرد اور عورت صیغہ پڑھ سکتے ہیں۔ ☆ نکاح پڑھنے میں شرط ہے کہ صحیح پڑھا جائے اگر ایک لفظ بھی بدل جائے تو نکاح باطل ہوجاتا ہے۔ ☆ عقد پڑھنے والے کا بالغ ، عاقل ہونا ضروری ہے۔ ☆ عقد پڑھنے میں لڑکا اور لڑکی معیّن کرنی ضروری ہے۔ ☆ کوئی بھی جوان لڑکی اگر کسی کے

ساتھ شادی کرنا چاہے تو واجب ہے کہ وہ باپ یا دادا سے اجازت حاصل کرے۔ البتہ ماں اور بھائی کی اجازت ضروری نہیں۔☆ اگر باپ یا دادا اپنے نابالغ لڑکے کا کسی عورت سے عقد کریں تو بالغ ہونے کے بعد اس عورت کا نان ونفقہ اس لڑکے پر واجب ہے۔

عیب زدہ عورتیں:-ا۔ دیوانی۔۲۔جذام ۔۳۔ برص ۔۴۔ اندھا پن ۔ ۵۔ فالج ۔ ۶۔ پیشاب اور حیض یا پاخانے اور حیض کا راستہ ایک ہوگیا ہو، اس کی فرج میں بدگوشت یا ہڈی ہو، اگر مرد کو بعدِ عقد پتہ چلے کہ عورت میں یہ عیوب ہیں تو وہ اس عقد کو ختم کرسکتا ہے اسی طرح اگر عورت کو بعد عقد پتہ چلے کہ عقد سے پہلے شوہر دیوانہ یا بعدِ عقد اور قبلِ صحبت دیوانہ یا بعد میں دیوانہ ہوجائے ، یا اس کا عضو تناسل نہیں ہے یا بعدِ عقد اور قبل مجامعت اس کا عضو تناسل کٹ جائے یا ایسی بیماری ہے کہ مجامعت نہ کرسکے اگر چہ یہ مرض بعدِ عقد اور قبل مجامعت پیدا ہوگیا ہوتو ان تمام صورتوں میں بغیر طلاق عقد ختم کرسکتی ہے۔

حرام عورتیں:-ان کی سات قسمیں ہیں:

ا۔ ماں ، دادی، نانی، پرنانی اور اس سے اُوپر......۲۔بیٹی ،نواسی اور اُس کی اولاد پوتی اور اس کی اولاد اور اس کے نیچے......۳۔ بہن ......۴۔ بھانجی اور اس کی لڑکیاں اور لڑکیوں کی لڑکیاں اور اس سے نیچے......۵۔اپنی پھوپھی ، ماں باپ کی پھوپھی ، دادا دادی ،نانانانی کی پھوپھی اور اس سے اُوپر......۶۔اپنی خالہ، ماں کی خالہ، داد دادی ،نانانانی کی خالہ اور اس سے اوپر۔ ۷۔ بھائی کی اولاد یعنی بھتیجی اور اس کی لڑکیاں اور لڑکیوں کی لڑکیاں اور اس سے نیچے۔

رضاعت

دودھ پلانے کے آٹھ شرائط ہیں۔ا۔بچّہ زندہ عورت کا دودھ پئے۔۲۔عورت کا دودھ حرام سے نہ ہو لہٰذا اگر زنا س پیدا ہوئے بچّہ کا دودھ دوسرے بچّہ کو پلادے تو بچّہ اس دودھ کی وجہ سے محرم نہیں بنتا۔۳۔ بچّہ پستان منہ میں لے کر دودھ پئے اگر اس کے منہ میں دودھ ڈالا جائے اس سے کوئی فائدہ نہیں۔۴۔دودھ میں ملاوٹ نہ ہو۔ ۵۔ دودھ ایک شوہر کا ہو۔۶۔بچّہ کی بیماری کی وجہ سے دودھ اُگل نہ دے اور اگر اگل دیتا ہے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ جو لوگ دودھ پینے کی وجہ

سے اس بچّہ کے محرم ہو جاتے ہیں وہ اس سے شادی بیاہ بھی نہ کریں ۔۷۔ پندرہ دفعہ یا ایک دن رات مسلسل دودھ پینے سے ۔۸۔ بچّے کی عمر دو سال کے اندر ہو۔

درجِ صدر شرائط کے تحت جو عورت بچے کو دودھ پلائے گی تو وہ بچّہ چند لوگوں کا محرم ہو جائے گا۔ (تفصیل مرجع عصر کے احکام کے مطابق، علمائے کرام بیان فرمائیں گے)

۱۔ وہ عورت جس نے دودھ پلایا اُسے بچّے کی رضاعی ماں کہتے ہیں۔

۲۔ دودھ پلانے والی کا شوہر جو اس عورت کے دودھ کا مالک ہے اس بچّے کا رضاعی باپ کہتے ہیں

۳۔ دودھ پلانے والی عورت کی ماں اور باپ اوپر کے سلسلے تک چاہے وہ اس عورت کے رضاعی ماں باپ ہوں۔

۴۔ دودھ پلانے والی کی اولاد جو پیدا ہو چکی ہے یا پیدا ہو گی۔

۵۔ دودھ پلانے والی کی اولاد کی اولاد یا اُس کی اولاد کی اولاد نے ان کو دُودھ پلایا ہو۔

۶۔ دودھ پلانے والی عورت کے بھائی، بہن خواہی حقیقی ہوں یا رضاعی۔

۷۔ دودھ پلانے والی عورت کا چچا اور پھوپھی حقیقی ہوں یا رضاعی۔

۸۔ دودھ پلانے والی کا ماموں، خالہ چاہے رضاعی ہوں۔

۹۔ دودھ پلانے والی کا شوہر جو اس کے دودھ کا مالک ہے، اس کی اولاد نیچے کے سلسلہ تک حقیقی اولاد ہوں یا رضاعی۔

۱۰۔ دودھ پلانے والی کے شوہر کے ماں باپ جو اس دودھ کا مالک ہے اوپر کے سلسلے تک۔

۱۱۔ دودھ پلانے والی عورت کا شوہر جو اس کے دودھ کا مالک ہے اس کا بھائی بہن اور حقیقی ہوں یا رضاعی۔

۱۲۔ دودھ پلانے والی کے شوہر کا چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ اور ان کے اوپر کے سلسلے تک چاہے رضاعی ہوں، ان کے علاوہ اور افراد بھی ہیں جو دودھ پلانے کی وجہ سے محرم ہو جاتے ہیں[۱]۔

---

[۱] (مسلک اہل سنّت) برادر رضاعی کی ماں سے نکاح کرنا جائز ہے اور برادر نسبتی کی ماں سے نکاح کرنا جائز نہیں اس مسئلہ کی صورت یہ ہے کہ دو بچّے بیگانہ ایک عورت غیر کا دودھ پئیں تو ہر ایک ان میں سے کہ جنہوں نے دودھ پیا ہے آپس میں ایک دوسرے کی ماں بہن سے نکاح کریں تو جائز ہے۔ (قدوری، ص ۱۷۱)
جمع کرنا اپنی بی بی کے ساتھ اس کے شوہر کی دختر کو جائز ہے یا نہیں، علمائے ثلاثہ کے نزدیک جائز ہے (قدوری، ص ۱۶۲)

متعہ

فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرَاضَيْتُمْ بِهٖ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ الخ (النساء آیت ۳۴) ہاں جن عورتوں سے تم نے متعہ کیا ہو تو انہیں جو مہر معیّن کیا ہے دیدو اور مہر مقرر ہونے کے بعد اگر آپس میں راضی ہو جاؤ تو اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

''یہ آیت متعہ پر صراحتاً دلالت کرتی ہے'' (حاشیہ بخاری پارہ اٹھارواں، ص ۱۱۸)

''یہ آیت محکمات میں سے ہے اور منسوخ نہیں ہوئی۔ حبر الامت ابن عباس اس کو اس طرح پڑھا کرتے تھے۔ **فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ مِنْهُنَّ اِلٰى اَجَلٍ مُسَمًّى** (تفسیر ابن کثیر دمشقی جلد ۳، ۱۵۰۔ تفسیر دُرِّ منثور جلد ۴، ص ۴۲۱)۔ ''عمار نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے دریافت کیا متعہ کے بارے میں آیا متعہ سفاح ہے یا نکاح، ابن عباس نے فرمایا نہ سفاح ہے نہ نکاح، میں نے عرض کیا پھر کیا ہے فرمایا متعہ، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان سے فائدہ اُٹھالو۔ میں نے کہا کیا اس کے واسطے عدت ہے؟ کہا ہاں میں نے کہا کیا وہ وارث ہوسکتا ہے یا نہیں، کہا نہیں'' (تفسیر خازن جلد اول، ص ۳۴۳)۔ ''حضرت عمر نے اپنے عہدِ حکومت میں آ کر فرمایا **متعتان کانتا علیٰ عهد رسول اللّٰه وانا انهٰی عنهما واعاقب علیهما** دو متعہ آنحضورؐ کے زمانے میں حلال تھے (متعۃ النساء ومتعۃ الحج) اور میں دونوں کو حرام کرتا ہوں اور ان کے کرنے والوں کا سزا دوں گا۔ (تفسیر کبیر جلد ۳، ص ۲۰۰۔ تفسیر کشاف جلد اول، ص ۳۶۰۔ تفسیر دُرِ منثور جلد ۲ ص ۱۴۱۔ تاریخ ابن خلکان، ص ۳۵۸۔ محاضرات راغب اصفہانی جلد ۳، ص ۱۲) حالانکہ آیت منسوخ نہیں ہے۔ عہد آنحضورؐ میں بھی جاری تھا عہد ابوبکر میں بھی تھا۔ امام زفر شاگرد امام اعظم کے نزدیک نکاح موقت (متعہ) جائیز ہے (شرح وقایہ، ص ۳۳۸) امام مالک کے نزدیک نکاح متعہ جائیز ہے (صحیح مسلم مترجم، ص ۱۲۳۵، ہدایہ کتاب فقہ جلد ۲، ۱۴) حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ اگر حضرت عمر متعہ کو حرام نہ کرتے تو قیامت تک شقی اور بد بخت کے سوا کوئی بھی زنا نہ کرتا۔ حضرت عمر کے صاحبزادے پر اس حرام کرنے کے حکم کا کیا ردِعمل رہا وہ ملاحظہ فرمائیں: **رجلا من اهل الشام هو یسأل**

عبـدالله بن عمر عن التمتع بالعمرة الی الحج فقال عبدالله بن عمرھی حلال فقال الشـامـی ان ابـاک قـدنهٰـی فـقـال عبدالله ابن عمر اَرأیت ان کان ابی نهیٰ عنها و مـنـعهـا رسول الله امر ابی یتبع ام امر رسول الله ۔ جب شامی نے عبداللہ ابن عمر سے حج تمتع کے سلسلے میں دریافت کیا تو آپ نے اسکے حلال ہونے کا حکم دیا۔ اس پر سائل نے کہا مگر تمہارے باپ نے تو اُسے منع کیا ہے آپ نے جواب دیا ایک کام پیغمبرؐ نے کیا ہو اور میرے باپ نے منع کیا ہو مجھے بتلاؤ سنّتِ رسول اللہ کی اتباع کروں یا اپنے باپ کی اتباع کروں۔ (صحیح ترمذی المجلد الاول، ابواب الحج، ص۱۷۳)

طلاق

زوجہ کو زوجیت سے خارج کرنے کا نام طلاق ہے۔ اسلام کے قوانین میں طلاق بدترین اور مبغوض ترین فعل ہے۔ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں۔ نکاح کرو، لیکن طلاق نہ دو کیونکہ طلاق دینے سے عرش خدا لرزتا ہے۔ (مکارم الاخلاق، ۲۲۵)

آپ ہی فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس گھر کو دوست رکھتا ہے جس میں نکاح واقع ہوجائے اور اللہ تعالیٰ کو وہ گھر بہت ہی بُرا لگتا ہے کہ جس گھر میں طلاق واقع ہو خداوند کریم کے نزدیک مبغوض تر سوائے طلاق کے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ (وسائل جلد ۱۵، ۲۶۷)

امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآبؐ کے زمانے میں ایک شخص بار بار بے وجہ طلاق دے رہا تھا اور نیا عقد کرتا تھا۔ آنحضرتؐ نے اس شخص سے فرمایا، اللہ ناپسند کرتا یا لعنت کرتا ہے ہر اس مرد عورت پر جو حظّ ولطف کے لئے طلاق کا استعمال کرتا ہے۔ (فروع کافی کتاب الطلاق جلد۲، ص ۲۷۹)۔

شرائط طلاق:- طلاق دینے والا عاقل، بالغ ہو اور قصد واختیار سے طلاق دے، مجنوں کا ولی اگر اس کی زوجہ کو طلاق دے تو جائیز ہے۔ نابالغ کا ولی طلاق نہیں دے سکتا ہے۔ مذاق یا بے قصد وارادہ اور جبراً طلاق دینا صحیح نہیں ہے۔

شرائط مُطلقہ:- عقدِ دائم میں ہو۔ حیض ونفاس سے پاک ہو۔ طلاق صحیح عربی زبان میں

لفظ ''طالق'' کے دو عادل اسکو سُنیں پھر پڑھے۔

طلاق کا عِدّ ہ:- جو عورت کی عمر ابھی نو سال پوری نہ ہوئی ہو۔ اسی طرح یائسہ عورت کا کوئی عدّ ہ نہیں (غیر سیّد عورتوں کو پچاس سال کے بعد اور سیدانیوں کو ساٹھ سال کے بعد خون حیض نہیں آتا ہے۔ ان عمروں کے بعد یہ عورتیں یائسہ کہلاتی ہیں) چاہے شوہر نے ان سے صحبت کی ہو وہ طلاق کے بعد فوراً دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

☆ آزاد عورت کا عدّ ہ یہ ہے کہ جب شوہر اسے حیض سے پاک ہونے کے بعد طلاق دے تو وہ اتنا ٹھہری رہے کہ دو دفعہ حیض آئے اور پاک ہو جائے جیسے ہی تیسری دفعہ حیض آئے گا اس کے عدّ ہ کے دن پورے ہو جائیں گے یہ اب دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

☆ طلاق کے عدّ ہ کی ابتدا اس وقت سے ہوتی ہے جب طلاق کا صیغہ پڑھ کر ختم کیا گیا چاہے عورت کو اس کا علم نہ بھی ہو۔

بیوہ کا عدّ ہ:-جس آزاد عورت کا شوہر مر جائے اور وہ حاملہ نہ ہو تو وہ عورت چار مہینے دس دن عدّ ے میں رہے۔ اِس مُدّ ت میں یہ نکاح نہیں کر سکتی۔ اگر حاملہ ہو تو بچے کی پیدائش تک عدے میں رہے۔ لیکن اگر چار مہینے دس دن گذرنے سے پہلے بچّہ پیدا ہو جائے تو شوہر کی موت سے چار مہینے دس دن صبر کرے اور اس کو عدۂ وفات کہتے ہیں۔ ☆ جو عورت عدۂ وفات میں ہو اس کو رنگین لباس، سرمہ لگانا اور زیب و زینت کرنا حرام ہے۔

اقسامِ طلاق:- دو قسم کی طلاق ہے۔ ا۔ طلاقِ بائن۔ ۲۔ طلاقِ رجعی۔

طلاق بائن:- یہ وہ طلاق ہوتی ہے جس کے بعد عدہ کے اندر طلاق دینے والا رجوع نہیں کر سکتا ہے۔ اس کی پانچ صورتیں ہیں۔ ا۔ اس عورت کی طلاق جس کی عمر پورے نو سال کی نہ ہوئی ہو۔ ۲۔ اس عورت کی طلاق جو یائسہ ہو۔ ۳۔ اس عورت کی طلاق جس کے ساتھ اس کے شوہر نے صحبت نہ کی ہو۔ ۴۔ اس عورت کی تیسری طلاق جسے تین دفعہ طلاق دی گئی ہو۔ ۵۔ خلع (عورت مرد سے نفرت کرے اور مہر بخش کر یا نذرانہ دے کر طلاق لے) مبارات (عورت اور مرد دونوں ایک دوسرے سے نفرت کریں اور عورت طلاق کے عوض مرد کو کچھ مال دے)۔

طـــلاقِ رجـــعـــی :- رجعی طلاق میں مرد دوطریقے سے اپنی بیوی کی طرف رجوع کرسکتا ہے۔ا۔ایسے الفاظ کہے جن کے معنی یہ ہوں کہ وہ اس عورت کو دوبارہ اپنی بیوی بناتا ہے۔ ۲۔ایسا کام کرے جس سے رجوع کرنا سمجھ میں آتا ہو۔☆اس طلاق میں عدّہ کے اندر بھی شوہر رجوع کرسکتا ہے۔

مسلک شیعہ اور مسلک اہلِ سنّت میں فرق

ا۔اہل سنّت کے نزدیک نکاح میں گواہوں کا وجود شرط ہے اور شیعوں میں اسکی ضرورت نہیں۔بنابریں اگر کسی سنّی عورت کا عقد بغیر گواہوں کی موجودگی کے ہوا ہے تو یہ عقد باطل ہے اور شیعہ مرد اس عورت سے نکاح کرسکتا ہے۔

۲۔اہلِ سنّت کے نزدیک شاہدین عادلین کے بغیر طلاق صحیح ہوجاتی ہے اور شیعوں میں نہیں ہوتی ہے لہٰذا اگر کسی سنی نے اپنی زوجہ کو بغیر عادلین کے طلاق دیدی ہے تو شیعہ اس عورت سے بلا تکلف عقد کرسکتا ہے۔

۳۔اہل سنّت کے نزدیک حالتِ حیض میں بھی طلاق جائز ہے اور اس زمانۂ طہارت میں بھی جائیز ہے جس میں جنسی تعلقات قائم ہوئے ہوں۔تو اگر سُنّی نے ان حالات میں زوجہ کو طلاق دے دی ہے تو شیعہ اس سے دوبارہ عقد کرسکتا ہے اگر اس کے یہاں ایسی طلاق جائیز نہیں ہے۔یہی حال جبری طلاق کا بھی ہے کہ وہ فقہ حنفی میں جائیز ہے اور نہ مذہب اہلبیت میں صحیح نہیں ہے۔

۴۔اہل سنّت کے نزدیک زوجہ تمام ترکہ میں وارث ہوتی ہے اور شیعوں کے یہاں زمین میں اُسے کوئی حصّہ نہیں ملتا ہے۔بنابریں اگر سُنّی مرجائے اور اس کی زوجہ شیعہ ہوتو وہ تمام ترکہ میں سے اپنا حصّہ لے سکتی ہے اگر چہ اُسکے مذہب میں ایسا نہیں تھا۔لیکن یہ قاعدہ الزام ہے جس کے نتائج کی ذمہ داری صاحبِ عقیدہ پر وارد ہوتی ہے۔

۵۔اہل سنّت کے نزدیک تحریری طلاق جائیز ہے صیغہ پڑھنے کی ضرورت نہیں اور شیعوں کے یہاں ایسا نہیں ہے۔بنابریں اگر کوئی سُنّی اپنی زوجہ کو تحریری طلاق دیدے تو شیعہ اس سے

دوبارہ عقد کرسکتا ہے۔

قابلِ غور شرائط

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتاً غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ o فَإِن لَّمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَداً فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَإِن قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا هُوَ أَزْكَى لَكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ oلَّيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَدْخُلُوا بُيُوتاً غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ oقُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ oوَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاء بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاء بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُوْلِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاء وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعاً أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ o (سورہ نور آیت ۲۶ تا ۳۱)

اے ایمان والو کسی کے گھر میں بغیر اطلاع کے داخل نہ ہوجاؤ۔ جب ہوجاؤ تو گھر والوں کو سلام کرنا یہی تمہارے لئے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت پاؤ۔ پھر اگر تم ان میں سے کسی کو نہ پاؤ تو جب تک اجازت نہ ملے گھر میں داخل نہ ہونا۔ اور اگر تمہیں واپس پلٹنے کو کہا جائے تو پلٹ جانا یہی تمہارے لئے بہتر ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے البتہ ایسے گھروں میں جانے سے تم پر کوئی الزام نہیں جو غیر مسکونی ہوں، اور اس میں تمہارا کوئی فائدہ بھی ہو۔ خدا تمہارے سری اور جلی افعال سے واقف ہے۔ اے رسولؐ ایمان والوں سے کہدیں کہ وہ اپنی نظریں جھکائیں اور اپنے شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ اس میں ان کی بھلائی ہے۔ خدا انکے ہر اس عمل سے واقف ہے جو یہ کرتے ہیں۔ اے رسولؐ مومن عورتوں سے کہدیں کہ وہ بھی اپنی نظریں نیچی کریں

اور اپنے شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنے بناؤ سنگھار کو سوائے اس کے جو خود بخود ظاہر ہوجائے ظاہر نہ کریں۔ان پر لازم ہے کہ وہ اپنی اوڑھنیوں کو اپنے گریبانوں پر ڈالیں اوراپنا بناؤ سنگھار سوائے اپنے شوہروں یا باپ داداؤں یا شوہروں کے باپ داداؤں یا اپنے بیٹوں یا اپنے شوہر کے بیٹوں یااپنے بھائیوں یا اپنے بھتیجوں یا اپنے بھانجوں یا اپنی عورتوں یا لونڈی غلاموں یا طفیلی مردوں کوجنہیں عورتوں کی حاجت نہیں یاوہ بچے جوابھی عورت کے راز سے واقف نہیں۔کسی پر ظاہر نہ کریں۔ اور اس طرح زمین پر پاؤں مارکر نہ چلیں کہ انکے چھپے ہوئے زیورات ظاہر ہوجائیں۔اے ایمان والوتم سب اللہ کےحضورتوبہ کروتا کہ فلاح پاؤ۔

اس آیۂ مجیدہ میں جوشرائط بتلادیئے گئے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

شرط ۱ : اطلاع دیئے بغیرکسی کے گھر میں داخل ہونا ممنوع ہے۔

شرط ۲ : داخلے کے وقت سلام کرنا۔

شرط ۳ : مکین موجود نہ ہوتو واپس پلٹ آؤ۔

شرط ۴ : مکین موجودبھی ہولیکن جب کہے کہ واپس جاؤ تو خواہ مخواہ ضد کرنا ممنوع ہے۔

شرط ۵ : غیر مسکونی،مثلاً کارخانے ،ملیں،آفس ۔ان میں درج صدر شرائط کی قید نہیں۔

شرط ۶ : صاحبان ایمان عورتوں کو نہ گھوریں ۔

شرط ۷ : پاکدامن رہنا۔

شرط ۸ : مومنات مردوں کو نہ گھوریں اور پاکدامنی اپنا شیوہ بنائیں۔

شرط ۹ : عورتیں اپنے زیورات کی نمائش نہ کرتی پھری۔

شرط ۱۰ : عورتیں شرعی پردے میں رہیں۔

شرط ۱۱ : عورتیں اپنی آرائش کی نمائش نہ کرتی پھریں۔

ان کے علاوہ وہ مقامات ملاحظہ کریں جہاں عورت اپنی آرائش کی نمائش کرسکتی ہے۔

۱۔ لبعولتھن : اپنے شوہروں کے سامنے

۲۔ او آبائِھن : باپ داداؤں کے سامنے

۳۔ اَو اٰباءِ بعولتھن : شوہر کے باپ داداؤں کے سامنے

۴۔ اَو ابنائِھن : اپنے بیٹوں کے سامنے۔

۵۔ اَو ابناءِ بعولتھن : اپنے شوہروں کے بیٹوں کے سامنے۔

۶۔ اَو اخوانِھن : اپنے بھائیوں کے سامنے۔

۷۔ اوبنی اخوانھن : اپنے بھتیجوں کے سامنے۔

۸۔ اوبنی اخواتھن : اپنے بھانجوں کے سامنے۔

۹۔ اونسائِھن : اپنی عورتوں کے سامنے۔

۱۰۔اوما ملکت ایماھن: اپنی لونڈی غلاموں کے سامنے۔

۱۱۔ اوالتابعین غیراولی الاربۃ: وہ مرد جنہیں عورتوں کی حاجت نہیں دیوانے، بے عقل

۱۲۔اواطفل الّذین لم یظھروا عورات النساء :جنسی امور سے ناواقف یا اس پر قدرت نہ رکھنے والے بچے۔

یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا لِیَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِیْنَ مَلَكَتْ أَیْمَانُكُمْ وَالَّذِیْنَ لَمْ یَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِن قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِیْنَ تَضَعُونَ ثِیَابَكُم مِّنَ الظَّهِیْرَةِ وَمِن بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاء ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ لَیْسَ عَلَیْكُمْ وَلَا عَلَیْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ طَوَّافُونَ عَلَیْكُم بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ كَذَلِكَ یُبَیِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآیَاتِ وَاللَّهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ٥ وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنكُمُ الْحُلُمَ فَلْیَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِیْنَ مِن قَبْلِهِمْ كَذَلِكَ یُبَیِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آیَاتِهِ وَاللَّهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ٥وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاء اللَّاتِی لَا یَرْجُونَ نِكَاحاً فَلَیْسَ عَلَیْهِنَّ جُنَاحٌ أَن یَضَعْنَ ثِیَابَهُنَّ غَیْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِیْنَةٍ وَأَن یَسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّ وَاللَّهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ٥ (سورہ نور آیات ۵۸ تا ۶۰)۔اے ایمان والو! لازم ہے کہ تمہاری لونڈی، غلام اور جو تم میں ابھی سن بلوغ کو نہ پہونچے ہوں تین مواقع پر تم سے ملنے کے لئے اجازت طلب کریں۔

نماز فجر سے پہلے ، دوپہر کے وقت جب تم (قیلولے کے لئے) اپنے لباس اتارتے ہو اور تیسرے نماز عشاء کے بعد یہ تینوں مواقع تمہاری خلوت کے وقت ہیں۔ ان تینوں اوقات کے علاوہ بلا اجازت آنے جانے میں نہ تمہارے اوپر کوئی الزام ہے اور نہ ان کے اوپر۔ اور تم ایک دوسرے کے پاس آتے جاتے رہو۔ اللہ اسی طرح تمہارے لئے کھول کر احکام بیان کرتا ہے۔ اللہ بڑا جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ اور جب تمہارے بچّے بالغ ہو جائیں تو ان پر بھی لازم ہے کہ تمہاری خلوت گاہ میں آنے کے وقت دوسروں کی طرح اجازت طلب کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنی آیات کو اسی طرح کھول کے بیان کرتا ہے اور اللہ علم وحکمت والا ہے۔ وہ سن رسیدہ عورتیں جن کو نکاح کی اُمید نہیں ہوتی ہے تو ان کے لئے اس صورت میں بُرقع اتار دینے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ وہ بناؤ سنگھار کے عالم میں نہ ہوں اور خودنمائی کا قصد نہ رکھتی ہوں لیکن اگر بُرقع نہ اُتاریں تو یہ ان کے لئے بہتر تھا۔ خداوند کریم سننے اور جاننے والا ہے۔

ان آیاتِ کریمہ میں چند اہم شرائط ملاحظہ فرمائیں:-

شرط ا۔ جب انسان خلوت گاہ میں ہو تو اس میں داخل ہونے والے کے اجازت لینے کے بغیر داخل ہونا ممنوع ہے اس میں لونڈی غلام کے علاوہ وہ بچّے بھی شامل ہیں جو سن بلوغ کو نہ پہونچنے ہوں۔

شرط۲۔ بلوغیت کے بعد بچّہ بھی ماں باپ کی خلوت گاہ میں تین مواقع پر داخل نہیں ہوسکتا نمازِ صبح، نماز عشا اور بعدِ عشا اور بعد دوپہر قیلولہ کرنے کے وقت۔

شرط۳۔ بوڑھی اور نکاح کرنے کی نا قابل عورتیں بے بُرقع رہ سکتی ہیں جبکہ ان کو خودنمائی کی غرض نہ ہو۔

ان شرائط پر عمل کرنا عین اسلام ہے اور ان کا انکار کفر کے مترادف ہے۔

ذبح کے احکام

ا۔ جانور کو ذبح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کی گردن کی چار بڑی رگوں کو پورے طور پر کاٹ لیا جائے ان چار رگوں سے مراد ایک سانس کی نالی دوسرے کھانے کی نالی اور دو موٹی رگیں

ہیں جو سانس کی نالی کے پاس ہوتی ہیں۔

۲۔ اگر ان چار رگوں میں بعض کو کاٹ لے پھر ٹھہر جائے یہاں تک کہ حیوان مر جائے اور اس کے بعد باقی رگوں کو کاٹ لے تو وہ حیوان حرام ہو جائے گا۔ بلکہ اگر ان چار رگوں کے کاٹنے کا تسلسل تھوڑی ہی دیر کے لئے بھی کیوں نہ رک جائے تب بھی حرام ہے۔

۳۔ اگر بھیڑ یا بکری کی گردن کی چار رگوں کو کاٹ ڈالے بعد کو ذبح میں کاٹنے کے لئے کچھ حصہ باقی نہ رہے تو دونوں حرام ہو جائیں گے لیکن اگر گردن کو اتنا کاٹے کہ چار رگ باقی ہوں یا کہیں اور کاٹے مگر بکری یا بھیڑ زندہ رہے تو اسے ذبح کرلیا جائے تو حلال ہے۔

شرائط ذبح: اس کی آٹھ شرطیں ہیں:

۱۔ ذبح کرنے والا مسلمان ہو، اس میں عورت مرد اور وہ بچّہ جو بُرے بھلے میں تمیز کر سکے ذبح کرسکتا ہے۔

۲۔ لوہے کے اوزاروں سے ذبح کرے۔ بوقت مجبوری شیشہ، تیز پتھر سے بھی ذبح کرسکتا ہے۔

۳۔ ذبح کرنے والا مذکورہ بالا طریقے سے ذبح کرے نہیں تو جانور حرام ہو جائے گا۔

۴۔ ذبح کرنے کے وقت خدا کا نام لے صرف بسم اللہ کہنا کافی ہے۔ نہیں تو بغیر نیت کے ذبح شدہ جانور حرام ہے۔

۵۔ جانور ذبح ہوجانے کے بعد حرکت کرے مثلاً آنکھ پھرائے یا دُم بلائے یا پاؤں زمین پر مارے لیکن یہ حکم اس وقت ہے کہ جب جانور کا زندہ ہونا مشکوک ہو۔

۶۔ ذبح کرتے وقت معمول کے مطابق جسم سے خون نکلے۔

۷۔ جانور کا سر پرندوں کے علاوہ روح نکلنے سے پہلے جدا نہ کرے اور سر جدا کرنا بھی بجائے خود محل اشکال ہے لیکن اگر بھول یا چھری تیز ہوجانے کی وجہ سے سر جدا ہوجائے تو کوئی حرج نہیں اسی طرح بر بنائے احتیاط نخاع کو بھی نہ کاٹیں (نخارع اس سفید پٹھے کو کہتے ہیں جو ریڑھ کی ہڈی کے اندر ہوتا ہے اور وہ سر سے لیکر دم تک ہوتا ہے)۔

۸۔ یہ کہ آگے کی طرف سے ذبح کرے۔

مستحباتِ ذبح:-۱۔ بھیڑ یا بکری کو ذبح کرتے وقت ان کے دو ہاتھ اور ایک پاؤں کو باندھ دینا چاہیئے دوسرا پاؤں کھلا رکھیں ۔لیکن گاؤ یا بیل کو ذبح کرتے وقت چاروں ہاتھ پاؤں باندھ لیں لیکن اس کی دم چھوڑ دیں۔

۲۔مرغ کو ذبح کے بعد چھوڑ دیں تا کہ بال و پر مار سکے۔

۳۔ذبح کرنے کے وقت جانور کے سامنے پانی رکھیں۔

۴۔ایسا طریقہ ذبح میں اختیار کریں کہ اسے کم سے کم تکلیف ہو مثلاً چھُری کو تیز کریں اور رگیں جلدی سے کاٹ لیں۔

مکروہاتِ ذبح:-۱۔ جان نکلنے سے پہلے کھال اُتارنا۔۲۔ جان نکلنے سے پہلے نخاع کاٹنا۔۳۔ دوسرے حیوان کے روبرو ذبح کرنا۔۴۔ جمعہ کی رات یا ظہر سے پہلے ذبح کرنا۔۵۔خود انسان نے جس نے حیوان پالا ہو ذبح کرنا۔

احکامِ خوردونوش:-گھر کے پلے ہوئے مرغ اور کبوتر اور مختلف چڑیوں کا گوشت حلال ہے اور بُلبُل ، سار (کبوتر سے چھوٹا ایک پرندہ جس کے سیاہ پروں پر سفید نقطے ہوتے ہیں اور کیڑے مکوڑے کھاتا ہے جسے سلیمان پرندہ کہا جاتا ہے اور اس کے سر پر تاج ہوتا ہے) چنڈول چڑیوں میں داخل ہیں اور چمگاڈر ،مور، اور کوّے کے تمام اقسام، ہر ایک ایسا پرندہ جو شاہین اور عقاب اور باز کی طرح پنجے رکھتا ہے یا اڑنے میں اس کے بازو کم مدت تک حرکت کرتے ہیں او زیادہ ٹھہرے رہتے ہیں یا چُکے ہوئے رانوں کے جمع رہنے کا پوٹا اس کے پیٹ میں اسی طرح پاؤں کی پشت پر کانٹے نہیں ہیں حرام ہیں۔ البتہ اگر اڑنے میں پروں کو حرکت دینا ساکن رکھنے سے زیادہ ہو اور ابابیل کا گوشت مکروہ ہے۔ زندہ حیوان کا گوشت یا عضو کاٹ کر کھا لینا نجس اور حرام ہے۔ وہ مچھلی کہ جس کے اوپر چھلکے ہوں اور پانی سے باہر آ کر مرے تو وہ حلال ہے۔ اگر مچھیرے کے جال میں پانی ہی میں مرجائے حلال ہے۔ اور جس مچھلی کے اوپر چھلکے نہ ہوں تو وہ حرام ہے۔ وہ مچھلی جو اُچھل کر زمین پر آ نکلے یا پانی کے بہاؤ سے باہر نکل آئے اگر اس کے مرنے سے پہلے

اس کو کوئی ہاتھ یا کسی چیز سے پکڑے تو وہ مرنے کے بعد حلال ہے۔

حلال گوشت حیوان کے چند اجزء حرام ہیں: ۱۔خون ۔۲۔ پیشاب ۔۳۔ پاخانہ۔ ۴۔عضو تناسل ۔۵۔مادہ کا مقام پیشاب ۔۶۔بچّہ دانی ۔۷۔ غدود ۔۸۔ خصیتین۔۹۔ وہ گٹھلی سی جو سر کے مغزے سے متصل چنے کے دانے کے برابر ہوتی ہے۔۱۰۔حرام مغز جو ریڑھ کی ہڈی میں ہوتا ہے۔۱۱۔ وہ پٹھے جو ریڑھ کی ہڈی کے دونوں طرف ہوتے ہیں۔۱۲۔ پِتّا ۔۱۳۔ تِلّی ۔۱۴۔مثانہ یعنی پیشاب دانی۔۱۵۔آنکھ کا ڈھیلا[1]۔

حضرت امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں مسخ شدہ جانوروں کا کھانا حرام ہے ان میں بندر، سور، کُتّا، ہاتھی، چوہا، بھیڑیا، جری مچھلی ہے۔ صادقِ آلِ محمدؑ فرماتے ہیں کہ ہم مار ماہی نہیں کھاتے چھلکے دار مچھلی کھاؤ۔ بے چھلکے کی مچھلی مت کھاؤ۔ مسخ شدہ جانوروں میں خرگوش بھی ہے اس کا کھانا حرام ہے۔ (فروغ کافی جلد۲،ص ۹۸)

حلال جانور جو انسان کا فضلہ کھاتا ہو اور بدبودار ہو۔ تمام حشرات الارض ۔ درندے ۔ جانور سب حرام ہیں۔ (حق الیقین مترجم،۷۵۳)

لحم البقر۔صادق آل محمدؑ فرماتے ہیں کہ گائے کے دودھ میں شفا ہے اور گائے کا گھی دوا ہے مگر اس کو گوشت بیماری ہے۔ (فروعِ کافی جلد دوم، ص ۱۳۰)[2]

---

[1] اہل سُنّت کے نزدیک ، تیرہ چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے افعالِ بد کی وجہ مسخ کیا۔ ہاتھی جو لونڈے باز تھا۔ ریچھ جو لڑکوں کو مُخنّث کیا کرتا تھا۔ خرگوش جو عورت تھی اور اس کو حیض آتا تھا لیکن غسل نہ کرتی تھی۔ بچھّو چغل خوری کرتا تھا۔ گوہ لٹیرا تھا۔ سور، پیغمبرؐ کے خلاف تھا، لومڑی چوری کرتا تھا۔ باخہ زانی تھا۔ شریعتِ اسلام میں یہ سب حرام ہیں۔ خرگوش کو اب بھی حیض آتا ہے۔
(غیاث اللغات، ص ۴۱۸)

خرگوش اور سوسمار کا ایک ہی حکم ہے۔ آنحضورؐ نے ان کو کبھی نہیں کھایا، اور خرگوش کے بارے میں فرمایا کہ اس کو حیض آتا ہے اور سوسمار مسخ شدہ جانور ہے۔ (ابوداؤد مترجم، ۹۶۷۔ سنن نسائی جلد۲، ص ۳۵۶)
(جامع ترمذی جلد دوم، ص۲۔ سنن ابن ماجہ جلد۳، ص ۳۹)

گورخر حلال ہے۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک گھوڑا کھانا حلال ہے۔ خرگوش حلال ہے۔ مار ماہی کھانا جائز ہے۔ (قدوری، ص ۲۳۴)
دریا کا مُردہ حلال ہے خواہ خود مر جائے یا شکار سے مر جائے۔ (المعلم ترجمہ مسلم جلد۵، ص ۲۰۵۳، لاہور)

[2] حکماء لکھتے ہیں کہ یہ گوشت دیر ہضم ہے غلیظ ہے۔ خون غلیظ سوداوی پیدا کرتا ہے اور امراض موادی کا باعث ہے۔ مانند سرطان، جذام، ورم طحال، دارالفیل، دوالی، بہق، خارش، دوار۔ اور اسکی ہیشگی امراض مفاصل وعرق النساء کو مُضر ہے۔
(توضیح الادویہ، ص ۳۵۔ مخزن المفردات، ص ۲۱۵)

کھانے کے آداب

۱۔کھانے سے پہلے دونوں ہاتھوں کو دھوئے ۔۲۔ بعدغذاہاتھ دھوئے اور ہاتھ رومال سے صاف کرے۔۳۔ میزبان سب سے پہلے ہاتھ دھوئے اوراس کے بعد وہ آدمی جومیزبان کودائیں جانب بیٹھا ہو۔ اورآخر میں میزبان کے بائیں جانب بیٹھنے والے پرختم کریں ۔کھاناختم ہونے کے بعدسب سے پہلے وہ شخص جومیزبان کی بائیں جانب بیٹھا ہو ہاتھ دھوئے پھرآخر میں میزبان پرختم کرے۔۴۔ میزبان سب سے پہلے کھانا شروع کرے اورسب سے آخر تک کھاتا رہے۔ ۵۔کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھے، اگرمختلف غذائیں ایک دسترخوان پر ہوں تو ہرغذا کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھے۔ ۶۔ دائیں ہاتھ سے کھانا کھائیں ، تین اُنگلیاں کھانے میں استعمال کریں۔ ۷۔ جب دسترخوان پر کئی آدمی بیٹھے ہوں تو سب سے پہلے سامنے والی غذائیں کھائیں۔ ۸۔ چھوٹے چھوٹے لقمے کھائیں۔ ۹۔ دسترخوان پر زیادہ دیر بیٹھیں اور کھانے کوطول دیں۔ ۱۰۔کھانا خوب چبا کر کھائیں۔۱۱۔ کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائیں ۔۱۲۔ اُنگلیوں کوخوب چاٹ لیں۔۱۳۔ کھانے کے بعد خلال کریں۔۱۴۔ جو ریزے دسترخوان پر باہرگریں ان کوچن کر کھائیں۔ ۱۵۔ دن اور رات کے شروع حصّے میں کھانا کھائیں۔ ۱۶ دن کے درمیان اور رات کے درمیان میں کھانا نہ کھائیں۔ ۱۷۔ کھانا کھانے کے بعد پشت پر لیٹ جائیں اور داہنے پاؤں کو بائیں پاؤں پر رکھ لیں۔۱۸۔ غذا کےشروع اورآخر میں نمک چکھ لیں ۔۱۹۔ میوہ کھانے سے پہلے میوہ کودھولیں۔

مکروہ امور:-۱۔ پیٹ بھرکر نہ کھائیں۔۲۔ بھرے ہوئے پیٹ کی حالت میں نہ کھائیں ۔ ۳۔ کھانا کھاتے وقت دوسروں کی طرف نہ دیکھیں ۔۴۔ گرم کھانا نہ کھائیں ۔۵۔ کھانے یا پانی کو پھونک کر نہ کھائیں۔ ۶۔ دسترخوان پرکھانا رکھے جانے کے بعد کسی اور چیز کے منتظر نہ رہیں۔ ۷۔چھری سے روٹی وغیرہ نہ کاٹیں۔۸۔ کھانے کے برتن کے نیچے روٹی یا کھانا نہ رکھیں۔ ۹۔ ہڈیوں پر سے سارا گوشت نہ اُدھیڑیں۔۱۰۔ پھلوں کا چھلکا نہ اُتاریں۔۱۱۔ پھل کھا کر ادھورا نہ پھینکیں۔

پانی پینے کے آداب:

۱۔ پانی چوس کر پئیں۔۲۔ دن میں کھڑے ہوکر پانی پئیں۔۳۔ پانی پینے سے پہلے بسم اللہ اورآخر میں الحمدللہ پڑھیں۴۔ خواہش پر پانی پئیں۔۵۔ پانی پینے کے بعد امام حسینؑ اور آپ کے اہل بیتؑ کو یاد کریں اور انکے دشمنوں پر لعنت کریں۔

اہم معلومات

۱۔ مولی، دہی اور پنیر ایک ساتھ کھانے سے دردِ قولنج کا اندیشہ ہے۔

۲۔ مچھلی کے ساتھ دودھ یا گنّے کا رس پینے سے برص یا جذام کا خطرہ ہے۔

۳۔ چاول کے ساتھ سرکہ یا تربوز کھانے سے دردِ معدہ ہوجاتا ہے۔

۴۔ کیلا کھا کر فوراً پانی پینے سے کنٹھ مالا اور گھینگا نکل آنے کا خوف ہے۔

۵۔ خربوزہ اور گرم کھانا ایک ساتھ کھانے سے دردِ معدہ کا خوف ہے۔

۶۔ عرق مولی کے ہمراہ سوڈا بائیکارب کھانے سے تلّی کی شکایت دور ہوجاتی ہے۔

۷۔ پرندوں کے گوشت کے ساتھ دہی کھانے سے فالج ہوجانے کا اندیشہ ہے۔

۸۔ گوشت سے ہمراہ دہی کھانے سے دردِ معدہ کا احتمال ہے۔

۹۔ خربوزہ کے ہمراہ دہی کھانے سے دردِ معد کا احتمال ہوتا ہے

۱۰۔ کبوتر کے گوشت کے ساتھ پیاز، لہسن اور رائی کھانے سے دردِ معدہ کا خطرہ ہے۔

۱۱۔ گوشت کھانے کے بعد فوراً برف کھانا صحت کے لئے مضر ہے۔

۱۲۔ تازہ لیکن پکّے پھل نہار منہ کھانے سے فرحت حاصل ہوتی ہے اور آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے۔

کون سی غذا کتنی دیر میں ہضم ہوتی ہے

ایک تندرست آدمی کو زیادہ سے زیادہ سخت غذا پانچ گھنٹے میں ہضم ہوتی ہے اس لئے ایک کھانے سے دوسرے کھانے تک پانچ گھنٹے کا وقفہ ضرور ہونا چاہے۔

نام غذا	مدتِ ہضم	نام غذا	مدتِ ہضم
گیہوں کی روٹی	۳ ۱/۲ گھنٹہ	دودھ	۲ گھنٹہ
مکا، جوار اور باجرا	پونے چار گھنٹہ	بکری یا بیڑ کا گوشت	۳ ۱/۴ گھنٹہ
اُبلے ہوئے چاول	۱ ۱/۲ گھنٹہ	بکری کے بچے کا گوشت	۲ ۱/۲ گھنٹہ
پلاوَ	پونے چار گھنٹہ	کچّا اندا	۲ گھنٹہ
پانی مس سابودانہ پکا	ایک گھنٹہ	اُبلا یا تلا ہوا انڈا	۳ ۱/۲ گھنٹہ
اراروٹ	ایک گھنٹہ	مُرغ	۲ ۱/۲ گھنٹہ
سابودانہ دودھ میں پکا ہوا	دو گھنٹہ	مچھلی	۲ ۱/۲ گھنٹہ
ماش کی دال	تین گھنٹہ	پکی ہوئی سبز ترکاریاں	۲ ۱/۲ گھنٹہ
چنے کی دال	تین گھنٹہ	ابلی ہوئی سبز ترکاریاں	۲ گھنٹہ

احکام بانگ مُرغ وخروس شب و روز

روز	شب	روز	شب
شنبہ (خوشخبری ملے)	شنبہ (فرزند ملے)	شنبہ	صدقہ دے دیں
یکشنبہ (جدائی ہوجائے)	یکشنبہ (مرگ ملے)	یکشنبہ	لڑکا پیدا ہو
دوشنبہ (غم ملے)	دوشنبہ (خیر ملے)	دوشنبہ	دولت میں اضافہ
سہ شنبہ (غم ملے)	سہ شنبہ (فرزند ملے)	سہ شنبہ	ایضاً
چہارشنبہ (جدائی ہوجائے)	چہارشنبہ (جدائی ہوجائے)	چہارشنبہ	صاحب خانہ کیلئے
پنجشنبہ عیال کو (روزی ملے	پنجشنبہ (عیال غنی ہونے کی دلیل	پنجشنبہ	آبادی میں اضافہ
جمعہ (روزی ملے)	جمعہ (روزی ملے)	جمعہ	توانگری میں اضافہ

احکامِ نذر

نذر میں صیغہ پڑھا جانا ضروری ہے۔ عربی زبان کی قید نہیں ہے لہٰذا اگر کوئی کہدے کہ

میرا فلاں بیمار اچھا ہوگیا تو اللہ کے لئے مجھ پر لازم ہے کہ میں فقیر کو کچھ دے دوں گا تو یہ نذر صحیح ہے ۔☆ نذر کرنے والا مکلّف ، عاقل اور اپنے اختیار و ارادہ سے نذر کرے ۔ مجبوری کی حالت میں یا جوش میں بے اختیار نذر صحیح نہیں ہے ۔☆ اگر شوہر بیوی کو نذر کرنے سے روکے اور اس نذر کا پورا کرنا شوہر کے حق کی ادائیگی میں رکاوٹ ڈالے تو یہ نذر صحیح نہیں ہے ۔☆ البتہ اگر عورت کو شوہر نے نذر کی اجازت دی ہو تو پھر شوہر اس نذر کو ختم نہیں کرسکتا ۔☆ نذر کرنے میں ادائیگی کا امکان بہت ضروری ہے ۔☆ نذر میں اگر زیارت حضرت سیّد الشہداءؑ کا قصد ہو اور اس زیارت کے بدلے کسی دوسرے امامؑ کی زیارت کرے تو نذر بدستور اُس پر واجب رہے گی اب اگر مجبوری کی حالت میں آئے تو کفارہ واجب نہیں ہے ☆ اگر کسی امام کے لئے کسی چیز کی نذر کی ہو اور اس کا خاص مصرف معیّن کیا ہو تو اس معیّن مصرف میں خرچ کرے اب اگر خاص مصرف معیّن نہ کیا ہو تو اس وقت وہ چیز کسی ایسے کام میں خرچ کرسکتا ہے جو امام سے نسبت رکھتا ہے مثلاً غریب زائرین کی خدمت یا حرم کی تعمیر وغیرہ ۔☆ جب بھیڑ بکری صدقہ دینے یا امام کے لئے نذر کی ہو اور اگر وہ نذر ادا کرنے سے پہلے دودھ دے یا اس کے بچّہ پیدا ہوا ہو تو وہ دودھ اور بچّہ نذر کرنے والے کا ہے لیکن اُون اور فربہی (جس سے قیمت بڑھ جاتی ہے) نذر کا جزو ہے ۔

قُربانی

اسلام میں قربانی سنّتِ موکّدہ ہے ۔ صادق آل محمدؑ فرماتے ہیں **ھو واجب علیٰ کل مسلم الّامن لم یجد** قربانی ہر مسلمان پر واجب ہے سوائے اس کے کہ جو طاقت نہ رکھتا ہو ۔ اُمّ سلمہ نے آنحضورؐ سے عرض کیا ، یا رسول اللہؐ عیدِ قربان قریب آرہی ہے لیکن مجھے قربانی کی طاقت نہیں ہے آپؐ نے فرمایا اس کیلئے قرض لو ، یہ ایسا قرض نہیں ہے کہ جو ادا نہ ہوسکے ۔ اگر ایک آدمی قادر نہ ہو تو جائیز ہے کہ ایک دوسرے کا شریک ہوجائے ۔ سات سے ستّر آدمی بھی مل کر ایک قربانی کے لئے دُنبہ خرید سکتے ہیں ۔ بہتر ہے کہ دسویں ذی الحجہ کو قربانی کی جائے اگر ممکن نہ ہو تو گیارہویں بارہویں ذی الحجہ کو قربانی کرے ۔ قربانی کے لئے اونٹ ، گائے یا بھیڑ بکرا ہونا چاہئے ۔ سُنّت ہے کہ اگر اونٹ یا گائے ہو تو مادہ اور اگر بھیڑ یا بکری ہو تو نر ۔ اُس جانور کی قربانی کرنا مکروہ

ہے جو گھر میں پیدا ہو۔ اونٹ چھ سال یا زیادہ کا ہو اور گائے یا بکری بنا براحتیاط واجب تیسرے سال میں داخل ہو چکی ہو اور بھیڑ دو سال کا ہو یا دوسرے سال میں داخل ہوا ہو مثلاً ۱۳ مہینے۔ جانور کے اعضاء میں کسی قسم کا عیب یا نقص نہ ہو۔ اندھا، کانا، لنگڑا، کان کٹا یا سینگ ٹوٹا نہ ہو۔ ضعیف، بوڑھا اور بیمار بھی نہ ہو۔ سنّت ہے کہ اپنے ہاتھ سے قربانی کرے[۱]۔

دعائے قُربانی

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهِ الشَّاةَ لَکَ وَمِنْ فَضْلِکَ وَکَرَمِکَ وَصَلَ اِلَیَّ وَاَنَا اَفْدِیهَا بِعَبْدِکَ فلان ابن فلاں (یہاں نام لے) **اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا فِدَاءُ وُهُ لَحْمَهُ بِلَحْمِهٖ وَدَمُهُ بِدَمِهٖ اللّٰهُمَّ فَتَقَبَّلْ مِنِّی کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَام حِیْنَ اَفْدَا لِوَلَدِهٖ اِسْمَاعِیْلَ بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ هٰذافِدَاءُ وُهُ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ** یہ دعا ذبح کے وقت تین دفعہ پڑھے اور ہر دفعہ قربانی کے جانور پر دم کرے۔ اس کے بعد تین مرتبہ پڑھے **اَللّٰهُ اَکْبَر** اور تین مرتبہ **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم**۔

یہ دُعا بھی وارد ہوئی ہے **اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًاوَّمَآاَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَهُ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَامِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْکَ وَلَکَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَرْ** پھر ذبح کریں اور کہیں **اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ** اگر قربانی میں چند لوگ شریک ہوں تو **مِنَّا** کہیں

مستحب ہے کہ قربانی کا کلّہ، کھال، پائے کسی مستحق کو دیدے یہ چیزیں قصاب کو دینا یا اُجرت میں شُمار کرنا صحیح نہیں ہے۔ ہاں اگر قصاب پریشان حال ہو تو کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ مومن ہو۔ گوشت کا ایک حصّہ فقراء ومساکین کو دیدیا جائے، ایک حصّہ ہمسایوں کو اور ایک حصّہ اپنے اہل وعیال میں تقسیم کرے۔

---

[۱] **ومن تمام الاضحیة استشراف اذنها وسلامة عینها فاذا سلمت الاذن والعین سلمت الاضحیة وتمت ولو کانت عضباء القرآن تجرر جلها الی المنسک**۔ قربانی کے جانور کا مکمل ہونا ہے کہ اس کے کان اُٹھے ہوئے ہوں (یعنی کٹے ہوئے نہ ہوں) اور اس کی آنکھیں صحیح وسالم ہوں۔ اگر کان اور آنکھیں سالم ہیں تو قربانی بھی سالم اور ہر طرح سے مکمل ہے اگرچہ اس کے سینگ ٹوٹے ہوئے ہوں۔ (نہج البلاغہ خطبہ ص ۵۳)

عقیقہ

مستحب ہے کہ بچے کی ولادت کے سات دن بعد عقیقہ کیا جائے اگر اس وقت امکان ہوتو عمر کے جس حصّے میں ممکن ہو سکے عقیقہ کرے۔ احادیث کی رو سے عقیقہ کرنا واجب ہے کیونکہ عقیقہ کرنے سے انسان بیماریوں سے محفوظ اور ناگہانی موت سے بچ جاتا ہے۔

صادقِ آلِ محمدؑ فرماتے ہیں کہ عقیقہ غنی شخص کے لئے بہت ضروری ہے۔ حدیثِ معتبر میں آیا ہے بچّہ جب سات دن کا ہو جائے تو اُس کا سر منڈوانا اور عقیقہ کروانا چاہئے اور اس کے سر کے بالوں کے برابر چاندی صدقہ دے دینا چاہئے۔ عقیقہ کا ایک پاؤں اس دایہ کو دیا جائے کہ جس نے بچّے کے پیدا ہونے میں مدد کی ہو۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ گوسفند کا چوتھا حصّہ دایہ کو دینا چاہئے۔

عقیقہ کا جانور اگر اونٹ ہوتو پانچ سال کا، اگر بکرا ہوتو ایک سال، اور اگر دنبہ ہوتو کم از کم چھ ماہ کا ہو یا ساتویں میں داخل ہوا ہو اور اگر برابر سات ماہ کا ہوتو بھی ٹھیک ہے۔ جو اوصاف قربانی کے جانور میں ہوں وہی عقیقہ کے جانور میں بھی ہونے چاہئیں۔ لڑکے کا عقیقہ نر اور لڑکی کا عقیقہ مادہ جانور ہو۔ سنّت ہے کہ ماں باپ عقیقہ کا گوشت نہ کھائیں خصوصاً ماں کے لئے کھانا مکروہ ہے۔ سنّت ہے کہ عقیقہ پکا کر دیں کچّا نہ دیں۔ فقراء بھی کھا سکتے ہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ فقراء نیک ہوں۔ مشہور ہے کہ عقیقہ کے جانور کی ہڈیاں توڑنا مکروہ ہے۔ صاحب جواہر لکھتے ہیں کہ مستحب ہے کہ ہڈیوں کو سفید کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے۔ عقیقہ کرنے کے وقت یہ دُعا پڑھی جائے **بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ عَقِيْقَةٌ عَن فلان ابن فلان** (یہاں لڑکے کا نام لیا جائے) **لَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَدَمُهَا بِدَمِهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلَهَا وِقَآءً لِاٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ** اور ایک جگہ وارد ہوا ہے کہ یہ دُعا پڑھے **يَا قَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِمَّا تُشْرِكُوْنَ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًاوَّمَآاَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ وَ مَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَامِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ ولَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَاللّٰهُ**

اَکْبَر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ تَقَبَّلْ مِنْ فَلان بن فلان یا اس طرح پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اِیْمَانًا بِاللّٰهِ وَثَنَآءٍ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَالْعِصْمَةَ لِاَمْرِهٖ وَالشُّکْرَ لِرِزْقِهٖ وَالْمَعْرِفَةَ بِفَضْلِهٖ عَلَیْنَا اگر لڑکا ہو تو کہے اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ وَهَبْتَ لَنَا ذَکَراً وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِمَا وَهَبْتَ و .مِنْکَ مَا اَعْطَیْتَ وَکُلُّ مَا صَنَعْنَا فَتَقَبَّلْهُ مِنَّا عَلٰی سُنَّتِکَ وَسُنَّةِ نَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاخْسَاعَنَّا الشَّیْطَانَ الرَّجِیْمِ لَکَ سُفِکَتِ الدِّمَآءُ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ . اللّٰهُمَّ لَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَدَمُهَا بِدَمِهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهٖ وَجِلْدِهَا بِجِلْدِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا وِقَآءً (لڑکے اور اس کی ماں کا نام)۔

عقیقہ کے جانور کی کھال کو بیچ کر امورِ خیر میں صرف کرنا بہتر ہے۔

ختنہ

بچّہ کی پیدائش کے ساتویں دن ختنہ کرنا سُنّت ہے۔ صادق آلِ محمدؑ فرماتے ہیں۔ اپنے بچّوں کا ساتویں روز ختنہ کرو کہ اس سے بچّہ کا بدن زیادہ پاک ہوتا ہے۔ اس کا بدن فربہ بنتا ہے۔ اب اگر ختنہ نہ کیا جائے تو جس زمین پر اس کا پیشاب گرتا ہے وہ زمین کراہت کرتی ہے۔ بچّہ کا ختنہ بلوغ تک اس کے ولی کے ذمہ اور بعد بلوغ ختنہ کرنا بچّہ پر بذاتِ خود واجب ہے، ختنہ کے وقت یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ سُنَّتُکَ وَسُنَّةُ نَبِیِّکَ صَلَوَاتُکَ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَاِتِّبَاعُ مِثَالِکَ وَکُتُبِکَ لِمَشِیَّتِکَ وَاِرَادَتِکَ وَقَضَائِکَ لِاَمْرٍ اَنْتَ اَعْرَفُ بِهٖ مِنِّیْ اَللّٰهُمَّ فَطَهِّرْهُ مِنَ الذُّنُوْبِ وَزِدْهُ فِیْ عُمْرِهٖ وَادْفع الْاٰ فَاتِ عَنْ بَدَنِهٖ وَالْاَوْجَاعَ عَنْ جِسْمِهٖ وَزِدْهُ فِی الْغِنَیٰ وَادْفَعْ عَنْهُ الْفَقْرَ فَاِنَّکَ تَعْلَمُ وَلَا نَعْلَمُ.

آنحضورؐ فرماتے ہیں لاولیمة الافی خَمس فی عرس اوخرس اوعذرا اوکا او وکار ولیمہ پانچ جگہوں پر مستحب ہے، عروسی، نیا مکان، ختنہ، سفر سے واپسی اور اولاد پیدا ہونے پر۔

(مواعظ العددیہ، ص ۱۵۰)

فحش گوئی

شیعہ مسلک میں فحش گوئی یا سب وشتم کرنا اور گالی دینا بلا اشکال اور کُلیتًا حرام ہے چاہے کافر ہو یا اور کسی مَسلک سے متعلق ہو۔

امام رضاؑ فرماتے ہیں کہ چند آدمی ہم پر تین قسم کی تہمتیں لگاتے ہیں اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ لوگ ہم تک نہ آجائیں۔اورہم سے کنارہ کش ہوجائیں اور احکامِ دین ہم سے نہ سُنیں۔ ا۔کہ ہم اپنے آپ کو خدا سمجھتے ہیں۔۲۔کہ ہم مثل عوام الناس ہیں۔۳۔کہ ہم صحابہ کو سبّ کرتے ہیں۔تینوں صرف تہمتیں ہیں کہ جن میں ذرّہ برابر بھی سچّائی نہیں ہے۔ہمارے جد حضرت محمد مصطفیؐ مبیّن قرآن تھے آپؐ کے بعد ہم مبیّنِ قرآن ہیں۔اسی لئے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ **اِنِّیْ تَارک فیکُم الثقلین کتاب اللّٰہ وعترتی** ......الخ۔اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فحش گوئی، سبّ اور گالی سے صریحاً منع فرمایا ہے۔ **وَلَا تَسَبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَیَسُبُّو اللّٰہَ عُدُوًّا بِغَیْرِ عِلْمٍ** (الانعام آیت ۱۰۹)''یہ مشرکین جو اللہ کے سوا (اور خدا کی) عبادت کرتے ہیں انہیں اور برا نہ کہو ورنہ یہ لوگ بھی خدا کو بے سمجھے عداوت سے بُرا کہیں گے''۔ جب ایسا حکم ہے تو پھر کیونکر ہم مُبیّنِ قرآن ہوکر سبّ، گالی یا فحش گوئی کی اجازت دیں گے۔(البرہان جلداوّل ص ۵)

امام محمد باقرؑ سے روایت نقل کی گئی ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ مومن کو گالیاں دینا گناہ ہے اور اس کا قتل کرنا کفر ہے۔(اصول کافی ص ۵۴۷)

حضرت علیؑ کو جب یہ خبر ملی کہ آپ کی فوج شامی فوجوں کی گالیوں کا جواب گالی سے دیتی ہے تو آپ نے فرمایا میں یہ ناپسند کرتا ہوں کہ تم لوگ گالیوں کی عادت پکڑلو۔بہتر یہ ہے کہ گالی کے بدلے تم یہ دعا کرو کہ خداوندا باغیانِ شام شام کو ہدایت فرماتا کہ یہ اپنی گمراہی سے باز آجائیں۔اورحق کو پہچانیں۔(تذکرہ خواص الامہ ص ۹۱ و نہج البلاغہ)

لا یحب اللّٰـہ الجهر بالسوٓءِ من القول اِلّا من ظلم وکان اللّٰہ سمیعاً علیماً (سورۃ النسآء آیت ۱۴۸) اللہ تعالیٰ لفظوں میں کھول کر بدی بیان کرنے کو پسند نہیں کرتا سوائے اس کے جو ستایا گیا ہو۔اللہ تعالیٰ سننے اور جاننے والا ہے''۔ یہاں آیت میں لفظِ اِلّا ہے جو

استثناء کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔آیت کا مطلب صاف واضح ہے کہ جس نے نہ تم پر ظلم کیا نہ جبر کیا نہ ستایا اس کی بدی بیان نہیں کی جائے گی ہاں جس نے ظلم و جبر کیا اور ستایا ہو اس کی بدی بیان کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قطعی اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ کسی کو تم لوگ بُرا بھلا کہو ہاں اس کی بدی بیان کی جا سکتی ہے جس نے تم پر ظلم کیا ہو۔

اسی طرح تفسیر قمی میں روایت آئی ہے کہ اگر کوئی شخص تمہارے پاس آ کر یہ کہے کہ تم نے کبھی کوئی نیکی کی (اگر تم نے نیکی کی ہو) تو اس کی بات پر خاموش نہ رہو بلکہ اس کو جھٹلاؤ۔

اسی طرح صادقِ آلِ محمدؑ سے روایت ہے کہ اگر مہمان کسی شخص کے ہاں آ جائے اور میزبان اس کی ٹھیک ٹھیک مہمان نوازی نہ کرے تو س کے اس سلوک کا ذکر کرنا کوئی خرابی نہیں ہے۔

دونوں آیات میں فحش گوئی، بدکاری، گالی اور سبّ کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ یہ شرعی اصول مسلکِ شیعہ کے لئے حکم کا درجہ رکھتے ہیں ان سے سرتابی کرنا کفر کے مترادف ہے۔

حُرمتِ سُود

چند آیات:-سورہ بقرۃ آیت ۲۷۵ **الّذین یا کلون الرّبٰی لایقومون اِلّا کما الّذِیْ یتخبط الشطان من المس ذالک بانّھم قالوا انما البیع مثل الرّبوٰا واَحل اللّٰہ البیع وحرّم الرّبوٰا** الخ۔سود کھانے والے بروز قیامت اس طرح اُٹھیں گے جس طرح شیطان کے مس کر دینے سے خبطی انسان اُٹھتا ہے اس لئے کہ ان لوگوں نے تجارت کو بھی سود جیسا کہہ دیا ہے حالانکہ خدا نے سود کو حرام کیا ہے اور تجارت کو حلال۔

سورہ بقرہ آیت ۲۷۸ **یَا ایُّھا الَّذِیْن اٰمَنُوا اتّقوا اللّٰہ وذروا ما بقی من الرّبوا ان کنتم مومنین . فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللّٰہ ورسولہ** الخ اے یا من والو! ڈرو اللہ سے اور اگر ایمان دار ہو تو باقی سود چھوڑ دو۔ایسا نہ کرو تو خدا اور رسولؐ سے جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔

آل عمران آیت ۱۳۰ **یَا ایُّھا الَّذین اٰمنو لا تاکلو ا الرّبوٰا اضعافاً مضاعفۃ واتقوا اللّٰہ لعلم ترحمون** اے ایمان والو دوگنا چوگنا سود مت کھاؤ اور اللہ سے ڈرو شاید وہ تمہارے

حال پر مہربان ہوجائے۔

اسکے علاوہ سورہ النسآء آیت ۱۶۱، سورہ بقرہ آیت ۲۷۶، سورہ روم آیت ۳۹......

چند احادیث:- **لیس الرّبا الّا فیما یکال اویوزن ودرھم ربا اعظم من سبعین زِنة کلھا بذات محرم** (ہدایہ صدوقؒ) سود صرف ناپ تول والی چیزوں میں ہوتا ہے۔ سود کا ایک درہم ستّر زنا سے بدتر ہے جن میں سب کے سب محرم عورتوں کے ساتھ کئے جائیں۔

۲۔ **عن النبیؐ ان اللّٰہ عزو جل لعن اٰکل الرّبوٰا وموکلہ وکاتبہ و شاھدیہ** (الامالی) آنحضورؐ فرماتے ہیں کہ خدا سود کھانے والے، کھلانے والے، کاتب، گواہ سب پر لعنت کرتا ہے۔

۳۔ **یمحق اللّٰہ الرّبوٰا ویربی الصدقات قال قیل الصّادقؑ قد نری الرجل یربی ویکثر مالہ فقال یمحق اللّٰہ دینہ وان کان مالہ یکثر** ۔صادقِ آلِ محمدؐ سے سوال کیا گیا کہ اکثر آدمیوں کا مال سود سے بڑھ جاتا ہے اور قرآن مجید نے مال سود کی تباہی کا اعلان کردیا ہے۔آپؐ نے فرمایا مال بڑھتا ہے اور دین گھٹتا ہے۔(تفسیر قمی)

۴۔ **قدروی عن العالم انہ قال انما حرم اللّٰہ ربا لئلا یتمانع الناس المعروف** امامؑ سے روایت نقل کی گئی ہے کہ سود کے حرام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ لوگ باہمی خیر کو روک نہ سکیں۔

۵۔ **سیربرسول اللّٰہ فری نھراً احمر مثل دم واذانی النھر رجل عندہ حجارة کثیرة واذا ذالک السابع یسبح ما یسبح ثم یاتی عندذالک الرجل لیغفرلہ ناہ فیلقمہ حجرا فینطلق فیسح ثم یرجع الیہ وکلما رجع الیہ فغرہ فاہ فالقمہ حجراً فسئل النّبیؐ فقیل انہ اٰکل الرّبوا** (دعوات الراوندی) آنحضورؐ معراج پر تشریف لے گئے تو آپؐ نے خون جیسی ایک نہر دیکھی۔ نہر میں ایک شخص تیر رہا تھا اور کنارے پر ایک شخص پتھر لئے کھڑا تھا۔ جب بھی وہ شخص کنارے پر آکر منہ کھولتا تھا تو اس کے منہ میں ایک پتھر مار دیا جاتا تھا۔ اس واقعہ کو مسلسل دیکھ کر آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا قصّہ ہے جواب ملا کہ یہ سود خوار ہے۔

شراب

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **یَا اَیّھا الذین اٰمنوا انما الخمرو المیسر والانصاب**

والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون (سورۃ المائدہ آیت۹۰)۔ اے ایماندار! شراب، جوا اور بت اور پانسے تو بس ناپاک شیطانی کام ہیں تو تم لوگ اس سے بچے رہو تا کہ تو م فلاح پاؤ۔ اسی آیت کے ساتھ ارشاد ہے۔ **اِنّمَا یرید الشیطان ان یوقع بینکہ العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر و یصدّکم عن ذکر اللّٰہ و عن الصّلوٰۃ فھل انتم منتھون** شیطان کی یہی تمنّا ہے کہ شراب اور جوے کی بدولت تم میں باہم عداوت ڈالے اور خدا کو یاد اور نماز سے باز رکھے تو کیا تم اس سے باز آنے والے ہو۔

قال رسول اللّٰہؐ والذی بعثنی بالحق من شرب مسکراً لم تقبل صَلوٰتہ اربعین یوما و لیلۃ فرمایا آنحضورؐ نے جس بھی شراب پی اس کی چالیس دن رات کی عبادت قبول نہیں کی جاتی۔

ایضاً۔ جس نے دو گھونٹ پیئے اس کی اسی (۸۰) دن رات کی نماز قبول نہیں ہوتی جس نے تین گھونٹ پی لئے اس کے ۱۲۰ دن رات کی نمازیں قبول نہیں ہوتی ہیں۔

آپؐ فرماتے ہیں، جو شراب پیئے قسم ہے مجھے اس خدا کی جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنایا قیامت میں شراب پینے والا کور چشم، زبان باہر نکلی ہوئی اور لعاب اس قدر اس سے بہے گا کہ اس کے قدم بھر جائیں گے۔ قسم ہے اس خدا کی کہ جس نے حق کے ساتھ مجھے مبعوث کیا شراب پینے والا عطشان مرے گا، قبر میں عطشان رہے گا اور عطشان ہی قبر سے اُٹھے گا اور میدان محشر میں ۱۰۰۰ سال تک واعطشاہ کی صدا دیتا رہے گا۔

انس بن مالک نے آنحضورؐ سے روایت نقل کی ہے کہ فرمایا آپؐ نے جہنّم میں ایک وادی ہے اس میں اہل جہنّم ستّر ہزار مرتبہ دن میں صدائیں دیتے ہیں۔ اس وادی میں بھی ایک وادی اس وادی میں بھی ایک گہری کھائی ہے اور اس کھائی میں ایک آگ کا تابوت ہے اس تابوت میں ایک ایسا سانپ ہے کہ جس کے ہزار سر ہیں اور ہر سر میں ہزار منہ اور ہر منہ دوسرے منہ سے بارہ ہزار گز کی دوری پر ہے۔ انس نے عرض کی یا رسول اللّٰہؐ آخر اس تابوت میں اتنا ہولناک منظر کس کے لئے ہے۔ آپؐ نے فرمایا شراب پینے والے کے لئے۔

آپؐ ہی نے فرمایا، شراب پینے والے کی مجلس میں نہ بیٹھو نہ اس کی عیادت کو جاؤ اور نہ ہی

اُس کے جنازے میں شرکت کرو۔ نہ ان کے مرنے پر ان کی نماز جنازہ پڑھو کیونکہ یہ جہنم کے کُتّے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں شارب الخمر کے ساتھ جس نے بھی ایک لقمہ کھایا یا پانی کا ایک گھونٹ پی لیا اس کی قبر پر سانپ اور بچھو مسلّط کر دیئے جائیں گے۔ جس نے شراب پینے والے کی مدد کی اُس نے گویا ستّر مومنین کو قتل کیا یا گویا اس نے کعبہ کو منہدم کر دیا۔ جس نے شراب پینے والے کو سلام کیا سلام کرنے والے پر ستّر ہزار ملک لعنت کرتے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ جس نے شراب کا ایک گھونٹ پی لیا اللہ تعالیٰ پانچ مصیبتوں میں اُس کو گرفتار کر دیتا ہے:-ا۔ شقاوتِ قلبی۔۲۔ جبرئیل، میکائیل، اسرافیل اور تمام ملائکہ اور تمام انبیاء اس سے برأت چاہتے ہیں۔۴۔ اللہ تعالیٰ اس سے برأت چاہتا ہے۔۵۔ آخر میں داخل جہنم کیا جاتا ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں، **اِذا کان یوم القیامة یخرج من جهنّم جنس من عقرب راسه فی السماء السابعة وذنبه الیٰ تحت الثریٰ وفمه من المشرق الی المغرب فقال این من حارب اللّٰه ورسوله ثم هبط جبرئیل فقال من ترید قال خمسة نفر تارک الصّلاة وما نع الزکاة واٰکل الرّبا و شارب الخمر وقوماً یحدثون فی المسجد حدیث الدنیا** جب قیامت برپا ہوگی جہنم میں سے بچھو کی ایک قسم نکلے گی اس کا سر ساتویں آسمان پر اور دُم تحت الثریٰ تک ہوگی اس کا منہ مشرق سے مغرب تک ہوگا۔ یہ پکارے گا کہاں ہیں خدا اور رسولؐ کے ساتھ لڑنے والے، جبرئیل نازل ہو کر اس سے پوچھے گا کہ تو کن کو چاہتا ہے یہ کہے گا پانچ طائفے۔ا۔ تارک الصّلوٰۃ۔۲۔ مانع الزکاۃ۔۳۔ سود خوار۔۴۔ شراب پینے والا۔۵۔ اور وہ طبقہ جو مسجدوں میں بیٹھ کر کلام دُنیا کرتے ہیں۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ جس نے شراب پینے والے کو سلام کیا، مصافحہ یا معانقہ کیا اس کے چالیس سال کے اعمال ضائع کیئے جائیں گے۔ جس نے اسکو کھانا دیا یا پانی دیا یا اس کی حاجت روائی کی اس نے اسلام کو منہدم کیا۔ جو اس کے ساتھ بیٹھے گا قیامت کے دن اس کو اندھا محشور کیا جائے گا۔

زنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **الزانیة والزانی فاجلدوا کلّ واحد منهما مائة جلدة ولا**

تاخذکم بھما رافة فی دین اللّٰہ ان کُنتم تومنون باللّٰہ والیوم الاخر ولیشھد عذابھما طائفة من المومنین . الزانی لاینکح الا زانیة اومشرکة والزانیة لا ینکحھا اّلا زانٍ او مشرک وحرّم ذالک علی المؤمنین (سورۃ النور آیت۲،۳) زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد ان دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور اگر تم خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو حکم خدا نافذ کرنے میں تم ان کے بارے میں کسی طرح کا ترس نہ کھاؤ اور ان دونوں کی سزا کے وقت مومنین کی ایک جماعت موجود رہنی چاہیئے۔ زنا کرنے والا مرد تو زنا کرنے والی عورت یا مشرک عورت سے نکاح کرسکتا ہے اور زنا کرنے والی عورت بھی بس زنا کرنے والے مرد یا مشرک سے نکاح کرے گی اور سچے ایمانداروں پر تو اس قسم کے تعلقات حرام ہیں۔ اور ایک جگہ ارشاد ہو رہا ہے **ولا تقربوا الزنا انه کان فاحشة وساء سبیلا** (سورہ بنی اسرائیل آیت۳۲) اور زنا کے پاس نہ جاؤ بے شک وہ بڑی بے حیائی کا کام ہے اور بہت بُرا چلن ہے۔

آنحضورؐ فرماتے ہیں، غلط نظر ابلیس کی نظروں میں سے ایک نظر ہے جس نے اس کو ترک کیا اللہ اس کے دل میں ایمان کی تر و تازگی ڈال دیتا ہے۔

اور فرمایا آپؐ نے تعجب ہے مجھے اس زمین پر کہ وہ کیسے اپنی جگہ ٹھہرتی ہے کہ جس پر غسلِ زنا کیا جاتا ہے۔

قال رسول اللّٰہؐ من زنا بامرأة مسلمة او یھودیة اونصرانیة اومجوسیة حرة او اُمَة ثم لایتب ومات مصراً علیھا فتح اللّٰہ فی قبرہ ثلثمائة باب یخرج منھا حیات وعقارب وثعبان النّار فھو یحرق الٰی یوم القیامة فاذا بعث من قبرہ اوذی الناس من نتنه فیعرف بذالک وبما کان یعمل فی الدنیا حتّی تؤمر به علی النّار جو زنا کرکے مسلمان، یہودی، نصرانی، مجوسی عورت سے چاہے وہ آزاد ہو یا بندھی ہوئی اور پھر توبہ نہ کرے اور پھر اسی زنا پر ڈٹا رہے، اللہ تعالیٰ اس کی قبر میں ۳۰۰ دروازے کھول دیگا کہ جن میں سے آگ کے سانپ اور بچھو اور اژدہے نکل کر اس کو قیامت تک جلاتے رہیں گے۔ جب قیامت میں یہ قبر سے اُٹھے گا تو اہلِ محشر اس کی اس بد بو سے عذاب میں مبتلا ہوں گے جو اس کے بدن سے آتی ہوگی اور

یہ اسی بدبوس پہچانا جائے گا۔ پھر اس اسی حالت میں دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔

حضرت علیؑ نے آنحضورؐ سے روایت کی ہے کہ فرمایا آپ نے زنا سے بچے رہو۔ اس میں چھ خصلتیں ہیں۔ تین دنیا کے لئے اور تین آخرت کے لئے۔ وہ تین جو دنیا میں اس کو پیش آئیں گی وہ یہ ہیں۔ اس کے چہرے کا نور زائل ہوجائے گا۔ آسمان سے رزق کا نزول بند ہوجائے گا اور اس کی موت قریب تر ہوجاتی ہے۔ اور آخرت میں تین خصلتیں یہ ہوں گی۔ اس کا حساب پہلے لیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے غضب میں گرفتار ہوگا اور جہنّم اس کا مقدر ہوگا۔

فرمایا آنحضرتؐ نے انسان کا ہر عضو زنا کا لطف لیتا ہے۔ آنکھ کا زنا (کسی کی طرف شہوت سے دیکھنا) زبان کا زنا (فحش کلام کرنا) کانوں کا زنا (فحش کلام سننا) ہاتھوں کا زنا (فحش چیزوں کا تھامنا) پاؤں کا زنا (فحش چیز کے لئے چلنا)۔

حدیث میں آیا ہے کہ زنا کرنے والے مرد و عورت جب میدان حشر میں لائے جائیں گے تو ان کے مقامِ پیشاب سے ایسی بدبو آتی ہوگی کہ جس سے اہل محشر ایذا میں مُبتلا ہوں گے اور سب ان پر لعنت کریں گے۔ شوہر دار عورت سے زنا کرنا اس سے بھی بدتر دنیا و آخرت میں ہے۔

لواط

مردوں کا ایک دوسرے کے ساتھ بیہودہ فعل کرنا بدتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی وجہ سے ایک قوم کو تباہ و برباد کردیا۔ سورۃ النمل، سورۃ الص میں اس بیہودہ عمل کا نہ صرف ذکر ہی ہے بلکہ ان کے دردناک انجام کا بھی تزکرہ ہے۔

آنحضورؐ فرماتے ہیں۔ جس کسی نے بھی عورت کی دُبُر یا غلام کی دبر یا کسی مرد کی دبر میں وطی کی تو اللہ تعالیٰ اس کو جب میدان حشر میں کھڑا کردے گا تو اس کے بدن سے اس قدر بدبو نکلتی ہوگی کہ تمام اہل محشر اس سے اذیّت پہونچے گی یہاں تک کہ اس کو جہنّم میں ڈال دیا جائے گا یہی حکم عورتوں کے درمیان بھی ہے کہ جس کو مساحقہ یا چپٹی کہتے ہیں۔ یہ کھیل بھی فعل حرام ہے۔ شریعت میں ان سب احکام کی سزا یہ ہے کہ اگر دونوں بالغ و عاقل ہوں تو قتل کردیئے جائیں خواہ

کسی طریقے سے ہو۔ اورعورتوں کے لئے سوسو کوڑوں کے مارنے کا حکم آیا ہے دوسری اور تیسری مرتبہ بھی یہی سزادی جائے پھر تیسری مرتبہ قتل کردیا جائے۔

غیبت

قرآن مجید میں ارشاد ہورہا ہے **یا ایھاالّذین اٰمنو ا اجتنبوا کثیراً مّن الظّن انّ بعض الـظّـن اثمٌ ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضاً ایحبّ احدکم ان یا کل لحم اَخیه میتاً فکَرِ هتمُوه وَاتقوا اللّٰه اِنَّ اللّٰه توّابٌ الرَّحِیم** (سورہ الحجرات آیت۱۲)۔اے ایماندارو بہت سے گمان سے بچے رہو کیونکہ بعض بدگمانی گناہ ہے اور آپس میں ایک دوسرے کے حال کی ٹوہ میں نہ رہا کرو اور نہ تم میں سے کوئی ایک دوسرے کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے تو تم ضرور اس سے نفرت کروگے اور خدا سے ڈرو بے شک خدا بڑا توبہ کرنے والا ہے۔

سورۃ النساء آیت ۱۴۸ میں ارشاد ہورہا ہے۔ **لایحب الجھر بالسّوء من القول الامن ظُلم** خدا کسی کی برائی کرنے والے کو پسند نہیں کرتا مگر مظلوم ظالم کی بُرائیاں کہہ سکتا ہے۔

سورۃ النور آیت ۱۹ میں ارشاد ہورہا ہے **انّ الّـذِیـن یـحبّـون ان تشیـع الفـاحشةُ فی الّـذیـن اٰمنوآلھم عذاب الیم فی الدنیا والاٰخرة واللّٰه یعلم وانتم لاتعلمون** جولوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایمانداروں میں بدکاری پھیل جائے بے شک ان کے لئے دُنیا و آخرت میں درد ناک عذاب ہے۔اور اللہ خوب جانتا ہے اور تم لوگ نہیں جانتے۔

سورۃ القلم آیات ۱۰، ۱۱، ۱۲اور ۱۳ میں ارشاد ہورہا ہے ۔ ایسے کے کہنے میں نہ آنا جو بہت قسمیں کھاتا ہے ذلیل اوقات، عیب جو، اعلیٰ درجہ کا چغلخور، مال کا بہت بخیل، حد سے بڑھنے والا گنہگار، تندمزاج اور اس کے علاوہ بدذات حرام زادہ بھی ہے۔

فرمایا آنحضورؐ نے ،جس نے مسلمان بھائی کی غیبت کی اللہ اس غیبت کرنے والے کو دنیا و آخرت میں ذلیل کرے گا۔ جس نے بھی مسلمان مرد یا عورت کی غیبت کی چالیس دن کی نمازیں اس کی قبول نہیں ہوتیں۔ جبتک نہ وہ خود بخشے ۔ جس نے ماہ رمضان میں کسی کی غیبت کی اس کے

روزہ صحیح نہیں ہے۔جس نے مومن کی غیبت کی اس کو جنّت نصیب نہیں ہوگی۔جس نے مومن کی ناحق غیبت کی اس کو جنّت نصیب نہیں ہوگی۔جس نے مومن کی ناحق غیبت کی اس سے پاکیزگی قطع ہوجائے گی۔غیبت کرنے والا نارِ جہنّم میں ہوگا۔

سعید بن جبیر نے آنحضورؐ سے روایت کی ہے کہ فرمایا آپ نے ایک شخص قیامت کے دن ہاتھ میں نامۂ اعمال لے کر حاضر ہوجائے گا لیکن اس میں نیکیاں نہیں دیکھے گا۔عرض کرے گا اے اللہ یہ نامۂ اعمال کیسا ہے کہ جس میں میری اطاعت کا کوئی ذکر نہیں ہے اُس سے کہا جائے گا کہ چونکہ تو غیبت کرتا تھا اِسی وجہ سے تیری نیکیاں اس میں درج نہیں ہیں۔

فرمایا آپؐ نے کہ وہ شخص جھوٹ بولتا ہے جو کہتا ہے کہ میں حلال زادہ ہوں حالانکہ غیبت کی وجہ سے وہ لوگ کا گوشت کھائے ہوتا ہے۔غیبت سے بچو غیبت کرنے والا جہنمی کُتّا ہے۔

آپ ہی نے فرمایا کہ غیبت زنا سے بدتر ہے۔

عیادتِ مریض

آنحضورؐ فرماتے ہیں، جس نے مریض کی عیادت کی، ہر ہر قدم کے عوض اس کو ہزار ہزار حسنات ملیں گے اور ہر ہر قدم کے عوض ہزار ہزار گناہ اس سے معاف کئے جائیں گے ہر ہر قدم کے عوض ہزار ہزار درجے عطا کئے جائیں گے اور اس کی قبر پر ہزار ملک مقرر کردیئے جائیں گے جو قیامت تک اس کے لئے مغفرت کریں گے۔

امام حسینؑ فرماتے ہیں، اگر کوئی صُبح کے وقت کسی مومن کی عیادت کو جائے تو شام تک ملائکہ عیادت کرنے والے کے لئے استغفار کرتے ہیں اور اگر شام کو جائے تو صُبح تک۔آپ ہی نے فرمایا جو کسی مومن کی عیادت کرتا ہے تو ستّر ہزار فرشتے اس کی مشایعت کرتے ہیں۔منقول ہے کہ جب عیادت کے لئے جائے تو کہے **اسأل اللّٰہ العظیم ربّ العرش العظیم ان یشفیک** اس سے مریض شفا حاصل کرتا ہے۔

امام صادقؑ فرماتے ہیں جو کسی بھی مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو ستّر ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار پڑھتے ہیں یہاں تک کہ وہ واپس گھر پہونچتا ہے۔

حضرت امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں، جو کسی مومن کی عیادت کرتا ہے رحمتِ الٰہی اس پر نازل ہوتی ہے۔ جب تک عیادت کرنے والا اس کے پاس بیٹھتا ہے رحمت الٰہی عیادت کرنے والے کا احاطہ کئے رہتی ہے اور جب پلٹتا ہے تو ستّر ہزار ملائک اس کے لئے موکل کئے جاتے ہیں کہ وہ اس کی مغفرت کرتے رہتے ہیں۔

امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ یہ موکل قبر میں بھی اس کے لئے طلب مغفرت کرتے ہیں اور ایک جگہ آپ نے فرمایا، عیادت کرنے والے کے گھر میں ستّر ہزار ملک اس کے لئے وتہلیل کرتے ہیں اس کے لئے تسبیح پڑھتے ہیں۔

صادق آل محمدؐ ارشاد فرماتے ہیں۔ جو برادرِ مومن کی عیادت کے لئے جائے اور اُس کی شفا کے لئے دعا کرے تو اس کی دعا مثل ملائکہ کے بن جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ موسیٰ بن جعفرؑ فرماتے ہیں، لوگوں کو عیادت کرنے کے لئے رخصت دو کیونکہ کوئی عیادت کرنے والا ایسا نہیں ہے کہ جس دُعا مستجاب نہ ہوتی ہو۔

قال المعصومؑ من عاد مریضاً فی اللّٰہ لم یسئل المریض للعائد شیئا الّا استجاب اللّٰہ لہ جو اللہ کی خوشنودی کے لئے مریض کی عیادت کو جائے اور وہاں کوئی بھی دعا کرے وہ دعا قبول ہوتی ہے۔(سفینۃ البحار جلد ۲، ص ۲۸۵)

استخارہ

اللہ تعالیٰ سے خیر و برکت کی طرف راہ نمائی طلب کرنا استخارہ کہلاتا ہے۔ اس کو القائے غیبی سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔ امام زین العابدینؑ استخارہ کی دعا میں فرماتے ہیں **الھٰمنا معرفۃ الاختیار** اس میں آپ اس کو الہام سے تعبیر فرماتے ہیں لہٰذا جہاں عقل اور مشورہ اُلجھ جائے وہاں استخارہ سے مدد لینا چاہئے۔

حسن بن جہم نے امام رضاؑ سے عرض کیا، فرزندِ رسولؐ ہمیں سفر کرنا ہے گر تردد ہے کہ خشکی کا سفر کریں یا پانی کا۔ **انت المسجد فی غیر وقت الصّلوٰۃ الفریضۃ فصل رکعتین واستخر اللّٰہ مائۃ مرّۃ ثم انظر الیٰ مایقع فی قلبک فاعمل بہ** نماز فریضہ کے اوقات کے

علاوہ مسجد میں جاؤ اور دو رکعت نماز پڑھو اور سو مرتبہ **استخیر اللّٰہ بِرَحْمتِہٖ** کہو اس کے بعد دیکھو کہ تمہارے دل میں کس بات کا القا ہوتا ہے اسی پر عمل کرو۔

اسحاق بن عمّار نے صادقِ آلِ محمدؑ کی خدمت میں عرض کی یا بن رسولؐ اللہ جب میں کبھی کام کرنا شروع کرتا ہوں تو بعض لوگ اس کے موافق رائے دیتے ہیں اور بعض لوگ اس کے برعکس اس صورت میں کیا کروں۔ آپؑ نے فرمایا **اذا کنت کذالک فصل رکعتین و استخر اللّٰہ مائۃ مرّۃ و مرّۃٍ ثم انظر احزم الامرین لک فافعلہ فان الخیرۃ فیہ انشاء اللّٰہ** جب ایسی صورت ہو تو دو رکعت نماز پڑھو اور ایک سو ایک مرتبہ **استخیر اللّٰہ برحمتہ** کہو تو ان دونوں کاموں میں سے جس میں حزم و احتیاط کا پہلو نظر آئے اُسے اختیار کرو انشاء اللہ اسی میں بھلائی ہوگی۔

ہارون ابن خارجہ کہتے ہیں کہ میں نے صادقِ آلِ محمدؑ کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص کسی کام کو کرنا چاہئے تو دوسرے سے مشورہ کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے مشورہ لے۔ میں نے عرض کیا کہ اللہ سے کس طرح مشورہ لیا جائے تو آپ نے فرمایا **فلیستخر اللّٰہ فیہ اولا ثم یتشاور فیہ فانہ اذا بدء باللّٰہ تبارک و تعالیٰ اجری اللّٰہ الخیرہ علی لسان من یشآء من الخلق** پہلے اس کام میں اللہ سے خیر و برکت چاہے پھر مشورہ کرے تو جب اللہ سے طلب خیر کے بعد دوسروں سے مشورہ لے گا تو اللہ مخلوقات میں سے جس کی زبان سے چاہے گا ایسی بات نکلوا دے گا جو اُس کے حق میں بہتر ہو۔

اِستخارہَ قرآنی:- پہلے تین مرتبہ سورہ توحید پھر تین مرتبہ صلواۃ پھر یہ دعا پڑھے **اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ تَفَاءُلْت بِکِتَابِکَ وَتَوَکَّلْتُ عَلَیْکَ فَاَرِنِیْ مِنْ کِتَابِکَ مَا ھُوَ مَکْتُوْبٌ مِنْ سِرِّکَ الْمَکْنُوْنِ فِیْ غِیْبِکَ** پھر نیت کے بعد قرآن مجید کھولے اور اس کے پہلے صفحہ کی پہلی آیت دیکھے۔ اگر آیت بشارت وعدہ ہو تو کام کرے اور اگر عذاب و عقاب کے سلسلے کی ہو تو کام نہ کرے۔

استخارہَ ذات الرّقاع:- ہارون ابن خارجہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا امام جعفر صادقؑ نے جب کسی کام کے کرنے کا ارادہ ہو تو کاغذ کے چھ پُرزوں پر **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ خیرۃ**

مِنَ اللّٰـہِ العَـزِیـزِ الْحَکِیْم لِفَلان ابنِ فَلا نَة لکھو (فلان ابن فلانہ کی جگہ اپنا اور ماں کا نام لکھو) اوران میں تین پر اِفْعَل اورتین پر لاَ تَفْعَلْ تحریر کرو۔ان تمام پُرزوں کوملا کر مُصلّے کے نیچے رکھ دواور دورکعت نماز استخارہ بجالاؤ۔نماز ختم کرنے کے بعد سومرتبہ سجدے میں **اَستـخِیـرُ اللّٰـہَ بِرَحْمَتِہٖ خِیَرَۃً فِیْ عَافِیَۃ** کہواورسجدے سے سراُٹھا کر یہ دعا پڑھو **اَللّٰھُمَّ حَرْلِیْ وَاَخْتَرْلِیْ فِیْ جَـمِیْـعِ اُمُـوْرِیْ فِـی یَسْرٍ مِنْکَ و عَافِیَه** پھرایک ایک کرکے تین پُرزے مُصلّے سے نکالواگر تینوں پر **اِفْعَل** آجائے تو اس کام کورکرواوراگر **لَا تَـفْـعَل** تینوں پُرزوں پر نکلےتو مت کرواوراگر مختلف ہوتو دو پرزے اور نکالواب اگر اِفْعَلْ تین ہوں تو اس کام کوکرواوراگر **لَا تَفْعَل** تین ہوتو اس کام کومت کرو۔

استخارہ تسبیح:- یہ استخارہ بھی صادقِ آلِ محمدؑ سے مروی ہےاس کا طریقہ یہ ہے پہلے ایک دفعہ سورہ فاتحہ اور تین دفعہ سورہ توحید اور پندرہ مرتبہ درود پڑھے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے **اَلـلّٰھُـمَّ اِنِّـیْ اَسْـئَـلُکَ بِـحَـقِّ الْحُسیْنِ وَجَدِّہٖ وَاَبِیْہِ وَاُمِّہٖ وَاَخِیْہِ وَالْاَئِمَۃِ مِنْ ذُرِّیَّتِہٖ اَنْ تُـصَـلِّـی عَـلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تجْعَلْ لِی الْخَیْرَۃَ فِیْ ھٰذِہِ السَّبْحَۃِ وَاَنْ تَرِیْنِیْ مَـاھُوَا الْاَصْلِحُ فی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَعَاجِلْ اَمْرِیْ وَاجْـعَلْہُ فَعل مَا اَنَا عَازِمٌ عَلَیْہِ فَمرنِیْ والافـانھـنـی اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیْر** پھرنیت کرواورمٹھی بھرتسبیح کے دانے ہاتھ میں لواور پہلے دانہ پرسبحان اللہ دوسرے پرالحمد اللہ اورتیسرے پر لااِلٰہ اِلاّ اِللہ پڑھتے جاؤ۔اگرآخری دانہ پر سُبحان اللہ ہےتو استخارہ میانہ ہے اس کا کرنا نہ کرنا برابر ہے۔اگر الحمد للہ آجائے تو استخارہ بہتر ہے۔اگر لا الٰہ اِلاّ اللہ آجائے تواستخارہ پرعمل نہ کرنا چاہئے کیونکہ اتنے اہتمام کے بعد اگراس کام کوکیا تو نقصان میں رہے گا۔

احکامِ نوروز

شنبه: اگراس دن نوروز شروع ہوا تو حاکم محکوم پرمہربان رہیں گے۔غلّہ بسیار ہوگا۔بارشیں بہت ہوں گی۔سیلاب آجائیں گے۔چوہوں کی کثرت رہے گی۔نرخ گرجائیں گے۔

یکشنبه: حاکم ومحکوم کے لئے سال اچھا رہے گا۔نکاح کثرت سے کئے جائیں گے۔پہلے سال

میں زراعت اچھی رہے گی۔ بارشیں بہت ہوں گی۔

دوشنبہ: گرمیاں بہت ہوں گی اور سردیاں کم۔غلّہ فراواں رہے گا۔

سہ شنبہ: سردیاں بہت پڑیں گی اور گرمی بھی زیادہ ہوگی۔غلّہ گراں رہے گا۔فتنہ وفساد زیادہ رہے گا۔زراعت آفت کا شکار رہے گی اس لئے قحط کا خطرہ پیدا ہوگا اور بیماریاں ہوں گی۔

چہار شنبہ: آنکھوں کی تکلیف ظاہر ہوگی۔نرخ بڑھیں گے، بے وقت کی بارشیں ہونگی۔

پنجشنبہ: علماء اور سادات کے لئے سال اچھّا رہے گا۔ بیماریاں کم۔ باران اعتدال میں ہوگا اور چارپایوں کی صنف میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا۔

جمعہ: برف بہت پڑے گی اور گرمیاں زیادہ ہوں گی۔ زراعت اچھی رہیگی۔ کاروبار بھی اچّھا رہے گا

آداب واعمالِ نوروز

صحابی معلیٰ بن خنیس سے صادقِ آل محمدؑ نے فرمایا اے معلیٰ نوروز کے دن غُسل کرو، پاک کپڑے پہنو۔خوشبو لگاؤ اس دن روزہ رکھو جب نماز ظہر وعصر کے نوافلوں سے فارغ ہوجاؤ تو چار چار رکعت اس طرح بجالاؤ کہ پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد دس مرتبہ سورہ **اِنّـا انزنـا ہ** دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ **قُـل یـا ایّھـا الکافرون** تیسری رکعت میں سورہ حمد کے بعد دس مرتبہ **قُـل ھو اللہ** چوتھی رکعت میں سورہ حمد کے بعد دس مرتبہ **قُـل اعـوذ برب الفلق** اور سورہ **قُـلاعـوذ بـرب الناس** پڑھے۔تشہد وسلام کے بعد سجدۂ شکر بجالائے اور یہ دعا پڑھے۔**اَلـلّٰھُمَّ صَـلِّ عَـلٰـی مُـحَـمَّـدٍ وَّاٰلِ مُـحَـمَّـدٍ نِ الْاَوصِیَـآءِ الـمَرْضِیِّیْنَ وَعَلٰی جَمِیْعِ اَنْبِیَائِکَ وَرَسُـوْلِکَ بِـاَفْـضَـلِ صَـلَـوَاتِکَ وَبَـارِکْ عَـلَیْھِـمْ بِـاَفْضَلِ بَرکَاتِکَ وَصَلِّ عَلٰی اَرْوَحِھِـمْ وَاَجْسَـادِھِـمْ اَلـلّٰھُـمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ لَنَا فِیْ یَوْمِنَا ھٰذَا لَّذِیْ فَضَّلْتَہٗ وَکَرَّمْتَہٗ وَعَظَّمْتَ خَطَرَہٗ اَللّٰھُمَّ بَارِکَ لِیْ فِیْمَا اَنْعَمْتَ بِہٖ عَلَیَّ حَتّٰی لَا اَشْـکُـرَ اَحَـداً غَیْرِکَ وَوَسِّعْ عَلَیَّ رِزْقِیْ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَللّٰھُمَّ مَا غَابَ عَنِّیْ فَلَا یَـغِیْبَـنَّ عَـنِیْ عَوْنُکَ وَحِفْظِکَ وَمَا فَقَدْتُ مِنْ شَیْءٍ فَلَا تُفْقِدُ نِیْ عَوْنُکَ عَلَیْہِ**

حَتّٰی لا اَتَکَلّفُ مَا لَا احْتَاجُ اِلَیْہِ یَاذا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اے معلیٰ! جب ایسا کرے گا تو تیرے پچاس سال کے گناہ بخشے جائیں گے۔

نوروز کے دن یہ سورے پڑھنا باعث خیر و برکت ہے: سورۂ بنی اسرائیل، سورۂ نور، سورۂ حدید، سورۂ صف، سورۂ حشر، سورۂ معارج، سورۂ الاعلیٰ۔

وقتِ تحویل **یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ** ۳۶۹ مرتبہ پڑھنا چاہئے اور یہ دُعا پڑھے: **یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِیَا مُدَبِّرَ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ یَا مُحَوِّلَ الْحَوْلِ وَالْاَحْوَالِ حَوِّلْ حَالَنَا اِلٰی اَحْسَنِ الْحَالِ۔**

روایت میں آیا ہے کہ طاہر پانی پر تین مرتبہ یہ دُعا پڑھی جائے: **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰہُ رَبِّیْ اَللّٰہُ رَبِّیْ رَبِّیَ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ رَبِّیَ اللّٰہُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ حَسْبُنَا رَبَّنَا رَبِّیْ رَبِّیْ رَبِّیْ رَبِّیْ رَبِّیْ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنَ الْقَحطِ وَالطَّاعُوْنِ وَالْفَرْقِ وَالْحَرْقِ وَالْمَوْتِ وَسُوْءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَۃِ الْاَعْدَاءِ وَشَرِّ کِتَابٍ سَبَقَ رَبَّنَا اکْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُوْقِنُوْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّحِمِیْنَ وَصَلَّیْ اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ وَمَظْھِرِ لُطْفِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِیْماً کَثِیْرًا کَثِیْرًا** ۔پھر یہ پانی سب گھر والوں کو پلایا جائے، آفات و بلیات سے پورا گھر محفوظ رہے گا۔

روایت میں آیا ہے کہ مشک اور زعفران سے سفید رکابی پر درج ذیل ہفت سلام لکھ کر پیئے آئندہ سال تک محفوظ و مامون رہے گا۔ ۱۔ **سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَبِّ الرَّحِیْمِ** ۲۔ **سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِیْ الْعَالَمِیْنَ** ۳۔ **سَلَامٌ عَلٰی اِبْرَاھِیقَمَ** ۴۔ **سَلَامٌ عَلٰی مُوْسٰی وَھَارُوْنَ** ۵۔ **سَلَامٌ عَلٰ اٰلِ یٰسِیْنَ** ۶۔ **سَلَامٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْھَا خَالِدِیْنَ** ۷۔ **سَلَامٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔**

یہ تعویز وقتِ تحویل لکھ کر اپنے پاس رکھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الآ ۹ ۱ ۱ ۱ ۹ ۲ ۱ ۱ ۱ ح ر ۱ ۱ ۱ ع ط

عیدنوروز کے مخصوص اعمال

فرمایا آنحضورؐ نے حضرت علیؑ سے۔ اے علیؑ! جب نوروز کا دن آجائے تو غسل کرنا۔

پاکیزہ ترین پوشاک پہننا اور بہترین عطر سے اپنے آپ کو معطّر کرنا، روزہ رکھنا، بعد از نماز ظہر، جب نافلہ سے فارغ ہوجائے تو چار رکعت نماز پڑھنا۔ ہر دو رکعت کے بعد سلام پڑھنا۔ پہلی رکعت میں بعد سورہ حمد دس مرتبہ سورہ **انا انزلناہ** اور دوسری رکعت میں بعد سورہ حمد دس مرتبہ سورۂ **قُل یَا ایھاالکافرون** اور تشہد وسلام کے بعد دوسری رکعت میں پہلے سورہ حمد کے بعد دس مرتبہ **قُل ھو اللہ احد** اور دوسری رکعت میں سورہ حمد کے بعد **قُل اعوذ برب الفلق** اور **قُل اعوذ برب الناس** ایک ایک مرتبہ پڑھنا۔ بعد از فراغت نماز سجدے میں یہ دُعا پڑھنا۔ **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدِ نِ الْاَوصِیَآءِ الْمَرْضِیِّیْنَ وَعَلٰی جَمِیْعِ اَنْبِیَائِکَ وَرُسُوْلِکَ بِاَفْضَلِ صَلَوَاتِکَ وَبَارِکْ عَلَیْھِمْ بِاَفْضَلِ بَرَکَاتِکَ وَصَلِّ عَلٰی اَرْوَاحِھِمْ وَاَجْسَادِھِمْ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ لَنَا فِیْ یَوْمِنَا ھٰذَا الَّذِیْ فَضَّلْتَہٗ وَکَرَّمْتَہٗ وَعَظَّمْتَ خَطَرَہٗ۔**

امام جعفر صادقؑ اپنے ایک جلیل القدر صحابی معلیٰ بن خنیس سے فرماتے ہیں، اے معلیٰ! قسم ہے خداوند کعبہ کی کہ عجمیوں کا اس بزرگ دن کی تعظیم کرنا ایک قدیم امر کے واسطے ہے جو میں تم سے بیان کرتا ہوں۔ اے معلیٰ! نوروز وہ مُبارک دن ہے کہ خداوند عالم نے آسمان و زمین و ماہتاب اور ستاروں کو اسی دن پیدا کیا۔ یہ وہ مُبارک دن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے عہدو پیمان لیا ہے اِسی دِن کشتی نوحؑ کوہِ جودی پر طوفان کے بعد ٹھہری۔ اسی دن حضرت ابراہیمؑ نے صنم شکستہ کئے اسی دن دعائے حزقیلؑ نبی قبول ہوئی اور پانی چھڑکنے سے تیس ہزار آدمی جو بخوف طاعون بھاگتے تھے زندہ ہوئے۔ اسی مُبارک دن آنحضرتؐ پر جبرئیل امین وحی لے کر نازل ہوئے۔ اسی دن میرے نانا آنحضرتؐ نے میری دادا علیؑ کو اپنے کاندھوں پر اُٹھایا اور خانۂ کعبہ کے بتوں کو توڑا۔ اسی دن میرے نانا نے میرے دادا کو غدیرخم میں اپنا جانشین بنادیا۔ اسی دن میرے دادا حضرت علیؑ نے وادی جنات میں جنوں سے بیعت لے لی۔ اسی دن میرے دادا حضرت علیؑ نے خوارج پر جنگ نہروان میں فتح حاصل کرلی۔ اسی دن آپ ظاہری تخت خلافت پر متمکن ہوئے۔ اسی مُبارک دن ہمارے امام غائبؑ ظہور فرمائیں گے اور دجّال پر فتح پاکر اسے محل کوفہ

میں سولی دیں گے۔ (بحارالانوار جلد۱۴ کتاب السماء والعالم طبع مصر ۱۷۶)

ابوبکر بن احمد بن ثابت مورّخ کہتے ہیں کہ نوروز کے دن ابوحنیفہ کے باپ ثابت نے حضرت علیؑ کی خدمت میں فالودہ تحفہ کے طور پر پیش کیا۔ (تاریخ خمیس طبع مصر جلد۲ ،ص ۳۲۶، نورالابصار،ص ۱۸۹)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی لکھتے ہیں۔امیر المومنینؑ سے ثابت ہوا کہ آپ کے پاس کوئی نوروز کے دن حلوا اور فالودہ لے کر آیا اس سے (کسی نے) پوچھا یہ کیسا ہے ۔اس نے کہا آج نوروز کا دن ہے۔فرمایا (حضرت علیؑ نے) یہ ہمارا دن نوروز ہے نوروز کے دن کی خوبی یہی ہے کہ آفتاب معدل النہار سے اپنی خاص حرکت کے ساتھ شمالی ولایتوں میں رہنے والوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور نزدیک آتا ہے اس وجہ سے جسموں اور بدنوں میں حرارت پیدا ہوتی ہے نباتات کو تازگی حاصل ہوتی ہے۔تحفہ باب ۹ ،ص ۳۶۹)

آبِ نیساں

علاّمہ محمد باقر مجلسیؒ زادالمعاد میں تحریر فرماتے ہیں کہ فرمایا جنابِ امام جعفر الصّادقؑ نے کہ جو بھی آبِ نیساں جمع کرے اس کو چاہئے کہ وہ فاتحہ الکتاب، آیۃ الکرسی ، **قل یا ایّھا الکافرون** ، **سبح الاسم ربک الاعلیٰ**، **قُل اعوذ بربّ الفلق** ، **قل اعوذ برب الناس** اور **قل ھو اللہ احد** ستّر مرتبہ اس پانی پر پڑھے اس کے بعد بعد ستّر مرتبہ **اللّٰہ اکبر** ستّر مرتبہ **لَااِلٰہ اِلّا اللّٰہ** ستّر مرتبہ **اَللّٰھُمَّ صَلِ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ** ستّر مرتبہ **سُبْحان اللّٰہِ وَالْحَمْدُ اللّٰہِ وَل.ا اِلٰہ اِلّاالّٰلہُ وَاللّٰہُ اکبر** پڑھے۔ یہ پانی اکیسرِ اعظم ہے اوراس سے جملہ بیماریاں انسان کی دور ہوجاتی ہیں۔مثلاً صداع ہڈیوں کے درد اور معدے کے درد کے لئے شفائے کُلّی کا درجہ رکھتا ہے۔ یہ پانی نوروز کے ۲۳ دن کے بعد کے باران سے جمع کیا جاتا ہے اور یہ پورا ایک ماہ تک ہوتا ہے۔

محرّم نامہ

شنبہ: اگر اس دن محرم شروع ہوا تو برف اور یخ کی فراوانی ۔ طاعون، بیماریوں کی کثرت اور بچّوں کی اموات زیادہ ہوں گی۔غلّہ گراں رہے گا کیونکہ زراعت آفات کا شکار رہے گی۔

یکشنبہ : سردیاں اچھی ہوں گی، برف اور یخ زیادہ رہے گی۔مختلف بیماریاں ہونگی درخت اور زراعت آفات کے شکار رہیں گے۔اور غلّہ گراں رہے گا۔

دو شنبہ: گرمیاں زیادہ ہوں گی۔میوہ فراواں رہے گا۔

سہ شنبہ: مشرقی حصّہ میں برف زیادہ پڑے گی۔بھیڑ بکریوں کی کثرت ہوگی۔نرخ بڑھیں گے، قحط کا اندیشہ رہے گا۔

چہار شنبہ : سردیاں زیادہ اور باران کثرت سے ہوگا۔مشرق میں میوہ بہت پیدا ہوگا۔آدمیوں کی شرح اموات زیادہ ہوگی۔نرخ ارزاں رہے گا۔

پنجشنبہ: سردیاں نہ ہونے کے برابر۔بارشیں بہت ہوں گی، غلّہ بہت پیدا ہوگا۔

جمعہ: سردیاں زیادہ نہیں ہوں گی۔بارشیں کم ہوں گی۔پانی کم، غلّہ گراں رہیگا۔

بارہ مہینوں کا مختصر جائزہ

پہلی محرم: حضرت ذکریاؑ نے بیٹے کے لئے دعا کی اور ان کو حضرت یحییٰؑ جیسا فرزند عطا کیا گیا۔اسی تاریخ محمد حنفیہ نے وفات پائی۔اسی تاریخ کو اصحاب فیل کی ہلاکت بھی ہوئی۔اسی تاریخ کو آنحضورؐ نے اطراف مدینہ میں اپنے آدمی زکوٰۃ جمع کرنے کے لئے بھیج دئے۔اسی تاریخ کو غزوہ ذات الرقاع ہوا۔اسی تاریخ کو حضرت ادریسؑ آسمان پر تشریف لے گئے۔اسی امام حسینؑ قصر بنی مقاتل پہونچے۔

دوسری محرم: امام حسینؑ کربلا وارد ہوئے۔اسی دن حضرت یوسفؑ اپنے باپ سے جُدا ہوئے۔

تیسری محرم: حضرت یوسفؑ نے چاہ سے نجات پائی۔اسی دن عمر بن سعد کربلا پہونچا۔

چوتھی محرم: اس دن نمرود ہلاک ہوا۔ابن زیاد نے کوفہ کے منبر پر جا کر لوگوں کو آمادہ جنگ کیا۔

پانچویں محرم: اس دن فرعون غرق ہوا۔اسی دن ابن زیاد نے شیث بن ربعی کو چار ہزار آدمیوں کے ساتھ کربلا روانہ کیا۔

چھٹی محرّم: اس دن حضرت یحییٰؑ شہید کردیئے گئے۔

ساتویں محرّم: اس دن حضرت موسیٰؑ طور سینا پر مبعوث برسالت ہوئے۔ اسی دن نہر فرات کا پانی آلِ رسولؐ پر بند کردیا گیا۔

نویں محرم: حضرت موسیٰؑ متولّد ہوئے۔ اسی تاریخ کو حضرت مریمؑ بھی متولّد ہوئیں۔ اسی تاریخ کو حضرت عیسیٰؑ بھی دُنیا میں آئے۔ اسی تاریخ کو حضرت یونسؑ نے مچھلی کے پیٹ سے نجات پائی۔

دسویں محرم: کربلا کا زبردست واقعہ رونما ہوا۔ اس دن حضرت آدمؑ جنّت سے زمین پر تشریف لائے۔ اِسی دن حضرت یوسفؑ باپ سے ملے۔ اِسی دن عبیداللہ بن زیاد قتل کیا گیا۔

ماہِ محرّم

چند اَعمال: -فرمایا آنحضورؐ نے شب عاشورا چار رکعت نماز پڑھو اور ان کی ترتیب یہ ہے۔ ہر رکعت میں سورہ حمد کے بعد دس مرتبہ آیۃ الکرسی دس مرتبہ سورہ قل ہو اللہ، دس مرتبہ قل اعوذ برب الفلق اور دس مرتبہ قل اعوذ بربِّ الناس اور بعد سلام سو مرتبہ سورہ قل اللہ ہو۔

ایک اور روایت میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضورؐ نے شب عاشورا سو رکعت نماز اس طرح بجالاؤ کہ ہر رکعت میں سورۂ قل ہو اللہ احد تین مرتبہ پڑھو، جب نماز سے فارغ ہوجاؤ تو ستّر مرتبہ پڑھو **سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلّا بِاللّٰهِ الْعِلِّ یِ الْعَظِیْمِ۔**

ایک اور روایت میں ہے کہ ستّر مرتبہ استغفار پڑھو۔

ایک اور روایت میں آنحضورؐ ہی سے منقول ہے کہ شب عاشورا چہار رکعت اس طرح نماز پڑھی جائے کہ ہر رکعت میں بعد سورہ حمد پچاس مرتبہ سورہ قُل ہو اللہ پڑھا جائے۔ بعد اختتامِ نماز کثرت سے درود پڑھے۔

روز عاشورہ: -غم والم کا دن ہے۔ اس دن نہ کسی کو کوئی ذخیرہ کرنا چاہئے اور نہ ہی ایسا کوئی کام جو بھی ایسا کرے گا۔ امام رضاؑ فرماتے ہیں وہ یزید عمر سعد اور عبیداللہ ابن زیاد کے ساتھ

محشور ہوگا۔ البتہ عزاداری حضرت سیّد الشہداءؑ میں پورا دن بسر کرنا چاہیئے۔ امام رضاؑ فرماتے ہیں، اپنے اہل وعیال کو رشتہ داروں کو اس دن ماتمِ حسینؑ میں مشغول رکھو۔ اس دن خوشی منانا مسرت میں رہنا لباسِ فاخرہ پہننا بنی اُمیّہ کا کام ہے۔

اعمال:- ہزار مرتبہ یہ کہے **اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَام** ۔امام رضاؑ فرماتے ہیں، اگر تم چاہتے ہو کہ میں محمدؐ و آلِ محمدؐ کے ساتھ بہشت میں رہوں تو ہزار بار قاتلانِ حسینؑ پر لعنت کرو اور اگر تم چاہتے ہو کہ وہی ثواب مجھے بھی حاصل ہوں تو شہیدانِ کربلا کو حاصل ہوئے تو کہو **يَالَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزاً عَظِيْماً**۔

ایک دوسرے کو تعزیت دینا:- حضرت امام باقرؑ فرماتے ہیں کہ تعزیت اس طرح دے **عَظَّمَ اللّٰهُ اُجُوْرَنَا وَاُجُوْرَ كُمْ بِمُصَابِنَا بِالْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَعَلْنَا وَاِيَّاكُمْ مِنَ الطَّالِبِيْنَ لِثَارِهٖ مَعَ وَلِيِّهِ الْاِمَامِ الْمَهْدِيِّ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ**- ایک ہزار مرتبہ سورۂ توحید پڑھنا۔

زیارتِ سیّد الشہداءؑ کرنا:- صادقِ آلِ محمدؑ فرماتے ہیں۔ اگر کسی نے زندگی بھر حج کئے ہوں اور حسینؑ بن علیؑ کی زیارت نہ کی ہو اُس نے آنحضورؐ کا حق ترک کر دیا۔ کیونکہ حضرت حسینؑ کا حق ہر ایک پر فریضہ ہے۔ آپ ہی نے فرمایا، جو امام حسینؑ کی زیارت نہ کرے وہ ہمارے شیعوں میں سے نہیں ہے۔ امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں جو حضرت حسینؑ کی زیارت نہ کرے وہ ناقص الایمان ہے۔ صادقِ آلِ محمدؑ فرماتے ہیں کہ جس نے بغیر عذر کے امام حسینؑ کی زیارت نہ کی وہ اہلِ نار میں سے ہے ایک اور جگہ آپؑ نے فرمایا کہ جس نے قدرت ہونے کے باوجود امام حسینؑ کی زیارت نہ کی وہ نہ صرف رسول اللہؐ کا عاق کردہ ہے بلکہ ہمارا بھی عاق کردہ ہے۔

کیا زیارتِ حسینؑ واجب ہے؟

حضرت صادقؑ فرماتے ہیں کہ امام حسینؑ کی قبر کی زیارت کرنا واجب ہے ہر مومن مرد اور عورت کے لئے (کامل الزیارۃ ص ۱۲۷)

اور ایک جگہ آیا ہے **زيارته صلوات اللّٰهِ عليه واجبة مفترضة مامورٌ بها** اور ایک جگہ آیا ہے **ثمّ اعلم ان ظاهرا كثرا اخبار هٰذا الباب و كثيرمن اخبار الابواب الاٰتية**

وجوب زیارتہ صلوات اللّٰہ علیھا (مزار،ص۱۰۹ ملا محمد باقر مجلسی) (اس کی تفصیل میری کتاب ''قتیل نینویٰ'' میں درج ہے۔

فرمایا صادقِ آلِ محمدؑ نے جو چاہتا ہو کہ میرے ہزار گناہ محو ہو جائیں اور ہزار ثواب اسکے بدلے لکھے جائیں تو اس کو چاہئے کہ وہ سیّد الشہدأء کی زیارت کرے۔ جو بھی ایسا کرے گا وہ ایسا ہی ہے کہ جیسے اس نے امام حسینؑ کے ساتھ رہ کر جنگ کی اور راہ خدا میں شہید ہوا۔

علقمہ ابن حضرمی نے صالح بن عقبہ اور سیف بن عمیرہ سے کہا کہ میں نے حضرت امام محمد باقرؑ سے عرض کیا مجھے ایسی دعا تعلیم فرمائیں کہ جسے میں دسویں کے دن جب آپ کی نزدیک سے زیارت کروں تو وہ دعا پڑھوں اور ایسی دعا کہ جسے میں اس وقت پڑھوں جب نزدیک سے زیارت نہ کرسکوں اور چاہوں کہ دور کے شہروں سے اور اپنے گھر سے آپ کو اشارے کے ساتھ سلام کروں تو آپ نے فرمایا کہ اے علقمہ جب تو دو رکعت نماز سے فارغ ہو جائے تو پڑھ لے۔

طریقۂ زیارت عاشورا

جب روز عاشورہ آجائے تو کھلے آسمان کے نیچے اوّلِ روز قبل ظہر پہلے حضرت علیؑ کی زیارت اس طرح کرے۔ **اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا الْاَئِمَّۃِ وَمَعْدِنَ النُّبُوَّۃِ وَالْمَخْصُوْصِ بِالْاُخُوَّۃِ السَّلَامُ عَلٰی یَعْسُوْبِ الدِّیْنِ وَالْاِیْمَانِ وَکَلِمَۃِ الرَّحْمٰنِ وَکَھْفِ الْاَنَامِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مِیْزَانِ الْاِعْمَالِ وَمُقَلِّبِ الْاَحْوَالِ وَسَیْفِ ذِی الْجَلَالِ اَلسَّلَامُ عَلٰی صَالِحِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَوَارِثِ عِلْمِ النَّبِیِّیْنَ وَالْحَاکِمِ یَوْمِ الدِّیْنِ اَلسَّلَامُ عَلٰی شَجَرَۃِ التَّقْوٰی وَسَامِعِ السِّرِّ وَالنَّجْوٰی وَمُنْزِلِ الْمَنِّ وَالسَّلْوٰی اَلسَّلَامُ عَلٰی حُجَّۃِاللّٰہِ الْبَالِغَۃِ وَالنِّعْمَۃِ السَّابِغَۃِ وَنِقْمَتِہِ الدَّامِغَۃِ اَلسَّلَامُ عَلٰی اِسْرَائِیْلِ الْاُمَّۃِ وَبَابِ الرَّحْمَۃِ وَاَبِی الْاَئِمَّۃِ اَلسَّلَامُ عَلٰی صِرَاطِ اللّٰہِ الْوَاضِحِ وَالنَّجْمِ اللَّائِحِ وَالْاِمَامِ النَّاصِحِ وَالزَّنَّادِ الْقَادِحِ اَلسَّلَامُ عَلٰی وَجْہِ اللّٰہِ الَّذِیْ مَنْ اٰمَنَ بِہٖ اَمِنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی نفْسِ اللّٰہِ الْقَائِمَۃِ فِیْہِ بِالسُّنَنِ وَعَیْنِہِ الَّتِیْ مَنْ عَرَفَھَا یَطْمَئِنَّ السَّلَامُ عَلٰی اُذُنِ اللّٰہِ الْوَاعِیَۃِ فِی الْاُمَمِ وَیَدِہِ الْبَاسِطَۃِ بِالنِّعَمِ وَجَنْبِہِ الَّذِیْ مَنْ فَرَّطَ فِیْہِ نَدِمَ اَشْھَدُ اَنَّکَ مُجَازِی الْخَلْقِ وَشَافِعِ**

الرِّزْقِ وَالْحَاكِمِ بِالْحَقِّ بَعْثَکَ اللّٰهُ عَلمًا لِعِبَادِهٖ فَوَفَيْتَ بِمُرَادِهٖ وَجَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ حَق بَعْثَکَ اللّٰهُ عَلَمًابِعِبَادِهٖ فَوَفَيْتَ بِمُرَادِهٖ وَجَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ حَقِّ جَهَادِهٖ فَصَلَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ وَجَعَلَ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تهْوِیٰ اِلَيْكُمْ فَالْخَيْرُ مِنْکَ وَاِلَيْکَ عَبْدُکَ الزَّائِرُلِحَرَمِکَ اللَّائِذُ بِكَرمِکَ الشَّاكِرُ لِنَعُمِکَ قَدْ هَرَبَ اِلَيْکَ مِنْ ذُنُوبِهٖ وَرَجَاکَ لِكَشْفِ كُرُوْبِهٖ فَاَنْتَ سَاتِرُ عُيُوْبِهٖ فكن لِيْ اِلَى اللّٰهِ سَبِيْلاً وَشَفِيْعًا وَمِنَ النَّارِ مُقِيْلًا وَلِمَا اَرْجُوْاِفِيْکَ كَفِيْلًا اَنْجُوْانَجَاءَ مَنْ وَصَلَ حَبْلَهٗ بِحبْلِکَ وَسَلَکَ بِکَ اِلَى اللّٰهِ سَبِيْلًا فَاَنْتَ سَامِعُ الدُّعَآءِ وَوَلِيُّ الْجَزَآءِ عَلَيْنَا مِنْکَ السَّلَامُ وَاَنْتَ سَيِّدُ الْكَرِيْمِ وَالْاِمَامُ الْعَظِيْمِ فكن بنا رَحِيْمًا يَا اَمِيْرَ الْمُؤمِنِيْنَ وَالسَّلَامُ عَلَيْکَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ .

اس کے بعد نماز دورکعت بہ نیت زیارت امیر المومنین پڑھے۔ بعد نماز یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ صَلَّيْتُ هَاتَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ هَدِيَةً مِنِّیْ اِلٰى سَيِّدِیْ وَمَوْلَایَ وَلِيِّکَ وَاَخِیْ رَسُوْلِکَ اَمِيْرِ الْمُوْمِنِيْنَ وَسَيِّد الْوَصِيِّيْنِ عَلِّي ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ وَاَجِزْنِیْ عَلٰى ذَالِکَ جَزَاءَ الْمُحْسِنِيْنِ اللّٰهُمَّ لَکَ صَلَّيْتُ وَلَکَ رَكَعْتُ وَلَکَ سَجَدْتُ وَحْدَکَ لَا شَرِيْکَ لَکَ لِاَنَّهٗ لَايَكُوْنُ الصَّلٰوةُ والرُّكُوْعِ والسُّجُوْدُ الا لک لانَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ مِنِّیْ زِيَارَتِیْ وَاَعْطِنِیْ سُئُوْلِیْ بِمُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ الطَّاهِرِيْنَ۔

اس کے بعد چند تکبیر یا سو تکبیر پڑھے اس کے بعد امام حسینؑ کی قبر اطہر کی طرف اشارہ کرکے زیارتِ عاشورا شروع کرے۔ (زیارتِ عاشورا مفاتیح الجنان میں ملاحظہ کیجئے)۔ واضح رہے کہ اگر زیارتِ عاشورا روز عاشورا کے بغیر کسی اور دن پڑھنے کا ارادہ ہو تو بجائے اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذا کے اِنَّ يَوْمٌ قَتْلِ الْحُسَيْنِ يَوْمٌ تَبَرَّكْتَ بِهٖ پڑھے۔

زیارت عاشورا ختم کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ صَلَّيْتُ وَرَكَعتُ

وَسَجدتُ لَکَ وحدک لَا شَرِیکَ لَکَ لِاَنَّ الصَّلٰوۃِ وَالرُّکُوْعَ والسُّجُوْدَ لَا تَکُوْنَ اِلَّا لَکَ لانَّکَ اَنْتَ اللّٰہ لَا اِلٰہَ اِلَّااَنْتَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَبْلِغْھُمْ عَنِّیْ افضل السلام والتَّحیَّۃِ وَارْدُدْعَلَیَّ مِنْھُمْ السَّلام اَللّٰھُمَّ فھاتان الرکعتان ھَدِیَّۃِ مِنِّیْ اِلٰی مولای الحسینِ بن عَلِیٍّ عَلَیْھِمَا السَّلام اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلَیْہِ وتقبلھا مِنِّیْ وَاَجِرْنِیْ عَلٰی ذَالِکَ بِاَفْضَلِ اَمَلِی وَرَجَائِی فِیْکَ وَوَلِیِّکَ یَاوَلِیَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اس کے بعد سو مرتبہ لعنت اور سو مرتبہ سلام، بعد اختتام زیارت دُعائے علقمہ پڑھے۔

دعائے علقمہ

یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ، یَا مُجِیبَ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّینَ، یَا کاشِفَ کُرَبِ الْمَکْرُوبِینَ، یَا غِیاثَ الْمُسْتَغِیثِینَ، یَا صَرِیخَ الْمُسْتَصْرِخِینَ، وَیَا مَنْ ھُوَ أَقْرَبُ إِلَیَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیدِ، وَیَا مَنْ یَحُولُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِہِ، وَیَا مَنْ ھُوَ بِالْمَنْظَرِ الْاَعْلَی، وَبِالْاُفُقِ الْمُبِینِ، وَیَا مَنْ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیمُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَویٰ، وَیَا مَنْ یَعْلَمُ خائِنَۃَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُورُ، وَیَا مَنْ لا یَخْفیٰ عَلَیْہِ خافِیَۃٌ، یَا مَنْ لاَ تَشْتَبِہُ عَلَیْہِ الْاَصْواتُ وَیَا مَنْ لاَ تُغَلِّطُہُ الْحاجاتُ، وَیَا مَنْ لاَ یُبْرِمُہُ إِلْحاحُ الْمُلِحِّینَ یَا مُدْرِکَ کُلِّ فَوْتٍ، وَیَا جامِعَ کُلِّ شَمْلٍ، وَیَا بارِئَ النُّفُوسِ بَعْدَ الْمَوْتِ، یَا مَنْ ھُوَ کُلَّ یَوْمٍ فِی شَأْنٍ، یَا قاضِیَ الْحاجاتِ، یَا مُنَفِّسَ الْکُرُباتِ، یَا مُعْطِیَ السُّؤُلاتِ، یَا وَلِیَّ الرَّغَباتِ، یَا کافِیَ الْمُھِمّاتِ، یَا مَنْ یَکْفِی مِنْ کُلِّ شَیْءٍ وَلاَ یَکْفِی مِنْہُ شَیْءٌ فِی السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، أَسْأَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ خاتَمِ النَّبِیِّینَ، وَعَلِیٍّ أَمِیرِ الْمُؤْمِنِینَ، وَبِحَقِّ فاطِمَۃَ بِنْتِ نَبِیِّکَ، وَبِحَقِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ، فَإِنِّی بِھِمْ أَتَوَجَّہُ إِلَیْکَ فِی مَقامِی ھذَا، وَبِھِمْ أَتَوَسَّلُ، وَبِھِمْ أَتَشَفَّعُ إِلَیْکَ، وَبِحَقِّھِمْ أَسْأَلُکَ وَأُقْسِمُ وَأَعْزِمُ عَلَیْکَ، وَبِالشَّأْنِ الَّذِی لَھُمْ عِنْدَکَ وَبِالْقَدْرِ الَّذِی لَھُمْ عِنْدَکَ، وَبِالَّذِی فَضَّلْتَھُمْ عَلَی الْعَالَمِینَ، وَبِاسْمِکَ الَّذِی جَعَلْتَہُ عِنْدَھُمْ، وَبِہِ خَصَصْتَھُمْ دُونَ الْعَالَمِینَ، وَبِہِ أَبَنْتَھُمْ وَأَبَنْتَ

فَضْلَهُمْ مِنْ فَضْلِ الْعَالَمِينَ حَتَّى فاقَ فَضْلُهُمْ فَضْلَ الْعَالَمِينَ جَمِيعاً، أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَكْشِفَ عَنِّي غَمِّي وَهَمِّي وَكَرْبِي، وَتَكْفِيَنِي الْمُهِمَّ مِنْ أُمُورِي، وَتَقْضِيَ عَنِّي دَيْنِي، وَتُجِيرَنِي مِنَ الْفَقْرِ، وَتُجِيرَنِي مِنَ الْفاقَةِ، وَتُغْنِيَنِي عَنِ الْمَسْأَلَةِ إِلَى الْمَخْلُوقِينَ، وَتَكْفِيَنِي هَمَّ مَنْ أَخافُ هَمَّهُ، وَعُسْرَ مَنْ أَخافُ عُسْرَهُ، وَحُزُونَةَ مَنْ أَخافُ حُزُونَتَهُ، وَشَرَّ مَنْ أَخافُ شَرَّهُ، وَمَكْرَ مَنْ أَخافُ مَكْرَهُ، وَبَغْيَ مَنْ أَخافُ بَغْيَهُ، وَجَوْرَ مَنْ أَخافُ جَوْرَهُ، وَسُلْطانَ مَنْ أَخافُ سُلْطانَهُ، وَكَيْدَ مَنْ أَخافُ كَيْدَهُ، وَمَقْدُرَةَ مَنْ أَخافُ مَقْدُرَتَهُ عَلَيَّ، وَتَرُدَّ عَنِّي كَيْدَ الْكَيَدَةِ، وَمَكْرَ الْمَكَرَةِ. اَللّٰهُمَّ مَنْ أَرادَنِي بِسُوْءٍ فَأَرِدْهُ، وَمَنْ كادَنِي فَكِدْهُ، وَاصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُ وَمَكْرَهُ وَبَأْسَهُ وَأَمانِيَّهُ وَامْنَعْهُ عَنِّي كَيْفَ شِئْتَ وَأَنّىٰ شِئْتَ. اَللّٰهُمَّ اشْغَلْهُ عَنِّي بِفَقْرٍ لا تَجْبُرُهُ، وَبِبَلاءٍ لا تَسْتُرُهُ وَبِفاقَةٍ لا تَسُدُّها، وَبِسُقْمٍ لا تُعافِيهِ، وَذُلٍّ لا تُعِزُّهُ، وَبِمَسْكَنَةٍ لا تَجْبُرُها. اَللّٰهُمَّ اضْرِبْ بِالذُّلِّ نَصْبَ عَيْنَيْهِ، وَأَدْخِلْ عَلَيْهِ الْفَقْرَ فِي مَنْزِلِهِ وَالْعِلَّةَ وَالسُّقْمَ فِي بَدَنِهِ حَتَّى تَشْغَلَهُ عَنِّي بِشُغْلٍ شاغِلٍ لا فَراغَ لَهُ، وَأَنْسِهِ ذِكْرِي كَما أَنْسَيْتَهُ ذِكْرَكَ وَخُذْ عَنِّي بِسَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَلِسانِهِ وَيَدِهِ وَرِجْلِهِ وَقَلْبِهِ وَجَمِيعِ جَوارِحِهِ وَأَدْخِلْ عَلَيْهِ فِي جَمِيعِ ذٰلِكَ السُّقْمَ وَلا تَشْفِهِ حَتَّى تَجْعَلَ ذٰلِكَ لَهُ شُغْلاً شاغِلاً بِهِ عَنِّي وَعَنْ ذِكْرِي، وَاكْفِنِي يَا كافِيَ مَا لا يَكْفِي سِواكَ فَإِنَّكَ الْكافِي لا كافِيَ سِواكَ، وَمُفَرِّجٌ لا مُفَرِّجَ سِواكَ، وَمُغِيثٌ لا مُغِيثَ سِواكَ، وَجارٌ لا جارَ سِواكَ، خابَ مَنْ كانَ جارُهُ سِواكَ، وَمُغِيثُهُ سِواكَ وَمَفْزَعُهُ إِلى سِواكَ وَمَهْرَبُهُ إِلى سِواكَ وَمَلْجَأُهُ إِلى غَيْرِكَ، وَمَنْجاهُ مِنْ مَخْلُوقٍ غَيْرِكَ، فَأَنْتَ ثِقَتِي وَرَجائِي وَمَفْزَعِي وَمَهْرَبِي وَمَلْجَأي وَمَنْجايَ، فَبِكَ أَسْتَفْتِحُ، وَبِكَ أَسْتَنْجِحُ، وَبِمُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ وَأَتَوَسَّلُ وَأَتَشَفَّعُ، فَأَسْأَلُكَ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ، فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ وَإِلَيْكَ الْمُشْتَكىٰ وَأَنْتَ الْمُسْتَعانُ، فَأَسْأَلُكَ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَكْشِفَ عَنِّي

غَمّی وَهَمّی وَکَرْبی فِی مَقامِی هذَا کَما کَشَفْتَ عَنْ نَبِیِّکَ هَمَّهُ وَغَمَّهُ وَکَرْبَهُ، وَکَفَیْتَهُ هَوْلَ عَدُوِّهِ، فَاکْشِفْ عَنّی کَما کَشَفْتَ عَنْهُ، وَفَرِّجْ عَنّی کَما فَرَّجْتَ عَنْهُ، وَاکْفِنِی کَما کَفَیْتَهُ، وَاصْرِفْ عَنّی هَوْلَ مَا أَخافُ هَوْلَهُ، وَمَؤُونَةَ مَا أَخافُ مَؤُونَتَهُ، وَهَمَّ مَا أَخافُ هَمَّهُ، بِلا مَؤُونَةٍ عَلَی نَفْسِی مِنْ ذلِکَ، وَاصْرِفْنِی بِقَضاءِ حَوائِجِی، وَکِفایَةِ مَا أَهَمَّنِی هَمُّهُ مِنْ أَمْرِ آخِرَتِی وَدُنْیایَ یَا أَمِیرَ الْمُؤْمِنِینَ وَیَا أَبا عَبْدِاللهِ، عَلَیْکُما مِنّی سَلامُ اللهِ أَبَداً مَا بَقِیتُ وَبَقِیَ اللَّیْلُ والنَّهارُ وَلاَ جَعَلَهُ اللهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِیارَتِکُما وَلاَ فَرَّقَ اللهُ بَیْنِی وَبَیْنَکُما. اَللّٰهُمَّ أَحْیِنِی حَیاةَ مُحَمَّدٍ وَذُرِّیَّتِهِ، وَأَمِتْنِی مَماتَهُمْ، وَتَوَفَّنِی عَلَی مِلَّتِهِمْ، وَاحْشُرْنِی فِی زُمْرَتِهِمْ، وَلاَ تُفَرِّقْ بَیْنِی وَبَیْنَهُمْ طَرْفَةَ عَیْنٍ أَبَداً فِی الدُّنْیا وَالْآخِرَةِ، یَا أَمِیرَ الْمُؤْمِنِینَ وَیَا أَبا عَبْدِاللهِ، صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْکُمَا[۱] أَتَیْتُکُما زائِراً وَمُتَوَسِّلاً إِلَی اللهِ رَبِّی وَرَبِّکُما وَمُتَوَجِّهاً إِلَیْهِ بِکُما وَمُسْتَشْفِعاً بِکُما إِلَی اللهِ تَعالی فِی حاجَتِی هذِهِ فَاشْفَعا لِی فَإِنَّ لَکُما عِنْدَ اللهِ الْمَقامَ الْمَحْمُودَ، وَالْجاهَ الْوَجِیهَ، وَالْمَنْزِلَ الرَّفِیعَ وَالْوَسِیلَةَ، إِنِّی أَنْقَلِبُ عَنْکُما مُنْتَظِراً لِتَنَجُّزِ الْحاجَةِ وَقَضائِها وَنَجاحِها مِنَ اللهِ بِشَفاعَتِکُما لِی إِلَی اللهِ فِی ذلِکَ فَلا أَخِیبُ، وَلاَ یَکُونُ مُنْقَلَبِی مُنْقَلَباً خائِباً خاسِراً، بَلْ یَکُونُ مُنْقَلَبِی مُنْقَلَباً راجِحاً مُفْلِحاًمُنْجِحاً مُسْتَجاباً بِقَضاءِ جَمِیعِ حَوائِجِی وَتَشَفَّعا لِی إِلَی اللهِ. انْقَلَبْتُ عَلَی مَا شاءَ اللهُ وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، مُفَوِّضاً أَمْرِی إِلَی اللهِ، مُلْجِئاً ظَهْرِی إِلَی اللهِ، مُتَوَکِّلاً عَلَی اللهِ، وَأَقُولُ حَسْبِیَ اللهُ وَکَفیٰ، سَمِعَ اللهُ لِمَنْ دَعا، لَیْسَ لِی وَراءَ اللهِ وَوَرائَکُمْ یَا سادَتِی مُنْتَهیٰ، مَا شاءَ رَبِّی کانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ أَسْتَوْدِعُکُمَا اللهَ، وَلاَ جَعَلَهُ اللهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنِّی إِلَیْکُما، انْصَرَفْتُ یَا سَیِّدِی یَا أَمِیرَ الْمُؤْمِنِینَ وَمَوْلایَ وَأَنْتَ أُبْتُ یَاأَبا عَبْدِاللهِ یَا سَیِّدِی وَسَلامِی عَلَیْکُما مُتَّصِلٌ مَا

[۱] ضریح مُبارک سے دور پڑھنے والے زائرین، علیکما کے بعد اِنِّی تَوَجَّهْتُ اِلٰی ضَرِیْحِکُمَا زَائِراً پڑھیں اسکے بعد باقی دعائے علقمہ پڑھیں

اتَّصَلَ اللَّيْلُ وَالنَّهارُ، واصِلٌ ذٰلِكَ إِلَيْكُما غَيْرُ مَحْجُوبٍ عَنْكُما سَلامِي إِنْ شَاءَ اللهُ، وَأَسْأَلُهُ بِحَقِّكُما أَنْ يَشاءَ ذٰلِكَ وَيَفْعَلَ فَإِنَّهُ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. انْقَلَبْتُ يَا سَيِّدَيَّ عَنْكُما تائِباً حامِداً لِلّٰهِ شاكِراً راجِياً لِلإِجابَةِ، غَيْرَ آيِسٍ وَلاَ قَانِطٍ، آئِباً عائِداً راجِعاً إِلى زِيارَتِكُما، غَيْرَ راغِبٍ عَنْكُما وَلاَ عَنْ زِيارَتِكُما بَلْ راجِعٌ عائِدٌ إِنْ شَاءَ اللهُ، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، يَا سادَتِي رَغِبْتُ إِلَيْكُما وَإِلى زِيارَتِكُما بَعْدَ أَنْ زَهِدَ فِيكُما وَفِي زِيارَتِكُما أَهْلُ الدُّنْيا، فَلا خَيَّبَنِيَ اللهُ مِمَّا رَجَوْتُ وَمَا أَمَّلْتُ فِي زِيارَتِكُما إِنَّهُ قَرِيبٌ مُجِيبٌ۔ اور جو حاجت رکھتا ہو طلب کرے۔

ماہ صفر

ماہِ صفر نحس ترین مہینہ ہے۔ فرمایا آنحضورؐ نے **من بشّرني بخروج صفر ابشّره بالجنّة** جو مجھے یہ کہے کہ صفر کا مہینہ ختم ہوگیا میں اس کو جنّت کی بشارت دیدوں گا۔

پہلی صفر: حضرت علیؑ اور معاویہ کے درمیان جنگ ہوئی۔ ایک قول کے مطابق اسی دن امام حسینؑ کا سرِ مُبارک واردِ دمشق ہوا۔

۳ صفر: امام زین العابدینؑ کے فرزند کو شہید کردیا گیا۔

۱۷ صفر: حضرت امام رضاؑ کی شہادت واقع ہوئی۔

۲۰ صفر: چہلم شہدائے کربلاؑ۔

۲۸ صفر: شہادتِ رسول خداؐ ہوئی۔ اسی تاریخ کو بعض روایتوں کے مطابق شہادت امام حسنؑ مجتبیٰؑ ہوئی۔

فرمایا امام حسن عسکریؑ نے ،مومن کی پانچ علامتیں ہیں۔۱۔ اکیاون رکعات نماز فریضہ ونافلہ۔۲۔ انگوٹھی داہنے ہاتھ میں پہننا۔۳۔ پیشانی کو خاک پر رکھنا۔۴۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو بلند آواز سے پڑھنا۔۵۔ زیارت اربعین پڑھنا۔

اعمال : سیّد ابن طاؤس نے نقل کیا ہے کہ تیسری صفر کو دو رکعت اس طرح نماز پڑھی جائے کہ پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ انا فتحنا اور دوسری رکعت میں سورہ حمد کے بعد سورۂ

قُل ھو اللہ احد پڑھ کے سلام وغیرہ سے فارغ ہوجائے اور سو مرتبہ صلوات پڑھے۔ بعد فراغت صلوات سو مرتبہ کہے **اَللّٰھُمَّ الْعَنْ اٰلَ اَبِی سُفْیَانَ** اور اس کے بعد سو مرتبہ استغفار پڑھے۔

۲۰ ویں ماہ صفر کو زیارت پڑھے جو زیارتِ اربعین کے نام سے معروف ہے اور مفاتیح میں درج ہے۔

ماہِ ربیع الاول

اول ماہ ربیع الاول سال چہارم بعثت آنحضورؐ کی ہجرت مدینہ اور تین دن غار میں رہنا، حضرت علیؑ کا بستر رسالت پر سونا۔

چوتھی کو آنحضورؐ غار سے باہر تشریف لائے اور وارد مدینہ ہوئے۔

آٹھویں کو ۲۶۰ھ امام حسن عسکریؑ نے شہادت پائی۔

نویں کو حضرت حجتِ خداؑ کی امامت شروع ہوئی۔ اسی روز مختار ثقفی علیہ الرحمہ نے ابن زیاد کو قتل کر دیا۔

دسویں کو ۲۸ سال قبل ہجرت آنحضورؐ کا زفاف حضرت خدیجہؑ کے ساتھ ہوا۔

بارہویں کو آنحضورؐ مکہ سے قبا پہونچے۔ ۱۷ کو واپس آئے اسی دن نماز جمعہ کا حکم نازل ہوا۔

۱۴ کو یزید ابن معاویہ مرگیا۔ اسی دن مختار ابن عبیدہ ثقفی علیہ الرحمہ نے **یا ل ثارات الحسین** کا پہلا نعرہ بلند کیا۔

۱۷ کو آنحضورؐ کی ولادت ہوئی اسی دن صادقِ آل محمدؐ کی بھی ولادت ہوئی۔

اعمال: دو رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں بعد حمد قُل یاایہا الکافرون تین مرتبہ اور دوسری رکعت میں حمد تین مرتبہ سورہ قُل ھو اللہ احد پڑھے ۱۷ کو دو رکعت نماز بجا لائے پہلی رکعت میں بعد حمد دس مرتبہ انا انزلناہ اور دوسری رکعت میں بعدِ حمد قُل ھو اللہ احد ۱۰ مرتبہ اور اس کے بعد سرکارِ کائناتؐ کی زیارت کرے۔

ماہِ ربیع الثانی

آٹھویں یا گیارہویں کو امام حسن عسکریؑ کی ولادت ہوئی۔ مستحب ہے ہ اس دن روزہ رکھا

جائے اورزیارت جامعہ پڑھیں۔

ماہِ جمادی الاوّل

بروایتے ۱۳،۱۴یا۱۵کووفاتِ جناب سیّدہؑ واقع ہوئی۔ان تین دنوں میں مجالس عزا منعقد کریں۔

۱۵کوامام زین العابدینؑ کی ولادت ہوئی۔اس روز زیارت علیؑ ابن الحسینؑ کریں۔

ماہِ جمادالثانی

بروایتے اس مہینے کی تیسری تاریخ کو وفاتِ جناب سیّدہؑ ہوئی ہے۔

۲۰ویں کوولادت فاطمہ زہراؑ ہوئی۔اسی مہینے جنگ جمل بصرہ میں واقع ہوئی۔

۲۶/۲۵کوامام علی نقیؑ کی شہادت واقع ہوئی۔

اعمال: چار رکعت نماز نمازِ صبح کی طرح پڑھے اور ہر رکعت میں بعد حمد **آیۃ الکرسی** ایک مرتبہ اور ۲۵مرتبہ سورہ **انا انزلناہ** دوسری رکعت میں بعد سورہ حمد ایک مرتبہ **الھٰکم التکاثر** اور ۲۵مرتبہ **قُل ھو اللہ احد**۔تیسری رکعت میں سورہ حمد کے بعد ایک مرتبہ **اِذا جآءَ** اور ۲۵ مرتبہ **قُل اعوذ برب الناس**۔جب نماز سے فارغ ہوجائے تو ۷۰مرتبہ کہے **سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ** اس کے بعد تین مرتبہ **اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَات** اس کے بعد سجدہ میں جا کر تین مرتبہ کہے **یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا اللّٰہُ یَا رَحْمٰنِ یَا رَحِیْمُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن** اسکے بعد حاجات طلب کرے۔

ماہِ رجب

اِسی ماہ آنحضورؐ تیس ہزار کے لشکر کے ساتھ جنگ تبوک کے لئے روانہ ہوئے اور حضرت علیؑ کو مدینہ میں اپنا قائم مقام بنادیا[۱]۔

روزِ اوّل حضرت نوحؑ کی کشتی نے قرار پکڑا۔اسی روز بروایتے حضرت امام محمد باقرؑ کی ولادت ہوئی و بروایتے ساتویں رجب کو حضرت عباسؑ کی ولادت ہوئی۔

۱۰رجب کو بروایتے حضرت امام محمد تقیؑ کی ولادت ہوئی۔

[۱] مسند احمد حنبل الجزء الاوّل،ص ۱۳۳۔مستدرک علی الصحیحین الجزء الثالث،۱۳۳۔صحیح بخاری الجزء الثانی،۲۰۰

۱۳ رجب کو حضرت علیؑ کی ولادت خانۂ کعبہ کے اندر ہوئی[۲]۔

۱۵ رجب کو بیت المقدس کو چھوڑ کر خانۂ کعبہ قبلہ قرار پایا۔ اِسی روز بروایتے وفاتِ حضرت صادقِ آلِ محمدؑ بھی ہوئی۔

۱۸ رجب کو آنحضورؐ کے فرزند ابراہیم جو ماریہ قبطیہ کے بطن سے تھے وفات پا گئے۔

۲۰ رجب کو جراح بن سنان نے زہر آلود خنجر سے امام حسنؑ کو زخمی کیا۔ ۲۰ رجب کو فتح خیبر واقع ہوئی۔ اسی روز حضرت جعفر بن ابی طالبؑ حبشہ کی ہجرت سے واپس تشریف لائے۔

۲۵ رجب کو حضرت امام موسیٰؑ کاظم کی شہادت واقع ہوئی۔

۲۷ رجب کو آنحضورؐ مبعوث برسالت ہوئے۔ اسی تاریخ کی شب کو مکّہ معظّمہ سے آنحضورؐ کو معراج ہوئی۔

اعمال: زیارت امام رضاؑ کرنا مستحب ہے۔ اس ماہ روزہ رکھنا سُنّت موکدہ ہے جو پہلی کو روزہ رکھے تو آتشِ جہنّم اس سے ایک سال کی مسافت تک دور ہوجاتی ہے۔ ماہ رجب کے جو تین روزے رکھے گا اس پر بہشت واجب ہوجاتی ہے۔ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں جو آخر رجب کو روزہ رکھے گا اس پر سکراتِ موت اور عذابِ قبر آسان ہوجائیگا آپ ہی سے منقول ہے کہ آخر رجب کے دو دروزے جو رکھے گا اُس پر صراط سے گذرنا آسان ہوجائے گا۔ جو روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہوتو وہ ۱۰۰ مرتبہ یہ پڑھ۔ **سُبْحَانَ الْاِلٰـهِ الْجَلِيْلِ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْبَغِيْ التَّسْبِيْحِ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ الْاَعِزِّ الْاَكْرَمِ سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ وَ هُوَ لَهٗ اَهْلٌ**۔

آنحضورؐ سے روایت ہے جو بھی کوئی ایک ہزار مرتبہ **لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه** پڑھے اس کو ایک لاکھ ثواب عطا کئے جائیں گے۔ اس ماہ کی پہلی تاریخ کو غسل۔ زیارت امام حسینؑ کرنا مستحب ہے جو بھی پہلی شب بعد از نماز مغرب ۲۰ رکعات مع دو سلام اِس طرح پڑھے کہ سورہ حمد کے بعد ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورتوحید پڑھے تو اس کے اہل وعیال مال و جائیداد بھی محفوظ رہیں گے اور عذابِ قبر سے پناہ ملے گی اور پُل صراط سے یہ سُرعت کے ساتھ گذرے گا۔

[۲] مستدرک علی الصحیحین الجزء الثالث، ص ۲۰۔ سیرۃ العلویہ حصّہ اول، ص ۲۰۔ ازالۃ الخفا حصہ سیوم، ص ۲۷۴

اورعشا کے بعد دو رکت نمازاس طرح پڑھے، پہلی رکعت میں سورہ حمد کے بعد الم نشرح ایک مرتبہ اور سورۂ توحید تین مرتبہ دوسری رکعت میں سورہ حمد کے بعد سورہ الم نشرح کے بعد سورۂ توحید، قُل اعوذ برب الفلق ،قُل اعوذ برب الناس پڑھے۔ جب سلام پڑھے تو تین مرتبہ پڑھے **لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ** اور اسکے بعد تیس مرتبہ صلوات پڑھے۔خداوند کریم اسکو اسی طرح پاک کرے گا کہ جیسے یہ بطنِ مادر سے نکلا ہو۔

حضرت امام محمد جوادؑ فرماتے ہیں کہ نماز عشاء کے بعد پہلی شب میں یہ دعا پڑھے۔ **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ مَلِکٌ وَاَنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُقْتَدِرٌ وَاَنَّکَ مَا تَشآءُ اللّٰهُ مِنْ اَمرٍ یَکُنْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ صَلّٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ یَامُحَمَّدٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِکَ اِلَی اللّٰهِ رَبِّکَ وَرَبِّیْ لِیُجحَ لِی بِکَ طَلِبَتِیْ اَللّٰهُمَّ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ وَالْاَئِمَّةِ مِنْ اَهْلِبَیْتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ اَنْجِحْ طَلِبَتِیْ** ۔ اسکے بعد اپنی حاجات بیان کرے۔

ہر صُبح ہزار مرتبہ **قل هو الله احد** پڑھنا مستحب ہے یا ۷۰ مرتبہ **اَسْتَغْفِرُ اللّٰهِ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ** پڑھ کر ہاتھوں کو بلند کرکے **اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ** پڑھنا مستحب ہے۔

لَیْـلَةُ الـرَّغَـائِـب: -ماہ رجب کی پہلی شب جمعہ کو لیلۃ الرغائب کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ رغائب رغبہ کی جمع ہے۔اس کے معنی ہیں بخشش۔اس شب تمام زمین اور آسمان کے ملائک چوتھے آسمان پر بیت المعمور میں جمع ہوتے ہیں اور سب مل کر اُمتِ محمدؐ کے لئے طلبِ مغفرت کرتے ہیں۔مستحب ہے کہ جمعرات کو انسان روزہ رکھے بعد افطار نماز مغرب وعشا کے درمیان بارہ رکعات نماز اس طرح بجالائے کہ ہر دورکعت کے بعد ایک سلام پڑھے لیکن ان نمازوں کی ترتیب اس طرح سے ہے۔ ہر رکعت میں سورۂ حمد کے بعد تین مرتبہ سورہ اِنا انزلنا اور ۱۲ مرتبہ قُل ھواللہ احد پڑھے۔ جب نماز سے فارغ ہوجائے تو ۷۰ مرتبہ پڑھے **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِهٖ** پھر سجدہ میں جائے اور ستر مرتبہ پڑھ **سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلٰئِکَةِ وَالرُّوْحِ** سجدے سے سر اُٹھانے کے بعد ستر مرتبہ پڑھے **ربِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ**

وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیُّ الْاَعْظَمُ پھر دوبارہ سجدے میں جائے اور ستّر مرتبہ دیا گیا ذکر سجدے میں پڑھے (**سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ**) اس کی ہر حاجت روا ہوگی۔

عمل اُمِّ داؤد

ماہ رجب کی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ کو روزے رکھنا پندرھویں کو قریب زوال غسل کرنا۔ جب زوال ہوجائے تو پاکیزہ لباس پہننا۔ تنہا جگہ جا کر دو دو رکعت کر کے آٹھ رکعتیں نافلہ ظہر پڑھنا۔ پھر تمام آداب و شرائط کے ساتھ نماز ظہر بجالانا۔ بعد از نماز ظہر دو رکعت نماز پڑھنا پر سو مرتبہ **یـا قَـاضِیَ حَـوَائِـجَ الطَّالِبِیْنَ** پڑھنا۔ پھر آٹھ رکعت عصر کا نافلہ پڑھنا لیکن اس کی ہر رکعت میں بعد از سورہ حمد تین مرتبہ سوہ قُل ہو اللہ اور ایک مرتبہ سورہَ الکوثر پڑھنا پھر عصر کا فریضہ تمام آداب کے ساتھ بجالانا۔ تمام نمازوں سے فارغ ہوجانے کے بعد پاکیزہ فرش پر بیٹھنا اور سو مرتبہ سورہ حمد، سو مرتبہ سورہ توحید۔ دس مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھنا۔ پھر ایک ایک مرتبہ یہ سورے پڑھنا سورہ انعام، سورہ بنی اسرائیل، سورہ کہف، سورہ لقمان، سورہ یٰسین، سورہ دخان، سورہ فتح، سورہ واقع، سورہ واقعہ، سورہ ملک، سورہ قلم اور سورہ اِذا السماء انشقت سے لے کر آخر کام مجید تک۔ انشاء اللہ اس کی ہر حاجت اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔

آنحضورؐ کی زیارت کرنا زبردست ثواب کا باعث ہے۔ زیارتِ امیر المومنینؑ اور زیارتِ سیّد الشہداءؑ بھی اس ماہ میں کرنا وارد ہوئی ہیں۔

ماہ شعبان

پہلی تاریخ کو بروایتے جناب زینبؑ متولّد ہوئیں۔ سیوم شعبان کو امام حسینؑ کی ولادت ہے۔ ماہ شعبان میں غزوہَ بنی مصطلق پیش آیا۔ اسی ماہ عبداللہ ابن ابی کے نفاق کا پردہ چاک ہوا۔ ۱۵ شعبان المعظم کو امام قائمؑ کی ولادت ہوئی۔

اعمال: ہر روز ستّر مرتبہ **اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَسْئَلُهُ التَّوْبَةَ** پڑھنا۔ فقرا اور مساکین کو صدقہ دینا۔ روایت میں آیا ہے کہ صدقے دینے والا پر جہنّم حرام ہوجاتا ہے۔ ہزار مرتبہ **لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ** جو پڑھے ہزار سال ے ثواب

اُس کے نامۂ اعمال میں لکھے جائیں گے۔دو رکعت نماز اِس طرح پڑھنا سورہ حمد کے بعد سو مرتبہ سورۂ توحید ہر دو رکعت میں بعد از سلام ۱۰۰ مرتبہ صلوات پڑھنا۔

صادقؑ آل محمدؐ فرماتے ہیں کہ فرمایا آنحضورؐ نے ،ماہ شعبان میرمہینہ ہے اور ماہ رمضان اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے۔ پس جو بھی میرے مہینہ میں ایک روز روزہ رکھے قیامت کے دن اس کی شفاعت میں کروں گا اور جو دو روزے رکھے گا اس کے گذشتہ گناہ بخشے جائیں گے اور جو تین روزے رکھے گا اس کو ندا آجائے گی۔ اے روزہ دار اپنے عمل کو اب تو از سرنو بجالا کیونکہ اب تیرا کوئی بھی گناہ نہیں رہا۔

حضرت امام رضاؑ فرماتے ہیں ، جو کوئی بھی ماہ شعبان میں صدقہ دے گا اگر چہ آدھا ہی خرما کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ آتشِ جہنّم اس پر حرام کردے گا۔ جو شخص اس مہینے میں صرف ستّر ستّر مرتبہ استغفار پڑھے گویا اس نے باقی مہینوں میں ہزار ہزار مرتبہ استغفار پڑھا ہو۔

تیسری شعبان کو روزہ رکھنا مستحب ہے۔امام حسینؑ کی زیارت اور غسل کرنا مستحب ہے اور دعا کا پڑھنا زیادہ ثواب ہے۔

اعمالنیمۂ شعبان

شب برأت ہے۔اس شب اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے کہ جو بھی آج کی شب دستِ سوال دراز کرے گا اس کی حاجت برلاؤں گا۔

امام زین العابدینؑ فرماتے ہیں کہ جو شخص چاہئے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی روحیں اس کے ساتھ مصافحہ کریں تو اس کو چاہئے کہ وہ نیمۂ شعبان کو امام حسینؑ کی زیارت کرے۔ لیکن زیارت چھت کے نیچے نہ کی جائے۔ پہلے دائیں بائیں دیکھے اس کے بعد آسمان کی طرف نظر کرکے اس طرح زیارت شروع کرے۔**اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا اَبَاعَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْکُمْ وَرَحْمَةُاللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ** جو ایسا کرے گا حج اور عمرہ کا ثواب اس کو ملے گا۔اور اس کے بعد دعائے کمیل پڑھے۔۱۰۰ مرتبہ **سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا اِلٰهَ اِلّا اللّٰهُ** پڑھے۔اس شب نماز جعفر طیار پڑھنا مستحب ہے۔

اس میں چند نمازیں پڑھنے کی سخت تاکید کی گئی ہے۔ ان میں ایک اس طرح سے ہے کہ چہار رکعت نماز بہ نیت شبِ برأت پڑھے۔ اس میں سورہ حمد کے بعد ہر رکعت میں سو مرتبہ سورۂ **قُل ھو اللّٰہ احد** پڑھے جب فارغ ہوجائے تو یہ دعا پڑھے۔ **اَللّٰھُمَّ إِنِّی إِلَیْکَ فَقِیرٌ، وَمِنْ عَذابِکَ خائِفٌ مُسْتَجِیرٌ. اَللّٰھُمَّ لاَ تُبَدِّلِ اسْمِی وَلاَ تُغَیِّرْ جِسْمِی، وَلاَ تَجْھَدْ بَلائِی، وَلاَ تُشْمِتْ بِی أَعْدائِی، أَعُوذُ بِعَفْوِکَ مِنْ عِقابِکَ وَأَعُوذُ بِرَحْمَتِکَ مِنْ عَذابِکَ وَأَعُوذُ بِرِضاکَ مِنْ سَخَطِکَ، وَأَعُوذُ بِکَ مِنْکَ، جَلَّ ثَناؤُکَ أَنْتَ کَما أَثْنَیْتَ عَلَی نَفْسِکَ وَفَوْقَ مَا یَقُولُ الْقائِلُونَ ۔**

عائشہ کہتی ہیں کہ دیکھا میں نے آنحضورؐ کو اس طرح سجدے میں جیسے کہ کوئی کپڑا زمین کے ساتھ چپک گیا ہو۔ اور سجدے میں کہتے تھے۔ **سَجَدَ لَکَ سَوادِی وَخَیالِی، وَ آمَنَ بِکَ فُؤادِی، ھٰذِہٖ یَدایَ وَمَا جَنَیْتُہُ عَلَی نَفْسِی، یَا عَظِیمُ تُرْجی لِکُلِّ عَظِیمٍ اغْفِرْ لِیَ الْعَظِیمَ فَإِنَّہُ لاَ یَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِیمَ إِلَّا الرَّبُّ الْعَظِیمُ** ۔ اس کے بعد آپؐ نے سر بلند کیا، پھر سجدے میں جا کر کہا **أَعُوذُ بِنُورِ وَجْھِکَ الَّذِی أَضاءَتْ لَہُ السَّماواتُ وَالْاَرَضُونَ وَانْکَشَفَتْ لَہُ الظُّلُماتُ وَصَلَحَ عَلَیْہِ أَمْرُ الْاَوَّلِینَ وَالاٰخِرِینَ مِنْ فُجْأَۃِ نَقِمَتِکَ، وَمِنْ تَحْوِیلِ عافِیَتِکَ وَمِنْ زَوالِ نِعْمَتِکَ . اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِی قَلْباً تَقِیّاً نَقِیّاً وَمِنَ الشِّرْکِ بَرِیئاً لاَ کافِراً وَلاَ شَقِیّاً** اسکے بعد آپ نے اپنے دائیں بائیں رخسار کو خاک پر رکھ کر کہا **عَفَّرْتُ وَجْھِیْ فِیْ التُّرَابِ وَحُقَّ لِّیَ اَنْ اَسْجُدَ لَکَ** اسکے بعد آپ نے حضرت عائشہ سے فرمایا۔ اے عائشہ آج کی شب روزی مقرر ہوئی ہے۔ اجل لکھی جاتی ہے۔ ان لوگوں کا نام لکھا جاتا ہے کہ جو حج کو جائیں گے۔

چراغ جلانا:۔ اس میں تین صورتیں ہیں۔

ا۔ اس طرح کرنے سے نہ صرف انسان کو اپنے آباؤ و اجداد کے لئے فاتحہ پڑھنے کا موقعہ ملتا ہے بلکہ قبرستان میں جا کر اس کو یہ احساس ہوجاتا ہے کہ ایک وقت ایسا ہی ضرور آئیگا کہ جب میری قبر پر بھی چراغ جلائے جائیں گے۔ لہٰذا قبرستان پہونچ کر اس کو اپنے اعمال و کردار کا از سر

تو جائیزہ لینے کا بہترین موقعہ ملتا ہے کہ جو گئے قبروں میں سوئے انہوں نے کیا کیا اور جب میں سونے کے لئے آجاؤں گا تو میں ساتھ لیکر کیا آجاؤں گا۔ اس کے سامنے لاتعداد قبروں میں سونے والے آنگنت افراد کا کردار سامنے آجاتا ہے۔ اس میں اچھے بھی اس کی نظروں کے سامنے ہوتے ہیں اور بُرے بھی لہٰذا ظاہری بات یہی ہے کہ یہ وہی سوچ جو اُسکے لئے توشہ آخرت بنے۔

۲۔ چھوٹے چھوٹے معصوم بچّوں کا قبرستان پر آجانا اور وہی کچھ کرنا کہ جو اُن کے ساتھ والے بزرگ کرتے ہیں ایک زبردست تبلیغ کا باعث بنتا ہے۔ اس طرح بچّوں میں اپنے رشتہ داروں اور گھر والوں کے آخری مسکن کا پتہ چل جاتا ہے۔ چراغ کس لئے جلائے جاتے ہیں، یہ فاتحہ خوانی کیوں کی جاتی ہے۔ یہ مقبرہ پر آکر سلام کن کو کیا جاتا ہے۔ بچّوں میں یہ احساس پیدا کر دیتا ہے کہ گو کہ لڑکپن کا زمانہ ہے لیکن بڑا ہو کر وہی مجھے بھی کرنا ہے کہ جو میرے ساتھ والے بزرگ کرتے ہیں۔ سال بھر کی تبلیغ ان ننھے مُنّے معصوموں کو اگر انسان کے آخری انجام کی طرف راغب نہ بھی کر سکتی ہو تو شبِ برأت کے ان جھلملاتے چراغوں کی روشنی میں چند لمحوں کی عملی تبلیغ ان کے ذہنوں پر دیرپا نقوش چھوڑ دیتی ہے۔

۳۔ تاریخ کے اوراق کو جب آپ اُلٹیں گے تو آپ کو یہ باب بھی ہچکیاں لیتا ہوا محسوس ہوگا کہ بے شُمار قبریں ڈھادی گئیں۔ انگنت مقابر ظلم وستم کا نشانہ بنادیئے گئے۔ جہاں مرگزاروں میں خاموش اور وحشت زدہ بستیاں آباد تھیں وہاں یا تو جگمگاتے شہر آباد ہیں یا سڑکوں کا پُر شور جال پھیلا دیا گیا ہے۔ شب برأت ان روندی گئی آبادیوں کی یاد تازہ کرنے کا زبردست مظاہرہ ہے۔ آج آپ کے آباد و اجداد کی قبریں محض اس وجہ سے زندہ ہیں کہ آپ ہر سال شب برأت میں ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر ان قبروں کی مرمت کرتے ہیں، اِسی لئے تاکہ آپ کی نظروں سے یہ قبریں اوجھل نہ ہوں، یہ آثار مٹ نہ پائیں۔ آج اگر آپ چند سال ہی کے لئے شب برأت کی اہمیت سے دستکش ہوجائیں گے تو وہ وقت آپ کے لئے کتنا اندوہناک ہوگا کہ جب آپ کے مرگزاروں پر وہی کچھ ہوجائے جو ادوارِ بنو اُمیّہ اور عہدِ بنو عباسیہ میں مرگزاروں کے ساتھ پیش آیا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ آپ ہر سال چراغ لے کر مقبرے میں جائیں، وہاں نہ صرف آپ کو اپنے

آثار بچانے کا زبردست موقعہ ملے گا بلکہ آپ کو اور آپ کے جملہ اہل وعیال کو بھی آخرت کے احساس اور اپنے اعمال و آداب کا بھی از سرِ نو جائزہ لینے کا بہترین موقع فراہم ہوگا۔

ماہِ رمضان المبارک

پہلی شب کو صحفِ ابراہیمی نازل ہوا۔ چھٹی شب کو توراۃ۔ تیرہویں شب کو انجیل۔ اور جو بیسویں کو قرآن مجید۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ اس ماہ کے اٹھارہ دن کے بعد زبور بھی آئی۔

۳ ماہ صیام کو امام رضاؑ ولیعہدی پر رونق افروز ہوئے۔

۱۰ ماہ صیام کو حضرت خدیجہؑ نے وفات پائی۔ ۱۵ کو امام حسنؑ متولّد ہوئے۔

۱۷ کو جنگ بدر واقع ہوئی۔ ۲۰ کو بغیر جنگ کے آنحضورؐ نے مکۂ معظّمہ کو فتح فرمایا۔

۱۹ کو جناب امیرؑ کے فرقِ اقدس پر عبدالرحمٰن ابن ملجم مرادی نے ضربت لگائی۔

۲۱ کو آپؑ درجۂ شہادت پر فائز المرام ہوئے۔

اعمال: صادق آل محمدؑ فرماتے ہیں کہ جب ماہ صیام کا ہلال نظر آجائے تو روبقبلہ ہوکر آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر ہلال کی طرف اشارہ کرکے کہو **رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَلْاِسْلَامِ وَالْمُسَارِعَۃِ اِلٰی مَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَھْرِ نَا ھٰذَا وَارْزُقْنَا خَیْرَہٗ وَ عَوْنَہٗ وَاصْرِفْ عَنَّا ضَرَّہٗ وَشَرَّ ہٗ وَبَلَا ئَہٗ وَفِتْنَتَہٗ۔**

دعائے افطار

افطار کے وقت یہ کہے **اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ** اور اس کے بعد کہے **یَاعَظِیْمُ یا عَظِیْمُ اَنْتَ اِلٰھِی لَا اِلٰہَ لِیْ غَیْرُکَ اِغْفِرْلِیْ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ اَنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذَّنْبُ الْعَظِیْمَ اِلَّا الْعَظِیْمُ** اور جب لقمہ اُٹھائے تو کہے **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ اِغْفِرْلِیْ۔**

اعمالِ شب قدر

اس شب کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ یہ وہ رات ہے کہ جس میں

سب کے لئے تمام امور مال و اولاد تندرستی و بیماری عزت و ذلت وغیرہ مقدر ہوتے ہیں اور تمام رات ملائکہ قائم آل محمدؐ کے پاس آتے ہیں۔ لہٰذا ہر مومن کو چاہئے کو وہ شب بیداری کرے اور تمام رات دعا و نماز میں گذارے۔

غسل کو وقت غروب کرنا تا کہ نماز عشا اسی غسل سے بڑھی جائے۔ دو رکعت نماز پڑھنا لیکن اس میں بعد سورہ حمد سات مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھنا اور بعد نماز ستر مرتبہ استغفار پڑھنا آنحضورؐ فرماتے ہیں کہ اپنی جگہ سے ایسا کرنے والا نہیں اُٹھے گا مگر اللہ تعالیٰ اُسے اور اس کے ماں باپ کو بخشد یگا-قرآن مجید کھول کر سامنے رکھے اور یہ دعا پڑھے **اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ بِکِتَابِکَ الْمُنْزَلِ وَمَا فِیهِ وَفِیهِ اسْمُکَ الْاَکْبَرُ وَأَسْمَاؤُکَ الْحُسْنیٰ وَمَا یُخافُ وَیُرْجیٰ أَنْ تَجْعَلَنِی مِنْ عُتَقَائِکَ مِنَ النّارِ** ۔اس کے بعد اپنی حاجات طلب کرے۔ پھر قرآن مجید کو بے کر سر پر رکھے اور یہ پڑھے **اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذَا الْقُرْآنِ وَبِحَقِّ مَنْ أَرْسَلْتَهُ بِهِ وَبِحَقِّ کُلِّ مُؤْمِنٍ مَدَحْتَهُ فِیهِ وَبِحَقِّکَ عَلَیْهِمْ فَلاَ أَحَدَ أَعْرَفُ بِحَقِّکَ مِنْکَ** بعد میں دس مرتبہ **بِکَ یَا اللّٰهُ** اور دس مرتبہ **بِمُحَمَّدٍ** **دس مرتبہ بِعَلِیٍّ**ؑ دس مرتبہ **بِفاطِمَةَ**ؑ دس مرتبہ **بِالْحَسَنِ**ؑ دس مرتبہ **بِالْحُسَیْنِ**ؑ دس مرتبہ **بِعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ**ؑ دس مرتبہ **بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ**ؑ دس مرتبہ **بِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ**ؑ دس مرتبہ **بِمُوسَیٰ بْنِ جَعْفَرٍ**ؑ دس مرتبہ **بِعَلِیِّ بْنِ مُوسیٰ**ؑ دس مرتبہ **بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ**ؑ دس مرتبہ **بِعَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ**ؑ دس مرتبہ **بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ**ؑ دس مرتبہ **بِالْحُجَّةِ الْقَائِمِ**ؑ پھر جو حاجت اللہ سے مانگنا ہو مانگے۔اس بعد زیارت حضرت سیّد الشہدأؑ کریں۔

زیارتِ امام حسینؑ ۱۹۔۲۱۔۲۳ رمضان کی شبوں میں سُنّتِ موکدّہ ہے خصوصاً تیئسویں شب میں سو رکعت نماز پڑھنا سُنّت ہے۔ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرے اور ہر رکعت میں بعد سورۂ حمد ایک مرتبہ سورہ قل ہو اللہ احد پڑھے اور اگر نمازیں قضا ہوئی ہوں تو چھ دن کی نمازیں قضائے عمری پڑھ لے۔اس صورت میں باجماعت بھی ادا کرنا جائیز ہوگا۔

اُنیسویں شب کے اعمال مخصوص میں سے یہ ہے کہ ۱۰۰ مرتبہ **اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ**

اِلَیْهِ اور ۱۰۰ مرتبہ اَللّٰھُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ پڑھے۔

ماہ شوال

۷ ماہ شوال کو جنگ احد واقع ہوئی اور حضرت حمزہؓ شہید کردیئے گئے۔

اسی ماہ جنگ خندق واقع ہوئی۔

۱۰ شوال ۳۲۹ھ کو غیبتِ کُبریٰ کا زمانہ شروع ہوا۔

۱۵ کو حضرت یونسؑ کی قوم پر عذاب نازل ہوا اِسی تاریخ کو حضرت علیؑ کیلئے آفتاب پلٹ آیا۔ اِسی ماہ آنحضورؐ کا زفاف حضرت عائشہ سے ہوا۔ اور اسی ماہ ام المومنین اُم سلمہ اور اُمّ المومنین میمونہ سے آپؐ کا نکاح ہوا۔

آخر ماہ شوال کو قومِ ہود پر عذاب نازل ہوا۔

اعمال: غسل کرنا۔ زیارت سیّدالشہدأء پڑھنا۔ نمازِ عید پڑھنا فطرہ نکالنا۔

ماہِ ذی قعدہ

گیارہویں کو حضرت امام رضاؑ کی ولادت ہوئی ہے۔

۲۵ کو زمین خانۂ کعبہ کے نیچے پانی کے اوپر بچھادی گئی۔ اسی رات حضرت ابراہیمؑ اور حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے۔ اس مہینے کے آخری دن میں حضرت امام محمد تقیؑ، معتصم باللہ کے زہر سے شہید ہوئے۔

اعمال: اتوار کے دن غسل اور وضو کرے اور چار رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ حمد کے بعد تین مرتبہ سورۂ **قُل هو الله احد** اور ایک مرتبہ **قُل اعوذ بربّ الفلق** اور ایک دفعہ **قُل اعوذ بربّ النّاس** پڑھے اور اس کے بعد ستّر مرتبہ استغفار پڑھے۔ اور سب کے آخر میں پڑھے **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ** پھر اُس کے ساتھ ہی یہ دعا بھی پڑھے **یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ اِغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَذُنُوْبَ جَمِیْعَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُا لذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔**

آنحضورؐ فرماتے ہیں کہ جو یہ نماز پڑھے گا اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اس کے دُشمن نجاست کے دن اُس سے راضی ہوں گے۔ ایمان کے ساتھ مرے گا۔ اس کا دین اس سے

نہیں چھینا جائے گا۔ اس کی قبر نورانی ہوگی، اُس کے ماں باپ اس سے راضی ہونگے اور اس کی ذُرّیت کے لئے مغفرت شامل ہوگی۔ اس کا رزق وسیع ہوگا۔ سکراتِ موت اُس پر آسان ہوگا۔

ماہِ ذِی الحجہ

بروایتے اوّل ذی الحجہ جناب سیّدہؑ کا عقد ہوا۔

۳ کو حضرت آدمؑ کی توبہ قبول ہوئی۔ اِسی تاریخ کو حضرت علیؑ سورۂ برأۃ لیجانے پر مامور ہوئے[۱]۔

۷ کو بروایتے مدینہ میں حضرت امام محمد باقرؑ کی شہادت واقع ہوئی۔ اسی تاریخ کو حضرت موسیٰؑ نے ساحروں پر فتح حاصل کی۔ اسی روز امام حسینؑ نے حج کو عمرہ میں بدل دیا۔ اسی روز حضرت مُسلمؑ نے کوفہ میں ابن زیادہ کی فوج سے جنگ کی۔

۹ ذی الحجہ کو حضرت مسلمؑ شہید ہوگئے۔ نویں ذی الحجہ ہی کو سدِّ ابواب کا واقعہ بحکمِ خدا پیش آیا[۲]۔

۱۰ ذی الحجہ کو حضرت موسیٰؑ پر صحیفے نازل ہوئے۔

۱۱، ۱۲ اور ۱۳ ذی الحجہ کو ایّا م تشریق ہیں۔

۱۵ کو ولادت امام علی النقیؑ (بروایتے) ہے۔

۱۸ ذی الحجہ کو بحکم خداوند کریم آنحضورؐ نے میدانِ خُم میں حضرت علیؑ کو اپنا جانشین بنادیا۔

۲۴ ذی الحجہ روز مباہلہ۔

۲۵ ذی الحجہ کو سورۂ ہل اتٰی حضرت علیؑ، حضرت فاطمہؑ اور حضرات حسنینؑ کی شان میں نازل ہوا۔

---

۱ مسند احمد بن حنبل الجزو الاوّل، ص ۱۷۵- مستدرک علی الصحیحین الجزء الثالث ۱۱۷۔ صواعق محرقہ، ص ۷۳- البدایہ والنہایہ الجزو السابع، ص ۳۴۲-تفسیر دُرّمنثور الجزو الثالث، ص ۲۱۴ تذکرۂ خواص الامہ الباب الثانی، ۲۵-اسنی المطالب، ص ۱۲۔ ینابیع المودۃ الباب السابع عشر، ۸۷۔ ارجح المطالب باب چہارم، ص ۵۰۳۔

۲ تاریخ حبیب السیر جلد اول، ص ۲۷، تاریخ الخمیس جزء الثانی، ۱۵۶، تاریخ الامم والملوک جزء ۳، ۱۵۴۔ ارجح المطلب، باب ۴، ص ۵۸۷، ینابع المودۃ باب ۱۸، ص ۸۸۔ مطالب السؤل، ص ۵۹، کنز العمال الجزء الاوّل، ص ۲۴۶۔ تاریخ الکامل جزء الثانی، ص ۱۱۱ وغیرہ۔ واقعہ یوں ہے کہ مسجد الحرام کے چاروں طرف دروزے تھے جو مسجد ہی کی طرف کھُلتے تھے اور انکے مکین مسجد الحرام ہی کی طرف نکلتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا طرف سے حکم ہوا کہ سب لوگوں کے دروازے کو بند کروادیجئے سوائے اپنے (یعنی آنحضورؐ) اور حضرت علی کے دروازے کے اور یہ دو جس حال میں ہوں مسجد الحرام کی طرف بنے ہوئے دروازوں سے نکل سکتے ہیں۔

اعمال: حضرت امام موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہیں، جو پہلی تاریخ کو روزہ رکھے گا اسکو اللہ تعالیٰ بے پناہ ثواب عطا کرے گا۔ آٹھویں تاریخ یوم ترویہ کے نام سے مشہور ہے اور روز غسل کرنا سنّت ہے۔ اس دن کا روزہ ساٹھ برس کے گناہوں کا کفّارہ ہے۔ نویں تاریخ روزِ عرفہ ہے۔ آنحضورؐ فرماتے ہیں، یہ دعا کے لئے مخصوص ہے۔ شبِ عرفہ اور روزِ عرفہ کی توبہ مقبولِ بارگاہِ ربّ العزّت ہے۔ شَبِ عرفہ غسل اور زیارت امام حسینؑ سنّتِ موکدّہ ہے۔ صادقِ آلِ محمدؐ فرماتے ہیں کہ جب دعا میں مشغول ہوجائے تو سو مرتبہ اللہ اکبر سو مرتبہ سُبحان اللہ سو مرتبہ **لَا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ** سو مرتبہ اور سو مرتبہ درود پڑھنا چاہیئے۔

جناب سیّد علیہ الرحمہ نے اقبال میں ذکر کیا ہے کہ ذی الحجہ کے آخری دن دو رکعت نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ الحمد اللہ کے بعد دس مرتبہ سورہ قل ہو اللہ اور دس مرتبہ آیۃ الکرسی اور نماز تمام کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے **اَللّٰھُمَّ مَا عَمِلْتُ فِیْ ھٰذِہِ السَّنَۃِ مِنْ عَمَلٍ نَھَیْتَنِیْ عَنْہُ وَلَمْ تَرْضَہُ وَنَسِیْتُہُ وَلَمْ تَنْسَہُ وَدَعَوْتَنِیْ اِلَی التَّوْبَۃِ بَعْدَ اجْتَرائی عَلَیْکَ اللّٰھُمَّ فَاِنِّیْ اَسْتغفِرکَ مِنْہُ فَاغْفِرْلِیْ وَمَا عَمِلْتُ مِنْ عَمَلٍ یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْکَ فَاقْبِلْہُ مِنِّیْ وَلَا تَقْطَعْ رَجَائِیْ مِنْکَ یَا کَرِیْمُ۔**

پہلی شب سے لیکر دسویں شب تک دو رکعت نماز مغربین میں پڑھنا اور اس میں ہر رکعت میں سورہ حمد کے بعد ایک مرتبہ سورۂ توحید اور ایک مرتبہ **وَوٰعَدْنَا مُوْسیٰ ثَلٰثِیْنَ لَیْلَۃً وَاَتْمَمْنَا ھَا بِعَشَرٍ فَتَمَّ مِیْقَاتُ رَبِّہٖ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً وَقَالَ مُوْسیٰ لِاَخِیْہِ ھَارُوْنَ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعَ سَبِیْلَ الْمُفْسِدِیْنَ** ایسا کرنے والا حاجیوں کے ساتھ شریک ہوگا۔ پہلی ذی الحجہ کا روزہ برابر ہے ۸۰ ماہ کے۔ نماز جناب سیّدہؑ پڑھنا مستحب ہے۔ آٹھویں کو غسل کرنا مستحب ہے۔ اس دن کے روزے کا ثواب اسّی سال کی عبادت کے برابر ہے۔ زیارتِ امام حسینؑ کرنا مستحب ہے۔ نویں کو روزہ اور زیارتِ امام حسینؑ کرنا سنّتِ موکدّہ ہے۔ ایسا کرنے والا ایک ہزار حج اور ایک ہزار عمرہ کے برابر ثواب حاصل کرے گا۔ اسی روز ظہر وعصر کی نمازوں سے فارغ ہونے کے بعد دو رکعت نماز اس طرح سے بجالائے کہ پہلی رکعت میں سورہ حمد کے بعد سورہ توحید اور دوسری رکعت میں بعد

سورۂ حمد **قل یا ایّھا الکافرون** پڑھے۔

۱۸ ذی الحجہ عید غدیر

یہ دن خدا اور آلِ محمدؐ کی عیدوں میں سے سب سے بڑی عید ہے۔ جو بھی پیغمبر مبعوث ہوا ۱۸ ویں ذ الحجہ کو اس نے عید منائی اور س دن کا احترام بجالایا۔ اس دن کا نام آسمان میں روز عہد اور زمین میں روز میثاق مشہور ہے۔ روایت ہے کہ صادقِ آلِ محمدؑ سے عرض کیا گیا کہ کیا عید قربان اور عید فطر کے بغیر بھی اور کوئی عید ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں ایک عید ہے کہ جس کا احترام ان دونوں عیدوں سے زیادہ ہے۔ عرض کیا گیا وہ کس دن ہے آپ نے فرمایا کہ جس دن سرورِ کائناتؐ نے حضرت علیؑ کو اپنا جانشین وخلیفہ بنایا، وہ ۱۸ ذی الحجہ کا دن ہے (۱۸ ذالحجہ کے دن تقریباً ایک لاکھ ستّر ہزار صحابہ کے سامنے حضرت علیؑ کو پیغمبرِ کائناتؐ نے بحکم خدا مقام خم پر بالائے منبر اپنا جانشین اپنا وصی اور اپنا خلیفہ بنایا[۱]) کہ جب **یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلَ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَبِّکَ وَاِنْ لَمْ تفْعَلُ فَمَا بلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ** سورہ مائدہ آیت ۶۷ نازل ہوئی۔

اعمال وآداب: ۱۔ پہلے غسل کرنا۔ ۲۔ روزہ رکھنا جو ساٹھ سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ ۳۔ قریب زوال کے دو رکعت نماز اس طرح بجالائے، پہلی رکعت میں سورہ حمد کے بعد سورۂ **انا انزلناہ** اور دوسری رکعت میں سورہ حمد کے بعد سورۂ قُل ہواللہ۔ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ زوال سے پہلے آدھا گھنٹہ دو رکعت نماز اس طرح بجالائے کہ اس کی ہر ایک رکعت میں سورہ حمد کے بعد دس مرتبہ قل ہواللہ اور وہ دس مرتبہ آیۃ الکرسی اور دس مرتبہ انا انزلناہ پڑھے اگر یہ نماز پڑھے تو اس کا ثواب ایک لاکھ حج اور ایک لاکھ عمرہ کے برابر ہے۔ ۴۔ اچھّے اور پاکیزہ کپڑے پہننا۔ ۵۔ زینت کرنا۔ ۶۔ خوشبو لگانا۔ ۷۔ کسی کی حاجت روائی کرنا روایت میں آیا ہے کہ اگر ایک روپیہ ہی کی

---

[۱] چند کتب ملاحظہ فرمائیں کہ جن میں واقعۂ غدیر تفصیل سے لکھا ہے:

۱۔ مسند احمد حنبل الجزء۴، ص۳۷۲۔
۲۔ کنز العمال الجزء۶، ص۳۹۰۔
۳۔ مستدرک علی الصحیحین الجزء۳، ۱۰۹۔
۴۔ مشکوٰۃ المصابیح، ص۵۶۵۔
۵۔ اشعۃ اللمعات جلد۴، ص۳۷۱۔
۶۔ قرۃ العینین، ص۲۰۷۔
۷۔ تاریخ حبیب السیر جلد اول ص ۷۷
۸۔ معارج النبوۃ رکن۴، ص۲۲۰۔
۹۔ ریاض النظرہ جزء۲، ص۲۱۷۔
۱۰۔ تفسیر دُر المنثور الجزء۲، ۲۵۹۔
۱۱۔ البدایہ والنہایہ الجزء۵، ۲۰۸
۱۲۔ سیرۃ الحلبیہ الجزء۳، ص۳۰۸۔

حاجت روائی کرے گا وہ ہزار (یا ایک لاکھ) روپئے کے برابر ہے۔ ۸۔ اہل وعیال پر صلہ رحمی کرنا۔۹۔مومنین کو کھانا کھلانا (ایسا ہی ہے کہ جیسے اس نے تمام پیغمبروں اور صدّ یقین کو کھانا کھلایا) ۔۱۰۔ روزہ داروں کو افطاری دینا۔۱۱۔ مومنین سے مصافحہ کرنا اور ان کی زیارت کے لئے جانا۔ ۱۲۔ایک دوسرے کے لئے ہدیہ بھیجنا ۔۱۳۔ کثرت سے درود سلام پڑھنا۔۱۴۔ زیارتِ امیر المومنینؑ پڑھنا (مشہور ومعروف زیارت امین اللہ پڑھے)۔

جب کسی مومن بھائی سے ملاقات کرے تو اُس کو اس طرح مبارکباد دے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلْنَا مِنَ الْمُتَمَسِّكِیْنَ بِوِلَایَةِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْاَئِمَّةِ عَلَیْهِمُ السَّلَام** اور بھی پڑھے **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَكْرَمَنَا بِهٰذَا الْیَوْمِ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِعَهْدِهٖ اِلَیْنَا وَمِیْثَاقِهِ الَّذِیْ وَاثَقَنَا بِهٖ مِنْ وِلَایَةِ وُلَاةِ اَمْرِهٖ وَالْقُوَّامِ بِقِسْطِهٖ وَلَمْ یَجْعَلْنَا مِنَ الْجَاحِدِیْنَ وَالْمُكَذِّبِیْنَ بِیَوْمِ الدِّیْنِ** اور جب موقعہ ملے تو اس دن میں کسی بھی وقت سو دفعہ یہ پڑھے **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ كَمَالَ دِیْنِهٖ وَتَمَامَ نِعْمَتِهٖ بِوِلَایَةِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ۔**

کیونکہ آج ہی کے دن جناب موسیٰؑ نے فرعون کے جادوگروں پر غلبہ حاصل کیا۔ حضرت ابراہیمؑ پر آگ گلزار ہوئی آج ہی کے دن حضرت موسیٰؑ نے جناب یوشعؑ بن نون اور حضرت عیسیٰؑ نے جنابِ شمعونؑ ، حضرت سلیمانؑ نے آصف بن برخیا اور خصوصًا سرور دو عالمؐ نے حضرت علیؑ کی وصایت کا اعلان فرما کر دین کی تکمیل کر دی۔

آج ہی کے دن آنحضورؐ نے اپنے اصحاب میں بھائی چارہ قرار دیا اور حضرت علیؑ کو اپنا بھائی بنا دیا لہٰذا آج ہی کے دن مومنین ایک دوسرے کے بھائی بنیں۔ اور جب وہ ایسا کرنا چاہیں تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُن کی اُخوّت برقرار رکھے گا[۱]۔

---

[۱] ابن عباس کہتے ہیں کہ جب آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب ومہاجرین کے درمیان مواخات کرائی تو آپ نے حضرت ابوبکر و حضرت عمر کو بھائی بھائی بنا دیا اِسی طرح حضرت عثمان کو عبدالرحمٰن بن عوف کا بھائی، طلحہ کو زبیر کا ، ابوذر غفاری کو مقداد کا بھائی بنا دیا اور حضرت علیؑ کو کسی کا بھائی نہ بنایا اور فرمایا کہ یا علیؑ کیا تم راضی نہیں ہو کہ تم میرے لئے بمنزلہ ہارون کے ہو جو موسیٰؑ کے لئے تھے اور حضرتِ علیؑ کو اپنا بھائی بنا دیا۔ چند کتب ملاحظہ فرمائیں:

۱۔علی وبنوہ، ص۱۷۔ ۲۔البدایہ والنہایہ جزء الثالث، ص۲۲۶۔ ۳۔صواعق محرقہ، ص۷۳۔
۴۔نور الابصار، ص۱۷۔ ۵۔مواہب اللدنیہ جزء اوّل، ص۳۷۳۔ ۶۔ینابع المودۃ، ص۵۶۔
۷۔تذکرہ خواص الاُمہ، ص۱۴۔ ۸۔تاریخ ابوالفدا الجزء الاوّل، ص۱۲۷۔ ۹۔ریاض النظر جزء اول، ص۱۵
۱۰۔قرۃ العینین، ص۲۸۔ ۱۱۔سیرۃ النبیؐ جزء ثانی، ص۱۲۳۔

صیغۂ اُخوّت:۔ ایک مومن اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے مومن بھائی کے دائیں ہاتھ پر رکھ کر یہ پڑھے۔**وَاَخَیْتُکَ فِی اللّٰہِ وَصَافَیْتُکَ فی اللّٰہِ وَصَافَحْتُکَ فی اللّٰہِ وَعَاھَدْتُ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہٗ وَکُتُبَہٗ وَرُسُلَہٗ وَاَنْبِیآئِہٖ وَالْاَئِمَّۃَ الْمَعْصُوْمِیْنَ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ عَلٰی اَنِّیْ کُنْتُ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَالشِّفَاعَۃِ وَاُذِنَ لِیْ بِاَنْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ لا اَدْخُلَھَا اِلَّا وَاَنْتَ مَعِی** اور دوسرا مومن فوراً کہے **قُبِلْتُ** اور پھر یہ کہے **اَسْقَطْتُ عَنْکَ جَمِیْعَ حُقُوْقِ الْاُخُوَّۃِ مَاخَلَا الشِّفَاعَۃِ وَالدُّعَآءِ وَالزِّیَارَۃِ۔**

عیدِ مُباہلہ

ذی الحجہ کی چوبیسویں تاریخ کو روز عید مباہلہ ہے۔ اسی دن جناب سرور کائنات کو پوری نصرانیت کی حجتوں کے خلاف فتح مُبین حاصل ہوئی۔ اس دن آنحضورؐ نے صدّ یقین کے گروہ کی نشاندہی بحکم خدا فرمائی۔ اسی دن آں حضورؐ نے اہلبیتِ اطہارؑ کے مقام ومنزلت کا اصحاب کے سامنے اعلان فرمایا۔ اسی دن آنحضورؐ نے اُمّت کے سامنے وضاحتاً فرمایا کہ اہل بیتِ اطہارؑ حجتِ خدا ہیں ۔ ان کے سامنے ہر حجّت باطل ہے۔ تھے تو مقابلے میں نصاریٰ لیکن ثابت یہ کردیا کہ جو بھی ہم اور ہمارے مقررہ کردہ حجتوں کے مقابلے میں آئے وہ باطل ہے، واقعہ یوں ہے کہ نصارائے نجران کو پہلے آنحضورؐ نے بہت کہ حضرت عیسیٰؑ خدا کے بیٹے نہیں ہیں لیکن جب یہ نہیں مانے تو حجّت اور بیّن بُرہان کیلئے آنحضورؐ کے پاس جبرئیل امین **انّ مثل عیسیٰؑ عنداللّٰہ کمثل اٰدَم خلقه من تراب ثم قال له کن فیکون** یعنی خدا کے نزدیک عیسیٰؑ کی حالت ویسے ہی ہے جیسے آدم کی حالت ہے کہ ان کو مٹی سے خلق کیا اور کہا کہ ہوجا تو وہ ہوگیا۔ آیت لیکر آئے لیکن نصاریٰ نجران کے سردار عافث یہ دلیل سُن کر مطمئن نہ ہوا تو اس کے بعد جبرئیل ایسی آیت لیکر آئے کہ انصاریٰ نجران آمنا سامنا کرنے سے معذور ہوئے اور آنحضورؐ کی دوسری دلیل تسلیم کرکے مباہلہ سے باز آئے آیت یہ تھی **فَمَنْ حَآجَّکَ فِیْہِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآئَکَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَ نَا وَاَبْنَائَکُمْ وَنِسَآئَنَا وَنِسَائَکُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ ثُمَّ نَبْتَھِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَۃَ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ** (المائدہ آیت ۶۱)

لہٰذا اللہ تعالیٰ کے حکم سے آنحضورؐ نے نصارائے نجران کے مقابلہ میں اِس طرح روانہ ہوئے کہ اپنی ردا اور اپنی عبا کو دوش مبارک پر ڈال کر حضرت علیؑ، حضرت فاطمہؑ، حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ کو اس عبا کے نیچے لیکر یہ کہا اے میرے پالنے والے ہر پیغمبر کے اہلبیت ہوتے ہیں جو اس کے نزدیک تمام مخلوق سے مخصوص تر ہوتے ہیں اے میرے پالنے والے یہ لوگ (جو میرے ساتھ ہیں) میرے اہل بیت ہیں ان کو ہر گناہ اور شک سے اس طرح دور رکھدے جیسا کہ دور رکھنے کا حق ہے بس جوں ہی نصارائے نجران نے ان نورانی صورتوں کو دیکھا تو ان پر عیاں ہوا کہ اگر یہ لوگ دعا کریں گے تو پوری نصرانی قوم پر عذاب وعقاب نازل ہوجائے گا لہٰذا بصد ادب عرض کیا یارسول اللہ دعا نہ کیجئے ورنہ ہم ہلاک ہوجائیں گے ہم جزیہ دینے کے لئے حاضر ہیں[1]۔

اس کے علاوہ آج ہی کے دن حضرت علیؑ نے بحالت رکوع سائل کو انگوٹھی دیدی۔

اعمال و آداب: ۱۔غسل کرنا۔۲۔روزہ رکھنا۔۳۔نماز اسی طرح پڑھنا جس طرح عید غدیر میں پڑھنی ہے اس کے بعد ستر مرتبہ استغفار پڑھنا۔۴۔دعا پڑھنا۔۵۔زیارتِ جامعہ پڑھنا۔

حدیث ِکساء

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْراً (سورہ احزاب آیت ۳۳) اس آیت کو فضول بحث میں اُلجھانا یقیناً تجاہل عارفانہ کی بیّن دلیل ہے اور اس کے دامن میں ازواجِ نبیؐ کو شامل کرنا حیران کن حدتک کتب سیر، تاریخ، حدیث اور تفاسیر سے اغماضِ بصر کرنا ہے۔ میں یہاں چند ناقابلِ تردید حقائق کو بیان کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت سمجھتا ہوں جبکہ میں جانتا ہوں کہ حق پرس مؤلفین نے اس آیۂ کریمہ پر سیر حاصل بحث کی ہے۔

۱۔ نزلت ھذہ الایة علٰی رَسولؐ اللّٰہ فی بیت اُمّ سَلمه انما یُرید اللّٰہ الخ فدعا حسنا وحسینا وفاطمة فاجلسھم بین یدیه و دعا علیًّا فاجلسه خلفه فتجلل ھووھم

[1] درج ذیل کتب میں مُباہلہ کا تفصیلی ذکر ہے۔ صحیح مسلم جزء ۷، ص ۱۲۰،۱۲۱۔ صواعق محرقہ ،ص۹۳ مدارح النبوہ جلد۲ ص ۴۹۸۔ معارج النبوۃ رکن۴، ص۲۱۲ البدایہ والنہایہ جزء، ص ۳۹ ۳۳تفسیر کشاف جلد اول ، ۳۰۷۔ تفسیر کبیر جلد۲۔ تفسیر بیضاوی ،ص ۱۴۰۔ مستدرک علی الصحیحین جزء۳، ۱۵۰۔ روضۃ الاحباب جلد اول ،ص ۳۶۵۔ تاریخ حبیب السیر جلد اول اوّل ،ص ۳۷۔ تفسیر دُرمنثور جزء۲، ص ۲۹۔

بالکساءِ ثم قَال—هؤلآءِ اهلبیتی فاذهب عنهم الرّجس وطهر هم تطیھر اً۔ یہ آیت ام سلمہ کے گھر میں نازل ہوئی یعنی **انما یرید اللّٰہ** الخ آپ نے حسنؑ حسینؑ اور فاطمہؑ کو اپنے ساتھ بٹھایا اس کے بعد علیؑ کو بلا کر اپنے پیچھے بٹھایا پھر آپؐ نے کساء کو پکڑ کر کہا۔ اے اللہ یہی میرے اہل بیت ہیں ان کو رجس سے دور رکھ اور ان کو پاکیزہ بنا جیسا کہ پاکیزہ بنانے کا حق ہے۔ (صحیح ترمذی، ص ۸۵۔ تفسیر طبری جلد ۲۲، ص ۷۔ تفسیر ابن کثیر جلد ۳، ص ۴۸۵، مشکل الآثار جلد ۱، ص ۳۳۵ جامع الاصول جلد ۱۰، ص ۱۰۱)

۲۔ ایک دن آنحضورؐ اُم سلمہ کے ہاں تھے جبرئیل نازل ہوئے یہ آیت لیکر **انّمَا یُرید** الخ آنحضورؐ نے حسنؑ حسینؑ فاطمہؑ اور علیؑ کو ساتھ بٹھایا اور آپؐ نے اپنے آپ سمیت ان پر چادر ڈال دی، اِس طرح کہ ام سلمہ اب دکھائی نہ دیتی تھی اس کے بعد آپؐ نے فرمایا اے اللہ یہی میرے اہل بیتؑ ہیں ان سے رجس کو دور رکھ اور ان کو ایسا پاکیزہ بنا دے جیسا کہ بنانے کا حق ہے اُمّ سلمہ نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ کیا میں بھی آپکے اہل بیتؑ میں شامل ہوں آپ نے فرمایا، تم اپنی جگہ رہو اور تم خیر پر ہو۔ (دُرمنثور جلد ۵، ص ۱۹۸۔ سنن بیہقی جلد ۲، ص ۱۵۰۔ تفسیر ابن کثیر جلد ۳، ص ۴۸۳۔ صحیح مسلم جلد ۷، ص ۱۳۳۔ تاریخ بغداد جلد ۹، ص ۱۲۶۔ تفسیر ثعلبی جلد ۳، ص ۲۲۸۔ مستدرک حاکم جلد ۲، ص ۲۱۶۔ ذخائر العقبیٰ، ص ۲۴)

مکتب شیعه سے چند ماخذ:

اُم سلمہ روایت کرتی ہیں کہ یہ آیت **اِنّما یُرید اللّٰہ** الخ۔ میرے گھر میں نازل ہوئی۔ آنحضورؐ نے مجھے حکم دیا کہ میرے اہلبیت کو بلاؤ۔ میں نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ تک پیغام پہونچا دیا۔ آنحضورؐ نے ان کو ایک چادر میں اس طرح لیا کہ حضرت علی داہنی طرف حسنؑ وحسینؑ بائیں طرف اور حضرت فاطمہؑ سامنے اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ اے اللہ یہی میرے اہل بیت ہیں۔ ان سے رجس کو دور رکھ اور ان کو ایسا پاکیزہ قرار دے جیسا کہ پاکیزہ قرار دینے کا حق ہے۔ (امالی شیخ مفیدؒ جلد اول، ۲۷۰۔ بحار جلد ۳۵، ص ۲۰۹۔ فضائل ابن شاذان، ص ۹۹۔ تفسیر فرات، ص ۱۲۲۔ مجالس المُفید، ص ۱۸۸۔ کشف الحق جلد ۱، ص ۸۸)۔

فعلِ رسولؐ اللہ بعد از نزولِ آیت

حدثنا عبداللّٰہِ حدثنا ابی ثنا عفا ن ثنا حمل و انا علی بن زید عن انس بن مالک ان رسول اللّٰہ کان یمرباب فاطمہ ستتۃ اشھر اذاخرج الی الصَّلوٰۃ الفجر یقول الصَّلوٰۃ یا اھل البیت انَّما یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرَّجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا (رواۃ کو چھوڑ کر) امام احمد حنبل اپنے مسند میں انس بن مالک سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضورؐ چھ ماہ تک نماز فجر کے لئے جب نکلتے تھے تو فاطمہ زہراؑ کے دروازے پر آ کر فرماتے تھے اے اہل بیت **اِنّما یرید اللّٰہ** الخ (مستدرک علی الصحیحین جزء۳، ۱۵۸۔ مسند احمد حنبل جزء ۳، ص ۲۸۵۔ ینابیع المودۃ باب ۵۵، ص ۱۷۴)۔

انس بن مالک اور ابن عباس سے صحیح ترمذی۔ مسند احمد۔ مسند الطیاسی۔ مستدرک علی الصحیحین۔ اسد الغابہ۔ تفسیر طبری۔ ابن کثیر اور سیوطی نے لکھا ہے۔ **ان رسول اللّٰہ کان یمرّبباب فاطمہ ستۃ اشھر کلما خرج الٰی صلوٰۃ الفجر یقول الصَّلوٰۃ یا اھل البیت (انّما یرید اللّٰہ** الخ) آنحضورؐ چھ ماہ تک نماز فجر کے لئے جب نکلتے تھے تو فاطمہ زہراؑ کے دروازے پر آ کر فرماتے تھے اے اہل بیت اللہ تعالیٰ نے رجس کو تم سے دور رکھا اور ایسا پاک رکھنے کا عہد کیا ہے جیسا کہ پاک رکھنے کا حق ہے (تفسیر درمنثور جلد۵، ص ۱۹۹۔ مسند الطیاسی جلد۸، ص ۲۷۴، اسد الغابہ جلد۵، ص ۵۲۱۔ تفسیر ابن کثیر جلد۳، ص ۴۸۳۔ تفسیر طبری جلد۲۲، ص ۵)۔

اتنی ڈھیر ساری کتابوں کو نظر انداز کرنا احمقانہ فعل ہے پھر بھی اس کے باوجود یہاں چند اہم امور کی طرف قارئین کی توجہ مبذول کئے دیتا ہوں۔

ازواجِ نبی کا آیۂ تطہیر میں نہ ہونا بذاتِ خود آیۂ تطہیر کی گواہی کافی ہے کیونکہ آیہ تطہیر میں لفظ عنکم صیغہ مخاطب جمع مذکر کا صیغہ ہے۔ اس آیت سے پہلے اور بعد جہاں ازواج مخاطب ہیں وہاں تما جمع مونث کے صیغے استعمال کئے گئے۔ مثلاً آیات اس طرح سے شروع ہوجاتی ہے: **یَـــا اَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِاَزْوَاجِکَ اِنْ کُنْتُنَّ تردن الحیٰوۃ الدُّنیا و زینتھا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْکُنَّ وَاُسَرحُکُنَّ سَراحاجَمِیْلاً ٥ وان کُنْتُنَّ تردن اللّٰہ وَرسولہ اولدار الاخرۃ فان اللّٰہ اد**

للمحسنٰت مِنُكُنَّ اجراً عَظِيُماً oينساء النّبی من يات مِنُكُنَّ بفاحشَة مبينة يضاعف لهـا الـعذاب ضعفين وكان ذٰلِک علی اللّٰه يسيراً oومن يقنت مِنُكُنّ لِـلّٰهِ وَرَسُوُله وتـعـمـل صـالـحـا نوتها اجرها مرّتين واعتدنا لها رزقا كريماً oيٰنِساۤء النّبی لَسُتُنَّ كاحدمن النسآء ان اتَّقَيُتُنَّ فَـلا تخضعن بالقول فيطِمع الّذی فی قلبه مرض وقُلُنَ قَوُلاً معروفا oوَقرن فی بُيُوُتِكُنّ وَلَا تَبَرُّجُنَ تَبَرُّجَ الجاهلية الاولیٰ وَاَقِمُنَ الصَّلٰوة وَاٰتِيُنَ الزَّكٰوة وَ اَطِعُنَ الـلّٰه وَ رسوله ، اِنَّما يُرِيُد اللّٰه ليذهب عنكم الرجس اهل البيت و يـطهرّكم تطهيراًoوَاذُ كُرُنَ مَا يَتلٰی فی بُيُوُتِكُنّ مـن اٰيَـاتِ اللّٰه والحكمة انّ اللّٰه كان لطيفا خبيراo

خط کشیدہ الفاظ میں جہاں مخاطب ازواج النبیؐ ہیں وہاں خط کشیدہ الفاظ کے تمام صیغے مخاطب جمع مونث کے ہیں۔صرف آیت ۳۳ میں صیغہ مخاطب جمع مذکر ہے۔ صاف ظاہر ہے ترتیب آیات کے وقت یہ بھول چوک آیات میں تحدید ہے۔خوف ہے اور دھمکی ہے۔ اگر آیات سے آیت ۳۳ الگ کردی جائے تو آیات کا تسلسل باقی رہتا ہے کیونکہ تطہیر والی آیت کے بعد پھر ازواج النبیؐ کا تذکرہ ہے مگر درمیان میں تطہیر کی آیت شامل کرنے سے یہ تسلسل یکسر ختم ہوجاتا ہے جو کسی طرح سے بھی کلام الٰہی کے شایانِ شان نہیں ہے۔تدوینِ قرآن کرنے والوں نے یہ جان کر تطہیر کی آیت کو اس میں ضم کیا کہ اس طرح تحدیدی آیات کا حسنِ سلوک بدل جائے۔ اور یہ حسن سلوک اہل بیت کا سا حسن سلوک تسلیم کرلیا جائے جو قابل گرفت نہیں ہوتا لیکن ہم نے کتب ہائے معتبرہ سے ثابت کردیا کہ تطہیر کی آیت کے مخاطب کون ہیں۔

چند اہم قابل غور باتیں

☆ حدیثِ کساء ہر مرض کی دوا ہے۔

☆ حدیثِ کساء ہر مُشکل امر کے دفعیہ کے لئے تیر بہدف نسخہ ہے۔

☆ حدیثِ کساء خیر و برکت کا ناپیدا کنار سمندر ہے۔

☆ حدیث کساء دافعِ ہم وغم ہے۔

☆ حدیث کساء عذاب قبر وسوال نکیرین سے گلوخلاصی کا ذریعہ ہے۔ اس کے پڑھنے میں قلب و ذہن کی یکسوئی اور طہارت بدن شرط ہے۔ اور وہ حدیث اس طرح وارد ہوئی ہے۔

عَنْ فاطِمَةَ الزَّهْراءِ عَلَيْهَا اَلسَّلَامُ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ قالَ سَمِعْتُ فاطِمَةَ أَنَّها قالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ أَبِي رَسُولُ اللهِ فِي بَعْضِ الْاَيَّامِ فَقالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فاطِمَةُ فَقُلْتُ عَلَيْكَ اَلسَّلَامُ. قالَ إِنِّي أَجِدُ فِي بَدَنِي ضَعْفاً. فَقُلْتُ لَهُ أُعِيذُكَ بِاللهِ يَا أَبَتاهُ مِنَ الضَّعْفِ. فَقالَ يَا فاطِمَةُ ايتِينِي بِالْكِساءِ الْيَمانِي فَغَطِّينِي بِهِ فَأَتَيْتُهُ بِالْكِساءِ الْيَمانِي فَغَطَّيْتُهُ بِهِ وَصِرْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَإِذا وَجْهُهُ يَتَلَأْلَأُ كَأَنَّهُ الْبَدْرُ فِي لَيْلَةِ تَمامِهِ وَكَمالِهِ فَمَا كانَتْ إِلَّا ساعَةً وَإِذا بِوَلَدِيَ الْحَسَنُ قَدْ أَقْبَلَ وَقالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا أُمَّاهُ فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ اَلسَّلَامُ يَا قُرَّةَ عَيْنِي وَثَمَرَةَ فُؤَادِي. فَقَالَ يَا أُمَّاهُ إِنِّي أَشَمُّ عِنْدَكِ رائِحَةً طَيِّبَةً كَأَنَّها رائِحَةُ جَدِّي رَسُولِ اللهِ. فَقُلْتُ نَعَمْ إِنَّ جَدَّكَ تَحْتَ الْكِساءِ فَأَقْبَلَ الْحَسَنُ نَحْوَ الْكِساءِ وَقالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَدَّاهُ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَدْخُلَ مَعَكَ تَحْتَ الْكِساءِ فَقالَ وَعَلَيْكَ اَلسَّلَامُ يَا وَلَدِي وَيَا صاحِبَ حَوْضِي قَدْ أَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ مَعَهُ تَحْتَ الْكِساءِ فَمَا كانَتْ إِلَّا ساعَةً وَإِذا بِوَلَدِيَ الْحُسَيْنِ قَدْ أَقْبَلَ وَقالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا أُمَّاهُ. فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ اَلسَّلَامُ يَا وَلَدِي وَيَا قُرَّةَ عَيْنِي وَثَمَرَةَ فُؤَادِي. فَقَالَ لِي يَا أُمَّاهُ إِنِّي أَشَمُّ عِنْدَكِ رائِحَةً طَيِّبَةً كَأَنَّها رائِحَةُ جَدِّي رَسُولِ اللهِ. فَقُلْتُ نَعَمْ إِنَّ جَدَّكَ وَأَخاكَ تَحْتَ الْكِساءِ. فَدَنَا الْحُسَيْنُ نَحْوَ الْكِساءِ وَقالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَدَّاهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنِ اخْتارَهُ اللهُ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَكُونَ مَعَكُما تَحْتَ الْكِساءِ فَقالَ وَعَلَيْكَ اَلسَّلَامُ يَا وَلَدِي وَيَا شافِعَ أُمَّتِي قَدْ أَذِنْتُ لَكَ. فَدَخَلَ مَعَهُما تَحْتَ الْكِساءِ فَأَقْبَلَ عِنْدَ ذٰلِكَ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طالِبٍ وَقالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَابِنْتَ رَسُولِ اللهِ فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ اَلسَّلَامُ يَا أَبَاالْحَسَنِ وَيَاأَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. فَقالَ يَا فاطِمَةُ إِنِّي أَشَمُّ عِنْدَكِ رائِحَةً طَيِّبَةً كَأَنَّها رائِحَةُ أَخِي وَابْنِ عَمِّي رَسُولِ اللهِ. فَقُلْتُ نَعَمْ هَا هُوَ مَعَ وَلَدَيْكَ تَحْتَ الْكِساءِ فَأَقْبَلَ عَلِيٌّ نَحْوَ

الْكِساءِ وَقالَ اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَكُونَ مَعَكُمْ تَحْتَ الْكِساءِ قالَ لَهُ وَعَلَيْكَ اَلسَّلامُ يَا أَخِي ويَا وَصِيِّي وَخَلِيفَتِي وَصاحِبَ لِوَائِي قَدْ أَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ عَلِيٌّ تَحْتَ الْكِساءِ ثُمَّ أَتَيْتُ نَحْوَ الْكِساءِ وَقُلْتُ اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا أَبَتاهُ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَكُونَ مَعَكُمْ تَحْتَ الْكِساءِ قالَ! وَعَلَيْكِ اَلسَّلامُ يَا بِنْتِي وَيَا بِضْعَتِي قَدْ أَذِنْتُ لَكِ فَدَخَلْتُ تَحْتَ الْكِساءِ فَلَمَّا اكْتَمَلْنا جَمِيعاً تَحْتَ الْكِساءِ أَخَذَ أَبِي رَسُولُ اللهِ بِطَرَفَي الْكِساءِ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى إِلَى السَّماءِ وَقالَ اَللّٰهُمَّ إِنَّ هَؤُلاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَخاصَّتِي وَحامَّتِي لَحْمُهُمْ لَحْمِي وَدَمُهُمْ دَمِي يُؤْلِمُنِي مَا يُؤْلِمُهُمْ وَيَحْزُنُنِي مَا يَحْزُنُهُمْ أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حارَبَهُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سالَمَهُمْ وَعَدُوٌّ لِمَنْ عاداهُمْ وَمُحِبٌّ لِمَنْ أَحَبَّهُمْ إِنَّهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ فَاجْعَلْ صَلَواتِكَ وَبَرَكاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَغُفْرانَكَ وَرِضْوانَكَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ وَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيراً. فَقالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا مَلائِكَتِي وَيَا سُكّانَ سَماوَاتِي إِنِّي مَا خَلَقْتُ سَماءً مَبْنِيَّةً وَلاَ أَرْضاً مَدْحِيَّةً وَلاَ قَمَراً مُنِيراً وَلاَ شَمْساً مُضِيئَةً وَلاَ فَلَكاً يَدُورُ وَلاَ بَحْراً يَجْرِي وَلاَ فُلْكاً يَسْرِي إِلَّا فِي مَحَبَّةِ هَؤُلاءِ الْخَمْسَةِ الَّذِينَ هُمْ تَحْتَ الْكِساءِ فَقالَ الْأَمِينُ جَبْرائِيلُ يَارَبِّ وَمَنْ تَحْتَ الْكِساءِ فَقالَ عَزَّ وَجَلَّ هُمْ أَهْلُ بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَمَعْدِنُ الرِّسالَةِ هُمْ فاطِمَةُ وَأَبُوها وَبَعْلُها وَبَنُوها. فَقالَ جَبْرائِيلُ يَارَبِّ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَهْبِطَ إِلَى الْأَرْضِ لِأَكُونَ مَعَهُمْ سادِساً فَقالَ قَدْ أَذِنْتُ لَكَ. فَهَبَطَ الْأَمِينُ جَبْرائِيلُ وَقالَ اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ الْعَلِيُّ الْأَعْلى يُقْرِئُكَ السَّلامَ وَيَخُصُّكَ بِالتَّحِيَّةِ وَالْإِكْرامِ وَيَقُولُ لَكَ وَعِزَّتِي وَجَلالِي إِنِّي مَا خَلَقْتُ سَماءً مَبْنِيَّةً وَلاَ أَرْضاً مَدْحِيَّةً وَلاَ قَمَراً مُنِيراً وَلاَ شَمْساً مُضِيئَةً وَلاَ فَلَكاً يَدُورُ وَلاَ بَحْراً يَجْرِي وَلاَ فُلْكاً يَسْرِي إِلَّا لِأَجْلِكُمْ وَمَحَبَّتِكُمْ وَقَدْ أَذِنَ لِي أَنْ أَدْخُلَ مَعَكُمْ فَهَلْ تَأْذَنُ لِي يَا رَسُولَ اللهِ فَقالَ رَسُولُ اللهِ وَعَلَيْكَ اَلسَّلامُ يَا أَمِينَ وَحْيِ اللهِ إِنَّهُ نَعَمْ قَدْ أَذِنْتُ لَكَ. فَدَخَلَ جَبْرائِيلُ مَعَنا تَحْتَ الْكِساءِ فَقالَ لِأَبِي إِنَّ اللهَ قَدْ أَوْحى إِلَيْكُمْ يَقُولُ إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ

لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیراً. فَقالَ عَلِیٌّ لِاَبِی یَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنِی مَا لِجُلُوسِنا هذَا تَحْتَ الْکِساءِ مِنَ الْفَضْلِ عِنْدَ اللهِ فَقالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَالَّذِی بَعَثَنِی بِالْحَقِّ نَبِیّاً وَاصْطَفانِی بِالرِّسَالَةِ نَجِیّاً مَا ذُکِرَ خَبَرُنا هذَا فِی مَحْفِلٍ مِنْ مَحافِلِ أَهْلِ الْاَرْضِ وَفِیهِ جَمْعٌ مِنْ شِیعَتِنا وَمُحِبِّینا إِلَّا وَنَزَلَتْ عَلَیْهِمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْ بِهِمُ الْمَلائِکَةُ وَاسْتَغْفَرَتْ لَهُمْ إِلی أَنْ یَتَفَرَّقُوا. فَقالَ عَلِیٌّ اِذنْ وَاللهِ فُزْنَا وَفازَ شِیعَتُنا وَرَبِّ الْکَعْبَةِ. فَقالَ أَبِی رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ یا عَلِیُّ وَالَّذِی بَعَثَنِی بِالْحَقِّ نَبِیّاً وَاصْطَفَانِی بِالرِّسالَةِ نَجِیّاً مَا ذُکِرَ خَبَرُنا هذَا فِی مَحْفِلٍ مِنْ مَحَافِلِ أَهْلِ الْاَرْضِ وَفِیهِ جَمْعٌ مِنْ شِیعَتِنا وَمُحِبِّینا وَفِیهِمْ مَهْمُومٌ إِلَّا وَفَرَّجَ اللهُ هَمَّهُ وَلا مَغْمُومٌ إِلَّا وَکَشَفَ اللهُ غَمَّهُ وَلا طالِبُ حاجَةٍ إِلَّا وَقَضَی اللهُ حاجَتَهُ. فَقالَ عَلِیٌّ إِذن وَاللهِ فُزْنا وَسُعِدْنا وَکَذلِکَ شِیعَتُنا فازُوا وَسُعِدُوا فِی الدُّنْیا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

چند ختومات

☆وسعتِ رزق کے لئے: ۱۱۰ مرتبہ اسم حضرت علیؑ اس طرح پڑھے۔

اے کردہ ترخدا ولی ادرکنی — اے کردہ ترا نبی وصی ادرکنی
دستم تہی و لطف تو بے پایا نست — یا حضرت مرتضٰی علی ادرکنی

☆ہرمہم کے لئے: **کٓھٰیٰعٓصٓ** ۱۷۵ مرتبہ پڑھیں اور اگر اس کے ساتھ **حٰمٓعٓسٓقٓ** بھی ساتھ رکھیں تو بہتر ہے۔

☆زنداں سے رہائی کے لئے، امراض شدید سے شفا یا ہونے کے لئے اور قرض کی ادائیگی کے لئے ستر ہزار مرتبہ **لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰالِمِیْنَ** پڑھیں۔

☆جمیع حاجات کے لئے: ایک ہزار تین سو سات مرتبہ یہ چھ کلمے پڑھے۔ **۱. وَکَفٰی بِاللّٰهِ وَلِیّا. ۲. وَکَفٰی بِاللّٰهِ نَصِیراً. ۳. وَکَفٰی بِاللّٰهِ حَسِیْبًا. ۴. وَکَفٰی بِاللّٰهِ عَلِیْمًا. ۵. وَکَفٰی بِاللّٰهِ وَکِیْلاً. ۶. وَکَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا۔**

☆کسی بھاگے ہوئے کو واپس لانے کے لئے: **اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّ فِيْ ذَالِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْراً۔**

☆جمیع امور کے لئے: استغاثہ بحضور حضرت عباس علیہ السّلام ۔ سو مرتبہ یہ دُہائی پڑھیں۔

عباسؑ اے شہیدِ گروہِ مخالفان   دایم یقیں توئی پسر شاہِ انس وجان

کن مطلبم روا تو بحق برادرت   اے سرجدا بیار یہ سقائے تشنگان

☆استغاثہ بحضور حضرت عباسؑ ۱۳۳ مرتبہ

اے زادۂ شیرِ ازلی ادرکنی   دے قوتِ بازوئے ازلی ادرکنی

بکشا ز کرم قفل مہمات مرا   اے حضرتِ عباسؑ علیؑ ادرکنی

ختم سورہ انعام:- روز شنبہ اور اوّل روز شروع کرے۔ اگر یکشنبہ شروع کرے گا تو طلوع کے وقت شروع کرے ۔ اگر دوشنبہ شروع کے تو درمیان ظہر وعصر شروع کرے ۔ سہ شنبہ شروع کرے تو بوقت چاشت شروع کرے ۔ اگر چہار شنبہ شروع کیا تو بوقت عصر شروع کرے ۔ پنجشنبہ شروع کیا تو قبلِ زوال شروع کرے۔ اگر روز جمعہ شروع کرے تو بعد عصر تا غروب ابتدا کرے ۔ اس کی تعداد اور اس کا طریقہ اس طرح ہے:-

جب سورہ انعام پڑھنے کے وقت اس آیت پر پہونچے **وَاِذا جآءَ تْهُم اٰية قالو لن نؤمن حتّیٰ نؤتی مثل ما اوتی رسل اللّٰه** (الانعام آیت ۱۵) جونہی رسل اللہ پر آیت پہونچے تو یہاں پر دو رکعت نماز بجالائے ، ہر رکعت میں سورہ حمد کے بعد سات مرتبہ آیۃ الکرسی ۔ سورہ توحید پچاس مرتبہ، اس کے بعد سلام پھیرے اور سجدہ میں سر رکھ کر ستّر مرتبہ **لَا اِلٰــهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اَنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْن** پڑھے۔

حضرت علامہ ملاّ باقر مجلسی علیہ الرحمتہ تحریر فرماتے ہیں کہ روز یکشنبہ ظہر کے بعد دو رکعت نماز پڑھیں ۔ سلام پھیرنے کے بعد گیارہ مرتبہ **اُفَوِّضُ اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصَيْرٌ بِالْعِبَادِ** پڑھے اس کے بعد ۴۱ مرتبہ ۲۱ یا ۴۱ آدمی سورہ انعام کی تلاوت بیک زبان کریں۔ جب **ذالک الفوز المبین** آیت ۱۶ پر پہونچیں تو گیارہ مرتبہ **وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ**

بِالْعِبَادِ اور حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلِ وَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرِ اسکے بعد سورہ کو آگے لے جائے جب اَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحَاسِبِيْنَ آیت ۶۲ پر پہونچیں تو رُک کے گیارہ مرتبہ اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ اور حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلِ وَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرِ پڑھے پھر سورہ کو آگے لے جاکے جب وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِيْنَ آیت ۸۷ پر پہونچے تو گیارہ مرتبہ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔ اَسْئَلُكَ بِعِزَّةِ هٰؤُلَاءِ الْاَنْبِيَآءِ وَ بِعِزَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ تُقْضٰى حَاجَاتِیْ يَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ اسکے بعد جب وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ پر پہونچے تو پڑھے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰؤُلَآءِ الْاَنْبِيَآءِ وَبِحَقِّ مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ اِقْضِ حَاجَتِیْ فِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ اور یہ جملہ صرف یک دفعہ پڑھے اس کے بعد سورہ کو آگے پڑھے جب اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعَالَمِيْنَ آیت ۹۱ پر پہونچے تو چھیالیس مرتبہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اور اکتالیس مرتبہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ اَنْبِيَآئِكَ وَالْمُرْسَلِيْنَ پڑھے اس کے بعد سورہ کو آگے پڑھے جب مِثْلَ مَا اُوْتِیَ رُسُلُ اللّٰهِ پر پہونچے تو تین مرتبہ پڑھے وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ يَا اِلٰهِیْ مِنَ الَّذِیْ اسْتَعَانَ بِكَ فَلَمْ تُعِنْهُ وَمِنَ الَّذِیْ تَوَكَّلَ عَلَيْكَ فَلَمْ تَكْفِهٖ وَمَنِ الَّذِیْ اسْتَغَاثَ بِكَ فَلَمْ تُغِثْهُ وَاَغَوْثَاهُ بِكَ اَسْتَغِيْثُ يَا حَبِيْبَ الْفُقَرَآءِ وَيَا اَنِيْسَ الْغُرَبَآءِ يَا صَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ يَا دَيَّانَ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ يَا غَيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنِیْ وَنَجِّنِیْ مِنْ كُلِّ سُوْٓءٍ وَغَمٍّ وَاَلَمٍ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَيَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ وَيَا خَيْرَ النَّاصِرِيْنَ وَيَا خَيْرَ الْحَافِظِيْنَ وَ يَا مُجِيْبَ السَّائِلِيْنَ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اس کے بعد سورہ کو آگے پڑھے جب وَرَبُّكَ الْغَنِیُّ ذُوالرَّحْمَةِ آیت ۱۳۴ پر پہونچے تو تین مرتبہ پڑھے

وَاَنَا الْفَقِیْرُ ذُوالْحَاجَۃِ اِقْضِ حَاجَتِیْ بِحَقّ کَلَامِ نَبِیّکَ وَاٰلِہٖ ذُوالشَّفَاعَۃِ ۔سورۂ انعام کے اختتام پر گیارہ مرتبہ **وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ** اور دس مرتبہ **رَبَّنَااٰتِنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً وَھِیَ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا** ۔اس کے بعد تین مرتبہ صلوات پڑھیں ۔(ماخوذ از روحانی علاج)

ختم سورۃ **اللّیل**:-چالیس شب اور ہر شب چالیس مرتبہ پڑھیں جب آیۂ **وَمَا لاحدٍ من نعمۃٍ تُجزیٰ** پر پہونچے تو دس مرتبہ **بِقَوْلِیْ** پڑھے۔انشاءاللہ جب ۴۰ شب تمام ہوں گی تو فرشتہ ۴۰ اشرفیاں لاکر دے گا۔لیکن اس میں چند باتوں کا خاص خیال رکھنا ہے۔ترکِ حیوانات ، جماع سے پرہیز اور عام لوگوں سے میل جول ترک کرنا نہیں تو اس میں خطرہ ہے۔

ختم سورۃ **الواقعہ**:-حصول مطالب اور رزق کی فراوانی کے لئے۔

ایک شبِ جمعہ سے دوسری شبِ جمعہ تک ہر شب پانچ مرتبہ اور آخری شب جمعہ کو چھ مرتبہ۔اس طرح اس کی تعداد ۴۱ بنے گی۔ ہر مرتبہ سورہ واقعہ ختم کرنے کے بعد یہ دُعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَارَازِقَ الْمُقَلِّیْنَ یَا رَاحِمَ الْمَسَاکِیْنَ وَیَاذَالْقُوَّۃِ الْمَتِیْنَ یَا غَیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ وَیَاخَیْرَ النَّاصِرِیْنَ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ رِزْقِیْ فِی السَّمَآءِ فَانْزِلْہُ وَاِنْ کَانَ فِی الْاَرْض فَاَخْرِجْہُ وَاِنْ کَانَ بَعِیْدًا فَقَرِّبْہُ وَاِنْ کَانَ قَرِیْبًا فَیَسِّرْہُ وَاِنْ کَانَ یَسِیْرًا فَکَثِّرْہُ وَاِنْ کَانَ حَرَامًا فَحَلِّلْہُ وَ اِنْ کَانَ حَلَالًا فَبَارِکْ لَنَا فِیْہِ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّحِمِیْنَ ۔

ختم **طٰـــہٰ**:-اس کی تعداد اصل میں ۱۴ ہے اگر ''ط'' اور ''ہ'' پر الف مان لیا جائے تو کُل تعداد پھر ۱۶ ہے لیکن ۲۱ مرتبہ بھی پڑھا جاتا ہے ۔اب یہ پڑھنے والوں پر منحصر ہے کہ وہ کون سی تعداد اختیار کریں۔

یہ عمل ردّ سحر اور ردّ نظر کے لئے اکسیر اعظم ہے۔

شبِ چہارشنبہ اس کے لئے بہترین وقت ہے ۔اس میں پانچ یا سات آدمی مل کر بیک زبان پڑھتے ہیں۔ پڑھنے والوں میں یہ طاق کے حساب سے تقسیم کیا جاتا ہے۔

اس کے پڑھنے میں اس کے بخور اسپند، عُود اور قندور۔

ختم طٰہٰ کے لئے شرط ہے کہ جس کمرے میں یہ پڑھا جائے وہیں پر مُرغا ذبح کیا جائے۔

بعد اختتامِ ختم طٰہٰ ختم صلوات بھی کیا جائے۔

اَدائے قرض:۔ سات سوتیس مرتبہ **لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْـتَ سُبْـحَـانَكَ اِنِّـىْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ** سورۂ انبیاء آیت ۸۸ روبقبلہ ایک ہی مجلس میں پڑھیں۔

ہر مُشکل رفع ہونے کے لئے:۔ **رَبِّ اِنِّـىْ مَـغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ** دو ہزار ایک سو باسٹھ مرتبہ باوضو اور روبقبلہ پڑھیں۔

دفع ہر بلا و سختی:۔ **اَمَّـنْ يُجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ** (سورہ نمل آیت ۶۲) بارہ ہزار مرتبہ پڑھیں۔ چاہے ایک آدمی پڑھے یا چند آدمی۔ قبل از عمل نمازِ حاجت مثل نماز صُبح بجالائے اور صلوات پڑھے بعد ختم بھی صلوات پڑھے اور اختتام پر حدیث کساء بھی پڑھے۔

ہر مُشکل مُہم اور برائے فتح و نصرت و دفعِ غم وہم:۔ شب نیمۂ شعبان آخر شب ۱۸۰ مرتبہ ہر شبِ جمعہ ۹۲ مرتبہ درج ذیل کلمات پڑھے۔

يَـا فَـارِسَ الْحِجَازِ اَدْرِكْنِىْ يَااَبَاالصَّالِحِ الْمَهْدِىِّ اَدْرِكْنِىْ يَااَبَا الْقَاسِمِ اَدْرِكْنِىْ فَلَا تَدَعْنِىْ فَاِنِّىْ عَاجِزٌ ذَلِيْلٌ۔

برائے دفع دشمن، بیماری، قرض و برآمدن حاجات مہمہ:۔ ۱۱۰ مرتبہ **يَـا قَاهِرَ الْعُدُوِّ يَا وَالِىَ الْوَلِىِّ. يَا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ يَامُرْتَضٰى عَلِىٌّ۔**

عریضہ بحضور ربّ العزّت:

بِسْـمِ اللّٰـهِ الـرَّحْـمٰنِ الـرَّحِيْـمِ، الـملک الحقّ المُبين من العبد الذليل الى المولى الجليل سلام على محمد وعلى وفاطمة والحسن والحسين وعلى ومحمد و جعـفـر و موسىٰ و على و محمد و على والحسن والقائم المهدى مولٰنا وسيّدنا صـلواة اللّٰه وسلامه عليهم اَجْمَعِين.رَبِّ اِنِى مسّنى الضُّرّ وَانت ارحم الراحمين فاكشف ضـرّى وامـن خـوفـى بـحـق مـحـمّـد واٰل مـحمّد واسْئَلُک بِحقِّ كل نبِىّ ووصىّ

وصـدّيـق وشهيد ان تصلّی علٰی محمد واٰل محمّد یَا اَرْحم الرَّاحمین اشفعوا لی یا ساداتی بالشّان الّذی لکم عنده فانّ لکم عنداللّٰہ لشان من الشان فقد مسّنی الضَّرّ الـخـوف یـا سـاداتی والله ارحم الرّاحِمِیْن وَافعل بی یَاربِّ کذاو کذا(کذاوکذا کے بجائے اپنا مطلب لکھے۔عربی میں لکھنے کی قید نہیں، کوئی بھی زبان استعمال کرسکتا ہے اپنی حاجت اوراپنے مطلب کواپنی زبان میں بہتر طور پرادا کیا جاسکتا ہے)

یہ تمام عبارت کاغذ پر ایک ہی سطر میں لکھے اورطلوعِ آفتاب کے وقت دریا میں ڈال دے۔ڈالنے کے وقت اَلـلّٰھُـمَّ بِـمُـحَـمَّـدٍ وَّاٰلِـهِ الـطَّـاهِرِیْنَ اِفْتَحْ عَلَیَّ اَبْوَابِ فَضْلِکَ وَجُوْدِکَ یَا کْرَمُ الْاَکْرَمِیْن پڑھتارہے یہاں تک کہ کاغذ پانی میں ڈوب جائے۔

یہ عریضہ ہرسختی ہرغربت اور ہرعُسرتت کودور کرنے کا تیر بہدف نسخہ ہے۔

عریضہ بخدمتِ صاحب الزّمان

بِسْـمِ الـلّٰه الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم، کتبت یا مولای صلوات اللّٰہ علیک مستغیثاً و شـکوت مانزل بی مستجیراً بِاللّٰہِ عزوجل ثم بِک من امرٍ قد اھمنی واشتغل قلبی واطـال فـکری وسلبنی بعض لبّی وغیر خطیر نعمة اللّٰہ عِنْدی واسلمنی عند تخیل وروده الـخـلـیـل وتبـرأ مـنّی عند ترائ اقباله الی الحیم وعجزت عن وفاعه حیلتی وخـانـنـی فـی تـحـمـلـه صبری وقوتی فلجأت فیه اِلیک و توکلت و توسلت فی الـمسٔـلة الـلّٰـه جَل ثَناؤه عَلیه وعلیک فی وغاعه عنی علما بمکانک من اللّٰہ رب العالمین ولی اللّٰہ بیرومالک الامور واتقًا بک فی المسارعة فی الشفاعة الیه جل ثـنـاؤه فـی امری متیقّنا لاجابته تبارک وتعالٰی اِیّاک باعطآء سؤلی واَنْت یامَولای صـلـوات اللّٰہ علیک جدیر بتحقیق ظنّی وتصدیق املی فیک فی امر(اس کے بعد اپنا مطلب لکھیں)فیـمـا لا طـاقة لی بحمله ولا صبرلی علیه وان کنت مستحقاً له ولا ضـعـافـه بـقبیـح افـعـال و تفریطی فی الواجبات الّتی اللّٰہ عزّو جل فاغثنی یا مولای صلوات اللّٰہ وسلامه علیک عند اللّٰھف و قدم المسئلة اللّٰہ عزوجل فی امری قبل

حلول التّلف وشماتة الاعدآء فیک بسطة النّعمة علیّ واسئل اللّٰہ جلّ جلاله لی نصرًا عَزیزاً وفتحاً قریباً فیه ببلوغ الامال و خیرا لمباری واخواتیم الاعمال والامن من المخاوف کلها فی کلّ حال اِنّه جلّ ثناؤه لما یشآء فقال لما یُرید و هو حسبی ونعم الوکیل فی المبداء والمال ماشآء اللّٰہ لا حول ولا قوّۃ اِلّا باللّٰہ العلِی العظیم...... یہاں اپنا نام لکھیں۔

یہ عریضہ پندرہ ماہ شعبان بوقتِ صبح نہر، دریا یا کنویں میں ڈال دے لیکن عریضہ پاک مٹّی یا آٹے کے گولے میں عطر لگا کر ہونا چاہئے اور جب ڈالے تو قلب و ذہن کو مجتمع کرے اور یہ جملہ کہے: **یَاحُسَیْنَ ابْنَ رَوْحٍ سَلَامٌ عَلَیْکَ اَشْهَدُ اَنَّ وَفَاتَکَ فی سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَنَّکَ حَیٌّ عِنْدَاللّٰهِ مَرْزُوْقٌ وَقَدْ خاطَبْتُکَ فِیْ حَیَاتِکَ الَّتِیْ لَکَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَهٰذِهٖ رُقْعَتِیْ وَحَاجَتِیْ اِلٰی مَوْلَا نَا صَاحِبِ الْعَصْرِ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَسَلِّمْهَا اِلَیْهِ فَاَنْتَ الثِّقَةُ الْاَمِیْنُ۔**

عریضہ حضرت عبّاسؑ

اگر مرد ہو تو لکھے **من العبد الذلیل** (اگر عورت ہو تو لکھے **من الامة الذلیلة**) **الی المولی الجلیل العزیز الکریم سلام اللّٰہ علیک یا مولای یا سکیننة یا عبّاس بن امیر المومنین وابن تقضی حاجتی بینی و بین اللّٰہ ذنوبًا قد اثقلت ظهری ومنعنی من الرّتادو ذکرها یغلغل اخشاوہ وقد هربت الی اللّٰہ عزّوجلّ وَاِلَیْکَ یَا عبّاس بن امیر المومنین وان تقضی حاجتی من الدنیا والاٰخرة وان تعافینی من جمیع العلل بحقّک وبحق ابیک وبحق اخوانک المعصومین وصلّی اللّٰہ علی محمّد واٰله اجمعین یاارحم الرّاحمیْن۔**

اور رقعہ کو آٹے کی گولی میں بند کر کے گولی کو معطّر کریں۔ دریا، نہر یا کنویں میں ڈال دیں اور ڈالتے وقت کہیں **یَاعبَّاس بنِ اَمِیْرُ المُومِنِیْن اَدْرِکْنِیْ** ۔

یہ جملہ عرائض ہر تنگ دست، بیمار، گنہگار، پریشان، محبوس، مفرور کی واپسی، ناحق مقدمہ

اور ہر عُسرت اور افلاس زدہ افراد کے لئے حل مُشکل کا کام دیں گے۔

دو اهم نمازیں

نماز حضرت عبّاسؑ: پہلے غسل بقصد قربت کرے پھر دو رکعت نماز اس طرح سے پڑھے۔ نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز حضرت عبّاس پڑھنے کی تا کہ میری فلاں حاجت روا ہو جائے بعد بسم اللہ سورہ حمد اور بعد حمد سو بار **یَا حَیُّ یَاقَیُّوْمُ** پھر رکوع و سجود کے بعد دوسری رکعت میں بھی یہی پڑھے۔ سلام کے بعد ایک سو تینتیس مرتبہ صلوات پڑھے پھر سجدہ میں جائے اور بہتّر (۷۲) مرتبہ یہ پڑھے:

خدایا بحق دست ہائے بریدۂ جناب عباسؑ حاجتِ من روا کُن۔

ایضا: غسل بقصد قربت کر کے جائے خلوت میں بیٹھے۔ نماز میں بعدِ حمد یہ پڑھے **یَا اَبَا الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ یَا مَکِیْنَ الْاَسَاسِ یَاشَدِیْدَ الْمَرَاسِ اَدْرِکْنَا** یہ جُملہ ایک ہزار دوسو مرتبہ پڑھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک سو تینتیس مرتبہ یہ پڑھے **یَا کَاشِفَ الْکَرْبِ عَنْ وَجْهِ الْحُسَیْنِ اِکْشِفْ کَرْبُنَا بِحَقِّ اَخِیْکَ الْحُسَیْنِ۔**

دونوں نمازوں میں قلب و ذہن کو یکسوئی کے ساتھ باب المراد حضرت عبّاسؑ کی طرف مرکوز کرے ندامت اور طلب کی شدت کی وجہ سے انشاء اللہ گوہرِ مراد سے دامنِ اُمیّد بھر جائے گا۔

دونوں نمازیں دفعِ تنگیٔ رزق، رفعِ شدتِ مرض، ادائیگی قرض، دفعِ قہرِ دشمن اور مقاصد جلیلہ کی کامیابی کے حصول کے لئے اکسیرِ اعظم ہیں۔

ختم اٰیۃ الکرسی

بعض شیعہ تفاسیر میں وارد ہوا ہے کہ آیۃ الکرسی میں دس وقف ہیں۔ جو بھی ان جگہوں پر بمطابقِ حکم عمل کرے اللہ تعالیٰ اس کو دنیا و آخرت کی جُملہ نعمتوں سے سرفراز کریگا اور اس کی حاجت روا کردی جائے گی۔

ترتیب: پہلے وقف پر دستِ راست کی چھوٹی انگلی بند کرے اس طرح یکے بعد دیگرے انگلیوں کو بند کرتا جائے یہاں تک کہ دستِ چپ کا آخری انگوٹھا آخری وقف پر بند کرے اس کے

بعد تین مرتبہ درود پڑھے۔ دس مرتبہ سورہ حمد پڑھے پھر یکے بعد دیگرے انگلیوں کو کھولے لیکن سب سے پہلے دستِ چپ کا انگوٹھا کھولے ۔جب انگلیاں کھل جائیں تو آسمان کی طرف نظر کرکے سورہ الم نشرح اور سورہ توحید ایک ایک مرتبہ پڑھے۔ تین مرتبہ صلوات پڑھ کر حاجات طلب کرے انشاً اللہ اس کے جمیع حوائج کی تاثیر فوراً ظاہر ہوگی۔

وقف ان جگہوں پر ہے:

(۱)اللّٰهُ لاَ إِلَـهَ إِلاَّ هُوَ (۲)الْحَيُّ الْقَيُّومُ (۳)لاَ تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلاَ نَوْمٌ (۴)لَّهُ مَا فِيْ السَّمَاوَاتِ وَمَا فِيْ الْأَرْضِ (۵) مَن ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلاَّ بِإِذْنِهِ (۶) يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ (۷) وَلاَ يُحِيْطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلاَّ بِمَا شَاءَ(۸) وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ (۹)وَلاَ يَؤُودُهُ حِفْظُهُمَا(۱۰) وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ O

اور ایک طریقہ:اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْوَاحِدِ الْمَاجِدِ من كُل عدوّ وحاسد بِسْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللّٰهُ لاَ إِلَـهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ (یہاں سورہ توحید)لاَ تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلاَ نَوْمٌ لَّهُ مَا فِيْ السَّمَاوَاتِ وَمَا فِيْ الْأَرْضِ مَن ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلاَّ بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلاَ يُحِيْطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ (یہاں سورہ قل اعوذ برب الناس)إِلاَّ بِمَا شَاء وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ (یہاں سورہ قل اَعُوذ بربّ الفلق)وَلاَ يَؤُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ (یہاں سورہ قل یا ایّہا الکافرون) لاَاِكْرَاهَ فِيْ الدِّيْنِ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى لاَ انفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (یہاں سورہ نصر) اللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ آمَنُواْ يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّوُرِ (یہاں سورہ حمد)وَالَّذِيْنَ كَفَرُواْ أَوْلِيَآؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ أُوْلَـئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خَالِدُونَ۔

اس عمل میں احتیاط کی شرط ہے۔خلوت ہو اور عمل کرنے سے پہلے اپنے اِرد گرد حِصار کھینچے اور عمل سے پہلے ۷۰ ستّر مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے نہیں تو رجعت کا خطرہ ہے۔

ختم صلوات

جملہ امراض کے دفعیہ کے لئے اور تمام امور مہمہ میں سرخروئی کے لئے ۴۰۰ یا ۱۴۰۰ یا ۱۴۰۰۰ مرتبہ پڑھیں اور قصد کریں کہ اس کا ثواب میں امام موسیٰ بن جعفرؑ کو ہدیہ کرتا ہوں۔

دوسرا طریقہ:- جس سختی اور مرض کے دفعیہ کے لئے چاہے ختم صلوات کا یہ طریقہ نسخۂ کیمیا ہے ترتیب یہ ہے۔

نصف شب جب ہو جائے تو اس ترتیب سے ختم صلوات کرے **اللّٰھُمَّ صلِّ عَلٰی محمّد واٰل محمّد** شبِ سنیچر۔ا **للّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اَمیر المؤمنین** شب اتوار **اَللّٰھُمَّ صلِّ عَلٰی فَاطمة الزّهرآءِ** شبِ سوموار **اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی الحسن** شب منگوار **اَللّٰھُمَّ عَلَی الحسین** شب بُدھوار **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلیّ ابنِ الحسینِ** شب جمعرات **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی محمد ابنِ علیٍ** شب جمعہ **اللّٰھُمَّ صَلِّ علی جعفر ابن ِمحمدٍ** شب سنیچر **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی موسی ابن جعفرٍ** شب اتوار **اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی علِیّ ابن موسیٰ** شبِ سوموار **اَللّٰھُمَّ صلِّ علٰی محمّد ابنِ علیّ** شب منگوار **اَللّٰھُمَّ عَلٰی علیّ ابن محمدٍ** شبِ بُدھوار **اَللّٰھُمَّ صلِّ علٰی حسنِ ابنِ علِیّ** شبِ جمعرات **اَللّٰھُمَّ صلِّ علٰی حُجَّةِ ابنِ حَسَنِ الْعَسْکرِیْ** شب جمعہ **اَللّٰھُمَّ صلِّ علی العبّاس الشهیدِ**۔ ہر صلوات ۱۴۰۰ مرتبہ پڑھے۔ ہر شب غسل کرنے کی ضرورت نہیں لیکن باوضو اور خضوع وخشوع کے ساتھ ساتھ طہارت کی شرط ہے۔

اِن جملہ ختومات کے لئے اہم شرائط

باغسل و طہارت کئے جائیں۔ اکل حلال مہیّا کیا جائے۔ ان کے لوازمات مومن سے خریدے جائیں اور مومن ہی پکائے۔ پڑھنے والے صاحبانِ صوم وصلوٰۃ ہوں۔ جہاں کئے جائیں وہ امکانی حد تک پاک صاف ہو۔ دورانِ ختم گفتگو سے پرہیز کیا جائے۔ ہر ختم کے بعد حدیث کساء پڑھی جائے۔ قبل و بعد ختوم ختمِ صلوات کیا جائے کم از کم ۱۴۰۰ مرتبہ۔ بعدِ ختم زیارت عاشورہ بھی پڑھی جائے۔ جملہ مومنین کی دُعا کے بعد صاحبِ خانہ کے لئے دعا کی جائے۔

فضیلتِ جمعۃ المبارک

چند احادیث: آنخضرتؐ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن رات یعنی خداوند کریم کے چوبیس گھنٹے ہیں اور ہر ساعت میں چھ لاکھ بندے جہنّم سے آزاد ہوتے ہیں۔(مستدرک الوسائل جلد اول ص ۴۱۸)۔

موسیٰ ابن جعفرؑ سے روایت ہے کہ فرمایا آنخضورؐ نے **التهجير الى الجمعة حج الفقراء اُمّتی** میر اُمّت کے فقراء کا حج یہ ہے کہ جمعہ کے دن دھوپ کے وقت نماز کو جائیں۔(البحار جلد ۸۹ ص، ۱۹۷)۔

اور ایک حدیث میں آنخضورؐ سے مروی ہے الجمعۃ حج المساکین (ایضاً) ،ص ۲۵۵۔

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں، خدانے ہر چیز سے کسی کو منتخب فرمایا ہے۔ دنوں میں روز جمعہ کو منتخب کیا ہے۔(التہذیب جلد اول ،ص ۲۴۶)۔

آنخضرتؐ سے مروی ہے، خداوند کریم عین دوپہر کو جہنم کی آگ بھڑ کاتا ہے مگر جمعہ کے دن آگ ٹھنڈی کرتا ہے۔(البحار جلد ۸۹،ص ۲۱۳)۔

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں الخیر والشر یضاعف فی یوم الجمعۃ روز جمعہ خیر وشر کا وزن بڑھ جاتا ہے۔(مصباح المتہجدّ ،ص ۱۹۶)۔

تضاعف الحسنات يوم الجمعة جمعہ کے دن نیکیوں کا وزن بڑھ جاتا ہے (مسند احمد حنبل جلد ۳ ،ص ۴۳۰)

آنخضرتؐ فرماتے ہیں کہ جو روز جمعہ مجھ پر سو مرتبہ درود پڑھے خداوند کریم اس کی ساٹھ تمنائیں پوری کرے گا۔(کشف الاستار جلد اول ،ص ۲۹۴)۔

آنخضرتؐ ہی فرماتے ہیں ، جو روز جمعہ سو مرتبہ درود پڑھے جنّت میں اپنی جگہ دیکھے بغیر نہیں مرے گا ۔(الوسائل جلد ۳ ص ۶۶)۔

آنخضورؐ فرماتے ہیں ، شب و روز مجھ پر زیادہ درود بھیجا کرو۔ اس دن ایک درود پڑھنے والے کو خداوند کریم دس رحمتوں سے سرفراز کرتا ہے۔(المحاسن ،ص ۵۹)

صادقِ آلِ محمدؑ فرماتے ہیں، ہر جمعہ کو ناخن تراشنا، لبیں کترنا اور خطمی سے سر دھونا فقر سے دوری اور روزی میں وسعت کا سبب ہے۔ (البحار جلد ۸۹،ص ۳۷۸)۔

روز جمعہ ایسا کرنے والا ایک غلام کو آزاد کرانے والے کے مترادف ہے۔ (فروع کافی جلد سوم، ۳۶۸)۔

جس نے جمعہ کے دن اچھی طرح غسل کیا، اچھے کپڑے پہنے اور اللہ نے جو بھی عطا کیا ہے اپنے گھر والوں کا عطر یا تیل استعمال کیا پھر جمعہ کے لئے گیا اور دونوں میں فرق نہ کیا اللہ اس کے دو جمعوں کے درمیانی گناہ اور مزید تین دن کے گناہ بخش دے گا۔(الخصال جلد دوم،ص ۳۹۲)

جو شخص جمعہ کے دن مسواک کرتا نہاتا اور اگر عطر ہے تو اس سے معطّر ہوتا ہے اچھے کپڑے پہنتا ہے یہ عمل اس جمعہ سے آئندہ جمعہ تک کفّارہ ہوتا ہے۔

جمعہ کے دن کی دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الاَوَّلِ قَبْلَ الْاِنْشاءِ وَالْاِحْياءِ، وَالاَخِرِ بَعْدَ فَنَاءِ الاَشْياءِ، الْعَلِيمِ الَّذِی لَا يَنْسىٰ مَنْ ذَكَرَهُ، وَلا يَنْقُصُ مَنْ شَكَرَهُ، وَلا يَخِيبُ مَنْ دَعَاهُ، وَلا يَقْطَعُ رَجَاءَ مَنْ رَجَاهُ . اَللّٰهُمَّ إِنِّی أُشْهِدُکَ وَكَفٰی بِکَ شَهِيداً، وَأُشْهِدُ جَمِيعَ مَلائِكَتِکَ وَسُكَّانَ سَمٰواتِکَ وَحَمَلَةِ عَرْشِکَ، وَمَنْ بَعَثْتَ مِنْ أَنْبِيَائِکَ وَرُسُلِکَ، وَأَنْشَأْتَ مِنْ أَصْنَافِ خَلْقِکَ، أَنِّی أَشْهَدُ أَنَّکَ أَنْتَ اللّٰهُ لاَ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، وَحْدَکَ لاَ شَرِيکَ لَکَ وَلاعَدِيلَ، وَلاَ خُلْفَ لِقَوْلِکَ وَلا تَبْدِيلَ، وَأَنَّ مُحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَبْدُکَ وَرَسُولُکَ، أَدَّى مَا حَمَّلْتَهُ إِلَى الْعِبَادِ، وَجَاهَدَ فِی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَقَّ الْجِهَادِ وَأَنَّهُ بَشَّرَ بِمَا هُوَ حَقٌّ مِنَ الثَّوَابِ، وَأَنْذَرَ بِمَا هُوَ صِدْقٌ مِنَ الْعِقَابِ . اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنِی عَلىٰ دِينِکَ مَا أَحْيَيْتَنِی، وَلا تُزِغْ قَلْبِی بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِی، وَهَبْ لِی مِنْ لَدُنْکَ رَحْمَةً إِنَّکَ أَنْتَ الْوَهَّابُ. صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، وَاجْعَلْنِی مِنْ أَتْبَاعِهِ وَشِيعَتِهِ وَاحْشُرْنِی فِی زُمْرَتِهِ وَوَفِّقْنِی لاَدَاءِ فَرْضِ الْجُمُعَاتِ، وَمَا أَوْجَبْتَ عَلَیَّ فِيها مِنَا لطَّاعَاتِ، وَقَسَمْتَ لاَهْلِهَا مِنَ الْعَطَاءِ فِی يَوْمِ الْجَزَاءِ، إِنَّکَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ.

نمازِ جمعہ

اس کا وقت ابتداء ظہر سے لے اس وقت تک رہتا ہے کہ شاخص کا سایہ خود شاخص کے برابر ہوجائے۔ اگر اس مدت میں یہ نماز ادا نہ کی جائے تو پھر نماز ظہر پڑھنی ہوگی۔ جمعہ کا قیام جب ہوجائے تو اس میں شرکت کرنا واجب ہے۔ جمعہ کی نماز دو رکعت ہے۔ پہلی رکعت میں بعد سورۂ حمد، سورۂ جمعہ اس کے بعد قنوت پھر رکوع و سجود۔ دوسری رکعت میں بعد سورۂ حمد سورۂ منافقون اور رکوع، بعدِ رکوع قنوت پھر سجود اور تشہد و سلام ک از کم پیش نماز کو ملا کر پانچ آدمی جمعہ کے قیام ک لئے ہوں۔ نمازِ جمعہ سے قبل دو خطبے پیش امام پڑھے اور اس میں شرط ہے کہ دونوں خطبے کھڑے ہوکر پڑھے جائیں۔ ایک خطبہ کے بعد امام تھوڑی دیر کے لئے بیٹھ جائے پھر دوسرا خطبہ شروع کرے۔

نمازِ جمعہ میں حاضر ہونے کے وجوب کے شرائط

اگر نماز جمعہ باشرائط منعقد ہوئی ہو تو اس میں حاضر ہونا واجب ہے۔ چند اصناف پر اس میں شرکت کرنا واجب نہیں ہے۔ عورت، غلام، مسافر، آزادی مریض، اندھا اور ضعیف العمر یا بوڑھا نماز جمعہ دو فرسخ کے فاصلے سے دور قائم نہ ہو۔ جو دو فرسخ کے فاصلے پر رہتا ہو بنا بر احتیاط اس کے لئے حاضر ہونا واجب ہے۔

چند روایات: محمد بن مسلم نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ فرمایا آپؑ نے جمعہ اس شخص پر واجب ہے جو دو فرسخ کے فاصلے پر رہتا ہو۔ یہی روایت امام جعفر صادقؑ سے بھی مروی ہے۔ (الوسائل جلد ۶، ص ۱۱۔ التہذیب جلد ۳، ص ۲۳۔ بحارالانوار جلد ۸۹، ۲۵۵)۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جمعہ کے دن لوگ اپنے گھروں اور العوالی (مدینے سے آٹھ میل دور) سے غبار میں آتے تھے۔ ان پر غبار پڑا ہوتا تھا۔

زہری کہتے ہیں کہ لوگ ذوالحلیفہ سے آکر رسولؐ اللہ کے ساتھ نماز جمعہ پڑھتے تھے۔ ذوالحلیفہ مدینے سے چھ میل دور ہے۔ (صحیح مسلم جلد ۳، ص ۳۔ بخاری جلد ۲، ص ۷۔ کنزالعمال جلد ۷، ص ۵۱۹)۔

یہ تھے اس کے وجوب پر دلائل اور جو اِن سے اغماضِ بصر کرے وہ درج ذیل حدیث پر غور کرے۔

من ترک ثلاث جمعات متوالیات بغیر عذر فھو منافق (من یا یحضر الفقیہ)
جو بغیر عذر کے تین جمعہ متواتر ترک کرے وہ منافق ہے اور منافق کا حکم قرآن مجید میں کیا ہے صرف ایک آیت ملاحظہ فرمائیں۔

سورۃ النساء آیت ۱۴۵ **اِنّ المنافقین فی الدّرک الاسفل من النّار** ......الخ۔ اس میں تو شک ہی نہیں ہے کہ منافقین جہنّم کے سب نچلے طبقے میں ہوں گے۔

اس کے علاوہ قرآن مجید میں ۳۲ مرتبہ منافقین کا ذکر اس انداز سے کیا گیا ہے کہ ہر ہر آیت میں سخت ترین عذاب وعقاب کا وعدہ ہے۔

قابلِ غور حدیث: حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ فرمایا آپؐ نے، اگر عورت اور غلام جمعہ کے وقت آجائیں تو ان کی نماز جمعہ ظہر کے بدلے کافی ہے۔

روایت نقل کی گئی ہے ۔ اور عورت، غلام، مسافر کو جمعہ کی حاضری سے معاف کردیا ہے لیکن اگر وہ حاضر ہوجائیں تو ان پر سابقہ فرض ہی عاید ہوجاتا ہے اسی وجہ سے ان کی نمازِ جمعہ ظہر کے بجائے کافی ہے۔(الوسائل جلد ۵ ،ص ۳۴۔تہذیب جلد ۳،ص ۲۲۔المستدرک جلد ۱،ص ۲۱۰)

تاریخہائے سعد ونحس (قمری)

پہلی: اسی تاریخ حضرت آدمؑ پیدا ہوئے ۔طلبِ حاجات، سفر، خرید وفروخت، طلبِ علم، خواستگاریِ زن، تقربِ حکام کے لئے یہ تاریخ اچھی ہے۔ کوئی گم ہوجائے تو آٹھ روز میں واپس آجائے گا۔ کوئی بیمار پڑے تو جلد شفا ہوگی۔ مولود بابرکت ہوگا۔

دوسری: اسی تاریخ کو حضرت حوا پیدا ہوئیں۔ شادی بیاہ کے لئے مناسب تاریخ ہے مکان یا زمین خریدنے ، کاروبار شروع کرنے اور طلب حاجات کے لئے اچھی ہے۔ اس روز کا مولود نیک صالح ہوگا۔

تیسری: آدم وحوّا کوزمین پر اُتارا گیا۔اس دن کا بھاگا ہوا واپس آجائے گا۔ بیمار پڑنے والے کوتکلیف زیادہ اُٹھانا پڑے گی ۔اس لئے صدقہ دینا چاہئے اس دن کے مولود کی عمر دراز اور روزی فراخ ہوگی۔اس شب کے خواب کی تعبیر عموماً برعکس ہوگی۔

چوتھی:اس تاریخ کوحضرت ہابیل پیدا ہوئے ۔ یہ تاریخ کھیتی باڑی کرنے، عمارت بنانے ، جانورخریدنے، شکار کرنے کے لئے خوب ہے۔سفرشروع کرنے میں خطرہ پیش آسکتا ہے اس لئے سفر نہ کریں۔اس تاریخ کا مولود شائستہ ومبارک ہوگا اس شب کا خواب صحیح ہے۔

پانچویں:اس تاریخ کوقابیل پیدا ہوا اوراسی تاریخ کواس نے ہابیل کوقتل کردیا چھوٹی قسم کھانے والا سزا پائے گا۔ ہرمعاملہ میں احتیاط لازم ہے۔مولود نیک ہوگا۔خواب کی تعبیر ملنے میں دیر ہوگی۔

چھٹی: یہ تاریخ حاجات کے برآنے کے لئے شائستہ ہے اورسفر کے لئے خواہ برّی ہو یا بحری یا ہوائی مبارک ہے۔مولود نیک نصیب اورآفات سے محفوظ ہوگا۔شکار اور طلبِ معاش کیلئے بھی یہ تاریخ اچھی ہے۔اس شب کا خواب سچا ہوتا ہے لیکن تعبیر ایک دوروز بعد ملتی ہے۔

ساتویں:اس روز کسی فن کے سیکھنے کی ابتدا ہوتو اس میں کمال حاصل ہوتا ہے تعمیر مکان اورشادی کے لئے بھی بہت خوب ہے ۔مولود نیک نصیب اور کشادہ رزق ہوتا ہے ۔اِس شب کا خواب بھی صحیح ہے۔

آٹھویں:یہ تاریخ طلبِ حاجات اورخرید وفروخت کے لئے اچھی ہے ۔اگر حاکم کے پاس کسی حاجت کو لے جائے تو پوری ہو۔سفر مکروہ ہے۔مولود نیک اطوار ہوگا۔بیمار پڑنے والا سختی اُٹھائے گا اس لئے ردِّ بلا کے طور پرصدقہ دینا چاہئے۔

نویں: اس روز کسی کام کی ابتدا کرنا خوب ہے خصوصاً زراعت کرنا، درخت لگانا اورسفر کرنا بہت اچھا ہے ۔مقدمہ ہوتو مخالف پرغلبہ حاصل ہوگا ۔مولود نیک نصیب ہوگا۔ بیمار کے لئے سختی ہے۔خواب کی تعبیر برعکس ہے۔

دسویں:خرید وفروخت اورسفر کے لئے خوب ہے ۔اس تاریخ کوحضرت نوحؑ پیدا ہوئے

مولود کی عمر طویل ہوگی۔ بیمار کے لئے سختی ہے صدقہ دے۔ بوڑھا وصیّت کرے زراعت اور تجارت کے لئے خوب ہے۔ خواب جھوٹا ہوتا ہے یا اس کی تعبیر بیس روز میں ظاہر ہوتی ہے۔

گیارہویں: اس تاریخ کو حضرت شیثؑ پیدا ہوئے۔ یہ تاریخ خرید وفروخت کے لئے اچھی ہے بادشاہ یا حاکم کے سامنے جانے کے لئے ٹھیک ہے۔ گمشدہ مل جائے گا۔ بیمار جلدی اچھّا ہوگا۔ مولود نیک ہوگا۔ شب کا خواب صحیح ہے مگر تعبیر میں تارخیر ہوگی۔

بارہویں: شادی کے رشتے کے لئے جانے اور دومکان کھولنے، بحری سفر کے لئے یہ تاریخ اچھی ہے۔ بیمار کے شفایاب ہونے کی اُمّید ہے۔ مولود کی عمر دراز ہوگی۔ بھاگا ہوا ہاتھ آئے گا۔ اس شب کا خواب بھی صحیح ہوگا لیکن تعبیر میں تاخیر ہوگی۔

تیرہویں: اس تاریخ کو لڑائی جھگڑا کرنے یا مقدمہ حاکم کے پاس لے جانے، سر کے بال کٹوانے اور سر میں تیل لگوانے سے پرہیز کریں۔ نقصان کا اندیشہ ہے۔ گُم شدہ کے حصول کی اُمیّد کم ہے۔ بیماری میں شدّت کا امکان ہے۔ صدقہ دینا چاہئے۔ مولود کی عمر تمام طویل نہیں ہوگی۔ اس شب کا خواب جھوٹا ہوگا یا اس خواب کی تعبیر نوروز کو ظاہر ہوگی۔

چودہویں: اس تاریخ کو طلب علم، خرید وفروخت اور سفر کرنا خوب ہے۔ بیمار صحت پائے گا۔ گُم شدہ ملے گا۔ مولود ظالم ہوگا۔ اِس رات کو جو خواب دیکھے اس کا اثر ۳۶ یا ۴۰ روز بعد ظاہر ہوگا۔ ایک روایت کے مطابق خواب سچّا نہیں ہوگا۔

پندرہویں: یہ تاریخ قرض لینے یا دینے کیلئے بد ہے۔ بیمار کو جلد صحت ہوگی۔ بھاگا ہوا جلد واپس ہوگا۔ مولود یا تو کم گو یا گونگا ہوگا یعنی اس کی زبان میں کوئی نقص ہوگا خواب کی تعبیر تین روز بعد ظاہر ہوگی۔

سولہویں: یہ تاریخ نحس ہے، کسی کام کے لئے مناسب نہیں۔ سفر میں سخت خطرہ اور نقصان کا امکان ہے۔ پیش از زوال جو مولود ہوگا دیوانہ ہوسکتا ہے بعد از زوال کا مولود بخیر رہے گا۔

سترہویں: مقدمہ اور قرض لینے دینے سے اس تاریخ کو پرہیز مناسب ہے طلبِ حاجت کے لئے بھی یہ تاریخ ناخوشگوار ہے۔ اس شب کا خواب سچا ہوگا۔ لیکن تعبیر میں تاخیر ہوگی۔ مولود

نیک ہوگا۔

اٹھارہویں: یہ تاریخ تجارت، خرید و فروخت زراعت اور سفر کے لئے بہتر ہے۔ قرض دیا جائے تو وصول ہوگا۔ بیمار کو صحت ہوگی شب کے خواب کی تعبیر برعکس۔

اُنیسویں: اس تاریخ حضرت اسحٰق پیدا ہوئے۔ یہ تاریخ سفر، طلب رزق، اور حصول علم کے لئے بہتر ہے۔ گم شدہ کی بازیابی ہوگی۔ مولود توفیقِ خیر پائے گا اور نیک ہوگا۔

بیسویں: یہ تاریخ حاجات کے برآنے کے لئے خوب ہے۔ بھاگے ہوئے شخص کا ہاتھ آنا مشکل ہوجائے گا۔ اگر کوئی راہ بھٹک جائے تو ہلاکت کا خطرہ ہے۔ بیماری شدت پکڑ سکتی ہے صدقہ دینا چاہیے مولود بھی سختی میں رہے گا اس شب کا خواب صحیح اور مؤثر ہے۔

اکیسویں: یہ تاریخ نحس اکبر ہے اس میں سفر میں خطرہ ہے حاکم کے سامنے بھی نہ جائے اور نہ طلب حاجت کرے مولود کے لئے بھی سختی اور پریشانی ہے۔ صدقہ دینا چاہیئے تاکہ ردِّ بلا ہو۔ اس شب کا خواب بھی جھوٹا ہوتا ہے۔

بائیسویں: یہ تاریخ حاجات کی تکمیل کے لئے خوب ہے خرید و فروخت کے لئے بھی اچھی ہے بیمار شفا پائے گا مسافر بخیریت رہے گا اور وطن واپس آئے گا۔ مولود نیک ہوگا۔ اس شب کا خواب سچا ہے اور اس کی نیک تعبیر ظاہر ہوگی۔

تیئیسویں: اس تاریخ کو حضرت یوسفؑ پیدا ہوئے۔ طلبِ حاجات، خواستگاری زن اور تجارت کے لئے خوب ہے۔ سفر وسیلۂ ظفر ہوگا۔ مولود نیکوکار ہوگا اس شب کو جو خواب نظر آئے اس کی تعبیر برعکس ہوگی۔

چوبیسویں: اس تاریخ کو فرعون پیدا، ہوا نحسِ اکبر ہے۔ مولود پر سختی رہے گی، صدقہ دینا ضروری ہے اس تاریخ کو جو کام شروع کیا جائے گا وہ پورا نہیں ہوگا۔ خرابی اور نقصان ہوگا اِس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہوگی۔

پچیسویں: اس تاریخ کو نحوست کا اثر فرزندِ نومولود پر پڑتا ہے۔ دعا اور صدقہ ضروری ہے اس شب کا خواب جھوٹا ہوگا۔ بیماری ہوطویل ہونے کا امکان ہے اس لئے بیمار کا صدقہ دینا

ضروری ہے۔

چھبیسویں: اس تاریخ کو ترکِ سفر مناسب ہے شادی کے لئے بھی بد ہے۔اس تاریخ کی شادی میں خرابی کا امکان ہوتا ہے بیمار ہو تو سختی جھیلے گا۔ صدقہ ضروری ہے۔ البتہ مولود اس تاریخ کا طویل عمر پائے گا۔خواب کی تعبیر اُلٹ ہوگی۔

ستائیسویں: یہ تاریخ ہر کام کے لئے خوب ہے سفر کے لئے بہت اچھی ہے مولود نیک نصیب ہوگا اور عمرِ طبعی کو پہونچے گا۔عوام میں ہر دلعزیز ہوگا اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہوگی۔

اٹھائیسویں: سفر کے لئے یہ نیک تاریخ ہے لیکن صدقہ ضروری ہے۔ اس روز حضرت یعقوبؑ پیدا ہوئے۔مولود مبتلائے غم رہے گا۔ اس شب کے خواب کی تعبیر اسی روز ظاہر ہو جاتی ہے اور بعض روایات کے مطابق، برعکس ہوگی۔

اُنتیسویں: سفر کے لئے یہ تاریخ مکروہ ہے اگر انتہائی ضروری سفر ہے تو صدقہ دیکر روانہ ہونا چاہئے۔مولود اس تاریخ کا بُردبار ہوگا۔اس تاریخ کو وصیت نامہ لکھنا اور دوستوں کی ملاقات کو جانا مناسب ہے۔

تیسویں: سفر کے لئے یہ تاریخ مکروہ ہے اگر ناگزیر ہو تو بغیر صدقہ دیئے نہ جائے۔ خرید و فروخت اور نکاح کے لئے خوب ہے۔اس روز کا مولود بردبار اور صاحبِ اقبال ہوگا۔گمشدہ چیز مل جائے گی۔قرض دیا جائے تو وصول ہو جائے گا۔اس شب کا خواب صحیح اور مؤثر ہوگا۔

ایک ہی نظر میں سعد اور نحس اکبر و نحس اصغر تاریخیں

مہینہ	سعد	نحس اکبر	نحس اصغر
محرم الحرام میانہ ۱۷،۲۰	٦_۲_۴_٦_۹_۱۲_ ۱۵_۱۸_۱۹_ ۲٦۱۴_تا ۳۰	۱۰_۱۱_۱۴_ ۲۲_	۳_۵_۱۳_۱٦_۲۱_ ۲۴_۲۵_
صفر المظفر	۲_۴_٦ تا۹_۱۱_۱۲_۱۴ ۱۵_۱۸_۱۹_۲۲_۲۳_ ۲٦_۲۷_۲۹_۳۰	۱_۱۰_۲۰	۳_۵_۱۳_۱٦_۱۷ ۲۱_۲۴_۲۵_۲۸

ربیع الاول	۱ـ۶ـ۷ـ۹ـ۱۱ـ۱۲ـ۱۴ ۱۵ـ۱۸ـ۱۹ـ۲۲ـ۲۳ ۲۷ـ۲۸ـ۲۹ـ۳۰	۴ـ۱۱ـ۲۸	۳ـ۵ـ۱۳ـ۱۶ـ۲۱ ۲۴ـ۲۵ـ۲۶
ربیع الثانی	۲ـ۴ـ۶ تا۱۰ـ۱۲ـ۱۴ ۱۵ـ۱۸ـ۱۹ـ۲۲ـ۲۳ـ ۲۶ـ۲۷ـ۲۹ـ۳۰	۱ـ۱۱ـ۲۸	۳ـ۵ـ۱۳ـ۱۶ـ۲۱ ۲۴ـ۲۵
جمادی الاوّل میانہ ۱۷ـ۲۰	۱ـ۲ـ۶ـ تا۹ـ۱۲ـ۱۴ـ۱۵ ۱۸ـ۱۹ـ۲۰ـ۲۲ـ۲۳ ۲۶ـ۲۷ـ۲۸ـ۲۹ـ۳۰	۱۰ـ۱۱ـ۲۸	۳ـ۵ـ۱۳ـ۱۶ـ۲۱ ۲۴ـ۲۵
جمادی الثانی میانہ ۱۷	۲ـ۴ـ۶ تا۱۰ـ۱۴ـ۱۵ ۱۸ـ۱۹ـ۲۰ـ۲۲ـ۲۳ ۲۶ـ۲۸ـ۲۹ـ۳۰	۱۱ـ۱۲	۱ـ۳ـ۵ـ۱۰ـ۱۶ـ۲۱ ۲۴ـ۲۵
رجب المرجب میانہ ۱۷ـ۲۰	۱ـ۲ـ۴ـ۶ـ۵ـ۷ـ۸ ۹ـ۱۰ـ۱۳ـ۱۴ـ۱۸ـ۱۹ ۲۲ـ۲۴ـ۲۶ـ۲۷ـ۲۸ ۲۹ـ۳۰	۱۱ـ۱۲	۳ـ۵ـ۱۵ـ۱۶ ۲۱ـ۲۳ـ۲۵ـ
شعبان المعظم میانہ ۱۷	۱ تا۴ـ۶ تا۱۲ـ۱۵ـ۱۸ ۱۹ـ۲۲ـ۲۳ـ۲۷ـ۲۸ ۲۹ـ۳۰	۱۴ـ۲۰ـ۲۴	۵ـ۱۳ـ۱۶ـ۲۱ ۲۴ـ۲۵
رمضان المبارک میانہ ۱۷	۱ـ۲ـ۴ـ۶ تا۱۲ـ۱۴ـ۱۵ ۱۸ـ۲۲ـ۲۳ـ۲۶ تا۳۰	۳ـ۲۰ـ۲۴	۵ـ۱۳ـ۱۶ـ۱۹ ۲۱ـ۲۵
شوال المکرّم میانہ ۱۷ـ۲۰	۱ـ۴ـ۷ـ۹ـ۱۲ـ۱۴ ۱۸ـ۱۹ـ۲۲ـ۲۳ـ ۲۶ تا۳۰	۲ـ۶ـ۸	۳ـ۵ـ۱۳ـ۱۵ـ۱۶ ۲۱ـ۲۴ـ۲۵

ذیقعدہ الحرام میانہ ۱۷۔۲۰	۱۔۲۔۴۔۷۔۸۔۹۔۱۱ ۱۲۔۱۴۔۱۵۔۱۸۔۱۹۔۲۲ ۲۳۔۲۵۔۲۶۔۲۷۔۲۹	۶۔۱۰۔۲۸	۳۔۵۔۱۳۔۱۶۔۲۱ ۲۴۔۳۰
ذی الحجۃ الحرام میانہ۔۱۷	۱۔۲۔۱۰۔۱۱۔۱۲۔۱۴۔۱۵ ۱۸۔۱۹۔۲۲۔۲۳۔۲۴ ۲۶۔۲۷۔۲۹۔۳۰	۸۔۲۰۔۲۸	۳۔۵۔۷۔۹۔۱۳۔۱۶ ۲۱۔۲۵

☆

قمری مہینوں کی تاریخیں اور تفصیلات

محرم الحرام			
۱	نیک	۲	نیک
۳	نحس	۴	نیک
۵	نحس	۶	نیک
۷	نیک	۸	نیک مگر سفر کے لئے بد
۹	نیک	۱۰	روزِ عاشورا
۱۱	نحس اکبر	۱۲	نیک
۱۳	نحس	۱۴	نحس اکبر
۱۵	نیک مگر قرض لینے کے لئے بد	۱۶	نحس
۱۷	میانہ۔قرض لینے کے لئے بد	۱۸	نیک
۱۹	نیک	۲۰	میانہ
۲۱	نحس	۲۲	نحس اکبر
۲۳	نیک	۲۴	نحس
۲۵	شہادت امام زین العابدینؑ	۲۶	نیک مگر نکاح اور سفر کیلئے بد

۲۷	نیک	۲۸	نیک، نکاح کے لئے بد
۲۹	نیک، نکاح کے لئے بد	۳۰	نیک، نکاح کے لئے بد

صفر المظفر

۱	نحس اکبر	۲	نیک
۳	نحس	۴	نیک مگر سفر کے لئے بد
۵	نحس	۶	نیک
۷	ولادت امام موسیٰ کاظمؑ	۸	نیک مگر سفر کے لئے بد
۹	نیک	۱۰	نحس اکبر
۱۱	نیک	۱۲	نیک
۱۳	نحس	۱۴	نیک
۱۵	نیک مگر قرض لینے کے لئے بد	۱۶	نحس
۱۷	شہادت امام رضاؑ	۱۸	نیک
۱۹	نیک	۲۰	روز اربعین
۲۱	نحس	۲۲	نیک
۲۳	نیک	۲۴	نحس
۲۵	نحس	۲۶	نیک مگر نکاح وسفر کے لئے بد
۲۷	نیک	۲۸	وفات آنحضرتؐ وامام حسنؑ
۲۹	نیک مگر نکاح کے لئے بد	۳۰	نیک مگر نکاح کے لئے بد

ماہِ ربیع الاول

۱	نیک	۲	نحس

۳	نحس	۴	نحس اکبر مگر تعمیر کیلئے نیک
۵	نحس	۶	نیک
۷	نیک برائے تعمیر مکان	۸	شہادت امام حسن عسکریؑ
۹	عید شُجاع	۱۰	نحس اکبر
۱۱	نیک	۱۲	نحس
۱۳	نحس	۱۴	نیک۔مرگِ یزید
۱۵	نیک مگر قرض لینے کے لئے بد	۱۶	نحس مگر تعمیر مکان کے لئے بد
۱۷	ولادتِ آنحضرتؐ وامام جعفر صادقؑ	۱۸	نیک
۱۹	نیک	۲۰	نحس اکبر مگر تعمیر مکان کے لئے نیک
۲۱	نحس	۲۲	نیک
۲۳	نیک	۲۴	نحس
۲۵	نحس	۲۶	وفاتِ حضرت ابو طالبؑ
۲۷	نیک	۲۸	نیک مگر نکاح کے لئے بد
۲۹	نیک	۳۰	نیک
ماہِ ربیع الثانی			
۱	نحس اکبر	۲	نیک مگر تعمیر مکان کے لئے بد
۳	نحس	۴	نیک برائے مکان، بد برائے سفر
۵	نحس	۶	نیک
۷	نیک برائے تعمیر مکان	۸	نیک مگر سفر کے لئے بد
۹	نیک	۱۰	نیک، ولادت امام حسن عسکریؑ

۱۱	نحس اکبر	۱۲	نیک
۱۳	نحس	۱۴	نیک
۱۵	نیک مگر قرض لینے کے لئے بد	۱۶	نحس مگر تعمیر کے لئے نیک
۱۷	میانہ مگر قرض لینے کے لئے بد	۱۸	نیک
۱۹	نیک	۲۰	میانہ مگر تعمیر مکان کیلئے نیک
۲۱	نحس	۲۲	نیک
۲۳	نیک	۲۴	نحس
۲۵	نحس	۲۶	نیک مگر نکاح وسفر کے لئے بد
۲۷	نیک	۲۸	نحس اکبر
۲۹	نیک مگر نکاح کے لئے بد	۳۰	نیک مگر نکاح کے لئے بد

ماہِ جمادی الاوّل

۱	نیک	۲	نیک
۳	نحس	۴	نیک برائے تعمیر مکان، بد برائے سفر
۵	نحس	۶	نیک
۷	نیک	۸	نیک مگر سفر کے لئے بد
۹	نیک	۱۰	نیک، فتح جنگِ جمل
۱۱	نحس اکبر	۱۲	نحس اکبر
۱۳	نحس	۱۴	نیک
۱۵	نیک بروایتے علی ابن الحسینؑ کی ولادت	۱۶	نحس مگر تعمیر مکان کے لئے بد
۱۷	میانہ مگر قرض لینے کے لئے بد	۱۸	نیک

۱۹	نیک	۲۰	نیک
۲۱	نحس	۲۲	نیک
۲۳	نیک	۲۴	نحس
۲۵	نحس	۲۶	نیک مگر نکاح وسفر کیلئے بد
۲۷	نیک	۲۸	نیک مگر نکاح کیلئے بد
۲۹	نیک مگر نکاح کے لئے بد	۳۰	نیک مگر نکاح کے لئے بد
ماہِ رجب المرجب			
۱	نیک، ولادت امام محمد باقر	۲	نیک برائے تعمیر مکان
۳	نحس، شہادت امام علی نقیؑ	۴	نیک برائے تعمیر مکان، بد برائے سفر
۵	نیک، ولادت امام علی نقیؑ	۶	نیک
۷	نیک برائے تعمیر مکان	۸	نیک، سفر کے لئے بد
۹	نیک	۱۰	نیک، ولادت امام محمد تقیٰ
۱۱	نحس اکبر	۱۲	نحس
۱۳	نیک، ولادت حضرت علیؑ	۱۴	نیک
۱۵	نحس، شہادت امام جعفر صادقؑ	۱۶	نحس
۱۷	میانہ، قرض کے لئے بد	۱۸	نیک
۱۹	نیک	۲۰	میانہ، نیک برائے تعمیر مکان
۲۱	نحس	۲۲	مرگِ یزید
۲۳	روزِ غم، امام حسنؑ زخمی ہوئے	۲۴	نیک، فتح خیبر
۲۵	نحس، شہادت امام موسیٰ کاظمؑ	۲۶	نیک مگر نکاح وسفر کے لئے بد

۲۷	عید مبعث وشبِ معراج	۲۸	نیک مگر نکاح کے لئے بد
۲۹	نیک مگر نکاح کے لئے بد	۳۰	نیک مگر نکاح کے لئے بد
ماہ شعبان المعظم			
۱	نیک	۲	نیک
۳	نیک، ولادت امام حسینؑ	۴	نیک برائے تعمیر مکان، بد برائے سفر
۵	نحس	۶	نیک
۷	نیک	۸	نیک، بد برائے سفر
۹	نیک	۱۰	نیک
۱۱	نیک	۱۲	نیک
۱۳	نحس	۱۴	نحس اکبر
۱۵	نیک، ولادت امام عصرؑ	۱۶	نحس
۱۷	میانہ، قرض لینے کے لئے بد	۱۸	نیک
۱۹	نیک	۲۰	نحس اکبر، نیک برائے تعمیر مکان
۲۱	نحس	۲۲	نیک
۲۳	نیک	۲۴	نیک
۲۵	نحس	۲۶	نحس اکبر
۲۷	نیک	۲۸	نیک مگر نکاح کے لئے بد
۲۹	نیک مگر نکاح کے لئے بد	۳۰	نیک مگر نکاح کیلئے بد
ماہِ رمضان المبارک			
۱	نیک	۲	نیک

۳	نحس اکبر	۴	نیک برائے تعمیر مکان، بدسفر کیلئے
۵	نحس	۶	نیک
۷	نیک	۸	نیک
۹	نیک	۱۰	نیک
۱۱	نیک	۱۲	نیک
۱۳	نحس	۱۴	نیک
۱۵	نیک، ولادت امام حسنؑ	۱۶	نحس
۱۷	میانہ، قرض لینے کے لئے بد	۱۸	نیک
۱۹	روزِغم، حضرت علیؑ زخمی ہوئے	۲۰	نحس اکبر
۲۱	شہادتِ حضرت علیؑ	۲۲	نیک
۲۳	نیک	۲۴	نحس اکبر
۲۵	نحس	۲۶	نیک، سفر کے لئے بد
۲۷	نیک	۲۸	نیک مگر نکاح کے لئے بد
۲۹	نیک مگر نکاح کے لئے بد	۳۰	نیک مگر نکاح کے لئے بد
ماہِ شوال المکرم			
۱	نیک، عیدالفطر	۲	نحس اکبر، نیک برائے تعمیر مکان
۳	نحس	۴	نیک برائے تعمیر مکان، بد برائے سفر
۵	نحس	۶	نحس اکبر
۷	نیک	۸	نحس اکبر، یوم غم جنّت البقیع
۹	نیک	۱۰	نیک

۱۱	نیک	۱۲	نیک
۱۳	نحس	۱۴	نیک
۱۵	بروایتے شہادتِ امام جعفر صادقؑ	۱۶	نحس
۱۷	میانہ	۱۸	نیک
۱۹	نیک	۲۰	میانہ
۲۱	نیک	۲۲	نیک
۲۳	نیک	۲۴	نحس
۲۵	نحس	۲۶	نیک مگر نکاح وسفر کیلئے بد
۲۷	نیک	۲۸	نیک مگر نکاح وسفر کے لئے بد
۲۹	نیک مگر نکاح وسفر کے لئے بد	۳۰	نیک مگر نکاح وسفر کے لئے بد

ماہ ذی قعدہ الحرام

۱	نیک	۲	نیک
۳	نحس	۴	نیک برائے تعمیر مکان، بد برائے سفر
۵	نحس	۶	نیک
۷	نیک	۸	نیک مگر سفر کیلئے بد
۹	نیک	۱۰	نحس اکبر
۱۱	نیک، ولادت حضرت امام رضاؑ	۱۲	نیک
۱۳	نحس	۱۴	نیک
۱۵	نیک مگر بد برائے قرض	۱۶	نحس مگر نیک برائے تعمیر مکان
۱۷	میانہ	۱۸	نیک

۱۹	نیک	۲۰	میانہ، نیک برائے تعمیر مکان
۲۱	نحس	۲۲	نیک
۲۳	نیک	۲۴	نحس
۲۵	وحوادلارض، ولادت حضرت ابراہیمؑ	۲۶	نیک مگر نکاح وسفر کے لئے بد
۲۷	نیک	۲۸	نحس اکبر
۲۹	شہادت امام محمد تقیؑ	۳۰	نیک مگر بد برائے نکاح
	ماہ ذی الحجۃ الحرام		
۱	نیک	۲	نیک
۳	نحس	۴	نیک، سفر کیلئے بد
۵	نحس	۶	نیک
۷	شہادت امام محمد باقرؑ	۸	نحس اکبر
۹	شہادت حضرت مسلمؑ	۱۰	عید الضحیٰ
۱۱	نیک	۱۲	نیک
۱۳	نحس	۱۴	نیک
۱۵	نیک	۱۶	نحس مگر نیک برائے تعمیر مکان
۱۷	میانہ، بد برائے قرض	۱۸	عید غدیر
۱۹	نیک	۲۰	نحس مگر نیک برائے تعمیر مکان
۲۱	نحس	۲۲	نیک
۲۳	نیک	۲۴	عید مباہلہ
۲۵	نحس	۲۶	نیک مگر نکاح وسفر کیلئے بد

۲۷	نیک	۲۸	نحس اکبر
۲۹	نیک مگر نکاح کے لئے بد	۳۰	نیک مگر نکاح کے لئے بد

☆

تاریخہائے ولادت وشہادت (قمری وعیسوی) چہاردہ معصومینؑ

اسمائے گرامی	تاریخ ولادت سن ہجری معہ دن	تاریخ ولادت شمسی عیسوی معہ دن	تاریخ شہادت سن ہجری معہ دن	تاریخ شہادت سن عیسوی معہ دن	جائے ولادت	مدفن
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۱۷ربیع الاول ۵۴ق ھ جمعہ	۱۱مئی ۵۷۰ء جمعہ	۲۸ صفر ۱۱ ھ شنبہ	۲۶مئی ۶۳۲ء شنبہ	مکّہ معظّمہ	مدینۂ طیّبہ
حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام	۲ جمادی الثانی ۹ق جمعہ	۱۸اپریل ۲۱۴ء جمعہ	۲۰جمادی الثانی ۱۱ھ دوشنبہ	۱۷اگست ۲۶۳ء دوشنبہ	مکّہ معظّمہ	جنّت البقیع مدینہ
حضرت علی مرتضیٰ علیہ السّلام	۱۳رجب ۲۴ق ھ جمعہ	۱۱/اکتوبر ۵۹۹ء جمعہ	۲۱رمضان ۴۰ھ جمعرات	۳۱جنوری ۶۶۱ء جمعرات	اندرون خانۂ کعبہ	نجف اشرف عراق
حضرت امام حسن علیہ السّلام	۱۵رمضان ۳ھ جمعرات	۳ مارچ ۲۶۵ء جمعرات	۲۸صفر ۵۰ھ سہ شبہ	۲۹ مارچ ۶۷۰ء سہ شنبہ	مدینہ منورہ	جنّت البقیع مدینہ
حضرت امام حسین علیہ السّلام	۳ شعبان ۴ھ سہ شنبہ	۱۰ جنوری ۶۲۶ء سہ شنبہ	۱۰محرم ۶۱ھ سہ شنبہ	۱۲اکتوبر ۶۸۰ سہ شنبہ	مدینہ منوّرہ	کربلائے معلیٰ عراق
حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام	۱۵جمادی الاول ۳۸ھ جمعرات	۱۲۱ اکتوبر ۶۵۸ھ جمعرات	۲۵محرم ۹۵ھ جمعہ	۲۴اکتوبر ۷۱۳ء جمعہ	مدینہ منورہ	جنّت البقیع مدینہ

حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام	یکم رجب ۵۷ھ شنبہ	۱۲ مئی ۶۷۷ء شنبہ	۷ ذی الحجہ ۱۱۴ھ سہ شنبہ	۲۱ جنوری ۷۳۳ء سہ شنبہ	مدینہ منوّرہ	جنّت البقیع مدینہ
حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام	۱۷ ربیع الاول ۸۳ھ جمعرات	۲۴ اپریل ۷۰۲ء جمعرات	۱۵ شوال ۱۴۸ھ سہ شنبہ	۷ دسمبر ۷۶۵ء سہ شنبہ	مدینہ منوّر	جنّت البقیع مدینہ
حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام	۷ صفر ۱۲۸ھ شنبہ	۱۰ نومبر ۷۴۵ء شنبہ	۲۵ رجب ۱۸۳ھ شنبہ	۴ ستمبر ۸۱۹ھ شنبہ	ابواء مابین مکہ ومدینہ	کاظمین عراق
حضرت امام علی رضا علیہ السّلام	۱۱ ذی قعدہ ۱۴۸ھ شنبہ	یکم جنوری ۷۶۶ء شنبہ	۲۳ ذیقعدہ ۲۰۳ھ یک شنبہ	۲۶ مئی ۸۱۹ء یک شنبہ	مدینہ منوّر	مشہد مقدس خراسان ایران
حضرت امام محمد تقی علیہ السّلام	۱۰ رجب ۱۹۵ھ سہ شنبہ	۱۲ اپریل ۸۱۱ء سہ شنبہ	۲۹ ذیقعدہ ۲۲۰ھ چہار شنبہ	۲۸ نومبر ۸۳ء چہار شنبہ	مدینہ منوّر	کاظمین عراق
حضرت امام علی نقی علیہ السّلام	۵ رجب ۲۱۴ھ سہ شنبہ	۱۲ ستمبر ۸۲۹ء سہ شنبہ	۳ رجب ۲۵۴ھ یک شنبہ	یکم جولائی ۸۶۸ء یک شنبہ	حوالی مدینہ منور	سرمن رائے عراق
حضرت امام حسن عسکری علیہ السّلام	۱۰ ربیع الثانی ۲۳۲ھ جمعرات	۶ دسمبر ۸۴۶ء جمعرات	۸ ربیع الاول ۲۶۰ھ جمعرات	۴ جنوری ۸۷۴ء جمعرات	مدینہ منوّرہ	سرمن رائے عراق
حضرت امام محمد مہدی عجّل اللہ تعالیٰ فرجہ	۱۵ شعبان ۲۵۵ھ یا ۲۶۶ھ	یکم اگست ۸۶۹ھ یا جولائی ۸۷۰ھ	بحکم خدا زندہ ہیں	بحکم خدا ظہور فرمائیں گے	سرمن رائے عراق	زندہ ہیں بحکمِ خدا

☆

خواب نامہَ

انسان اکثر و بیشتر نیند میں خواب دیکھتا ہے اورپھر بیدار ہوکر اس کی تعبیر جاننے کیلئے دوسرے سے خواب بیان کرتا رہتا ہے لیکن تسلّی نہیں ہوتی۔ درج ذیل نقشے میں آپ خود اپنے خواب کی تعبیر معلوم کر سکتے ہیں۔

اوّل ماہ	صحت ندارد	۲	تعبیر برعکس نکلے گی
۳	صحت اچھی رہیگی	۴	تعبیر اچھی نکلے گی
۵	ایضاً	۶	ایضاً
۷	ایضاً	۸	ایضاً
۹	تعبیر برعکس نکلے گی	۱۰	صحت خراب رہے گی
۱۱	تعبیر صحیح نکلے گی	۱۲	ایضاً
۱۳	صحت کے لئے بُرا ہے	۱۴	تعبیر برعکس نکلے گی
۱۵	ایضاً	۱۶	تعبیر صحیح نکلے گی
۱۷	ایضاً	۱۸	تعبیر برعکس نکلے گی
۱۹	ایضاً	۲۰	تعبیر صحیح نکلے گی
۲۱	صحت کے لئے بُرا ہے	۲۲	تعبیر صحیح نکلے گی
۲۳	صحت کے لئے بُرا ہے۔	۲۴	بہت ہی اچھا نکلے گا۔
۲۵	صحت کیلئے بُرا ہے۔	۲۶	تعبیر برعکس نکلے گی
۲۷	ایضاً	۲۸	ایضاً
۲۹	صحت کے لئے بُرا ہے	۳۰	تعبیر صحیح نکلے گی۔

پیمائشِ مکان

مکان کے چاروں اطراف کو گز سے پیمائش کر کے کل رقبہ کو جمع کرنا پھر کل رقبہ سے ایک عدد چھوڑ دینا اسکے بعد باقی کو آٹھ آٹھ میں تقسیم کرنا پھر جو بچے اس عدد کے مطابق عمل کریں۔ درج ذیل اعداد کو دیکھ کر رقبہ کے خیر و شر کا اندازہ کریں۔

(۱) اگر تقسیم کے بعد ایک بچ گیا تو خوب (۲) بیم مرگ (۳) دولت (۴) جنگ و جدل (۵) عذاب وخلل (۶) عذاب وخلل (۷) مال ومنال (۸) فقر و فاقہ۔

کس دن مکان کی بنیادیں کھڑی کی جائیں:

جمعہ......بد ،	یکشنبہ......خوب تر ،	سہ شنبہ......خوب ،
شنبہ......بد ،	دوشنبہ......بدتر ،	چہارشنبہ......بد
پنجشنبہ......میانہ۔		

احکامِ حجامت و ناخن تراشیدن

مہینے کے ایام میں حجامت کرنا اور ناخن تراشا مختلف اسباب کے سبب کا نتیجہ ہے۔

اوّل ماہ	باعثِ کوتاہی عمر	۱۵اور۱۶	حُزن وغم
۲۔	حاجت روائی کا ذریعہ	۱۷۔	میزان
۳۔	ضعف دماغ	۱۸۔	باعثِ ملال
۴۔	غم واندوہ	۱۹۔	غنی ہوجانے کا سبب
۵۔	باعثِ سرور	۲۰۔	بلیّات سے محفوظ
۶۔	سببِ بلاہا	۲۱۔	بُزرگوں سے حصول دولت
۷۔	بزرگوں سے دولت کا حصول	۲۲۔	مفلسی کا سبب
۸اور۹۔	باعثِ مرض	۲۳،۲۴،۲۵۔	رُکا ہوا کام ہوجائے

۱۰۔	محترم بننے کا ذریعہ	۲۶۔	بلیّات سے نکلنے کا سبب
۱۱۔	غم واندوہ	۲۷۔	پشیمانی
۱۲۔	لوگوں میں مشکوک بنے	۲۸۔	ندامت
۱۳	کسی سے جھگڑے کا احتمال۔	۲۹۔	لوگوں سے بدی ملے
۱۴۔	خوشی کا سبب	۳۰۔	بلیّات سے محفوظ رہے

☆

بابُ الزّیارات

زیارتِ حضرت رسولِ خدا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدَابْنُ عَبْدِاللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خِیرَةَ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صِفْوَةِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْنَ اللّٰہِ اَشْهَدُ اَنَّکَ مُحَمَّدُ ابْنِ عَبْدِاللّٰہِ وَاَشْهَدُ اَنَّکَ قَدْ نَصَحْتَ لِاُمَّتِکَ وَجَاهَدْتَ فِیْ سَبِیْلِ رَبِّکَ وَعَبَدْتَّهٗ حَتّٰی اَتَاکَ الْیَقِیْنُ فَجَزَاکَ اللّٰہُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفْضَلِ مَا جَرٰیٰ نَبِیًّا عَنْ اُمَّةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ مَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

زیارتِ جناب سیّدہؑ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا سَیِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا وَالِدَةَ الْحُجَجِ عَلٰی النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ اَیَّتُهَاالْمَظْلُوْمَةُ الْمَمْنُوْعَةُ حَقُّهَا پس کہہ تو اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اَمَتِکَ وَابْنَةَ نَبِیِّکَ وَزَوْجَةِ وَصِیِّ نَبِیِّکَ صَلٰوَاةً تُزْلِفُهَا فَوْ زلفی عِبَادِکَ الْمُکْرَمِیْنَ مِن اَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَاهْلِ الْاَرْضِیْنَ.

زیارتِ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب

اَلسَّلَامُ عَلٰی اَبِی الْاَئِمَّة وَخَلِیْل النُّبُوَّةِ وَالْمخصُوْصِ بِالْاُخُوَّةِ اَلسَّلَامُ عَلٰی یَعْسُوْبِ الدِّیْنِ وَالْاِیْمَانِ وَکَلِمَةِ الرَّحْمٰنِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مِیْزَانِ الْاَعْمَالِ وَمُقَلِّبِ الْاَحْوَالِ وَسَیْفِ ذِی الْجَلَالِ وَسَاقِی السَّلْسَبِیْلِ الزُّلَالِ اَلسَّلَامُ عَلٰی صَالِحِ الْمُوْمِنِیْنَ وَوَارِثِ عِلْمِ النَّبِیِّیْنَ وَالْحَاکِمِ یَوْمِ الدِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی شَجَرَةِ التَّقْوٰیٰ وَسَامِعِ السِّرِّ وَالنَّجْوٰیٰ اَلسَّلَامُ عَلٰی حُجَّةِ اللّٰہِ الْبَالِغَةِ وَنِعْمَةِ السَّابِغَةِ وَنَقْمَةِ الدَّامِغَةِ اَلسَّلَامُ عَلٰی صِرَاطِ الْوَاضِحِ وَالنَّجْمِ اللَّائِحِ وَالْاِمَامِ النَّاصِحِ وَالزِّنَادِ الْقَادِحِ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ

وَبَرَكَاتُهٗ.

زیارت امام حسنؑ

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا بَقِيَّةُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَابْنَ اَوَّلِ الْمُسْلِمِيْنَ وَكَيْفَ لَاتَكُوْنُ كَذَالِکَ وَاَنْتَ سَبِيْلُ الْهُدٰى وَخَلِيْفَةُ التُّقٰى وَرَابِعُ اَصْحٰبِ الْكِسَآءِ غَذَتْکَ يَدُ الرَّحْمَةِ وَرُبِّيْتَ فِي حِجْرِ الْاِسْلَامِ وَرُضِعْتَ مِنْ ثُدِى الْاِيْمَانِ فَطِبْتَ حَيًّا وَطِبْتَ مَيّتًا غَيْرَ اَنَّ االْاَنْفُسَ غَيْرَ طَيِّبَةٍ بِفِرَاقِکَ وَلَا شَاكِةٍ فِى الْحَيٰوةِ لَکَ يَرْحَمُکَ اللّٰهُ.

زیارت امام حسینؑ

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ وَعَلٰى جَدِّکَ اَبِيْکَ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ وَعَلٰى اُمِّکَ وَاَخِيْکَ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ وَعَلٰى الْاَئِمَّةِ مِنْ بَنِيْکَ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا صَاحِبَ الدَّمْعَةِ السَّاكِبَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ عَلَيْکَ يَاصَاحبَ الْمُصِيْبَةِ الرَّاتِبَةِ اَصْبَحَ كِتَابُ اللّٰهِ فِيْکَ مَهْجُوراً وَرَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْکَ مَوْتُوْراً اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ عَلَيْکَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ عَلٰى اَنصَارِ اللّٰهِ وَخُلَفَائِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ عَلَيْکَ عَلٰى اُمَنَاءِ اللّٰهِ وَاَحِبَّآئِهٖ السَّلَامُ عَلَيْکَ عَلٰى اَنْصَارِ اللّٰهِ وَخُلَفَائِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ عَلَيْکَ عَلٰى اُمَنَاءِ اللّٰهِ وَاَحِبَّآئِهٖ السَّلَامُ عَلٰى مُحَال مَعْرِفَةِ اللّٰهِ وَمُعَاوَنِ حَلْمَةِ اللّٰهِ وَحَفظَةِ سِرِّ اللّٰهِ وَحَمَلَةِ كِتَاب اللّٰهِ وَمَعَاوَنِ حِكْمَةِ اللّٰهِ وَاَوْصِيَآءِ نَبِيِّ اللّٰهِ وَذُرِّيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَرَحْمَةُا لِلّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ.

زیارتِ امام زین العابدینؑ

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَاسَيِّدَ السَّاجِدِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَاخَلِيْفَةَ الْحَسَرَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا ذَالثَّفِنَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا صَاحِبَ الْعَبَراتِ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَااَسِيْرَ الْكُرُبَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا اٰدَمَ اٰلِ الْعِبَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ عَلَيْکَ يَابْنَ خَامِس اَهْلِ الْكِسَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ عَلَيْکَ يَا بْنَ سَيِّدِ الشُّهَدَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا

عِمَادَ الْاَتْقِیَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ.

زیارتِ امام محمد باقرؑ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِمَامَ الْھُدٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا قَآئِدَ اَھْلِ التَّقْوٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَاقِرَ عِلْمِ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا زَیْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ اَللّٰھُمَّ کَمَا جَعَلْتَہٗ عَلَمًا بِعِبَادِکَ وَمَنَارًا لِبِلَادِکَ وَمُسْتَوْدَعًا لِحِلْمِکَ وَمُتَرْجِمًا لِوَحْیِکَ فَصَلِّ عَلَیْہِ اَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ ذُرِّیَّۃِ اَنْبِیَآئِکَ وَاَصْفِیَائِکَ وَرُسُلِکَ وَاُمَنَائِکَ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ.

زیارت امام جعفر صادقؑ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِمَامَ الْوَرٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَیُّھَاالْعُرْوَۃُ الْوُثْقٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبْلَ اللّٰہِ الْمَتِیْنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانُورَہُ الْمُبِیْنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الصَّادِقُ جَعْفَرَابْنُ مُحَمَّدٍ خَازِنِ الْعِلْمِ الدَّاعِیُ اِلَی اللّٰہِ بِالْحَقِّ اَللّٰھُمَّ کَمَا جَعَلْتَہٗ مَعْدَنِ کَلَامِکَ وَحْیِکَ وَخَازَنَ عِلْمِکَ وَلِسَانَ تَوْحِیْدِکَ وَوَلِیِّ اَمْرِکَ وَمُسْتَحفِظَ دِیْنِکَ فَصَلِّ عَلَیْہِ اَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ اَحَدٍ مِنْ اَصْفِیَآئِکَ وَحَجَجِکَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

زیارت امام موسیٰ کاظمؑ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاوَلِیَّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَاللّٰہِ فِی ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ یَدَی اللّٰہِ فِیْ شَانِہٖ قَصَدْتُکَ بِقَلْبِیْ زَائِرااِذْ عَجَزْتُ عَنْ حُضُوْرِیْ مَشْھَدِکَ وَوَجَّھْتُ اِلَیْکَ سَلَامِیْ لِعِلْمِیْ اِنَّہٗ یَبْلُغُکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ فَاشْفَعْ لِیْ عَنْہُ رَبَّکَ جَلَّ.

زیارتِ امام رضاؑ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَوْلَایَ یَاغَرِیْبَ الْغُرَبَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامُعِیْنَ الضُّعَفَآءِ

والْـفُـقَرَآءِ اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَامُغِيْثَ الشِّيْعَةِ وَالزُّوَّارِ فِیْ يَوْمِ الْجَزَآءِ. اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَـاشَـمْسَ الشُّمُوْسِ يَا اَنِيْسَ النُّفُوْسِ اَيُّهَاالْمَدْفُوْنُ بِاَرْضِ طُوْسٍ اَلسَّلامُ عَلَيْکَ اَيُّهَا السُّلْطَانُ يَا اَبَاالْحَسَنِ عَلِیَّ بْنَ مُوْسَی الرِّضَاوَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ.

زیارتِ امام محمد تقیؑ

اَلـلّٰهُـمَّ صَـلِّ عَـلٰی مُـحَـمَّـدِ بْـنِ عَـلِـیِّ نِ الْاِمَـامِ الْبَرِّ التَّقِیِّ الرَّضِیِّ الْمَرْضِیِّ وَحُـجَّتِکَ عَـلٰی مَـنْ فَـوْقَ الْاَرْضِيْـنَ وَمَنْ تَحْتَ الثَّرٰی صَلٰوَاةٍ کَثِيْرَةً نَاصِيَةً زَاکِيَةً مُبَـارَکَةً مُتَـوَاصِـلَةً مُتَـسَ ادِفِةً کَـاَفْـضَـلِ مَا صَلَّيْتَ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ اَوْلِيَآئِکَ اَلسَّلامُ عَـلَيْکَ يَـانُـوْرَالـلّٰـهِ اَلسَّلامُ عَـلَيْکَ يَـا حُـجَّةَ اللّٰهِ اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَا اِمَامَ الْمُوْمِنِيْنَ وَوَارِثَ الـنَّبِيِّيْـنَ وَسُلَالَةِ الْـوَصِيِّيْـنَ اَلسَّلامُ عَـلَيْکَ يَـانُـوْرَاللّٰـهِ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ قَـصَدْتُکَ زَائِرًا عَارِفًا بِحَقِّکَ مُتَعَادِيًا لِاَعْدَائِکَ مُوَالِيًا لِاَوْلِيَائِکَ فَاشْفَعْ لِیْ عِنْدَ رَبِّکَ.

زیارت امام علی نقیؑ

اَلسَّلامُ عَـلَيْکَ يَـاوَصِـیَّ الْاَوْصِيَـآءِ اَلسَّلامُ عَـلَيْکَ يَـااِمَامَ الْاَتْقِيَآءِ اَلسَّلامُ عَـلَيْکَ يَـاحُـجَّةَ الـلّٰـهِ عَـلٰی الْـخَلائِقِ اَجْمَعِيْنَ اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَا خَلَفَ اَئِمَّةِ الدِّيْنِ اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَا اَبَاالْحَسَنِ يَا عَلِیِّ ابْنَ مُحَمّدٍ اَلسَّلامُ عَلَيْکَ اَيُّهَا النَّقِیُّ الْعَسْکَرِیُّ اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَانُوْرَ اللّٰهِ الْمُضِیُّ اَلسَّلامُ عَلَيْکَ وَرَحْمَةُا للّٰهِ وَبَرَکَاتُه.

زیارت امام حسن عسکریؑ

اَلسَّلامُ عَـلَيْکَ يَـا اَبَا مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ الْعَسْکَرِیَّ السَّلامُ عَلَيْکَ اَيُّهَا الْبَرُّ الـصَّـادِقُ الْـوَفِـیُّ اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَا وَلِیَّ اَمْرِ اللّٰهِ اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَا خَازِنَ عِلْمِ اللّٰهِ اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَابْنَ حُجَجِ اللّٰهِ عَلٰی بَرِيَّتِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اَفْضَلَ مَاصَلَّتَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ اَصْـفِيَـا ئِکَ وَحُـجَـجِکَ وَاَوْلِيَائِکَ وَذُرِّيَّة وَرُسُلِکَ وَاَنْبِيَائِکَ اٰمِيْنَ يَاربَّ

الْعَالَمِیْنَ.

زیارت حضرت صاحب الزمانؑ

اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلَایَ صَاحِبَ الزَّمَانِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ عَنْ جَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فِیْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا وَبَرِّهَا وَسَهْلِهَا وَجَبَلِهَا حَیِّهِمْ وَسَیِّهِمْ وَعَنْ وَالِدَیَّ وَوَلَدِیْ وَعَنِّیْ مِنَ الصَّلٰوةِ وَالتَّحِیَّاتِ زِنَةَ الْعَرْشِ اللّٰهِ وَمِدَادَ كَلِمَتِهٖ وَمُنْتَهٰی رِضَاهُ وَعَدَدَ مَا اَحْصَاهُ كِتَابَهٗ وَاَحَاطَ بِهٖ عِلْمُهٗ اَللّٰهُمَّ اُجَدِّدُ لَهٗ فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ وَفِیْ كُلِّ یَوْمٍ عَهْدًا وَعَقْدًا وَبَیْعَةً لَهٗ فِیْ رَقَبَتِیْ اَللّٰهُمَّ كَمَا شَرَّفْتَنِیْ بِهٰذَا الشَّرِیْفِ وَفَضَّلْتَنِیْ بِهٰذا فَضِیْلَةِ وَخَصَّصْتِنِیْ بِهٰذاالنِّعْمَةِ فَصَلِّ عَلٰی مَوْلَایَ وَسَیِّدِیْ صَاحِبَ الزَّمَانِ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ اَنْصَارِهٖ وَاَشْیَائِهٖ وَالذَّبِّیْنَ عَنْهُ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُسْتَشْهِدِیْنَ بَیْنَ یَدَیْهِ طَائِعًا غَیْرَمُكْرَهٍ فِیْ صَفِّ الَّذِیْ نَعَتَّ اَهْلَهٗ فِیْ كِتَابِكَ وَقُلْتَ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَرْصُوْصٌ عَلٰی طَاعَتِكَ وَطَاعَتِ رَسُوْلِكَ وَاٰلِهٖ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ بَیْعَةٌ لَهٗ حُنُقِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَة.

زیارت حضرت عباسؑ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَااَبَاالْقَاسِمِ یَا عَبَّاس بْنِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَد یَالَغْتَ فِیْ النَّصِیْحَةِ وَاَدَّیْتَ الْاَمَانَةَ وَجَاهَدْتَ عَدُوَّكَ وَعَدُوَّ اَخِیْكَ فَصَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلٰی رُوْحِكَ الطَّیِّبَةِ وَجَزَاكَ اللّٰهُ مِنْ اَخٍ خَیْرًا.

زیارتِ جناب زینبؑ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ اَمِیْرِالْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یا بِنْتَ فَاطِمَة الزَّهْرَآءِ لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّرزِیَةَ وَجَلَّتِ الْمُصِیْبَةَ عَلَیْكَ .اَشْهَدُ اَنَّكِ جَاهَدْتِ فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ وَاَطَعْتِ اللّٰهِ وَرَسُولَهٗ . سَلَامُ اللّٰهِ عَلَیْكَ یَا اُخْتَ الْحُسَیْنَ یَازینبُ الْكُبْرٰی وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ.

زیارتِ بعد از نماز

زیارت امام حسینؑ :

السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَاعَبْدِ اللّٰہِ ۔ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُاللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

زیارت امام رضاؑ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَوْلَایَ یَاغَرِیْبَ الْغُرَبَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامُعِیْنَ الضُّعَفَآءِ والْفُقَرَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامُغِیْثَ الشِّیْعَۃِ وَالزُّوَّارِ فِیْ یَوْمِ الْجَزَآءِ. اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاشَمْسَ الشُّمُوْسِ یَا اَنِیْسَ النُّفُوْسِ اَیُّھَاالْمَدْفُوْنُ بِاَرْضِ طُوْسِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا السُّلْطَانُ یَا اَبَالْحَسَنِ عَلِیَّ بْنَ مُوْسَی الرِّضَاوَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

زیارت امام عصرؑ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَوْلَایَ یَا صَاحِبَ الْعَصْرِ وَالزَّمَان.السَّلَامُ عَلَیْکَ یَاشَرِیْکَ الْقُرْاٰن. السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِمَامَ الاِنْسِ وَالْجَانِّ عَجَّلَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَرَجَکَ وَسَھَّلَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَخْرَجَکَ وَظُھُوْرَکَ ۔

بابُ الادعيّہ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاِسْمِکَ الَّذِیْ اِذَا ذُکِرْتَ بِهٖ تَزَعْزَعَتْ مِنْهُ السَّمٰوَاتُ وَانْشَقَتْ مِنْهُ الْاَرْضُوْنَ وَتَقَطَّعَتْ مِنْهُ السَّحَابُ وَتَصَدَّعَتْ مِنْهُ الْجِبَالُ وَجَرَتْ مِنْهُ الرِّيَاحُ وَانْتَقَصَتْ مِنْهُ الْبِحَارُ وَاضْطَرَبَتْ مِنْهُ الْاَمْوَاجُ وَعَصَفَتْ مِنْهُ الرِّيَاحُ وَحَارَتْ مِنْهُ النُّفُوْسُ وَوَجِلَتْ مِنْهُ الْقُلُوْبُ وَزَلَّتْ مِنْهُ الْاَقْدَامُ وَصُمَّتْ مِنْهُ الْاٰذَانُ وَشَخَصَتْ لَهُ الرِّقَابُ وَقَامَتْ لَهُ الْاَرْوَاحُ وَسَجَدَتْ لَهُ الْمَلٰئِكَةُ وَسَبَّحَتْ لَهُ الْخَلَائِقُ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ وُضِعَ الْجَنَّةِ فَاُزْلِفَتْ وَعَلَى الْجَحِيْمِ فَسُعِّرَتْ وَعَلَى النَّارِ فَتَوَقَّدَتْ وَعَلَى السَّمَآءِ فَاسْتَقَلَّتْ وَقَامَتْ بِلَا عَمَدٍ وَّلَاسَنَدٍوَّعَلَى النُّجُوْمِ فَتَزَيَّنَتْ وَعَلَى الشَّمْسِ فَاَشْرَقَتْ وَعَلَى الْقَمَرِفَاَنَا رَوَاضَاءَ وَعَلى الْاَرْضِ فَاسْتَقَرَّتْ وَ عَلَى الْجِبَالِ فَرَسَتْ وَعَلَى الرِّيَاحِ فَذَرَتْ وَعَلَى السَّحَابِ فَاَمْطَرَتْ وَعَلَى الْمَلٰئِكَةِ فَسَبَّحَتْ وَعَلَى الْاِنْسِ وَالْجِنِّ فَاجَابَتْ وَعَلَى الطَّيْرِ وَالنَّمْلِ فَتَكَلَّمَتْ وَعَلَى الَّيْلِ فَاَظْلَمَ وَعَلَى النَّهَارِ فَاسْتَنَا رَوَعَلٰى كُلِّ شَیٌٔ فَسَبِّحَ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ اسْتَقَرَّتْ بِهِ الْاَرْضُوْنَ عَلٰى قَرَارِهَا وَالْجَبَالُ عَلٰى اَمَاكِنِهَا وَالْبِحَارُ عَلٰى حُدُوْدِهَا وَالْاَشْجَارُ عَلٰى عُرُوْقِهَاوَالنُّجُوْمُ عَلٰى مَجَارِيْهَا وَالسَّمٰواتِ عَلَىٰ بِنَائِهَا وَحَمَلَتِ الْمَلٰئِكَةُ عَرْشَ الرَّحْمٰنِ بِقُدْرَةِ رَبِّهَا وَبِالْاِسْمِ الْقُدُّوْسِ الْقَدِيْمِ الْمُتَقَدِّمِ الْمُخْتَارِ الْجَبَّارِ الْمُتَكَبِّرِ الْكَبِيْرِ الْمُتَعَظِّمِ الْعَزِيْزِ الْمُوْمِنِ الْمُهَيْمِنِ الْمَلِكِ الْمُقْتَدِرِالْحَمِيْدِ الْمَجِيْدِ الصَّمَدِ اَلْمُتَوَحِدِ الْمُتَفَرِّدِ الْكَبِيْرِ الْمُتَعَالِ وَبِالْاِسْمِ الْمَخْزُوْنِ الْمَكْنُوْنِ فِیْ عِلْمِهِ الْمُحِيْطِ بِعَرْشِهِ الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ الْمُبَارَكِ الْقُدُّوْسِ السَّلَامِ الْمُوْمِنِ الْمُهَيْمِنِ الْعَزِيْزِ الْجَبَّارِ الْمُتَكَبِّرِ الْخَالِقِ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرَالْاَوَّلِ الْاٰخِرِ الظَّاهِرِ الْبَاطِنِ الْكَائِنِ قَبْلَ كُلِّ شَیءٍ وَالْمُكَوِّنِ لِكُلِّ شَیءٍ وَالْكَائِنِ بَعْدَ فَنَا ءِ كُلِّ شَیْءٍ لَّمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ وَلَا يُفْنِیْ وَلَايَتَغَيَّرُ

الَّـذِىْ نُـوْرٌ فَـنَـاءِ كُلِّ شَىءٍ لَمْ يَزَلْ وَلَايَزَالُ وَلَا يُفْنىٰ وَلَا يَتَغَيَّرُ الَّذِىْ نُوْرٌ نُوْرٌ فِىْ نُوْرٍ وَنُـوْرٌ عَـلٰـى نُـوْرٍ وَّ نُوْرٌ فَوْقَ كُلِّ نُوْرٍ وَّ نُوْرٌ يُضِىْءُ بِهٖ كُلُّ نُوْرٍوَّبِالْاِسْمِ الَّذِىْ سَمّٰى بِهٖ نَـفْسَـهٗ وَاسْتَـوىٰ عَـلٰـى عَـرْشِـهٖ فَـاسْتَـقَرَّبِهٖ عَلٰى كُرْسِيِّهٖ وَخَلَقَ بِهٖ مَلٰئِكَتَهٗ وَوَسَمٰوَاتِهٖ وَاَرْضَـهٗ وَجَـنَّتَهٗ وَنَارَهٗ وَابْتَدَ عُ بِهٖ خَلْقَهٗ وَاحِدًا اَحَدًا فَرْداً صَمَدًا كَبِيراً مُتَكَبِّرًا عَظِيْمًا مُتَـعَـظِّـمًا عَزِيْزًا مَّلِيْكًا مُقْدَرًا قُدُّوْسًا مُتَقَدِّسًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ وَبِالْاِسْمِ الَّذِىْ لَمْ يَكْتُبُهٗ لِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِهٖ صَدَقَ الصَّادِقُوْنَ وَكَذَبَ الْكَاذِبُوْنَ وَبِالْاِسْمِ الَّـذِىْ هُـوَ مَـكْتُـوْبٌ فِىْ رَاحَةٍ مَلَكِ الْمَوْتِ الَّذِىْ اِذَا نَظَرَتْ اِلَيْهِ الْاَرْوَاحُ تَطَايَرَتْ وَبِـالْاِسْـمِ الَّـذِىْ هُوَ مَكْتُوْبٌ عَلٰى سُرَارِق عَرْشِهٖ مِنْ نُوْرٍلَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰـهِ وَبِـالْاِسْـمِ الْمَكْتُوْبِ فِىْ سُرَادِقِ الْمَجْدِ وَبِالْاِسْمِ الْمَكْتُوْبِ فِىْ سُرَادِقِ الْبَهاءِ وَبِـالْاِسْـمِ الْـمَـكْتـوْبِ فـى سُـرَادِقِ الْعَظَمَةِ وَبِالْاِسْمِ الْمَكْتُوْبِ فِىْ سُرَادِقِ الْجَلَالِ وَبِـالْاِسْـمِ الْمَكْتُوْبِ فِىْ سُرَادِقِ الْعِزِّ وَابِالْاِسْمِ الْمَكْتُوْبِ فِىْ سُرَادِقِ الْخَالِقِ الْبَصَرِ رَبِّ الْـمَلٰئِكَةِ الثَّمَانِيَةِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَبِالْاِسْمِ الْاَكْبَرِ الْاَكْبَرِ وَبِالْاِسْمِ الْاَعظَمِ الْاَعْـظَـمِ الْمُحِيْطِ بِمَلَكُوْتِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَبِالْاِسْمِ الَّذِى اَشْرَقَتْ بِهِ الشَّمْسُ وَاَضَـاءَ بِـهٖ الْـقَـمَـرُوَ سُـجِّـرَت بِـهٖ الْبِـحَارُ وَنُصِبَتْ بِهِ الْجِبَالُ وَابِالْاِسْمِ الَّذِىْ قَامَ بِهِ الْـعَـرْشُ وَالْـكُرْسِىُّ وَبِالْاَسْمَآءِ الْمُقَدَسَّاتِ الْمَكْنُوْنَاتِ الْمَخْزُوْنَاتِ فِىْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِـنْـدَهٗ وَبِـالْاِسْمِ الَّذِىْ كُتِبَ عَلٰى وَرَقِ الزَّيْتُوْنِ وَالْقِىَ فِى النَّارِ فَلَمْ يَحْتَرِقْ وَبِالْاِسْمِ الَّـذِىْ تَـفْتَـحُ بِـهٖ اَبْـوَابُ السَّـمَآءِ وَبِهٖ يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ وَبِالْاِسْمِ الَّذِىْ ضَرَبَ بِهٖ مُـوْسَـىٰ بِـعَـصَـاهُ الْبَـحْـرَ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ وَبِالْاِسْمِ الَّذِىْ كَانَ عِيْسَـىٰ بْـنُ مَـرْيَـمَ يُـحْيِىْ بِهِ الْمَوْتٰى وَيَبْرَءُ بِهِ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاذْنِ اللّٰهِ وَبِالْاَسْمَاءِ الَّتِـىْ يَـدْعُوْبِهَا جِبْرَئِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ وَاِسْرَافِيْلُ وَعِزْرَائِيْلُ وَحَمَلَةُ الْعَرْشِ وَالْكَرُّوبِيُّوْنَ وَمَـنْ حَـوْلَهُـمْ مِـنَ الْـمَلَائِـكَةِ وَالرَّوْحَا نِيُّوْنَ الصَّافُّوْنَ الْمُسَبِّحُوْنَ وَبِاَسْمَائِهِ الَّتِىْ لَا تُـنْسٰـى بِـوَجْهِـهِ الَّذِىْ لَايَبْلٰى وَبِنُوْرِهِ الَّذِىْ لَايُطْفَاءَ وَبِعِزَّتِهِ الَّتِىْ لَاتُرَامُ وَبِقُدْرَتِهِ الَّتِىْ

لَاتُـضَـامُ وَبِمُلْكِهِ الَّذِىْ لَايَزُوْلُ وَبِسُلْطَانِهِ الَّذِىْ لَا يَتَغَيّرُ وَبِالْعَرْشِ الَّذِىْ لَا يَتَحَرَّكُ وَبِالْكُرْسِيّ الَّذِىْ لَايَزُوْلُ وبِالعَيْنِ الَّتِىْ لَا تَنَامُ وَبِالْيَقظَانِ الَّذِىْ لَايَسْهُوْوَبِالْحَيّ الَّذِىْ لَايَـمُـوْتُ وَبِـالْـقَيُّـوْمِ الَّذِىْ لاتَاخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَانَوْمٌ وَّبِالْاِسْمِ الَّذِىْ تُسَبّحُ لَهُ السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُـوْنَ بِـاَطْـرَافِهَا وَالْبِحَارُ بِاَمْوَاجِهَا وَالْحِيْتَانُ فِىْ بُحُورِهَا وَالْاَشْجَارُ بِاَغْصَانِهَا وَالـنُّـجُـوْمُ بِـزِيْنَتِهَا وَالْوُحُوْشُ فِى قِفَارِهَا وَالطُّيُوْرُ فِىْ اَوْكَارِهَا وَالنَّخْلُ فِىْ اَحْجَارِهَا والـنَّمْلُ فِىْ مَسَاكِنِهَا والشَّمْسُ والْقَمَرُ فِىْ افَلاكِهَا وَكُلٌّ يُسَبّحُ بِحَمْدِ رَبّهٖ فَسُبْحَانَهٗ يُـمِيْـتُ الْـخَلَائِـقَ وَلَا يَـمُوْتُ مَا اَبْيَنَ نُوْرَهٗ وَاَكْرَمَ وَجْهَهٗ وَاَجَلَّ ذِكْرَهٗ وَاَقْدَسَ قُدْسَهٗ وَاَحْـمَـدَ حَـمْدَهٗ وَانْفَذَ اَمْرَهٗ وَاَقْدَرَقُدْرَتَهٗ عَلٰى مَا يَشَآءُ وَاَنْجزَوَعْدَهٗ تَعَالٰى عَمَّا يَقُوْلُ الظّٰالِمُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا لَيْسَ لَهٗ شَبِيْهٌ وَّ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَىءٌ لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهَ رَبُّ الْـعٰلَـمِيْنَ وَبِالْاِسْمِ الَّذِىْ قَرُبَ بِهٖ مُحَمَّدٌ صَلّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ حَتّٰى جَاوَزَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى فَكَانَ مِنْهُ كَقَابَ قَوْسَيْنِ اَوْاَدْنٰى وَبِالْاِسْمِ الَّذِىْ جَعَلَ النَّارِ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ بَرْداً وَّسَلَامًا وَّ وَهَـبَ لَـهٗ مِـنْ رَحْـمَتِهٖ اِسْحَاقَ وَبِرَحْمَتِهٖ الَّتِىْ اُوْتِىَ بِهَا يَعْقُوْبَ بِالْقَمِيْصِ فَـاَلْقَاهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْراً وَبِالْاِسْمِ الَّذِىْ يُنْشِئُ السَّحَابَ الثّقَالَ وَيُسَبّحُ الرَّعْدُ بِـحَـمْـدِهٖ وَبِـالْاِسْـمِ الَّـذِىْ كُشِفَ بِـهٖ ضُرَّ اَيُّوْبَ وَاسْتَجَابَ لِيُوْنُسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِىْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ وَّ بِالْاِسْمِ الَّذِىْ وَهَبَ بِهٖ لِزَكَرِيَّا يَحْيىٰ نَبِيًّا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا وَاَنْعَمَ عَلٰى عَبْدِهٖ عِيْسٰى اِبْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذْ عَلَّمَهُ الْكِتَاب وَالْحِكْمَةَ وَجَعَلَهٗ نَبِيًّا مُبَارَكًا مِنَ الـصَّالِحِيْنَ وَبِالْاِسْمِ الَّذِىْ دَعَاكَ بِهٖ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِىْ الْمُقَرَّبِيْنَ وَدعَاكَ بِهٖ مِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيقلُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَاسْتَجَبْتَ لَهُمْ وَكُنْتَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَرِيْبًا مُجِيْبًا وَبِـاِسْمِكَ الْمَكْتُوْبِ فِىْ اللَّوْهِ الْمَحْفُوْظِ وَبِاِسْمِكَ الْمَكْتُوْبِ فِى الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ وَبِـاِسْـمِكَ الْـمَكْتُوْبِ فِى لِوَاءِ الْحَمْدِ الَّذِىْ اَعْطَيْتَهٗ نَبِيّكَ مُحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَـلَّـمَ وَوَعَـدْتَـهُ الْحَوْضَ وَالشّفَاعَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ وَ بِاِسْمِكَ الَّذِىْ فِى الْـحِجَابِ عِنْدَكَ لَا يُضَامُ حِجَابَ عَرْشِكَ وَ بِاِسْمِكَ الَّذِىْ تَطْوِىْ بِهِ السَّمٰوَاتِ

كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ وَبِاسْمِكَ الَّذِىْ تُقْبَلُ بِهِ التَّوْبَةِ عَنْ عِبَادِكَ وَتَعْفُوْاعَنِ السَّيِّئَاتِ وبِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ اَكْرَمَ الْوُجُوْهِ وَبِمَا تَوَارَتْ بِهِ الْحُجُبُ مِنْ نُوْرِكَ وَبِمَا اسْتَقَلَّ الْعَرْشِ مِنْ بَهَائِكَ يَا اِلٰهَ مُحَمَّدٍ وَابْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَيُوْسُفَ وَالْاَسْبَاطِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ يَارَبِّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَعِزْرَائِيْلَ وَرَبَّ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَمُنْزِلَ التَّوراةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ الْعَظِيْمِ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْاَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابٍ مِنْ كُتُبِكَ اَوْعَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ اَوِسْتَاثَرْتَ بِهٖ فِى الْعِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ يَا وَهَّابَ الْعَطَايَا يَافَكَّاكَ الرِّقَابِ مَطَارِدَ الْعُسْرِ مِنَ الْعَسِيْرِ كُنْ شَفِيْعِى اِلَيْكَ اِذْكُنْتَ دَلِيْلِىْ عَلَيْكَ وَبِالْاِسْمِ الَّذِىْ يَحِقّ بِكَلِمَاتِهٖ وَيُبْطِلُ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ وَبِالْاِسْمِ الَّذِىْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ وَبِاَسْمَآئِكَ الْمَكْتُوْبَاتِ عَلٰى اَجْنِحَتِهِ الْكَرُوْبِيْنَ وَوَبِاَسْمَائِكَ الَّتِىْ تُحِىْ بِهَا الْعِظَامَ وَهِىَ رَمِيْمٌ وَبِاسْمِكَ الَّذِىْ دَعَاكَ بِهٖ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ بِاَسْمَائِكَ الْمَكْتُوْبَاتِ عَلٰى عَصَا مُوْسىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَبِاسْمِكَ الَّذِىْ تَكَلَّمَ بِهٖ مُوْسىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰ سَحَرَةِ مِصْرَفَاَوْحَيْتَ اِلَيْهِ لَا تَخَفْ اَنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى وَبِاَسْمَائِكَ الْمَنْقُوْشَاتِ عَلٰى خَاتِمِ سُلَيْمَان بْنِ داؤدِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ الَّتِىْ مَلَكَ بِهَا الْجِنَّ وَالْاِنْسَ وَالشَّيَاطِيْنَ وَاَذَكَّ بِهَا اِبْلِيْسَ وَوَجُنُوْدَهٗ وَبِالْاَسْمَاءِ الَّتِىْ نَجَابِهَا اِبْرَاهِيْمَ مِنْ نَّارِ نَمْرُوْدَ وَبِالْاَسْمَآءِ الَّتِىْ رُفِعَ بِهَا اِدْرِيْسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَكَانًا عَلِيًّا وَبِالْاَسْمَاءِ الْمَكْتُوْبَاتِ عَلٰى جَبْهَةِ اِسْرَافِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَبِالْاِسْمَآءِ الْمَكْتُوْبَاتِ عَلٰى دَاْرِ قُدْسِهٖ وَبِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ دَعَا اللّٰهَ بِهٖ نَبِىٌّ مُرْسَلٌ اَوْمَلَكٌ مُقَرَّبٌ اَوْعَبْدٌ مُّؤمِنٌ وَّبِكُلِّ اسْمٍ هُوَلِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِى شَىْءٍ مِّنْ كُتُبِهٖ وَبِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ مَخْزُوْنٌ فِىْ عِلْمِهٖ وَبِاَسْمَائِهِ الْمَكْتُوْبَاتِ فِى اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ وَبِالْاِسْمِ الَّذِىْ خَلَقْتَ بِهٖ جِبِلَّاتِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ وَبِاسْمِ اللّٰهِ الْاَكْبَرِ الْكَبِيْرِ الْاَجَلِّ الْجَلِيْلِ الْاَعَزِّالْعَزِيْزِ الْاَعْظَمِ الْعَظِيْمِ وَبِاَسْمَائِهٖ كُلِّهَا الَّتِىْ اِذَا ذُكِرَ بِهَا ذَلَّتْ فَرَائِضُ

مَـلٰئِکَتِهٖ وَسَمَائِهٖ وَاَرْضِهٖ وَجَنَّتِهٖ وَنَارِهٖ وَبِاِسْمِهِ الْاَعْظَمَ الَّذِیْ عَلَّمَه اٰدَمَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ وَّ صَلَّی اللّٰهُ وَمَلٰئِکَتُهٗ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَعَلٰی جَعِیْعِ اَنْبِیَاءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اَللّٰهُـمَّ فَبِـحُـرْمَةِ هٰـذِهِ الْاَسْـمَاءِ وَبِحُرْمَةِ تَفْسِیْرِ هَا فَاِنَّهٗ لَا یَعْلَمُ تَفْسِیْرِهَا غَیْرُکَ اَنْ تَسْتَـجِیْـبَ دُعَـائِیْ وَارْحَمْ تَضَرُّعِیْ وَاَدْخِلْنِیْ فِیْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ وَاٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَـنَةً وَفِـی الْاٰخِـرَةِ حَسَـنَةً وَّمَـابَیْـنَهُـمَا مَغْفِرَةً وَرَحْمَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَتَوَفَّنَامَعَ الْاَبْـرَارِ وَلَا تُـخْـزِنَـا یَـوْمَ الْـقِیَامَةِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَاد وَتَرَی الْمَلٰئِکَةَ حَافِّیْنَ مِنْ حَـوْلِ الْـعَـرْشِ یُسَبِّـحُـوْنَ بِـحَـمْـدِ رَبِّهِمْ وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِیْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

دُعا دافعِ بَلِیَّات

پیغمبر خداؐ سے مروی ہے کہ یہ دُعا دفعِ بلیات وخوفِ حاکم و دشمن اور آگ میں جلتے دریا میں ڈوبنے اور درندوں کے ضرر اور چوروں ڈاکوؤں کے شر اور تمام بلاؤں سے محفوظ اور امن و امان میں رہنے کے لئے اس سے بہتر کوئی دعا نہیں۔ روزانہ پڑھنا چاہیے۔

اَللّٰهُـمَّ احْـرُسْـنَـا بِعَیْنِکَ الَّتِیْ لَا تُنَامَ وَاکْنُفْنَا بِرُکْنِکَ الَّتِیْ لَا یُرَامُ وَارْحَمْنَا بِقُدْرَتِکَ عَلَیْنَا وَلَا تُهْلِکْنَا فَاَنْتَ الرَّجَاءُ رَبِّ کَمْ مِّنْ نِعْمَةٍ اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَیَّ قَلَّ لَکَ عِنْـدَهَـا شُـکْـرِیْ وَکَمْ مِّنْ بَلِیَّةٍ نِ ابْتَلَیْتَنِیْ بِهَا قَلَّ لَکَ عِنْدَهَا صَبْرِیْ فَیَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ نِـعَـمِـهٖ شُـکْـرِیْ فَلَمْ یَحْرِمَنِیْ وَیَامَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلِیَّتِهٖ صَبْرِیْ فَلَمْ یَخْذُلْنِیْ یَاذَالْمَعْرُوْفِ الـدَّائِـمِ الَّـذِیْ لَا یَـنْقَضِیْ اَبَدًا وَیَاذَاالنِّعْمَآءِ لَا تُحصٰی عَدَدًا اَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیْ عَلٰی مُـحَـمَّـدٍ وَّاٰلِـهِ الـطَّاهِرِیْنَ وَاَدْرَءَ فِیْ بُحُوْرِ الْاَعْدَاءِ وَالْجَبَّارِیْنَ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی دِیْنِیْ بِـدُنْیَـایَ وَعَـلٰـی اٰخِرَتِیْ بِتَقْوَایَ وَاحْفِظْنِیْ فِیْمَا غِبْتُ عَنْهُ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ فِیْمَا حَـضَـرْتَـهٗ یَـا مَـنْ لَاتَنْقُصُهُ الْمَغْفِرَةُ وَلَا تَضُرُّهُ الْمَعْصِیَةُاَسْئَلُکَ فَرَجًا عَاجِلًا وَصَبْرًا وَاسِعًا وَ الْعَافِیَةَ مِنْ جَمِیْعِ الْبَلَاءِ وَالشُّکْرِ عَلَی الْعَافِیَةِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن.

ہَفت ہیکل

اَسناد: حضرت رسول خداؐ کے پاس جبرئیل اِس ہیکل کو منجانب خدا لائے اور کہا کہ جو کوئی اس کو روز پڑھے گا یا اپنے پاس رکھے گا اس کے ماں باپ عذاب دوزخ سے آزاد ہونگے جن، پری، مرگِ مفاجات اور وبا سے حفاظت نزع میں آسانی، عزت وآبرو کا حصول وغیرہ اِس ہفت ہیکل کے خاص اثرات میں سے ہیں۔ اِس کے پڑھنے یا رکھنے والوں کو ستّر ہزار ختم قرآن کا ثواب، ستّر ہزار شہیدوں کا ثواب، اور ستّر ہزار حج، ستّر ہزار تعمیر مساجد، ستّر ہزار آزاد کردہ غلام اور ستّر ہزار روزہ داروں کو افطار کرانے کا ثواب ملے گا۔ بہرحال اس ہفت ہیکل کو پڑھنا یا رکھنا بہت مفید ہے۔

ہیکل اوّل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اُعِیْذُ نَفْسِیْ بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم o اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ج لَا تَاخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَہٗ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَافِی الْاَرْضِ ط مَنْ ذَاالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ط یَعْلَمُ مَابَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَلَایَؤُدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ.

ہیکل دوم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اُعِیْذُ نَفْسِیْ بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم. اِذْقَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرَانَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَافِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم o سُنَّۃَ مَنْ قَدْاَرْسَلْنَا قَبْلَکَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِیْلًا o اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْھُوْدًا o وَمِنَ الَّیْلِ فَتَھَجَّدْ بِہٖ نَافِلَۃً لَکَ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَحْمُوْدًا o وَقُلْ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطَانًا نَّصِیْراً.

ہیکل سوم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اُعِیْذُ نَفْسِیْ بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا

اُنْـزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ o کُـلٌّ اٰمَـنَ بِـاللّٰهِ وَمَلٰئِکَتِهٖ وَکُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْـنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَاوَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَااکْتَسَبَتْ ط رَبَّـنَـالَاتُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَانَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْرًا کَـمَـا حَـمَـلْتَـهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّـنَـاوَلَا تُـحَـمِّـلْـنَا مَالَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْن.

ہیکل چہارم

بِسْـمِ اللّٰـهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اُعِیْذُ نَفْسِیْ بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ oوَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَـقَ الْبَاطِل ط اِنَّ الْبَـاطِـلَ کَـانَ زَهُوْقًاoوَنُـنَـزِّلُ مِـنَ الْـقُـرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّـلْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّاخَسَاراًoوَاِذَا اَنْـعَمْنَا عَلَی الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَابِجَانِبِهٖ وَاِذَامَسَّـهُ الشَّرُّ کَانَ یَؤُ سًاoقُـلْ کُـلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِهٖ فَرَبُّکُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَاَهْدیٰ سَبِیْلًا وَیَسْئَلُونَکَ عَنِ الرُّوْحُ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلاً.

ہیکل پنجم

بِسْـمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اُعِیْذُ نَفْسِیْ بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِoقَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْـعَـظْـمُ مِـنِّـیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاسُ شَیْبًاoوَّلَـمْ اَکُنْ بِـدُعَائِکَ رَبِّ شَقِیًّا oوَاِنِّـیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَائِیْ وَکَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا oیَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَـعْـقُـوْبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا oلَـقَـدْ صَـدَقَ الـلّٰـهُ رَسُـوْلَـهُ الرُّ ءْیَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلَنَّ الْـمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ مُحَلِّقِیْنَ رُؤُ سَکُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذَالِکَ فَتْحًا قَرِیْبًا.

ہیکل ششم

بِسْـمِ الـلّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اُعِیْذُ نَفْسِیْ بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِoقُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهٗ اسْتَـمَـعَ نَـفَـرٌ مِنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًاoیَهْـدِیْ اِلَـی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ

نَّشْرِکَ بِرَبِّنَا اَحَدًا ٥وَاِنَّـهٗ تَعَالٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَداً ٥وَّاَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ سَفِیْهُنَا عَلَیٰ اللّٰهِ شَطَطًا۔

ہیکل ہفتم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اُعِیْذُ نَفْسِیْ بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ٥وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِ هِمْ لَمَّا سَمِعُوْا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ٥وَمَا هُوَاِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعَالِمِیْن۔ اسکے بعد سورہ طارق، لہب، اخلاص، فلق، ناس، پڑھے۔

شش قفل

اسناد: عبداللہ بن نعمان سے روایت ہے فرمایا آنحضرتؐ نے، جو کوئی اِس شش قفل کو ہر شب پڑھے اور پڑھنا نہ جانتا ہو تو رکھے گا، خداے تعالیٰ اس کے واسطے رحمتِ بے حساب عطا کرے گا اور تمام بلیّات و آفات سے محفوظ رکھے گا۔ اس شخص کی دعا مستجاب ہوگی اور دنیا میں ساتھ عزت و حُرمت کے رہے گا اور اس دعا کے خواص بہت ہیں یہاں مختصراً لکھے گئے۔

قُفلِ اوّل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥بِسْمِ اللّٰهِ السَّمِیْعِ الْبَصِیْرِ ٥الَّذِیْ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَهُوَبِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ٥بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ٥

قفلِ دوم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥بِسْمِ اللّٰهِ الْخَالِقِ الْعَلِیْمِ٥الَّذِیْ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ٥بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ٥

قفلِ سوم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥بِسْمِ اللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ ٥الَّذِیْ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَهُوَ الْغَنِیُّ الْقَدِیْرُ٥بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ٥

قُفلِ چہارم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ oبِسْمِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْكَرِيْمِoالَّذِىْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَىْءٌ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمِoبِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

قفلِ پنجم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ oبِسْمِ اللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِoالَّذِىْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَىْءٌوَّهُوَالْعَلِمُ اَلْخَبِيْرُoبِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

قُفلِ ششم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ oبِسْمِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ oالَّذِىْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَىْءٌ وَهُوَالْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُoفَاللّٰهُ خَيْرٌوَحَافِظًاوَهُوَاَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

اَدعیّہ مُہمّات

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے یہ دعا جنگِ احزاب میں دفعِ مشرکین کے لئے پڑھی اور حضرت علیؑ نے بھی وقوع مہمات میں اِس کا ورد کیا۔

اَللّٰهُمَّ اَحْرِسْنِىْ بِعَيْنِكَ الَّتِىْ لَا تَنَامُ وَاكْنِفْنِىْ بِرُكْنِكَ الَّذِىْ لَايُضَامُ وَاغْفِرْلِىْ بِقُدْرَتِكَ عَلَىَّ وَاَنْتَ الرَّجَاءُ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ وَاَكْبَرُ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ بِاللّٰهِ اَسْتَفْتِحُ وَبِاللّٰهِ اَسْتَنْجَحُ وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَتَوَجَّهَ يَاكَافِىْ اِبْرَاهِيْمَ مِنْ نَمْرُوْدَ وَمُوْسٰى مِنْ فِرْعَوْنَ اِكْفِنِىْ مَا اَنَا فِيْهِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّىْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا حَسْبِىَ الرَّبُّ مِنَ الْمَرْبُوْبِيْنَ حَسِبِىَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوْقِيْنَ حَسْبِىَ الْمَانِعُ مِنَ الْمَمْنُوْعِيْنَ حَسْبِىْ مَنْ لَمْ يَزَلْ حَسْبِىْ حَسْبِىْ مُذْكُنْتُ حَسْبِىَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ.

دُعابرائے دَفعِ شرِ ظالم

جب منصوردوانقی نے امام جعفر صادقؑ کو ارادہ قتل کے تحت طلب کیا تو امامؑ نے یہ

دُعا پڑھی اور ارادۂ قتل سے باز آیا۔ یہاں تک کہ بہت احترام سے واپس کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o حَسْبِيَ الرَّبُّ مِنَ الْمَرْبُوْبِيْنَ حَسْبِيَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوْقِيْنَ حَسْبِيْ مَنْ لَمْ يَزَلْ حَسْبِيْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ حَسْبِيَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَمْ يَزَلْ حَسْبِيْ حَسْبِيْ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ اَللّٰهُمَّ احْرِسْنِيْ بِعَيْنِكَ الَّتِيْ لَا تَنَامُ وَاكْفِنِيْ بِرُكْنِكَ الَّذِيْ لَا يُرَامُ واحْفِظْنِيْ بِعِزِّكَ وَاَكْفِنِيْ شَرَّ فُلَانٍ (نام ظالم کا لیوے) بِقُدْرَتِكَ وَمَنَّ عَلَيَّ بِنَصْرِكَ وَاِلَّا هَلَكْتُ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَجَلُّ وَاَكْبَرُ مِمَّنْ اَخَافُ وَاَحْذَرُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَدْرَءُ بِكَ فِيْ نَحْرِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَاسْتَعِيْنُكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ الْاَحْزَابَ الَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُّ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْجَمَعُوْالَكُمْ فَاخشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَقَالُوْاحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْءٌ وَاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ واللّٰهُ ذُوفَضْلٍ عَظِيْمٍ اُوْلٰئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْااَهْوَائِهِمْ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِهِمْ سَبَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنَا هُمْ فَهُمْ لَايُبْصِرُوْنَ بِاللّٰهِ اَسْتَفْتِحُ وَبِاللّٰهِ اَسْتَنْجِحُ وَبِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَتَوَسَّلُ وَبِاَمِيْرِ الْمُوْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَشَفَّعُ وبِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا اَتقَرَّبُ اللّٰهُمَّ لَيِّنْ لِيْ صَعُوْبَتَهٗ وَسَهِّلْ لِيْ حُزُوْنَتَهٗ وَوَجِّهْ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ اِلَيَّ بالرَّافَةِ وَالرَّحْمَةِ وَاذْهَبْ غَيْظَهٗ وَبَاسَهٗ وَمَكْرَهٗ وَجُنُوْدَهٗ وَاَحْزَابَهٗ وَانْصُرَانِيْ عَلَيْهِ بِحَقِّ حَيْوَانَ مَاآئِكَ وَاَيَّدَنِيْ بِنَصْرِكَ الْعَامَّةِ الْمُحِيْطِ جِبْرَئِيْلَ عَنْ يَمِيْنِيْ وَمِيْكَائِيْلَ عَنْ يَسَارِيْ وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اِمَامِيْ وَاللّٰهُ وَلِيّ وَحَافِظِيْ وَنَاصِرِيْ وَاَمَانِيْ فَاترَّزْتُ بِكَلِمَةٍ هُمُ الْغَالِبُوْنَ اَسْتَتَرْتُ وَاحْتَجَبْتُ وَامْتَنِعَ بِهَا كَانَ اللّٰهِ الْوَحْدَانِيَّةِ الْاَرلِيَّهِ الْاِلٰهِيَّةِ وَهُوَ يَتَوَلَّ الصَّالِحِيْنَ مَحْفُوْظًا اِنَّ وَلِيَّ اللّٰهَ الَّذِيْ نَزَّلَ الكتاب.۲۲۲

دُعا برائے حفاظت

اس دُعا کو جبرئیل امین حضرت علیؑ کی آنکھوں حفاظت کیلئے آنحضرتؐ کے پاس علمِ مکنون سے

لائے تھے۔

بِسْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ احْرُسْنَا بِعَيْنِكَ الَّتِيْ لَاتَنَامُ بِرُكْنِكَ الَّذِيْ لَا يُرامُ وَارْحَمْنَا بِقُدْرَتِكَ عَلَيْنَا وَلَا تُهْلِكْنَا وَاَنْتَ الرَّجَآءُ رَبِّ كَمْ مِنْ نِعمَةٍ اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيَّ قَلَّ لَكَ عِنْدَهَا شُكْرِيْ وَكَمْ مِنْ بَلِيَّةٍ نِ ابْتَلَيْتَنِيْ بِهَا قَلَّ لَكَ عِنْدَهَا صَبْرِيْ فَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ نِعَمِهٖ شُكْرِيْ فَلَمْ يَحْرُمْنِيْ وَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلِيَّتِهٖ صَبْرِيْ فَلَمْ يَخْذُلْنِيْ يَاذَا الْمَعْرُوْفِ الدَّائِمِ الَّذِيْ لَا يَنْقَضِيْ اَبَدًا وَيَاذَا النِّعْمَآءِ الَّتِيْ وَلَا تُحْصٰى عَددًا اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيْ عَلٰى مُحَمَّدٍوَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَاَدْرَءَ بِكَ فِيْ نُحُوْرِ الْاَعْدَآءِ وَالْجَبَّارِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى دِيْنِيْ بِدُنْيَایَ وَعَلٰى اٰخِرَتِيْ بِتَقْوَایَ وَاحْفِظْنِيْ فِيْمَآ غِبْتُ عَنْهُ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ فِيْمَا حَضَرْتَهٗ يَا مَنْ لَا تَنْقُصُهُ الْمَغْفِرَةُ وَلَا تَضُرُّهُ الْمَعْصِيَةُ اَسْئَلُكَ فَرَجًا عَاجِلًا وَصَبْرًا وَاسِعًا وَالْعَافِيَةَ مِنْ جَمِيْعِ الْبَلَآءِ وَالشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

دعائے حضرت علی علیہ السّلام

اَللّٰهُمَّ قَدْهَمَمْتُ بِاَمْرٍ قَدْعَلِمْتَهٗ فَاِنْ تَعْلَمْ اِنَّهٗ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَایَ وَاٰخِرَتِيْ فَيَسِّرْلِيْ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اِنَّهٗ شَرٌّ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَایَ وَاٰخِرَتِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ كَرَهْتُ ذَالِكَ اَوْاَحْبَبْتُ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَااَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ۔

نادِعلی کبیر

طلب رزق، ادائے قرض، سہل مہم، کے لئے تیر بہدف ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَادِ عَلِيًّا مَظْهَرَ الْعَجَآئِبِ تَجِدْهُ عَوْنًا لَّكَ فِي النَّوآئِبِ كُلُّ هَمٍّ وَّ غَمٍّ اِلٰى اللّٰهِ حَاجَتِيْ وَعَلَيْهِ مُعَوَّلِيْ كُلَّمَا رَمَيْتُ مُتَقَاضِيْ فِي اللّٰهِ يَدُ اللّٰهِ وَلِيُّ اللّٰهِ لِيَ اَدْعُوْكَ كُلَّ هَمٍّ وَغَمٍّ سَيَنْجَلِيْ بِعَظْمَتِكَ يَا اللّٰهُ بِنُبُوَّتِكَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِوِلَايَتِكَ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَاعَلِيُّ اَدْرِكْنِيْ بِحَقِّ لُطْفِكَ الْخَفِيِّ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ

اَکْبَرُ اَنَا مِنْ شَرِّ اَعْدَآئِکَ بَرِیٌّ بَرِیٌّ اَللّٰہُ صَمَدِیْ بِحَقِّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ یَا اَبَاالْغَیْثِ اَغِثْنِیْ یَا عَلِیُّ اَدْرِکْنِیْ یَا قَاہِرَ الْعَدُوِّ وَیَا وَالِیَ الْوَلِیِّ یَامَظْہَرَالْعَجَآئِبِ یَا مُرْتَضیٰ عَلِیٌّ یَا قَھَّارُ تَقَھَّرْتَ بِالْقَھْرِ وَالْقَھْرُ فِی قَھْرِ قَھْرِکَ یَا قَھَارُ یَاذَاالْبَطْشِ الشَّدِیْدِ اَنْتَ الْقَاہِرُ الْجَبَّارُ الْمُھْلِکُ الْمُنْتَقِمُ الْقَوِیُّ اَلَّذِیْ لَایُطَاقُ اِنْتِقَامُہٗ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌمبِالْعِبَادِ وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ یَاغِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنِیْ یَا رَاحِمَ الْمَسَاکِیْنَ اِرْحَمْنِیْ یَا عَلِیُّ اَدْرِکْنِیْ یَا عَلِیُّ اَدْرِکْنِیْ بِرَحْمَتِکَ وَمَنِّکَ وَجُوْدِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

نادِعلی صغیر برائے ہر حاجت

نَادِ عَلِیًّا مَظْھَرَ الْعَجَآئِبِ تَجِدْہُ عَوْنًا لَّکَ فِیْ النَّوآئِبِ کُلُّ ھَمٍّ وَّ غَمٍّ سَیَنْجَلِیْ بِنَبُوَّتِکَ یَامُحَمَّدُ بِوَلَایَتِکِ یَا عَلِیُ عَلِیُ یَاعَلِیُ۔

نادِعلی مغربی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَااِلٰھِیْ وَصَمَدِیْ مِنْ عِنْدِکَ مَدَدِیْ وَعَلَیْکَ مُعْتَمَدِیْ بِحَقِّ اِیَاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ بِحَقِّ مُحَمَّدِنِ الْعَرَبِیْ یَاکَرِیْمُ تَکُنْ مِّنِّیْ یَاکَرِیْمُ وَالْکَرَمَ فِیْ کَرَمِ کَرَمِکَ یَا کَرِیْمُ نَادِعَلِیًّا مَظْھَرَالْعَجَائِبِ یَاجَلِیْلُ وَالْجَلَالُ فِیْ جَلَالِکَ یَاکَرِیْمُ اَجِبْ یَا جِبْرَائِیْلُ سَمِیْعًا مُطِیْعًابِحَقِّ ھٰذِہِ الْاَسْمَآءِ الْاَعْظَمِ الْاَکْرَمِ اَنْ تَقْضِیَ لَنَا حَاجَاتِنَا کُلِّھَا ھَاء ھَاء ھُوَ ھُوَ ھُوَ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدُ بِحَقِّ عَوْنًا لَکَ فِی النَّوَائِبِ اِنَّمَا اَمْرُہٗ اِذَا اَرَادَشَیْئًا اَنْ یَقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنَ یَا قَاہِرًا یَاذَالْبَطْشِ الشَّدِیْدِ یَا قَاہِرُ اَجِبْ یَا عِزْرَائِیْلُ سَمِیْعًا مُطِیْعًا بِحَقِّ ھٰذِہِ الْاَسَمَآءِ الْاَعْظَمِ الْاَعْظَمِ الْاَکْرَمِ اَنْ تَقْضِیَ حَاجَاتِنَا کُلِّھَا ھَا ء ھَاء ھو ھُوَ ھُوَ بِعِزَّتِہٖ وَالْعِزِّفِیْ عِزِّکَ یَایَاعَزِیْزُ یَا سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَّبٍ رَجِیْمٍ اَجِبْ یَاسَمْسَائِیْلُ بحَقِّ ھٰذِہِ الْاَسْمَآءِ الْاَعْظَمِ الْاعْظَمِ الْاَعْظَمِ الْاَکرَمِ اَنْ تَقْضِیَ لَنَا حَاجَاتِنَا کُلِّھَاھَاء ھَاء ھُوَ ھُوَ ھُوَکُلِّ ھَمٍّ

وَغَمٍّ سَيَنْجَلِىْ لَااِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ يَامَنْ هُوَ فَاطِرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ اَجِبْ يَاعِزْرَائِيْلُ سَمِيْعًا مُطِيْعًا بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَآءِ الْاَعْظَمِ الْاَكْرَمِ اَنْ تَقْضِىَ لَنَا حَاجَاتِنَا كُلِّهَا هَاء هَاء هَاء هُو هُو هُو بِحَقِّ يٰسٓ وَالْقُراٰنِ الْحَكِيْمِ يَا عَظِيْمُ بِعَظَمَةٍ فِىْ عَظَمَتِکَ يَا عَظِيْمُ بِنُوَّتِکَ يَامُحَمَّدُ بِوَلَايَتِ يَاعَلِىُّ يَا عَلِىُّ اَدْرِكْنِىْ اَيُّهَا الْمُرْتَضٰى يَا وَلِىَّ اللّٰهِ يَا قَاهِرَ الْعَدُوِّ يَاوَالِىَ الْوَلِىِّ يَا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ يَا مُرْتَضٰى عَلِىْ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَآءِ الْاَعْظَمِ الْاَعْظَمِ الْاَكْرَمِ اَنْ تَقْضِىْ لَنَا حَاجَاتِنَا كُلِّهَا هَاء هَاء هَاء هُو هُو هُو بِحَقِّ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ وَاحْفِظْنَامِنْ اٰفَاتِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّکَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْر يَاغِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنِىْ يَا عَلِىُّ اَدْرِكْنِىْ اَنَا مِنْ اَعْدَائِکَ بَرِىٌٔ بَرِىٌٔ بَرِىٌٔ بِرَحْمَتِکَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔

دعائے ظہور

راوی کو آنحضرتؐ نے یہ دعا خواب میں تعلیم فرمائی اورارشاد کیا کہ جو شخص عمر میں ایک مرتبہ اس دُعا کو پڑھے یا بازو پر باندھے وہ دُنیا سے باایمان اُٹھے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِلٰهِىْ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ يَوْمَ لَا يَسْتَاخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ اِلٰهِىْ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ عِنْدَ سَكَرَاتُ الْمَوْتِ وَعِنْدَ مُفَارَقَةِ الرُّوْحِ وَعِنْدَ مُعَايِنَةِ الْمَوْتِ اِلٰهِىْ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ عِنْدَ حَوْلِ الْمُطَّلَعِ وَعِنْدَالْوُقُوْفِ بَيْنَ يَدَيْکَ اِلٰهِىْ اَلْاَمَان اَلْاَمَانُ بِهَوْلِ الْقِيَامَةِ وَشَدَائِدِ هَا اِلٰهِىْ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفِرَاشِ الْمَبْثُوْثِ اِلٰهِىْ اَلْاَمَانَ اَلْاَمَانَ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ اِلٰهِىْ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ اِلٰهِىْ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ لِكُلِّ امْرِءٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَانٌ يُّغْنِيْهِ اِلٰهِىْ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا لَا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا اِلٰهِىْ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ يَوْمَ اَينظَرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُوْلُ الْكَافِرُيَالَيْتَنِىْ كُنْتُ تُرَابًا اِلٰهِىْ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ فِىْ يَوْمَ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ فَاصْبِرْصَبْرًا جَمِيْلًا اِلٰهِىْ اَلْاَمَانُ

اَلْاَمَانُ یَوْمَ یَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ یَفْتَدِیْ بِبَنِیْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِیْهِ وَفَصِیْلَتِهِ الَّتِیْ تُؤْیْهُ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ثُمَّ یُنْجِیْهِ كَلَّا اِنَّهَا لَظٰی نَزَّاعَةً لِلشَّوٰی اِلٰهِیْ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ قُلُوْبٌ یَوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ اِلٰهِیْ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ تَقُوْلُ الْمَلٰئِكَةُ لَابُشْرٰی یَوْمَئِذٍ لِلْمُجْرِمِیْنَ وَیَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا اِلٰهِیْ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ یَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْهِ وَیَقُوْلُ یَالَیْتَنِیْ اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا یَاوَیْلَتٰی لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا اِلٰهِیْ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَوْجُوْدُ فِیْ كُلِّ زَمَانٍ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَعْبُوْدُ فِیْ كُلِّ مَكَانٍ اِلَّا اللّٰهُ الْمَوْجُوْدُ فِیْ كُلِّ زَمَانٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَعْبُوْدُ فِیْ كُلِّ مَكَانٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَعْرُوْف بِاِحْسَانٍ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ یَا دَائِمَ الْمَعْرُوْفِ یَا قَدِیْمَ الْاِحْسَانِ یَاهَادِیَ الْمُضَلِّیْنَ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ یَا غَفُوْرُ یَا غَفَّارُ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ.

دعائے عافیت

جوشخص چاہتا ہو کہ اُس کا حشر محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کی آل پاک کے ساتھ ہو اور حضرات موت، قبر، برزخ ، قیامت ، حساب اور کتاب وغیرہ کے مواقع پر خاص طور سے اس پر نظر رحمت فرمائیں تو اس کو ہر نمازِ فریضہ کے بعد ایک دفعہ پڑھ لیا کرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مَعَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ فِیْ عَافِیَةٍ وَبَلَاءٍ وَّاجْعَلْنِیْ مَعَ مُحَمَّدٍوَّاٰلِ مُحَمَّدٍفِیْ مَثْوًی وَّمُنْقَلَبٍ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَحْیَایَ مَحْیَاهُمْ وَمَمَاتِیْ وَمَمَاتَهُمْ وَاجْعَلْنِیْ فِیْ مَوَاطِنَ كُلِّهَا لَاتُفَرِّق بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

دعائے مغفرت

اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْ عَلٰی اَهْلِ الْقُبُوْرِ السُّرُوْرَ اَللّٰهُمَّ اَغْنِ كُلَّ فَقِیْرٍ اَللّٰهُمَّ اَشْبِعْ كُلَّ جَائِعٍ اَللّٰهُمَّ اكْسُ كُلَّ عُرْیَانٍ اَللّٰهُمَّ اقْضِ دَیْنَ كُلِّ مَدِیْنٍ. اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنْ كُلِّ

مَکْرُوْبٍ اَللّٰھُمَّ رُدَّ کُلَّ غَرِیْبٍ اَللّٰھُمَّ فُکَّ کُلَّ اَسِیْرٍ اَللّٰھُمَّ اصْلِحْ کُلَّ فَاسِدٍ مِّنْ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اشْفِ کُلَّ مَرِیْضٍ اَللّٰھُمَّ سُدَّ فَقْرَنَا بِغِنَاکَ اَللّٰھُمَّ غَیِّرْ سُوْءَ حَالِنَا بِحُسْنِ حَالِکَ اَللّٰھُمَّ اقْضِ عَنَّا الدَّیْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

دعائے وسعتِ رزق

حضرت امام رضاؑ فرماتے ہیں کہ وسعت رزق کے لئے بعدِ ہر نماز اس دُعا کا پڑھا بے حد مُفید اور موثر ہے۔

یَامَنْ یَمْلِکُ حَوَائِجَ السَّائِلِیْنَ وَیَعْلَمُ ضَمِیْرَ الصَّامِتِیْنَ لِکُلِّ مَسْئَلَةٍ مِنْکَ سَمِیْعٌ حَاضِرٌ وَجَوَابٌ عَتِیْدٌ وَلِکُلِّ صَامِتٍ مِنْکَ عِلْمٌ بَاطِنٌ مُحِیْطٌ اَسْئَلُکَ بِمَوَاعِیْدِکَ الصَّادِقَةِ وَاَیَادِیْکَ الْفَاضِلَةِ وَرَحْمَتِکَ الْوَاسِعَةِ وَسُلْطَانِکَ وَمُلْکِکَ الدَّائِمِ وَکَلِمَاتِکَ التَّامَّاتِ یَا مَنْ لَاتَنْفَعُهٗ طَاعَةُ الْمُطِیْعِیْنَ وَلَا تَضُرُّهٗ مَعْصِیَةُ الْعَاصِیْنَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَارْزُقْنِیْ مِنْ فَضْلِکَ واعْطِنِیْ تَرْزُقْنِیْ الْعَافِیَةَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

دعائے طلب حاجت

طلب حاجت کے لئے یہ دُعا اسم اعظم ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الطَّاهِرُ الْمُطَهِّرُ نُوْرُالسَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِیْنَ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالِ الْمَنَّانِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَفْعَلَ بِیْ کَذَا وَکَذَا.

دعائے ادائے قرض

حضرت علیؑ نے یہ دعا اپنے ایک خاص صحابی کو بھیجی تھی۔ بعدِ نماز تین مرتبہ یہ دُعا پڑھنے سے قرض ادا ہوجاتا ہے۔ انتہائی مجرّب ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَالَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِحَقِّ لَا اِلٰهَ اِلَا

اَنْـتَ اَنْ تَـرْحَـمْـنِـیْ بِلا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَالَااِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِحَقِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تَرْحَمْنِیْ بِلا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُکَ یَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تَغْفِرْلِیْ بِلا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ .

ہفت آیۂ قرآنی

بعض معتبر کتابوں میں حضرت امیرالمومنینؑ سے مروی ہے کہ جو شخص اِن سات آیتوں کو ہر صُبح وشا بعد نماز کے پڑھے خدائے پاک و برتر اِس کو ہر شر سے محفوظ رکھے گا اگر چہ وہ خود کو ہلاکت میں ڈالدے۔ وہ آیات مُبارک یہ ہیں(آیۂ اول سورہ توبہ میں ہے بسم اللہ نہ پڑھی جائے)

آیۂ اول: قُـل لَّـن یُـصِیْبَـنَا اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلٰانَا وَعَلَی اللّٰهِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُونَ۔

آیۂ دوم: وَاِنْ یَّـمْسَسْکَ الـلّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَهٗ اِلَّا هُوَ وَاِنْ یُّرِدْکَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ یُصِیْبُ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمِ۔

آیہ سوم: وَمَـا مِـنْ دَآبَّةٍ فِـی الْاَرْضِ اِلَّا عَـلَـی الـلّٰـهِ رِزْقُهَـا وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَـا وَمُسْتَوْدَعَهَا کُلٌّ فِیْ کِتَابٍ مُّبِیْنَ ط

آیہ چہارم: اِنِّـیْ تَـوَکَّـلْـتُ عَـلَـی الـلّٰهِ رَبِّیْ وَرَبِّکُمْ مَّا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا هُوَاٰخِذٌ بِنَا صِیَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم۔

آیہ پنجم: وَکَـاَیِّـنْ مِّـنْ دَابَّةٍ لَّا تَـحْـمِلُ رِذقَهَا اَللّٰهُ یَرْزُقُهَا وَاِیَّاکُمْ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

آیہ ششم: مَـا یَـفْتَـحِ الـلّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِکَ لَهَا وَمَا یُمْسِکَ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَهُوَالْعَزِیْزِ الْحَکِیْمُ.

آیہ ہفتم: وَلَـئِـنْ سَئَلْتَهُمْ مِّنْ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰه قُلْ اَفَرَاَیْتُمْ مَـا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِیَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ کَاشِفَاتُ ضُرِّهٖ اَوْاَرَادَنِیْ بِرَحْمَةٍ هَـلْ هُـنَّ مُـمْسِکَاتُ رَحْمَتِهٖ قُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُتَوَکِّلُوْنَ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

دُعابرائے حفاظت جان و مقہوری دشمن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اِمَامِیْ وَفَاطِمَۃُ بِنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَوْقَ رَاسِیْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیَّ ابْنِ اَبِیْ طَالِب وَصِیّ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَنْ یَمِیْنِیْ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنٌ وَعَلِیٌّ وَمَحَمَّدٌ وَجَعْفَرٌ وَمُوْسٰی وَعَلِیٌّ وَمُحَمَّدٌ وَعَلِیٌّ وَالْحَسَنَ وَالْحُجَّۃِ الْمُنْتَظَر مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الزَّمَانِ اَئِمَّۃٍ صَلَوَاتِ اللّٰہِ عَلَیْہِمُ عَنْ شِمَالِیْ وَاَبُوْذَرٍ وَسَلْمَانِ وَمِقْدَادٍ وحُذَیْفَۃُ وَعَمَارَۃُ وَاَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ مِنْ وَرَائِیْ وَمَلٰٓئِکَۃُ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ حَولٰی وَاللّٰہُ تَعَالٰی شَانَہٗ رَبّیْ تَقَدَسَتَ اَسْمَاءُ وُہٗ تَظَاھَرَتُ اٰلَآءُ وُہٗ مُحِیْطٌ رَبّیْ وَحَافِظْنِیْ وَ حَفِیْظَنِیْ وَاللّٰہُ مِنْ وَرَائِھِمْ مُحِیْطٌ بَلْ ھُوَ قُرْاٰنٌ مَجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَحْفُوْظٍ فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَھُوَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ سُبْحَانَ اللّٰہِ والْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیّ الْعَظِیْمِ بِرَبِّ الْکَرِیْمِ وَھُوَ الْعَلِیُّ اَلْوَلِیُّ النَّدِیْمُ یَاوَاحِدُ۔

☆

آیۂ شہادت

شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَالْمَلَائِکَۃُ وَاُوْلُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰہَ اِلَّاھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ. اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوالْکِتَابَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَائَھُمُ الْعِلْمُ بَغْیًا بَیْنَھُمْ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ اِنَّ سَرِیْعُ الْحِسَابِ.

آیۃ الملک

قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَتُوْلِجُ النَّھَارِ فِی الَّلیلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ المَیّتَ مِنَ

الْحَيِّ و تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔

آمنا الرسول کی آیت

یہ آیت پڑھنے کا بہت ثواب ہے اور معراج کی رات رسول خداؐ اور حق تعالیٰ کے بیچ ہوئے سوالات کا اس میں جواب ہے اور یہ آیتیں خاص طریقے سے عشاء کی نماز کے بعد پڑھنے کی ہیں۔

زیادہ ثواب ہے عشاء کی نماز کے بعد دونوں آیتیں پڑھے تو ایسا ہے جیسے پوری رات جاگ کر اللہ کی عبادت کی اور دوران آیات پڑھنے سے دین و دنیا کی تمام حاجتیں پوری ہوں گی اور شیطان اس کے پاس نہیں آسکے گا۔

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ، كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ، لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ، وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ، غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا، لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ، رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَو اَخْطَانَا،رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ، رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ، وَاعْفُ عَنَّا ، واغْفِرْ لَنَا ، وَارْحَمْنَا، اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔

درود تاج

دوردتاج مسلمانوں میں بہت مشہور دعا ہے اس کے پڑھنے میں دل کی صفائی کے لئے سات مرتبہ پڑھے اور عصر کی نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھے جادو کا اثر دور کرنے کے لئے بیماری اور شیطان کے وسوسوں سے دور رہنے کے لئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِى اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِى الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ شَمْسُ الضُّحٰى بَدْرُ الدُّجٰى صَدْرُ الْعُلٰى نُوْرُ الْهُدٰى كَهْفِ الْوَرٰى مِصْبَاحِ الظُّلَمِ جَمِيْلِ الشِّيَمِ شَفِيْعِ الْاُمَمِ صَاحِبَ الْجُوْدِ

وَالْکَرَمِ وَاللّٰہُ عَاصِمُہٗ وَجِبْرِیْلُ خَادِمُہٗ وَالْبُرَاقُ مَرْکَبُہٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُہٗ وسِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی مَقَامُہٗ وَقَابَ قَوْسَیْنَ مَطْلُوْبُہٗ وَالْمَطْلُوْبُ مُقْصُوْدُہٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُہٗ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیّیْنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ رَاحَۃِ الْعَاشِقِیْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ شَمْسِ الْعَارِفِیْنَ سِرَاجِ السَّالِکِیْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِیْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ وَالْمَسَاکِیْنَ سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنَ وَسِیْلَتِنَا فِی الدَّارَیْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَالْمَغْرِبَیْنَ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَی الثَّقَلَیْنِ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدُ اللّٰہِ نُوْرٍمِّنْ نُوْرِ اللّٰہِ یَاَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْاعَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمُوْاتَسْلِیْمًا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

ہر مُشکل کا حل

سورہ طلاق کی آیت: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلُ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ، وَمَنْ یَّتَوَکَّلُ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ، اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ، قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا۔(سورہ طلاق،آیت۲۸۳)

روزی میں اضافہ کی دعا

اس دعا کونمازِ صبح کے بعداورنمازِ عشاء کے بعد تین مرتبہ پڑھے۔

یَااَللّٰہُ یَااَللّٰہُ یَااَللّٰہُ یَارَبِّ یَارَبِّ یَارَبِّ یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الْعَظِیْمِ الْاَعْظَمْ اَنْ تَرْزُقْنِی رِزْقًا وَاسِعًا حَلَالاً طَیِّبًا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

روزی میں وُسعت کی دعا

ملاّ محسن کاشانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ کسی کی روزی تنگ ہوتو یہ دُعا پڑھے اتنی روزی ملے کہ اسے رکھنا مشکل ہوجائے گا۔

(سنیچر)ایک ہزار مرتبہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

(اتوار)ایک ہزار مرتبہ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ

(دوشنبہ)ایک ہزار مرتبہ یَاذُوْالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(منگل)ایک ہزار یَاقَاضِیَ الْحَاجَات

(بدھ)ایک ہزار مرتبہ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

(جمعرات)ایک ہزار مرتبہ یَاحَیُّ یَا قَیُّوْم.

(جمعہ)ایک ہزار مرتبہ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُ الْمُبِیْنَ

قرض ادا ہونے کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا لَااِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ بِحَقِّکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تَرحَمَنِیْ بِلَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ بِحَقِّکَ لَا اِلٰہَ اَنْتَ اَنْ تَرْزُقَنِیْ بِلَا اِلٰہَ اِلَّااَنْتَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ بِحَقِّکَ لَا اِلٰہَ اِلَّااَنْتَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ بِلَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ.

ہر بلا سے بچنے کی دُعا

حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ جوشخص نماز فجر کے بعد اس دعا کو پڑھے جبرئیل کے پر اس کو گھیر لیں گے اور اس کے جان و مال بچے وغیرہ کو ہر بلا سے اپنی حفاظت میں رکھیں گے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ الْعَلِیَّ الْاَعْلٰی الْعَظِیْمَ نَفْسِیْ وَمَنْ یَعْنِیَنِیْ اَمْرُہٗ اَسْتَوْدَعُ اللّٰہَ نَفْسِیَ الْمَرْھُوْبَ الْمَخوْفَ الْمُتَضَعْضَعَ لِعَظَمَتِہٖ کُلُّ شَیءٍ.

نور پھیلنے اور معین وقت پر جاگنے کی آیت

حضرت امیر المومنین علیؑ نے فرمایا کہ یہ آیت سوتے وقت پڑھو تو سونے کی جگہ سے بیت اللہ تک نور پھیلے گا اور بیت اللہ سے بڑھ کر بیت المقدس تک جائے گا حضرت رسول خداؐ نے فرمایا کہ نور کے اطراف فرشتے صبح تک رہیں گے اور پڑھنے والے کے لئے استغفار کرتے رہیں گے حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ یہ دُعا پڑھ کر سو جائے تو جو وقت سو چا ہے اس وقت وہ

جاگ جائے گا۔

قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحىٰ اِلَيَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا.

بیماری دور ہونے کی دعا

لوائی مخزون میں لکھا ہے کہ تمام ظاہری و باطنی بیماریوں کو دور کرنے کے لئے کہ بیمار کے سر کے نیچے صدقہ رکھے اور یہ دعا پڑھے اور صدقہ کے لئے جو چیز رکھی ہے وہ صُبح اُٹھ کر غریب مومن کو دے دے انشاءاللہ آرام ہو جائے گا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ وَلِيِّكَ بِمُوْسٰى بْنَ جَعْفَرٍ اِلَّا عَافَيْتَنِيْ فِيْ جَمِيْعِ جَوَارِحِيْ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَ دَفَعَتُ عَنِّيْ جَمِيْعِ الْآلَامِ وَالْاَسْقَامِ يَا جَوَادُ يَا كَرِيْمُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

بیماری سے بچنے کی دعا

حضرت علیؑ نے فرمایا کہ بیماری سے بچنے کے لئے یہ دعا تین بار پڑھو۔

اَللّٰهُ قَدِيْمٌ اَزَلِيٌّ يَزِيْلُ اللّٰهُمَّ وَهُوَ قَائِمٌ اَزَلِيٌّ بِالْاَزَلِيَّةِ لَمْ يَزِلْ وَلَا يُزَالُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى عَلٰى مُحَمَّدٍ و اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ.

ایمان کی سلامتی کے لئے

ایک شخص نے کئی مرتبہ خواب میں جناب رسول خداؐ کو دیکھا اور ہمیشہ عرض کیا یا حضرت میں کیا کروں کہ دنیا سے ایمان کے سلامتی کے ساتھ جاسکوں آپؐ فرمایا کہ ہمیشہ یہ دُعا پڑھا کرو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَااَللّٰهُ يَااَللّٰهُ يَااَللّٰهُ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ مِنْ زَوَالِ الْاِيْمَانِ يَا دَائِمَ الْمَعْرُوْفِ يَا قَدِيْمَ الْاِحْسَانِ وَيَا هَادِيَ الْمُضِلِّيْنَ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

اسم اعظم مانگنے سے ملی ہوئی دعا

مقاتل سے روایت ہے کہ اسم اعظم حاصل کرنے کے لئے خدا سے دعا کرتے کرتے

بیس(۲۰) برس ہو گئے تب ایک رات جب میں بیت المقدس میں تھا تب خواب میں کسی نے مجھے ایک دعا تعلیم کی اس دعا کا اثر ایسا ہے کہ کوئی بھی حاجت ضروری پوری ہوگی اور اگر کوئی حاجت پوری نہ ہو تو مجھ پر لعنت کرے۔

یَاقَدِیْمُ یا حَقُّ یَا دَائِمُ یَا قَائِمُ یَا فَرْدُ یَا صَمَدُ یَا اللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذاالْجَلَالِ وَاِکْرَامِ یَا نُوْرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم وَیَا مَنْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ یَا کَافِیُ یَاهَادِیُ یَابَارِیُ یَا عَالِمُ یَا صَادِقُ یَا کٓهٰیٰعٓصٓ یَارَبُّ الْاَرْبَابِ یَاسَیِّدالسَّادَاتُ یَا مَالِکُ الْمُلُوْکِ یَا وَلِیَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ مَلِکُ مَنْ فِیْ السَّمَآءِ وَمَلِکُ مَنْ فِی الْاَرْضِ وَلَا حُکْمَ فِیْهِمَا لِغَیْرِکَ وَقُدْرَتِکَ فِی الْاَرْضِ قُدْرَتِکَ فی السَّمَآءِ وَسُلْطَانِکَ فِی اَرْضِکَ سُلْطَانِکَ فِی السَّمَآءِ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الْکَرِیْم وَجُهِکَ الْمُنِیْر اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُفَرِّجُ عَنِّیْ فَرْجًا عَجِلًا وَاجْعَلْ لِیْ مِنْ کُلِّ غَمٍّ فَرَجًا وَ مَخْرَجًا وَیَسِّرْلِیْ کُلِّ عَسِیْرٍ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

حفاظت کے لئے دعا

علامہ قمی نے مفاتیح الجنان کے حاشیہ کے اوپر ابن فہد سے راویت کی ہے کہ ابوداؤد کو خبر ملی کہ تمہارا گھر جل گیا آپ نے جواب دیا کہ نہیں جلا دوسری خبر ملی تو جواب دیا کہ حقیقت میں نہیں جلا تیسری خبر ملی کہ آپ کے گھر کے آس پاس کے مکان نہیں جلا لوگوں نے ابوداؤد سے پوچھا کہ کیسے خبر ہے کہ آپ کا گھر نہیں جلا آپ نے جواب دیا میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ جو آدمی صبح کے وقت یہ دُعا پڑھے تو اس کے اوپر اسی دن کوئی نقصان نہیں ہوگا جو رات کو پڑھے تو اس رات میں اس کا کوئی نقصان نہیں ہوگا میں وہ دعا پڑھتا ہوں وہ دعا یہ ہے اس کے ساتھ حفاظت کے لئے چار قُل (**قل ایُّها الکافرون ، قُل هو الله ، قُل اعوذبرب الفلق، قل اعوذ برب الناس**) پڑھیں (خادم علم ودین محمد اسماعیل رجبی مرحوم)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم مَا شَاءَ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٍ وَاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمَنْ شَرِّ قَضَاءِ السُّوْءِ وَمِنْ شَرِ کُلِّ ذِیْ شَرٍّوَّ مِنْ شَرِّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَمِنْ شَرِّ دَابَّۃٍ وَّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَا صِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم.

بیماریوں سے شفایاب ہونے کی دُعا

سید ابن طاؤس اپنی کتاب مہج الدعوات میں جناب سلمان فارسی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ اگر تم لوگ چاہو کہ کبھی بخار نہ آئے یہ دعا ہمیشہ خصوصاً صبح و شام پڑھا کرو۔

بِسْمِ اللّٰہِ النُّورِ، بِسْمِ اللّٰہِ نُورِ النُّورِ، بِسْمِ اللّٰہِ نُورٌ عَلی نُورٍ، بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِی ھُوَ مُدَبِّرُ الْاُمُورِ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِی خَلَقَ النُّورَ مِنَ النُّورِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی خَلَقَ النُّورَ مِنَ النُّورِ وَأَنْزَلَ النُّورَ عَلَی الطُّورِ فِی کِتابٍ مَسْطُورٍ فِی رَقٍّ مَنْشُورٍ بِقَدَرٍ مَقْدُورٍ عَلی نَبِیٍّ مَحْبُورٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی ھُوَ بِالْعِزِّ مَذْکُورٌ وَبِالْفَخْرِ مَشْھُورٌ وَعَلَی السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ مَشْکُورٌ. وَصَلَّی اللّٰہُ عَلی سَیِّدِنا مُحَمَّدٍ وَآلِہِ الطَّاھِرِینَ.

بلا اور ظالم سے بچنے کی دُعا

بلا دور کرنے کے لئے ظالم اور دشمنوں سے حفاظت کے لئے سختی کو دور کرنے کے لئے قرض کی ادائیگی کے لئے اور ہر ایک حاجت پوری ہونے کے لئے یہ آیت بہت مُفید ہے۔

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْءَ (سورہ نمل ۲۷ آیت ۶۲)

دل کے دورہ سے بچنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَالَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُکَ اَنْ تُحْیِیْ قَلْبِیْ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ.

قوت حافظہ کی دعا

قوت حافظہ بڑھانے کے لئے یہ دعا حضرت علیؑ نے تعلیم کی ہے۔

سُبْحَانَ مَنْ لَّایَعْتَدِیْ عَلٰی اَهْلِ مَمْلُکَتِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَّا یَاخُذُاَهْلَ الْاَرْضِ بِاَلْوَانِ الْعَذَابِ سُبْحَانَ الرَّؤُفِ الرَّحِیْمِ. اَللّٰهُمَّ اجْعَل لِیْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّبَصَراً وَّفَهْمًا وَّعِلْمًا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

صُبح کے وقت کی دعا

جوکوئی اس دعا کو صُبح کے وقت پڑھے گا اللہ اسے چھ خصوصیت دے گا۔

۱۔شیطان سے اس کی حفاظت کرے گا۔

۲۔کوہِ احد کے برابر ثواب عطا فرمائے گا۔

۳۔اور وہ متقی اور پرہیز گار لوگوں میں نمایاں ہوگا۔

۴۔حورالعین سے اس کی شادی ہوگی۔

۵۔قیامت کے دن ۱۲ ہزار ملک اس کی طرف سے حساب دیں گے۔

۶۔اسے قبول حج اور عمرہ کے ثواب ملے گا۔اور اگر وہ اس مہینے میں مرگیا تو شہید کی موت مرے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُو الظَّاهِرُ وَالْبَاطِنَ، لَهُ الْمُلْکَ وَلَهُ الْحَمْدُ ، یُحْیِیْ ویُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَایَمُوْتُ بِیَدِکَ الْخَیْرِ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیْر.

سفر میں جاتے وقت کی دعا

حضرت امام رضاؑ نے فرمایا ہے کہ کسی سواری پر سوار ہوتے وقت یہ آیت پڑھے اس آیت سے سوار اور سواری دونوں محفوظ رہیں گے۔

بِسْــمِ الـلّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاَنَا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ.

سفر کی دعا

رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزِلًا مُبَارَكًا وَاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ۔

آٹھ آیتوں کے ورد کا طریقہ

پہلے پندرہ مرتبہ یا اللہ پڑھے اس کے بعد یہ دعا پڑھے

یَـاخَیْـرَ الـرَّازِقِیْـنَ یَـا عَلِیْمُ یَاحَلِیْمُ یَاعَفُوُّ یَا غَفُوْرُ یَا سَمِیْعُ یَا بَصِیْرُ یَا عَلِیُّ یَا کَبِیْـرُ یَـا لَـطِیْفُ یَـا خَبِیْـرُ یَـا غِنِیُّ یَا حَمِیْدُ یَا رَئُوْفُ یَا رَحِیْمُ اِفْتَحْ لِیْ بَابَ رَحْمَتِکَ وَافْـعَـلْ لِـیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَمَخْرَجًا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْن۔

اسکے بعد یہ آیتیں پڑھے

وَالَّـذِیْنَ هَاجَرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْا اَوْمَاتُوْا لَیَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا، وَاِنَّ الـلّٰــهَ لَهُـوَ خَیْــرُ الــرَّازِقِیْــنَ (۱) لَیُـدْخِـلَـنَّهُـمْ مُـدْخَلًا یَــرْضَــوْنَــهٗ وَاِنَّ اللّٰـهَ لَعَلِیْمٌ حَـلِیْـم(۲)ذَالِکَ ، وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَاعُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِیَ عَلَیْهِ لَیَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ، اِنَّ اللّٰهَ لَعَـفُوٌّ غَفُوْرٌ (۳) ذٰالِکَ بِاَنَّ اللّٰهَ یُوْلِجُ الَّیْلَ فِیْ النَّهارِ وَیُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلَ وَاَنَّ اللّٰهَ سَـمِیْـعٌ بَـصِیْـرٌ(۴) ذَالِکَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ الـلّٰـهَ هُـوَ الْـعَلِـیُّ الْـکَبِیْـرُ(۵) اَلَـمْ تَـر اَنَّ الـلّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءٍ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُـخْـضَرَّةً، اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ(۶) لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ، وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ(۷) اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَکُمْ مَا فِی الْاَرْضِ وَالْفُلْکَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِـاَمْـرِهٖ، وَیُـمْسِکُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلٰی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ، اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَؤُفٌ

رَّحِیۡمٌ(۸)　　(پندرہ مرتبہ یااللہ پڑھے)

نوآیتوں کی خاصیت

وَمَنۡ یَعۡتَصِمۡ بِاللّٰہِ فَقَدۡ ھُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ(۱) وَلَا تَحۡسَبَنَّ اللّٰہَ غَافِلًا عَمَّا یَعۡمَلُ الظّٰلِمُوۡنَ (۲) وَاِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ لَا تُحۡصُوۡھَا (۳) وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡا اِلَّا اِیَّاہُ وَبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا(۴) تَنۡزِیۡلًا مِّمَّنۡ خَلَقَ الۡاَرۡضَ وَالسَّمٰوٰتِ الۡعُلٰی، الرَّحۡمٰنُ عَلَی الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰی(۵) ذٰلِکَ تَقۡدِیۡرُ الۡعَزِیۡزِ الۡعَلِیۡمِ(۶) ثُمَّ اسۡتَوٰی اِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰھُنَّ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ وَھُوَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ(۷) اَلَا اِلَی اللّٰہِ تَصِیۡرُ الۡاُمُوۡرُ (۸)وَمَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَل لَّہٗ مَخۡرَجًا وَیَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ وَمَنۡ یَّتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسۡبُہٗ، اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمۡرِہٖ قَدۡجَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیۡءٍ قَدۡرًا(۹)

عرش کے خزانہ کی دُعا

جبرئیلؑ بہت سی خوشیوں کے ساتھ رسول خداؐ کی خدمت میں آئے سلام عرض کیا کہ پروردگارعالم نے عرش کے خزانے میں ایک ہدیہ آپ کو بھیجا ہے۔

حضرت رسول خداؐ نے پوچھا اے جبرئیلؑ یہ دُعا پڑھنے میں کتنا ثواب ہے کہ آسمان وزمین کے تمام فرشتے جمع ہوجائیں اور قیامت تک ثواب بیان کریں یہاں تک کہ ہزاروں حصہ بھی بیان نہیں کرسکتے۔ یہ دعا جومومن پڑھے اور یہ جملہ کہے **یَامَنۡ اَظۡھَرَالۡجَمِیۡلَ** ۔تو خدااس کے گناہوں کو چھپائے گا وراس کے اوپر رحم کرے گا آخرت میں اس کے حالات نیک کرے گا دُنیا وآخرت میں اس کے عیب کے اوپر ہزار پردے رکھ دے گا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم یَامَنۡ اَظۡھَرَالۡجَمِیۡلَ وَسَتَرَ الۡقَبِیۡحَ وَلَمۡ تَھۡتِکِ السِّتۡرَ عَنِیۡق یَا کَرِیۡمَ الۡعَفۡوِ یَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ یَا وَاسِعَ الۡمَغۡفِرَۃِ وَیَابَاسِطَ الۡیَدَیۡنِ بِالرَّحۡمَۃِ یَا صَاحِبَ کُلِّ نَجۡوٰی وَیَا مُنۡتَھٰی کُلِّ شَکۡوٰی یَا کَرِیۡمَ الصَّفۡحِ یَا عَظِیۡمَ الۡمَنِّ مُبۡتَدِئَ کُلِّ نِعۡمَۃٍ قَبۡلَ اِسۡتِحۡقَاقِھَا یَا رَبَّاہُ یَاسَیِّدَاہُ یَا مَوۡلَاہُ یَا غَایَتَاہُ یَا غِیَاثَاہُ صَلِّ عَلٰی

مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَسْئَلُکَ اَنْ لَّاتَجْعَلَنِیْ فِی النَّار.

دعائے تسبیحات

ایک مرتبہ جبرئیل محمد ثانی کے پاس آئے اور اس وقت وہ حضرت مقام ابراہیم میں نماز پڑھ رہے تھے جب نماز سے فارغ ہوئے تو جبرئیل نے عرض کیا کہ یا محمد ثانی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آپ اپنی اُمت کو حکم دیں کہ ایّام البیض میں روزہ رکھو اور ان دنوں میں یہ دعا پڑھو کیونکہ یہ دعا بہشت کے پردے اور ستونوں کے اوپر لکھی ہے اور اس کی برکت سے میں زمین پر آیا ہوں اور آسمان کے اوپر جاتا ہوں اور عزرائیل اسی دعا سے روحوں کو قبض کرتے ہیں اور اس دعا کی برکت سے خداوند عالم اپنے بندوں کو قبر کے عذاب سے بچائے گا اور آخرت کی پریشانی وآفتوں سے نجات پا کر قبر سے اُٹھیں گے یہ دُعا پڑھنے سے روزی میں اضافہ ہو اور شفاعت کا سبب ہوگی اور بہشت میں ایسے داخل ہوگا کہ چہرہ چمکتا ہوگا ایّام البیض میں روزہ رکھتے اور کھولتے وقت یہ دعا پڑھے تو پروردگار اس کو ایسی عزت دے گا جو ہمیشہ باقی رہے گی یا محمدؐ اگر دریا سیاہی بن جائیں اور تمام درخت قلم بن جائیں اور سارے ملائکہ اس کا ثواب لکھیں تو نہیں لکھ سکتے اور جو دُعا پڑھے تو خدا اس کا رنج وغم دور کرے گا اس کی حاجت پوری کرے گا اور اس کو اسرافیل ،میکائیل حضرت ابراہیمؑ ،حضرت موسیٰؑ ،حضرت عیسیٰؑ جتنا ثواب دے گا جو کوئی عمر میں ایک مرتبہ پڑھے تو قیامت میں ایسے طریقے سے حشر کے میدان میں آئے گا کہ اس کا چہرہ نورانی ہوگا اس کو دیکھ کر لوگ تعجب سے کہیں گے کہ کیا یہ کوئی پیغمبر ہے اولاد پیغمبر ہے اور اللہ جنّت میں ایسی چیزیں دے گا کہ کسی نے دیکھی نہ ہوں گی اگر کوئی یہ دُعا اپنے عمر میں پندرہ مرتبہ پڑھے تو میں اس سے قیامت میں ملاقات کروں گا اور جو آدمی دعا پڑھ کر طہارت کے ساتھ سو جائے تو اس کو اپنا دیدار نصیب ہوگا اور کوئی چیز اگر کھوگئی ہو تو وہ چار رکعت نماز ایسے طریقے سے پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد کا سورہ اور دو مرتبہ قُل ہو اللہ پڑھے اور چار رکعت نماز پوری ہونے کے بعد دعا پڑھے اور یہ دعا اپنے سر کے نیچے رکھ کر سوئے تو خدا کھوئی ہوئی چیز کو اس کو دکھائے گا اور دشمنوں میں گھر جائے تو پڑھے تو آفتوں سے بچ جائے گا حضرت رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ جس لڑائی میں میں نے یہ دُعا پڑھی اس میں فتح ہوئی اور

حضرت علیؑ نے فرمایا کہ یہ دُعا پڑھے تو قیامت کے دن پرہیز گار پیشوا ہو جائے اس دُعا سے زیادہ کوئی چیز اچھی نہیں ہے عمر میں یہ دُعا ایک مرتبہ بھی پڑھے تو خدا اس سے ستر طرح کی آفتوں کو دور کرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْش الْعَظِيم o سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ رَبُّ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمِ o سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْن o سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ مَلِکُ الْقُدُّوْس o سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ o سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْمُهَيْمِنُ o سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ o سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ o سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ الْمُصَوِّرُ الْحَکِيْمُ o سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ o سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ الْبَصِيْرُ الصَّادِقُ o سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ o سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ الْوَاسِعُ اللَّطِيْفُ o سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ الْبَدِيْعُ الْاَحَدُ o سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْکَبِيْرُ o سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْ o سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ الشَّکُوْرُ الْحَلِيْمُ o سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ الْحَمِيْدُ الْمَجِيْدُ o سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ الْمُبدِئُ الْمُعِيْدُ o سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ o سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ السَّيِّدُ الصَّمَدُ o سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ الاوَّلُ وَالْاٰخِرُ o سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ الظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ o سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ الْغَفُوْرُ الغَفَّارُ o سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ الْوَکِيْلُ الْکَافِیُ o سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْکَرِيْمُ o سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ الْمُغِيْثُ الدَّآئِمُ o سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ الْمُتَعَالِی الْحَقُّ o سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ الْبَاعِثُ الْوَارِثُ o سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ الْبَاقِرُ الرَّؤُوْفُ o سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَمِيْدُ o سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ الْکَبِيْرُ الْمُجِيْبُ o سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ o سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ الشَّهِيْدُ الْمُنْعِمُ o سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ الْقَاهِرُ الرَّزَّاقُ o سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ اَلْحَسِيْبُ الْبَارِعُ o سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ الْغَنِیُ الْقَوِیُّ o سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ o سُبْحَانَکَ اَنْتَ اللّٰهُ التَّوَّابُ الْوَهَّابُ o

سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰهُ اَلۡمُحۡیِ الۡمُمِیۡت o سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰهُ الۡحَنَّانُ الۡمَنَّانُ o سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰهُ الۡقَدِیۡمُ الۡفَعَّالُ o سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰهُ الۡقَوِیُّ الۡقَائِمُ o سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰهُ الرَّؤُوۡفُ الرَّحِیۡمُ o سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰهُ الۡوَفِیُّ الۡکَرِیۡمُ o سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰهُ الۡفَاطِرُ الۡخَالِقُ o سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰهُ الۡعَزِیۡزُ الۡفَتَّاحُ o سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰهُ الدَّیَّانُ الشَّکُوۡرُ o سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰهُ الۡحَلِیۡمُ الۡغُیُوۡبُ o سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰهُ الصَّادِقُ الۡعَادِلُ o سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰهُ الطَّاهِرُ الۡمُطَهِّرُ o سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰهُ الرَّفِیۡعُ الۡبَاقِیۡ o سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰهُ الۡوِتۡرُ الۡهَادِیۡ o سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰهُ الۡوَلِیُّ النَّصِیۡرُ o سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰهُ الۡکَفِیۡلُ الۡمُسۡتَعَان o سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰهُ الۡغَالِبُ الۡمُعۡطِیۡ o سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰهُ الۡعَالِمُ الۡمُعَظِّمُ o سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰهُ الۡمُحۡسِنُ الۡمُجۡمِلُ o سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰهُ مُجۡمِلُ الۡمُفۡضِلُ o سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰهُ الۡفَاضِلُ الصَّادِقُ o سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰهُ خَیۡرُ الۡحَاکِمِیۡنَ o سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰهُ الۡخَیۡرُ الۡفَاصِلِیۡنَ o سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰهُ الۡخَیۡرُ الۡوَارِثِیۡنَ o سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰهُ الۡخَیۡرُ النَّاصِرِیۡنَ o سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰهُ الۡخَیۡرُ الۡغَافِرِیۡنَ o سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰهُ الۡخَیۡرُ الۡفَاتِحِیۡنَ o سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰهُ الۡخَیۡرُ الرَّازِقِیۡنَ o سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰهُ الۡاسۡرَعُ الۡحَاسِبِیۡنَ o سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰهُ الۡاَحۡسَنُ الۡخَالِقِیۡنَ o سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰهُ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ o سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰهُ الۡاَرۡحَمُ الرَّاحِمِیۡنَ o سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اَنۡتَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ o

سُبۡحَانَکَ اَنۡتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنۡت سُبۡحَانَکَ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظَّالِمِیۡنَ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ وَنَجَّیۡنَاهُ مِنَ الۡغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنۡجِیۡ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَصَلَّ اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدَنَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ الطَّیِّبِیۡنَ الطَّاهِرِیۡنَ.

یاداشت میں اضافہ کی دُعا

یادداشت بڑھانے کے لئے روزانہ صبح میں تلاوت کرے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم یَا اللّٰہُ وَانْصُرَانِیْ فَاِنَّکَ خَیْرُالنَّاصِرِیْنَ یَا اَللّٰہُ وَافْتَحْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ یَا اللّٰہُ وَاغْفِرْلَنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ یَا اللّٰہُ وَارْحَمْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ یَا اللّٰہُ وَارْزُقْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الرَّازِقِیْنَ یَا اللّٰہُ وَاحْفَظْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الْحَافِظِیْنَ یَا اللّٰہُ اِھْدِنَا وَنَجِّنَا الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ.

دعائے عافیت

اَللّٰھُم صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍوَّاٰلِہٖ وَاَلْبِسْنِیْ عَافِیَتَکَ وَجَلِّلْنِیْ عَافِیَتَکَ وَحَصِّنِیْ بِعَافِیَتِکَ وَاَکْرِمْنِیْ بِعَافِیَتَکَ وَھَبْ لِیْ عَافِیَتَکَ وَاَفْرِشْنِیْ عَافِیَتَکَ وَاَصْلِحْ لِیْ عَافِیَتَکَ وَلَا تُفَرِّقْ بَیْنِیْ وَبیْنَ عَافِیَتَکَ فِیْ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَعَافِنِیْ عَافِیَۃً کَافِیَۃً شَافِیَۃً عَالِیَۃً نَامِیَۃً عَافِیَۃً تُوَلِّدُ فِیْ بَدَنِی الْعَافِیَۃِ عَافِیَۃَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَامْنُنْ عَلَیَّ بِالصِّحَّۃِ وَالْاَمْنِ وَالسَّلَامَۃِفِیْ دِیْنِیْ وَبَدَنِیْ وَالْبَصِیْرَۃِ فِیْ قَلْبِیْ وَالنَّفَاذ فِیْ اُمُوْرِیْ وَالْخَشْیَۃِ لَکَ وَالْخَوْفِ مِنْکَ وَالْقُوَّۃِ عَلٰی مَا اَمَرْتَنِیْ بِہٖ مِنْ طَاعَتِکَ وَالْاِجْتِنَابِ بِمَا نَھَیْتَنِیْ عَنْہُ مِنْ مَعْصِیَتِکَ اَللّٰھُمَّ وَامْنُن عَلَیَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ وَزِیَارَۃِ قَبْرِ رَسُوْلِکَ صَلَوَاتُکَ عَلَیْہِ وَرَحْمَتُکَ وَبَرَکَاتُکَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاٰلِ رَسُوْلِکَ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ اَبَدًا مَّا اَبْقَیْتَنِیْ فِیْ عَامِیْ ھٰذَا وَفِیْ کُلِّ عَامٍ وَجْعَلْ ذَالِکَ مَقْبُوْلًا مَشْکُوْراً مَذکُوْرًا لَدَیْکَ مَذخُوْرًا عِنْدَکَ وَاَنْطِقْ بِحَمْدِکَ وَشُکْرِکَ وَذِکْرِکَ وَحُسْنِ الثَّنَآءِ عَلَیْکَ لِسَانِیْ وَاشْرَحْ لِمَرَاشِدِ دِیْنِکَ قَلْبِیْ وَاَعِذْنِیْ وَذُرِّیَّتِیْ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وَمِنْ شَرِّ السَّآمَّۃِ وَالْھَامَّۃِ وَالْلَّامَّۃِ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ مَّرِیْدٍ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ سُلْطَانِ عَنِیْدٍ وَ مِنْ شَرِّ کُلِّ مُتْرَفٍ حَفِیْدٍ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ ضَعِیْفٍ وَّشَدِیْدٍ وَمنْ شَرِّ کُلِّ شَرِیْفٍ وَّضِیْعٍ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ صَغِیْرٍوَ کَبِیْرٍوَ مِنْ شَرِّ کُلِّ

قَرِیْبٍ وَّبَعِیْدٍ وَ مِنْ شَرِّ کُلِّ مَنْ نَصَبَ لِرَسُوْلِکَ وَلِاَهْلِ بَیْتِهٖ حَرْبًا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهَا اِنَّکَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَمَنْ اَرَادَنِیْ بِسُوْءٍ فَاصْفُهُ عَنِّیْ وَادْحَرْ عَنِّیْ مَکْرَهٗ وَادْرَاْعَنِّیْ شَرَّهٗ وَرُدَّ کَیْدَهٗ فِیْ نَحْرِهٖ وَاجْعَ بَیْنَ یَدَیْهِ سَدًّا حَتّٰی تُعْمِیَ عَنِّیْ بَصَرَهٗ وَتُصِمَّ عَنْ ذِکْرِیْ سَمْعَهٗ وَتُقْفِلَ دُوْنَ اِخْطَارِیْ قَلْبَهٗ وَتُخْرِسَ عَنِّیْ لِسَانَهٗ وَتَقْمَعَ رَاْسَهٗ وَتُذِلَّ عِزَّهٗ وَتَکْسِرَ جَبَرُوْتَهٗ وَتُذِلَّ رَقَبَتَهٗ وَ تَفْسَخَ کِبَرَهٗ وَ تُؤْمِنَنِیْ مِنْ جَمِیْعِ ضَرِّهٖ وَشَرِّهٖ وَغَمْزِهٖ وَهَمْزِهٖ وَلَمْزِهٖ وَحَسَدِهٖ وَعَدَاوَتِهٖ وَحَبَآئِلِهٖ وَمَصَآئِدِهٖ وَرَخِلِهٖ وَخَیْلِهٖ اِنَّکَ عَزِیْزٌ قَدِیْرٌ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ.

صحت وطویل عمر اور عظیم ثواب کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ صِحَّةً وَّتَقْوًا وَّطُوْلِ عُمْرٍ وَّحُسْنِ عَمَلٍ وَّ رِزْقٍ وَّاسِعٍ لَاتُعَذِّبْنِیْ عَلَیْهِ۔

یَاقَاضِیَ الْحَاجَاتِ یَا کَافِیَ الْمُهِمَّاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر۔

دِل کی بیماری سے شفا کے لئے

دِل کی بیماری سے شفا کے لئے سورہ قٓ کی آیت ۳۷ (سورہ نمبر ۵۰) کولکھ کر اسے طاہر پانی سے دھوکر پی لے۔

اِنَّ فِیْ ذَالِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْاَلْقَی السَّمْعَ وَهُوَ شَهِیْدٌ۔

ٹیومر سے شفاء کی دعا

جسم کے کسی حصے میں اگر ٹیومر کا اثر ہوتو امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

تین دن روزہ رکھے اور چوتھے دن ظہر کے وقت غسل کرے، چار رکعت نماز بجالائے، سارے کپڑے اُتارے اور کپڑے کی چادر اُوڑھ لے اور سجدہ میں پڑھے۔

یَاوَاحِدُ یَا صَمَدُ یَاکَرِیْمُ یَا جَبَّارُ یَا قَرِیْبُ یَا مُجِیْبُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ صَلِّ

عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاکْشِفْ مَا بِیْ مِنْ ضُرٍّ وَاَلْبِسْنِ الْعَافِیَةَ الشَّافِیَةَ الْکَافِیَةَفِیْ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَامْنُنْ عَلَیَّ بِتَمَامِ النِّعْمَةِ۔

طَلَبِ اولاد کی تسبیح

روزانہ واجب نماز کے بعد پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم وَزَکَرِیَّا اِذْنَادیٰ رَبَّہٗ رَبِّ لَاتَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ۔ *پھر سجدے میں پڑھے:*

رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفَرَلَہٗ۔اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّد

☆

جملہ خبائث و رذائل سے محفوظ رہنے کے لئے

حضرت امام زین العابدینؑ کی دُعا (بزبانِ اُردو)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ مانگتا ہوں

١۔ لالچ کے اُبھرنے سے	٢۔ غصّے کے بھڑکنے سے
٣۔ غلبۂ حسد سے	٤۔ کمزوریٔ حسد سے
٥۔ قناعت کی کمی سے	٦۔ اخلاقی سرکشی سے
٧۔ خواہش پرنفس کی ضد سے	٨۔ حمیّت کے حاکم ہوجانے سے
٩۔ اپنے نفس کی پیروی سے	١٠۔ ہدایت کی مخالفت سے۔
١١۔ غفلت کی اونگھ سے	١٢۔ خودکو بلاوجہ مبتلائے مُصیبت کرنے سے
١٣۔ باطل کوحق پرترجیح دینے سے	١٤۔ گناہوں پراصرار کرنے سے
١٥۔ گناہوں کومعمولی بات سمجھنے سے	١٦۔ طاعت کو بڑا سمجھنے سے
١٧۔ مالداروں کے افتخار سے	١٨۔ غریبوں کوچھوٹا سمجھنے سے
١٩۔ ماتحتوں پر بُری طرح حکم چلانے سے	٢٠۔ بھلائی کرنے والے کاشکریہ ادا کرنے سے
٢١۔ ظالم کی مدد کرنے سے	٢٢۔ مظلوم کو بے یارو مددگار چھوڑ دینے سے

٢٣۔ جس پر اپنا حق نہ ہو اُس چیز کا قصد کرنے سے۔ ٢٤۔ کسی علم پر بغیر علم کے بات کرنے سے

٢٥۔ کسی کے متعلق بُرا ارادہ دل میں چھپائے رکھنے سے۔ ٢٦۔ اپنے اعمال پر غرور کرنے سے

۲۷۔ اُمّید وں کوطول دینے سے۔ ۲۸۔ بُری عادت سے۔

۲۹۔ گناہِ صغیرہ کوحقیر خیال کرنے سے۔ ۳۰۔اِس بات س کہ شیطان ہم پر تسلّط جمائے

۳۲۔ اِس بات سے کہ بادشاہ ہم پر ظلم کرے۔ ۳۳۔فضول خرچی سے۔

۳۴۔ بقدرِ کفایت میسّر نہ آنے سے۔ ۳۵۔ دشمنوں کی ملامت سے۔

۳۶۔اپنے ہمسروں کی جانب محتاج ہونے سے۔۳۷۔سختی میں بسر کرنے سے

۳۸۔زادِراہ کے بغیر مرجانے سے۔ ۳۹۔حسرتِ عظمٰی اور مصیبتِ کبریٰ سے

۴۰۔سخت ترین بدبختی ہے۔ ۴۱۔ بُرے انجام سے۔

۴۲۔ثواب سے محروم رہ جانے سے۔ ۴۳۔عذاب نازل ہونے سے

اے اللہ! درود بھیج محمدؐ اور اُن کی آلؑ پر اور
ان مذکورہ چیزوں سے مجھے اور تمام مومنین
ومومنات کو اپنی رحمتوں سے اپنی پناہ میں
رکھ۔اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

☆



شہسوار میدان تقریر ، صاحب تصانیف کثیر ، شرک و نفاق کیلئے
قاطع شمشیر ، مناظرات حق کی تنویر ، فقر و فاقہ میں صبر و رضا
کی مثالی تصویر ، افتخار علماء کشمیر مرحوم و مغفور خطیب
اہلبیتؑ مولانا مصطفیٰ حسین انصاری طاب ثراہ ۔

MUSTAFA ANSARI FOUNDATION
Darul Ansar, Link Road, Narwara,
Srinagar-190002, Kashmir, Tel: 0194-2427041